کلیات ولی

مرتبۂ

جناب علی احسن، احسن مارہروی صاحب

مع ضمیمہ جات

مرتبہ انجمن ترقی اُردو

سنہ ۱۹۲۷ع

انجمن اُردو پریس، اُردو باغ اورنگ آباد (دکن)

میں طبع ہوئی

قیمت مجلد ۵ روپیہ
غیر مجلد ۴ روپیہ

ل ۱۰۰۰
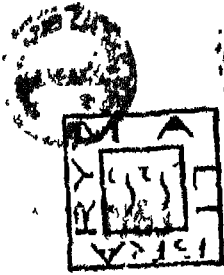
التماس

جناب احسن صاحب مارہروی نے ایک مدت کی کاوش اور مختلف نسخوں کی تلاش اور مقابلے کے بعد کلیات ولی کا نسخہ مرتب کیا اور اس پر بہت بسیط مقدمہ لکھا۔ انجمن ترقی اردو نے اس کی طبع و اشاعت کا بیڑا اٹھایا لیکن اس نسخے کی تکمیل کے خیال سے مجھے اس میں کچھ ترمیم اور بہت کچھ اضافہ کرنا پڑا۔

مقدمہ ضرورت سے زیادہ طویل تھا اور اس میں بعض غیر ضروری بحثیں آگئی تھیں جو خارج کرنی پڑیں اور صرف وہی حصہ باقی رکھا جو (ولی) کے کلام کے لئے ضروری تھا۔

جب کتاب چھپنی شروع ہوئی اور بعض مقامات پر مجھے شبہ ہوا اور میں نے اُن مقامات کو اپنے قلمی نسخوں سے مقابلہ کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اختلاف نسخ اس سے کہیں زیادہ ہے جو جناب احسن نے اپنے نسخوں میں دکھایا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ولی کا کچھ کلام ایسا بھی ہے جو احسن صاحب کو دستیاب نہیں ہوا اور اِن نسخوں میں موجود ہے۔ اس لئے کتاب کے ساتھ دو ضمیمے شامل کرنے کی ضرورت پڑی۔

پہلا ضمیمہ اُس کلام کا ہے جو میرے اور انجمن کے نسخوں میں ہے اور احسن صاحب کے مرتبہ نسخے میں نہیں۔ یہ تمام کلام ضمیمے کی صورت میں کتاب کے ساتھ شایع کردیا گیا ہے اور جو کچھ اختلاف نظر آیا یا کوئی مفید بات معلوم ہوئی یا کسی نسخے کے حاشیے پر کوئی کام کی چیز نظر آئی وہ بھی حاشیے میں لکھ دی گئی ہے۔
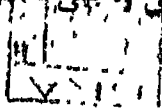
دوسرا ضمیمہ اختلاف نسخ کا ہے۔ یہ اختلاف اس قدر کثرت سے نکلے کہ ابتدا میں اس کا سان گمان بھی نہ تھا۔ ہوتے ہوتے یہ ضمیمہ اچھی خاصی کتاب ہوگئی ہے جو پورے ۱۵۶ صفحے پر ہے۔ آئندہ صفحوں میں ان تمام قلمی نسخوں کی فہرست درج کردی گئی ہے جن سے اختلافات کی فہرست بنانے میں مدد لی ہے اور ہر نسخے کے متعلق اس کی خصوصیات اور سنہ کتابت وغیرہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔ جن صاحبوں کو کبھی قلمی نسخوں سے سابقہ پڑا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ قلمی نسخوں کی صحت اور مقابلے میں کیسی کچھ کھکھیڑ اٹھانی پڑتی ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قدیم قلمی نسخے بہت صحیح ہوتے ہیں لیکن یہ محض حسن ظن ہے۔ کم سواد کاتبوں ہی نے نہیں بلکہ ذہین کاتبوں نے بھی کتابوں کا وہ ستیاناس کیا ہے کہ صحت کی بحث اُن کی بدولت رہتی دنیا تک رہے گی۔ ولی کے قلمی نسخوں کا بھی یہی رنگ ہے۔ ہم نے اس امر کی احتیاط کی ہے کہ جہاں کہیں ایسا اختلاف نظر آیا ہے جو حقیقت میں اختلاف نہیں بلکہ کتابت کی غلطی ہے یعنی اُس سے شعر کا مضمون غلط یا خبط ہوجاتا ہے یا شعر موزوں نہیں رہتا اُس کو صراحت کاتب کا سہو قرار دے کر چھوڑ دیا ہے، اور زیادہ تر وہ نسخے لکھے ہیں جو ایک سے زیادہ نسخوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے نسخے بھی لے لیے گئے ہیں جو صرف ایک ہی نسخے میں ہیں مگر اُن سے یا تو شعر کا مفہوم بلند ہوجاتا ہے یا قدیم زمانے کی ترکیب معلوم ہوتی ہے اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے کہ حقیقت میں یہی لفظ ہوگا مگر بعد میں سہو کتابت سے کچھ کا کچھ ہوگیا

اس کے علاوہ املا کا جو اختلاف ہے وہ بھی کہیں کہیں دکھا دیا گیا ہے، جس سے صرف یہ جتانا مقصود ہے کہ قدیم املا اس طرح کا کیا تھا۔ اگر جناب مرتب صاحب قدیم املا کی پابندی کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ مثلاً (اوپر) کو جہاں "واو" اد نہیں ہوتا ہے بلا "واو" لکھا ہے۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ اصل نسخوں میں بھی

ایسا ہی ہوگا مگر ایسا نہیں ہے۔ (خورشید) کو بلا "واو" لکھا ہے۔ حالانکہ اب تک اس کا املا "واو" سے جاری ہے، گو بلحاظ لغت بلا "واو" ہی صحیح ہے۔ سنہں، سکی، سیکی، کو ہر جگہ ایک ہی صورت سے (سکی) لکھا ہے۔ (ہات) کو (ہاتھ) - (کوں) کو (کو)۔ (وو) کو ہر جگہ (وہ) - (یو) کو (یہ)۔ (توں) کو اکثر جگہ (تو) لکھا ہے —

پہلے ماضی مطلق میں ہر جگہ الف سے پہلے ایک مخلوط 'یاے' کا اضافہ رائج تھا۔ جیسے (بولا) کو (بولیا)۔ ایک آدھ جگہ کے سوا ہر جگہ (یاے مخلوط) کو مرتب صاحب نے اُڑا دیا ہے۔ (کوئی) جہاں بغیر "واو" کے ادا ہوتا ہے اُسے بصورت (کُئی) لکھا ہے۔ حالانکہ قدیم املا با "واو" ہی ہے۔ (کدھی) کو (کدھیں)۔ (کبھی) کو (کبھیں) اور مصادر میں ایک "نون غنہ" کا اضافہ جیسے آنا، جانا، کو آناں، جاناں، قدیم نسخوں میں لکھا ہے مگر مرتب صاحب نے ایک آدھ جگہ ردیف کے سوا اور کہیں پابندی نہیں کی۔ اگر پابندی کی جاتی تو یہ معلوم ہوتا رہتا کہ قدیم زمانے میں کونسا لفظ کس صورت سے لکھا جاتا تھا اور بتدریج اُس کے املا میں کیا تصرف یا اصلاح ہوئی ہے۔ ورنہ کم سے کم فرہنگ ہی میں بتا دیا جاتا یا فٹ نوٹ میں یا مقدمے میں اشارہ کردیا جاتا —

مرتب صاحب نے مقدمے میں اُن نسخوں کی فہرست بھی دی ہے جن سے کلیات مرتب کیا ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کونسی غزل کس کس نسخے میں ہے اور لفظ مندرجۂ متن ان کن نسخوں میں ہے اور اُن کو اختیار کرنے کی وجہ ترجیح کیا ہے —

اکثر الفاظ متن میں ایسے ہیں جو انجمن کے کسی نسخے میں نہیں یا ایک دو نسخوں میں ہیں۔ ہماری راے میں متن میں وہ لفظ رکھنا چاہئیے جو زیادہ نسخوں میں پایا جاے۔ بعض جگہ الفاظ تو ایک ہی ہیں مگر ترکیب مختلف ہے۔ پس جو ترکیب زیادہ نسخوں میں ہو وہی

متن میں لینا چاہئے۔ ہم نے اس کو اختلاف نسخ کی صورت میں دکھا دیا ہے کیونکہ قدیم زمانے کے انداز سے یہی ترکیب زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے گو صحیح دونوں ہیں —

غزلیں جو درج کلیات ہیں اُن پر کوئی نوٹ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ کون غزل کس کس دیوان میں ہے اور یہ رائے قایم کرنے میں سہولت ہو کہ آیا یہ غزل الحاقی ہے یا (ولی) ہی کی ہے مثلاً جو غزلیں سب دیوانوں میں موجود ہیں وہ بالاتفاق (ولی) ہی کی ہیں - اُن پر حاشیے کی ضرورت نہیں اور جو غزل جس دیوان میں نہیں اس کے متعلق حاشیہ میں اشارہ کردیا جاتا —

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اصناف سخن قدیم زمانے میں ایسی رائج تھیں جو اب رائج نہیں اور اگر انہیں پھر رواج دیا جاے تو لطف سے خالی نہ ہوگا جیسے ثلاثی ' چار در چار' بازگشت ' غالباً یہ اصناف اُن نسخوں میں نہیں ہونگی جو احسن صاحب کے پیش نظر تھے —

قابل مرتب نے قدیم الفاظ کی ایک فرہنگ بھی مرتب کرکے شریک کی ہے - اسمیں بعض ایسے الفاظ بھی تھے جن کے معنی اُن کو معلوم نہیں ہوے تھے ' اس کی بھی تکمیل کر دی گئی ہے —

اگر چہ اس تصحیح و ترتیب ' ترمیم و اضافہ میں بہت کچھ کھٹراگ کرنا پڑا اور طوالت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے تاہم مجھے امید ہے کہ یہ محنت رائگاں نہ جاے گی اور جو صاحب (ولی) کے کلام کو تحقیق کی نظر سے مطالعہ فرمانا چاہیں گے اُن کے لئے یہ کوشش بہت کار آمد ثابت ہوگی اور یہی اس کا مقصد بھی ہے —

آخر میں' میں مولوی محمد حسین صاحب (محوی) صدیقی کا (جو انجمن کے مطبع میں تصحیح کا کام کرتے ہیں) بہت ممنون

میں کہ انہوں نے اختلاف نسخ کی تلاش اور مقابلے میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام کیا اور حق یہ ہے کہ ان کی مدد کے بغیر میں اس کام کو اس آسانی اور خوبی سے انجام نہیں دے سکتا تھا —

عبدالحق
سکریٹری انجمن ترقی اردو (اورنگ آباد دکن)
۱۰ رمضان سنہ ۱۳۴۵ ھ (مطابق
۱۵ مارچ ۲۷ ع) —

فہرست نسخ دیوان (ولی) جن سے طباعت کے وقت انجمن ترقی اردو پریس اورنگ آباد میں مقابلہ کیا گیا —

۱ — دیوان ولی نمبر ۱ - جو ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۱۴۱ ھ کا لکھا ہوا اور موجودہ نسخوں میں سب سے زیادہ قدیم اور صاف وصحیح ہے —

۲ — " نمبر ۲ - ۵ -ذیقعدہ سنہ ۱۷۰ جلوس محمدشاہ کا لکھا ہوا ہے بالکل سالم و خوش خط' نوشتۂ محمد جعفر —

۳ — " نمبر ۳ - ۲۱ - جمادی الاولی سنہ ۱۲۲۹ ھ روز پنجشنبہ ختم کتابت کی تاریخ ہے نام کاتب کرم علی —

۴ — " نمبر ۴ - اول و آخر قدرے ناتمام مگر خوش خط اور صاف وسالم - سنہ کتابت وغیرہ ندارد ہے

۵ — " نمبر ۵ - آخر سے ناتمام اور کرم خوردہ - مگر بد خط تاریخ کتابت وغیرہ ندارد —

۶ — " نمبر ۶ - مطبوعۂ فرانس - مطبع شاہی سنہ ۱۸۳۳ع — سنہ ۱۲۴۹ ھ - مرتبۂ گریسن دی تاسی —

نمبر ۷ – دیوان ولی — قلمی جدید نسخہ حکیم شمس اللہ صاحب قادری نے کسی قدیم نسخے سے نقل کرایا تھا اور استفادے کی غرض سے مجھے عنایت فرمایا بالکل محفوظ، خوش خط، سالم اور صاف ہے —

نمبر ۸ – " — مرتبہ و نوشتۂ جناب احسن صاحب مارھروی جس سے یہ نسخہ طبع کیا گیا ہے —

ن ۱ میں صرف غزلیں ہیں - دیگر اصناف بالکل نہیں ہیں —
ن ۲ میں تین (مستزاد)، ایک (چار در چار) تین (مخمس) دو (باز گشت) ایک (ترجیع بند)، دو (قصیدے) اور ایک (مناجات) ہے —
ن ۳ میں قصائد نہیں ہیں، صرف ایک ترجیع بند، دو مستزاد، دو خمسے ۴ رباعیاں اور چند فردیات ہیں—

باز گشت ایک خاص صنف ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ مصرع اول کا پہلا رکن، مصرعۂ ثانی کا قافیہ اور پہلے مصرعہ کا قافیہ دوسرے کا رکن اول ہوتا ہے - یہ التزام پوری غزل میں ہوتا ہے - ایسی دو غزلیں ہیں جو احسن صاحب نے غزلوں میں رکھی ہیں یہ ایک صنعت قرار دی گئی ہے اور اس کو فن صنائع و بدائع میں (ردالصدر علی العجز) کہتے ہیں - یہ بہت بڑا نام اور بالکل عربی ہے - اس کا نام بازگشت فن کی اصطلاح کا ہو یا ایسے کلام کا - دونوں حالتوں میں بہت خوب ہے بلکہ ہمارے یہاں اس اصطلاح کا یہی نام ہونا چاہیے - اور فنی اصطلاح میں لے لینا چاہیے - مثال یہ ہے

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جا دلربا

یہ صنف ن ۲ تا ۵ میں موجود ہے—

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتا ہے کوئی خدا، کوئی رام تجھے
معبود سمجھتی ہیں کُل اقوام تجھے
کثرت سے دیے ہیں تیری یکتائی نے
القاب، خطاب ، کُنیت، * نام تجھے
(احسن مارہروی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ بقدر حسنہ و جمالہ

دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں سولہا برس کے بعد چند روز کے لیے راقم حروف کو دوبارہ حیدر آباد دکن جانے کا اتفاق ہوا ، اثنائے قیام میں ایک دن کتب خانۂ آصفیہ کی سیر بھی میسر ہوئی ، چند اور کتابوں کے ساتھہ ولی دکنی کا مطبوعہ دیوان بھی دیکھا ، اب تک میں اپنی ناواقفیت سے اس مطبوع کلام کو غیر مطبوع سمجھے ہوے تھا ، مگر یہ دیکھکر غیرت نما حیرت ہوئی کہ اُس کے انطباع کا شرف سب سے پہلے اہل ہند کی جگہ پیرس والوں کو نصیب ہوا - یہ دیوان سنہ ۱۸۳۳ ع میں بمقام

---

* صحیح لفظ کنیت بضم کاف و سکون نون و فتح یا بروزن فعلت ہے - مگر اُردو بول چال میں بتشدید نون ہے اس اتباع سے اُردو سمجھکر نظم کیا گیا ہے اگر کسی کو یہ استعمال پسند نہ ہو تو یوں پڑھا جاے : - القاب، خطاب، نام، اعلام تجھے -

پیرس (فرانس) طبع ہوا ہے اور اُس کے مرتب و مہتمم جے* -
ہیل - گریسن دی تاٗسی ہیں ' جنھوں نے اپنی قابلیت و
مذاق کے مطابق چند صفحوں کا دیباچہ بھی فرنچ میں
لکھا ہے ' جو اس دیوان سے پہلے درج ہے - اس دیوان کی
سیر سے میری حسیات مدرکہ میں ایک ناقابل بیان جوش
پیدا ہوا ' رہ رہ کر اپنے ملکی بھائیوں کی بے پروائی اور
مستشرقین یورپ کی کار فرمائی پر تعجب ہوتا رہا '
اس جوش کو لیے ہوے کتب خانے سے نکلا اور سرچشمۂ
علوم وفنون ' افتخار سر سید و محمود ' جناب سید راس مسعود
صاحب بی - اے (آکسن) ناظم تعلیمات ممالک محروسۂ دکن
حفظہ اللہ تعالیٰ عن الشرور والفتن سے ملا - ممدوح الصدر اُردو
ادب سے خاص ذوق رکھتے ہیں اور اساتذۂ قدیم کی تصنیفات
و تالیفات کے نشر و انطباع سے عام دل چسپی رکھتے ہیں '
دیوان کا تذکرہ سن کر بالطبع اس کے چھپنے کا اشتیاق ظاہر
فرمایا ' اس تائید و تحریک نے مجھے بہت زیادہ متأثر
کیا اور بالتصمیم ارادہ کرلیا کہ انشاءاللہ تعالیٰ اپنے امکان
بھر ولی کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ دواوین جمع کر کے
ایک صحیح اور مکمل نسخہ تاریخی نقد و نظر کے ساتھ
شائع کیا جاے گا -

حیدر آباد کے چند روز قیام میں دو چار جگہ دیوان
مذکور کا تجسس کیا ' کتب فروشوں سے پوچھا ' بعض اعزہ
کے کتاب خانے دیکھے ' مگر کسی جگہ ولی کا دیوان دستیاب
نہیں ہوا ' اسی سفر میں بمبئی جانے کا اتفاق ہوا ' یہاں
بھی معمولی تلاش جاری رہی ' آخر ایک کتاب فروش کے

---

* اس تدوین کے بعد اسی مؤلف نے اُردو شعرا کا ایک
مبسوط تذکرہ فرنچ میں لکھا ہے ' جو تذکرہ دی تاسی کے
نام سے منسوب ہے -

پاس بمبئی کا چھپا ہوا دیوان ملا اور اتفاق سے وہی ایک نسخہ دکان میں رہ گیا تھا - اس کامیابی پر امید ہوئی کہ سعی احسن مشکور ہوگی - اگرچہ اس دیوان (مطبوعۂ بمبئی) کی بے ربطی - غلط‌نویسی اور اختصار و اصلاح کو دیکھہ کر مسرت کے عوض کُلفت ہوئی' پھر بھی ما لا یدرک کُلہ لا یترک کُلہ کو مدنظر رکھتے ہوے دیوان مذکور تبرک سمجھکر حرز جاں بنایا گیا' اور بصد شوق و اضطراب وطن واپس ہوا' گھر پہنچکر اپنے کتب خانے کا قلمی دیوان نکالا اور بمبئی کے دیوان سے ملایا تو زمین و آسمان کا فرق نظر آیا - کچھہ دنوں بعد ضلع آرہ (صوبۂ بہار) کا سفر کرنا پڑا' وہاں اخی‌معظم جناب سید آل حسین صاحب بلگرامی رئیس کواتھ کے کتاب خانے میں نول کشور لکھنؤ کا مطبوعہ دیوان ملا' اور برادر بجان برابر سید ظہیر حیدر صاحب بی - اے بلگرامی ڈپٹی کلکٹر آرہ کی کوشش سے پیرس کا چھپا ہوا دیوان بھی بالعاریۃ مل گیا اور ایک قلمی نسخہ عم مہجد مولوی سید محمد صاحب بلگرامی کا نقل کیا ہوا ہاتھہ آیا' ان متواتر کامیابیوں نے بہت زیادہ ہمت افزائی کی - سفر کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ ان سب دواوین سے ایک صاف اور صحیح نقل شروع کی - چند ماہ کی مسلسل جنبش قلم سے صاف شدہ دیوان اس قابل ہوگیا کہ مطبع میں بھیجا جاسکے - مگر اتنی کاوش و محنت کے بعد تنہا دیوان کا شایع کر دینا تجارتی منفعت کے سوا کسی علمی مفاد کا ذریعہ نہیں بن سکتا تھا - ضرورت تھی کہ ایسے دیوان کے لیے صاحب دیوان کے حالات لکھکر تمام مراحل تبصرۂ و نقد طے کیے جاتے - لیکن موجودہ عروج یافتہ زمانے میں جب کہ آسمان نقد و نظر پر بڑے بڑے شمس‌العلما چمک رہے ہیں' ایک ذرۂ ناچیز کے لیے یہ کام آسان نہ تھا - راہ کی دشوار گزاری نے عرصے تک کمر بستہ نہیں ہونے دیا' مگر بالآخر یہ دیکھکر کہ خواص اہل قلم اس

طرف متوجہ نہیں ہوتے یا اس کام کو معمولی و غیر مفید سمجھکر نظر انداز کیے ہوے ہیں، مجھ ابجد خواں کو بسم اللہ کہکر قلم اُٹھانا پڑا۔ ممکن ہے کہ ایک ناقص کی یہ خدمت اب نہیں تو پھر کبھی کسی کامل کے اضافۂ و اصلاح سے مکمل ہوجاے۔ تکمیل کے انتظار میں تعویق کے جھولے میں جھولتے رہنا اپنے آپ کو حوادث و انقلابات کا شکار بنا دینا ہے۔ وقت کو غنیمت سمجھکر جو بندہ جاے اُسے موتی جاننا چاہیے کیونکہ:-

اہل زمانہ آگے بھی تھے اور زمانہ تھا
پر اب جو کچھ ہے یہ تو کسی سے سنا نہ تھا
باور نہیں ابھی تجھے غافل! تو عنقریب
معلوم ہوے گا کہ یہ عالم فسانہ تھا
(خواجہ میر درد)

دیوان اور سوانح ولی کے حالات

ولی جس کو انباے سخن اُردو شاعری کا ابوالاباء سمجھے ہوے ہیں، تمام تذکرہ نویسوں کی بے پروائیوں سے اختلافات کی نیرنگیوں میں ایسا گھرا ہوا ہے کہ صحیح حالات کا انکشاف کیسا، خود اُس کے نام پر اتنے پردے پڑے ہوے ہیں کہ اُن سب کو ہٹاکر مسمی کا پہچاننا ایک معما ہو گیا ہے۔ نام و حالات کے سوا اصلی وطن کا بھی پتا نہیں چلتا۔ شمس اللہ شمس الدین، شمس ولی، ولی محمد اور ولی اللہ اتنے نام بتانے کے بعد کسی نے صوبۂ گجرات کے شہر سورت یا پونا کا ساکن لکھا ہے، کوئی احمد آبادی کہتا ہے، اکثر اورنگ آباد دکن سے منسوب کرتے ہیں، کسی جگہ صوبۂ بہار و شاہجہان آباد کے قیام کا نشان ملتا ہے۔ سب سے آخر میں اس زمانے کے ایک شیر پنجاب صوبۂ گجرات کی شرکت اسمی سے فائدہ اُٹھاتے ہوے

شہر گجرات* (پنجاب) کو ولی کا جنم بھوم بتاتے ھیں' ان حسابوں بقول شخصے از روے سخن ولی بھی ع:

هفصد و هفتاد قالب دیدہ است

کا مصداق بن سکتا ھے۔ان واقعات و اختلافات کی بے ترتیبیوں کے بعد دیوان پر نظر ڈالی جاے تو وھاں کا عالم ھی دوسرا ھے' ھر صفحہ نہیں بلکہ ھر غزل میں اکثر مصرع و اشعار ایک دیوان سے دوسرے دیوان میں مختلف پائے جاتے ھیں' کسی میں غزلیں کی غزلیں ندارد ھیں' بعض دیوانوں میں مرتب کرنے والوں نے اصلاحیں دے کر دور عالمگیر کے شاعر کو حکومت برطانیہ کے عہد کا شاعر بنا دیا ھے' کسی سہاعی اور جلد باز مؤلف نے انتخاب اشعار میں یہ کتر بیونت کی ھے کہ دوسروں کے اشعار ولی سے منسوب کردیے ھیں' ان ھفت رنگی اختلافات کے ساتھہ یہ مشکل' اس زمانے کے مؤلف کو اور شش و پنج میں ڈال دیتی ھے کہ دو سو برس پہلے کی زبان اور اکثر پرانے اور دکنی محاورات کے سمجھنے والے نا پید ھیں' اور پھر کسی مرتب دیوان نے اس طرف توجہ نہیں کی کہ اجنبی و نا مانوس اور متروک الفاظ کے معنی آج کل کی اُردو میں لکھہ دیے ھوں—

غرض کہ ایسے سر در گم واقعات اور صاحب واقعات کا دیوان تبصرہ ؤ نقد کے ساتھہ شایع کرنا اُس شخص کا کام ھونا چاھیے تھا جس کے دماغ میں مشرقی و مغربی علوم و فنون کا پورا سرمایہ جمع ھو اور اُس کے ارد گرد ھر زبان اور ھر زمانے کا کتابی مواد موجود ھو اور پھر وہ معاش کی طرف سے بھی ھر طرح مطمئن ھو۔اگرچہ ایسا یکسو دماغ فی زماننا کم از کم

---

* سنہ 1919 ع کے رسالۂ مخزن لاھور کے مختلف نمبروں میں یہ بحث دیکھنی چاھیے —

مسلمانوں میں تو مفقود سا ہے، پھر بھی مجھ سے زیادہ ایک دو نہیں سیکڑوں ہر قسم کی جامعیت رکھنے والے موجود ہیں—

قلم اُٹھا چکا ہوں، لکھنا شروع کر دیا ہے، لکھتا ہوں مگر ہر لفظ پر شبدیز خامہ ٹھوکریں کھاتا ہے، منزل دشوار گزار و نا ہموار ہے اور عنان راہوار ایک اجنبی سوار کی گرفت میں ہے خدائے کار ساز مددگار ہو تو بیڑا پار ہے ورنہ:-

دو قدم چل چل کے گرتے ہیں طریق عشق میں
ٹھوکریں، ہیں منزلیں اس راہ نا ہموار کی (داغ)

بظاہر کسی اُستاد قدیم کا دیوان چھاپ دینا آسان ہے اور اُس پر تبصرہ و نقد بھی سہل، کیونکہ ان کاموں کے لیے اکثر نقالی کے سوا قوت آخذہ سے بہت کم مدد لینی پڑتی ہے۔ قلمی یا مطبوعہ دیوان کی نقل معمولی کاپی نویس بھی کرسکتا ہے اور اسی طرح چھپے ہوے تذکروں سے حالات بھی اقتباس کیے جا سکتے ہیں۔ تجارتی نفع کے لیے تو یہ طریقہ ضرور سہل الحصول ہے مگر فی الحقیقۃ وہ سکہ جو نقادان سخن کی پرکھ میں کامل العیار سمجھا جا سکے اس ملمع سازی سے ٹکسالی نہیں بن سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس دیوان کی ترتیب میں لگا تار دو ڈھائی سال صرف کرنے پڑے اور باوجود خاص کاوش و محنت کے اپنی خامی کی وجہ سے اب بھی ایک آنچ کی کسر معلوم ہوتی ہے—

ولی کے دیوان کی دو سو برس بعد صحت، واقعات کی ترتیب، اپنے سے پہلے تذکروں کا مطالعہ اور پھر اُن سب کا ضروری التقاط و انتخاب ایک اہم کام تھا۔ اکثر مصنفین و مؤلفین کو یہ موقع مل جاتا ہے کہ متعلقہ کتابوں سے تدوین و تہذیب اور انتخاب کے لیے اپنے احباب و متوسلین کو متوجہ کر لیتے ہیں، اس طرح اصل مصنف و مؤلف کی محنت بٹ جاتی ہے۔ مگر مجھے ان دو برسوں میں ایک دن بھی ایسا نصیب نہیں ہوا—

ھجر کی وہ رات کیسی رات تھی
ایک میں تھا یا خدا کی ذات تھی
(داغ بہ تغیر ردیف)

اسلاف کی تصانیف کا فراہم کرنا، موجودہ معاصرین و اہل مذاق سے مراسلت اور مباحثہ جاری رکھنا، کتب بینی میں وقت گزارنا، اُن سب سے اپنے مطالب چننا، پھر سب کی سلسلہ وار ترتیب و تہذیب گویا ع:

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

بن کر دو سالہ نہیں بلکہ دو صد سالہ بادۂ کہن ایک ولی اللہ کی آڑ میں ضیافت طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے:-

مزا ہے بات کا جن کو، سنیں مزے کی وہ بات
مئے سخن سے زیادہ کوئی شراب نہیں (احسن)

ناشکری ہوگی، اگر مقابلۂ دیوان ولی کی زحمت کشی میں، حضرت اخی المعظم سید آل حسین صاحب بلگرامی اور برادر ہمسن سید محمد محسن خاں صاحب بلگرامی رئیسان کواتھ ضلع آرہ کا سپاس گزار نہ ہوں جنھوں نے شام کے سات بجے سے بارہ بجے رات تک، اکثر اپنے اوقات عزیز کو مصروف مقابلہ رکھکر، چند دیوانوں سے ایک صحیح نسخے کے مرتب کرنے میں حقیر کو کافی مدد دی۔ اگر ایسے با استقلال اور منجھے مقابلہ کرنے والے نہ ملتے تو دیوان ولی کی تصحیح آسانی سے نہ ہوتی۔ کیوں کہ ہر غزل میں دو چار شعر ایسے ہوتے تھے، جن کی صحت، قابلانہ غور و تامل کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی۔ فجزاھما اللہ عنی خیر الجزاء

ولی کے حالات، دیوان کی تصحیح، مختلف واقعات کا انتخاب، غرض کہ تمام مالہ و ما علیہ کے لیے، جس قدر دواوین، تذکرے اور دیگر کتابوں سے کم و بیش مدد لی گئی ہے اُن سب کی فہرست طویل ہے، بطور نمونہ تھوڑے سے نام یہاں لکھے جاتے ہیں، جن سے مؤلف کی تلاش و محنت کا اندازہ ہوسکے گا۔

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱	دیوان ولی	ولی	راقم حروف کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو سنہ ۲۴ جلوس محمد شاہی مطابق ۱۱۵۴ھ کا لکھا ہوا ہے اور کم و بیش یہی زمانہ ولی کے انتقال کا ہے ۔
۲	"	"	مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکم پور کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو بعہد محمد شاہ لکھا گیا ۔
۳	"	"	سنہ ۱۱۸۵ھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ - کتب خانۂ مولوی سید سبحان اللہ خان صاحب رئیس گورکھہ پور میں موجود ہے ۔
۴	"	"	مولوی غلام سجاد صاحب مختار بدایون کا قلمی نسخہ جس کا اول آخر ناتمام ہے ۔
۵	"	"	نواب نصیر حسین خان صاحب خیال عظیم آبادی کے پاس ہے جو ولی کی زندگی میں لکھا گیا سنہ تحریر سنہ ۱۱۲۰ھ اور خاص اورنگ آباد دکن ہی میں لکھا گیا ۔
۶	"	"	مطبوعۂ پیرس ۱۸۳۳ع مرتبۂ جے هیل گریسن دی تاسی جس کو جان شکسپیر کے نام معنون کیا ۔
۷	"	"	سنہ ۱۲۹۰ ھجری میں بمقام بمبئی مطبع حیدری میں چھپا

مختصر حالت	مؤلف	کتاب	شمار
اور محمد منظور نے اُس پر مختصر دیباچہ لکھا –			
سنہ ۱۲۹۵ھ میں مطبع نول کشور لکھنؤ نے مختصر دیباچے کے ساتھہ چھاپا –	ولی	دیوان ولی	۸
مرتبہ و نوشتۂ حال دستخطی مولوی سید محمد صاحب بلگرامی رئیس کوانتھ ضلع آرہ –	"	"	۹
از رسالۂ اُردوے معلی بابت جنوری و فروری سنہ ۱۹۱۰ع مرتبۂ حسرت موهانی –	"	انتخاب دیوان ولی	۱۰
غیر مطبوعہ ھے - اصل تذکرے سے سنہ تالیف کا پتہ نہیں چلتا - طبقات الشعرا میں سنہ ۱۱۵۳ھ سال تالیف لکھا ھے - قدیم تذکرہ ھے –	فتح علی حسینی	تذکرۂ ریختہ گویاں	۱۱
شعراے ریختہ کا تذکرہ ھے، جو حال میں مولوی عبدالحق صاحب بی اے سکریٹری انجمن ترقی اُردو نے چھپوایا ھے –	میر تقی میر	نکات الشعرا	۱۲
مولفۂ سنہ ۱۸۰۱ع مطبوعۂ سنہ ۱۹۰۶ع تذکرۂ گلزار ابراھیم کا ترجمہ ھے اور کچھہ حالات اضافہ بھی کیے ھیں، غالباً اُردو زبان میں یہی پہلا تذکرۂ شعرا ھے –	مرزا لطف علی (لطف)	گلشن ھند	۱۳

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱۴	دریاے لطافت	میرانشاءاللہ خاں انشا	مولفۂ ۱۲۲۲ھ قواعد و تاریخ اُردو کی مستند تالیف ھے - ابتدأ مرشدآباد میں چھپی تھی - اب سنہ ۱۹۱۶ع میں انجمن ترقی اُردو کی طرف سے حصۂ قواعد چھپ گیا ھے -
۱۵	نفائس اللغات	مولوی اوحدالدین بلگرامی	سنہ ۱۲۵۳ھ میں بعہد امجد علی شاہ اودہ تالیف ھوئی - اُردو لغات، عربی، فارسی اور اکثر ترکی مترادفات کے ساتھہ درج ھیں -
۱۶	طبقات الشعرا	مسٹر ایف فیلن و مولوی کریم الدین	اُردو شعراءکا مبسوط و مستند تذکرہ ھے اور زیادہ تر دی تاسی کے تذکرے سے مدد لی ھے - سنہ ۱۸۴۸ع میں بمقام دھلی طبع ھوا -
۱۷	گلشن بیخار	نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ	مولفۂ سنہ ۱۲۵۰ھ و مطبوعۂ سنہ ۱۳۱۵ھ نول کشور لکھنؤ - مستند مگر مختصر تذکرہ ھے -
۱۸	گلستان بیخزاں	حکیم قطب الدین باطن	مولفۂ سنہ ۱۲۶۱ھ بجواب گلشن بیخار مطبوعۂ نول کشور لکھنؤ ۱۲۹۲ھ -
۱۹	سخن شعرا	عبدالغفور خاں نساخ	مولفۂ سنہ ۱۲۸۱ھ مطبوعۂ نول کشور -
۲۰	مجمع الاشعار	مولوی بدیع الزماں	مطبوعہ و مرتبۂ مطبع نظامی کان پور - اکثر اساتذۂ قدیم کی غزلوں کا مجموعہ ھے -

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۲۱	آب حیات	مولوی محمد حسین آزاد	مشہور تذکرہ ہے مطبوعۂ سنہ ۱۸۸۳ عیسوی
۲۲	جلوۂ خضر ۲ حصہ	صفیر بلگرامی	مبسوط تاریخ و تذکرۂ شعرائے اردو۔ مطبوعۂ سنہ ۲و۱۳۰۷ھ -
۲۳	آثار الشعرای ہنود	دیبی پرشاد بشاش	مطبوعۂ نول کشور سنہ ۱۸۸۵ ع ہندو شعرا کا تذکرہ ہے -
۲۴	زبان اُردو کی تاریخ	چرنجی لال دهلوی	مطبوعۂ مطبع رضوی دهلی سنہ ۱۸۸۴ عیسوی -
۲۵	مقدمۂ دیوان حالی	مولوی حالی	مطبوعۂ نامی پریس کان پور سنہ ۱۸۹۳ عیسوی -
۲۶	نشتر سخن	مولوی احسان اللہ عباسی	مطبوعۂ ۱۹۱۱ عیسوی -
۲۷	تذکرۂ خم خانۂ جاوید	لالہ سری رام دهلوی	شعرائے اُردو کا مبسوط تذکرہ ہے جس کی ۳ جلدیں ابھی شائع ہوئی ہیں -
۲۸	قواعد اُردو	مولوی عبدالحق بی اے	مطبوعۂ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی -
۲۹	محبوب الزمن تذکرۂ شعرائے دکن	مولوی عبدالجبار خان	دکن کے شعرائے قدیم و حال کا تذکرہ۔ ۲ جلد -
۳۰	مخزن المحاورات	چرنجی لال دهلوی	لغت اُردو

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
٣١	فرہنگ آصفیہ	سید احمد دہلوی	لغت اُردو ۴ جلد
٣٢	امیر اللغات	امیر مینائی	ردیف الف کے دو حصے اُردو لغت میں شایع ہوے ہیں —
٣٣	سرمایۂ زبان اُردو	جلال لکھنوی	مختصر لغت اُردو
٣۴	تاریخ فرشتہ	ملا محمد قاسم فرشتہ	دکنی سلاطین کا مفصل احوال اس سے لیا گیا - طبع ہو گئی ہے —
٣۵	لآلی عمان معروف بہ جواہر خسروی	امیر خسرو دہلوی	مطبوعۂ سنہ ١٣٣٦ ہجری
٣٦	نشتر عشق	حسین قلی خاں عاشقی	فارسی شعرا کا مبسوط غیر مطبوعہ تذکرہ ہے - مولفۂ سنہ ١٢۴۴ ہجری
٣٧	سفینۂ بیخبر	میر عظمت الله بیخبر بلگرامی	تذکرۂ شعراے فارسی مولفۂ سنہ ١١٣۵ ہجری
٣٨	مآثر الکرام و سرو آزاد	میر آزاد بلگرامی	تذکرۂ علما و فقرا مولفۂ سنہ ١١٦٦ ہجری
٣٩	ید بیضا	"	تذکرة الشعرا فارسی مولفۂ سنہ ١١۴٨ ہجری
۴٠	بہار ہند	مرزا مچھو بیگ عاشق لکھنوی	اُردو لغت - مطبوعۂ شوکت جعفری لکھنؤ سنہ ١٨٨٨ع

بعض کتابوں کے نام پڑھکر کہا جاسکتا ہے کہ تذکرۂ ولی سے ان کو کیا تعلق ہے؛ مگر یہ معلوم کرکے کہ ایک سوانح نگار کو اپنا فرض ادا کرنے کے لیے صاحب تذکرہ کے خصائل و اطوار، ایام زندگانی کے لیل و نہار، اور اُس کے معاصر و معاهد کا حصر و شمار کیسا ضروری ہے، یہ اعتراض قائم نہیں رہ سکتا —

جتنی کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں، اُن میں ایک کے سوا کسی تذکرے میں ولی کا سنہ ولادت و وفات نہیں ملا - اس ایک دریافت کے لیے تمام تذکروں کو بالاستیعاب دیکھنا پڑا اور اس کوہ کندن کے بعد کاہ برآوردن کی تصدیق کرنی پڑی - اکثر کتابوں میں ضمناً ایسے واقعات مل جاتے ہیں جن کا پتہ اُن تالیفات میں نہیں چلتا جو خاص اسی موضوع کے لیے لکھی جاتی ہیں —

ایسے مراحل زندگی کا منزل بمنزل شمار آسان نہیں جہاں قدم قدم پر سر کے بل چلنے والے قلم کو ٹھوکریں کھانی پڑیں، واقعات کا اختلاف و انتشار ایک ایسا طوفان بے تمیزی ہے جس کی ترتیب و تہذیب بآسانی کیا بمشکل بھی ہو جاے تو ایک خادم ادب کو رات دن محنت کرنے میں عذر نہیں —

گزشتہ واقعات و حالات، وحی و الہام کے ذریعے سے تو معلوم ہوتے نہیں، لا محالہ تاریخ کی ورق گردانی کرنی پڑے گی، مگر افسوس ہے کہ بالعموم قدما اور بالخصوص تذکرۂ نویسان شعرا اپنی تصانیف کو کہیں تو غیر ضروری طوالت سے ایسا افسانہ بنا دیتے ہیں کہ پڑھنے والا سمجھنے کی جگہ گھبرا جاتا ہے اور کہیں بیجا اختصار سے ضروری مضامین کو ایسا گنجلک کر دیا جاتا ہے کہ وہ لکھنا نہ لکھنے کے برابر ماننا پڑتا ہے - اگلے زمانے میں کسی مشہور فرد کی حالات نویسی میں اتنا فرض ادا کرنا واجب سمجھا جاتا تھا کہ صاحب ذکر کا عرفی نام اور معمولی پتا لکھکر ورق کے ورق نمونۂ کلام سے سیاہ کر دیے جاتے - آئندہ نسلوں کو اُن تذکروں سے یہ بھی

نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بزرگ کس زمانے میں تھے اور کہاں
کہاں ایام زندگانی صرف کیے اور کیا کیا خاص واقعات عام
فوائد کے لیے چھوڑ گئے - آج دو سو چار سو برس پہلے کے کسی
بزرگ کی تاریخ لکھنے والا اُس کے معاصر یا معاصر کے معاهد
کی تحریر پڑھتا ہے تو اُس کو بجز نام و انتخاب کلام کے اپنے
مذاق و ضرورت کی کوئی مفید بات نہیں ملتی - البتہ طبقات
اولین کے بعد آج سے دس بیس برس قبل جو مؤلف و مصنف
گزر گئے ہیں اُن میں سے دو چار اہل قلم نے چند تاریخی
خا کے ضرور ایسے کھینچ دیے ہیں جن سے نقش ثانی بنائے جا سکتے
ہیں، مگر واقعات کو کیا کیا جائے اگر وہ موجود نہیں تو فرضی
تخیلات کس کو پسند آسکیں گے - با وجود ان تمام مشکلات
کے راقم نے اُن تمام تذکروں کو، جو دستیاب ہوئے، بغور مطالعہ
کیا اور خود ولی کے کلام کو پڑھا اور جہاں تک ممکن ہوا
تنقیح و تنقید کے بعد ان کے حالات کو اس جگہ لکھ دیا ہے —

نام کی تحقیقات

شمس الدین، شمس الحق، شمس مولا،
ولی الدین، حاجی ولی، ولی محمد، اور
ولی اللہ - یہ سب نام ایک مسلمان کے ہو سکتے ہیں —
شعرا کا عام دستور دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اپنے نام اور
اُس کی مناسبت سے تخلص کا استخراج کرتے ہیں - اس لیے
یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اُن کے نام میں لفظ ولی شامل ہو
اور اس طرح ولی الدین، ولی محمد یا ولی اللہ، شمس الدین
وغیرہ سے زیادہ روشن ہے —

ولادت و وفات اور زمانۂ حیات

قرین قیاس تحقیقات یہ ہے کہ ولی کی ولادت
بمقام اورنگ آباد سنہ ۱۰۷۹ ہجری میں واقع
ہوئی اور " دہ مجلس " کی تاریخ تالیف
سے اُن کا وجود سنہ ۱۱۴۱ ہجری تک ثابت ہوتا ہے - اس
تالیف کے بعد ۱۴ - ۱۵ سال تک زندہ رہ کر سنہ ۱۱۵۵ ہجری
میں بمقام احمد آباد (گجرات) فوت ہوئے اور دریا خاں کے

گنبد کے سامنے دفن کیے گئے* دیوان بمبئی کے دیباچہ نویس اپنے اُستاد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:- ''ولی کی قبر حسب وصیت خام بنی ہوئی ہے اور بالیں کی طرف چینی کے ٹکڑے نصب ہیں اور نیز ایک قطعہ سنگ مرمر پر لکھا ہوا دیکھا گیا ہے''۔

اصل وطن

بارھویں صدی ہجری کے تمام تذکروں میں جن کو ان حالات سے زیادہ قربت زمانی حاصل ہے' ولی کو دکنی اور اورنگ آبادی لکھا گیا ہے' ایسی صورت میں متاخرین کا بغیر کسی کافی ثبوت کے احمدآبادی یا گجراتی لکھ دینا نا قابل تسلیم ہے' اس وقت یا خود ولی کے عہد میں صوبۂ گجرات کا صوبۂ دکن پر اطلاق نہیں سنا گیا' احمدآباد گجرات کا صوبۂ دکن سے ہم سوا نہ ہونا مسلم' مگر دونوں کا متحد ہونا غلط ہے- چونکہ ولی کے تمام اہم واقعات سردر گم ہیں اس لیئے قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ صوبۂ گجرات میں طالب علمی کے سوا کسی سلسلۂ معاش و ملازمت نے زیادہ یا تمام عمر قیام رکھنے پر مجبور کیا ہو' اور اس طرح وہ احمدآبادی مشہور ہو گئے ہوں—

دیوان ولی معقول حجم رکھتا ہے اور قریب قریب اُس کی ہر غزل و قصیدہ و رباعی میں حیدرآبادی و اورنگ آبادی الفاظ و محاورات پائے جاتے ہیں' جن کی تفصیل ایک خاص عنوان کے تحت میں کی جاے گی- بعض الفاظ گجرات و دکن میں ضرور مشترک ہو سکتے ہیں- مگر اس شاذ اشتراک کو کثرت اختصاص پر ترجیح دنیا تحقیق کا خون کرنا ہے—

اسی طرح ایسے بعض اشعار جن میں کسی تخیل و خصوصیت سے سحر بنگالہ یا شہر سورت اور دلی کی

---

* تذکرۂ شعراے دکن وغیرہ

جھنا کا ذکر آگیا ہو، اُن کو پڑھکر جے - ہیل - گریسن ڈی تاسی کی طرح یہ سمجھہ لینا کہ اس کا قائل سورت - دھلی یا بنگال کا رھنے والا ھے ایک لا طائل خیال اور بے سر و پا بات ھے - جن تذکرہ نویسوں نے ولی کو گجراتی یا احمد آبادی سمجھہ لیا ھے، وہ نہ صرف اُن کے قیام احمد آباد سے دھوکا کھا گئے ھیں، بلکہ اُن کی وفات احمد آباد نے اس وھم کو جامۂ یقین پہنا دیا ھے - بغیر کسی تاویل و تامل کے ولی کا دکنی ھونا اُن کے متعدد اشعار سے ثابت ھوتا ھے، مثلاً :—

یو مکھہ کی شمع سوں روشن ھے ھفت اقلیم کی مجلس
(ولی) پروانگی کرتا تری ملک (دکن) بھیتر

ولی ایران و توراں میں ھے مشہور
اگر چہ شاعر ملک (دکن) ھے

ایسے اشعار پڑھنے کے بعد اُن کے وطن کی مزید تحقیقات عبث ھے —

سفر و قیام

اس مرحلے کو بھی ھمارے تذکرہ نویسوں نے اُنہیں لفظی استعارات وتشبیہات کی رھنمائی سے طے کیا ھے، حالاں کہ شاعر کے کلام میں کسی ملک یا شہر کے نام آجانے سے یہ ماننا لازمی نہیں کہ وہ اُس سر زمین پر گیا بھی ضرور ھے، اگر ایسا ھوسکتا ھے تو ولی کا ایران و توران اور عراق و شیراز میں بھی آنا جانا ماننا پڑے گا کہ ان شہروں اور ملکوں کا ذکر بھی دوچار جگہ ولی نے کیا ھے - ھاں جن مقامات کا تذکرہ کسی خاص تشریح و تفصیل سے کیا گیا ھو اُن کے اسالیب بیان اور روابط کلام سے اُن مقاموں کا سفر و قیام ماننے کے قابل ھے - جیسے کہ ولی نے صوبۂ گجرات، شہر سورت اور دلی کے متعلق اشعار موزوں کیے ھیں، اُن سے بلاشبہ

مذکورۂ بالا شہروں میں اُن کی آمد و رفت اور قیام کا
نشان ملتا ھے - دھلی کا سفر چند روزہ اور گزراں معلوم
ھوتا ھے ' سورت اور احمد آباد میں البتہ اُن کی عمر کا
معتدبہ حصہ ختم ھوا ھے - جو مثنوي سورت کی تعریف
میں لکھی ھے اور اس میں وھاں کی خاص خاص معاشرت
و مدنیت بالتفصیل بیان کی ھے وہ اُن کے طویل قیام
کی مؤید ھے- اسی طرح خاص احمدآباد کی وسیع ماند و
بود کو اُن کی طالب علمی ' نیز بیعت شاہ نورالدین
علیہ الرحمہ' پھر شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی مداحی اور
سب سے آخر مگر سب سے زیادہ اُن کی رحلت ثابت کرتی
ھے - بااین ھمہ کسی سیاح شاعر کی سیر و سیاحت ایسی
چپ چاپ اور ساکت و صامت نہ ھوگی جیسی ھمارے
تذکرہ نویسوں کی غفلتوں سے بےچارے ولی کی دیکھی
جاتی ھے - کیا ایسا شاعر جس کو نسل شاعری کا باوا آدم
اور ریختہ گوئی کا موجد مانا جاتا ھو کہیں جاکر خاموش
رہ سکتا ھے؟ اور اگر وہ اجنبیت و مغائرت کے رسمی ادب
و لحاظ سے کچھہ دیر کے لیے پنبہ دھن بھی بن گیا ھو تو کیا
اُس زمانے کے سخن شناس مہماں نواز اور اھل کمال
زباں آور ایسی چپ کی داد دیے بغیر رہ سکتے تھے ؟
ضرور اور یقیناً جہاں جہاں ولی کے قدم گئے ھوں گے وھاں نہ
صرف اُن کی موجودگی میں بلکہ چلے آنے پر بھی مدتوں رات
دن شعر و سخن کے چرچے' مشاعروں کے جھگڑے' سخن
آفرینیوں کے لطیفے' ملاقاتوں کے اذکار ھوتے رھے ھوں گے' مگر
افسوس ھے کہ آج اُن واقعات میں سے کسی ایک کا بھی سراغ
نہیں ملتا - اور خیالی فانوس روشن کرنے سے بھی اس تاریک
لوح پر کوئی دل پزیر نقش نہیں جمتا - مجبوراً تحقیقات
نام و نشان اور تعینات زمان و مکان کی طرح بصد حسرت و
یاس ان ضروری اور مفید معلومات سے بھی دست کش ھونا

پڑتا ھے اور لومڑی کے کھٹے انگوروں والی مثل کی طرح یہ کہا
جاتا ھے کہ وہ کوئی ھوں اور کبھی یا کہیں ھوے یا رھے ھوں،
سب باتوں سے چشم پوشی کرکے صرف اُن کا کلام دیکھنا چاھیے
کہ وہ کیا حیثیت و خصوصیت رکھتا ھے —

مذھب و ملت

نام و نشان کی طرح بلکہ اُس سے زیادہ یہ
تفتیش و تحقیقات بھی کچھہ مفید مطلب
نہیں مگر سلسلۂ ترتیب کی خانہ پُری و قائع نگار کو مجبور
کرتی ھے اس لیے اس معاملے میں بھی ولی کے کلام سے استفادۂ
و استعانت ضروری ھے —

تذکرۂ ڈاکٹر فیلن مرتبۂ مولوی کریم الدین اور دیباچہ
نویس دیوان مطبوعۂ پیرس کے سوا اور کسی نے ولی کے
مذھب کو مذبذب نہیں بتایا - ان دونوں کتابوں میں اُن کا
مذھب بین بین دکھایا گیا ھے، یعنی وہ نہ سنی تھے نہ شیعہ، یا
یہ کہ دونوں مذاھب کے معتقد تھے - گویا بقول قدر بلگرامی :-

خدا معلوم کیسا گو مگو ھے قدر کا مذھب
کہ شیعہ ھے نہ سنی ھے مسلماں ھے نہ کافر ھے

دیباچہ نویس دیوان مطبوعۂ پیرس کی تحقیقات زیادہ
قابل گرفت نہیں کہ وہ خود مسلمان نہ تھا، اُس نے جو کچھہ
لکھا وہ اپنے مسلمان احباب سے سن سناکر لکھا، جن کے قیاسات
یقینیات کی چہرہ کشائی نہ کرسکے، مگر مولوی کریم الدین پر
تعجب ھے کہ وہ آج سے سو برس پہلے ھونے کے باوجود بھی اپنے
قومی و مذھبی شعائر و خصائص کا احساس نہ کرسکے —

شیعۂ و سنی میں اصولی یا فروعی جو کچھہ اختلاف ھے
اُس کی ابتدا یہ ھے کہ اھل سنت رسول اکرم کے بعد خلفاے
اربعہ کو بالترتیب افضل و اعلیٰ مانتے ھیں اور شیعہ صرف
حضرت مولا علی اور اُن کے بعد اُن کی اولاد کے گیارہ اماموں
کو منصوص و مامور و مقدم جانتے ھیں - ان معتقدات کے لحاظ
سے جہاں کسی کے کلام میں صرف ائمۂ اھل بیت کی منقبت دیکھی

جاتی ہے وہاں اکثر ناواقف اُس کے مصنف کو شیعہ کہنے لگتے ہیں جو حقیقت کے خلاف ہے —

خلافت راشدہ (اربعہ) کے بعد امارت و سلطنت ظاہری نے متعدد اور متفرق باطنی فرقے پیدا کر دیے تھے جن میں پاک نہاد متصوفین نے بالعموم تمام حقائق و معارف کا سلسلۂ فیوض امیرالمؤمنین حضرت مولا علی کی معرفت رسول‌اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم تک پہنچایا، صوفیۂ کرام کے حقیقی اور دل نشین معتقدات کا اثر یوماً فیوماً بڑھتا گیا۔ چوتھی پانچویں صدی ہجری میں سنی مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا نہ ملے گا جہاں شجرۂ بیعت کی کونپلیں نہ پھوٹی ہوں، صاف باطن صوفیوں کی ولائے شاہ ولایت کا یہ عام اثر تھا کہ اُس زمانے کے شیعہ بھی صفوف متصوفین میں شامل نظر آتے تھے، سالکین راہ طریقت کے بعض اقوال و خیالات جو کسی خاص جذبۂ و اثر کے ماتحت ہوتے تھے اور جن کے لفظی معنوں سے عوام‌الناس دھوکے میں پڑ جاتے تھے، ایسے خیالات علمائے شریعت اور فقہائے ملت کو نا گوار ہوتے تھے مگر اس اعتقاد میں کہ حضرت مولی‌المؤمنین کی ولا جزو مذہب اسلام ہے فی‌الحقیقۃ ظاہر و باطن کے کسی فرقۂ اہل سنت کو اختلاف نہ تھا۔ اس عام اعتقاد کا اثر آج سے نصف صدی پیشتر تک ہر شریف و وضیع اور خواندہ و نا خواندہ سنی مسلمان کے دل پر اس طرح جما ہوا تھا کہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرح کسی پیر و مرشد سے دست بیع ہونا بھی داخل ایمان تھا اور اب بھی اگر فلسفۂ و سائنس کے مشککین کو چھوڑ دیا جائے تو ہر سنی آپ کو اپنا پیشوا و امام اور مستحق درود و سلام جانتا ہے، صوفیوں اور عابدوں کے وظائف و عبادات میں فرائض و واجبات کی طرح اکثر دعائیں اور اشعار ایسے موجود ہیں جن کو پڑھکر ذات والائے مولیٰ سے استمداد و استعانت چاہی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں کہ

(ولی) اُس زمانے کے تربیت یافتہ تھے جب کہ میدان تصوف کا ذرہ ذرہ کوس انا الحق بجا رہا تھا منقبت آئمۂ اطہار پڑھکر اُن کو شیعہ سمجھہ لینا نا واقفیت محض ہے—

تاریک واقعات پر تحقیقات کی روشنی ڈالنے والے اصل مصنف کے کلام ہی سے حالات مستنبط کرتے ہیں مگر بعض طریقۂ استدلال ایسے اختیار کیے جاتے ہیں جو اُن مناظر کو اور تاریک بنا دیتے ہیں' کسی مسلمان شاعر کو خلفاے ثلاثہ کی عدم مدح خوانی سے شیعہ مان لینا اور اسی طرح حضرت علی کی منقبت گوئی سے سنی نہ جاننا صحیح استدلال نہیں—

آں کہ کند حب آل بغض صحابہ خیال
عقل ندارد درست فہم ندارد بجا

(حضرت صاحب مارہروی)

جناب (ولی) اپنے انداز کلام' اپنی روش عام اور تعلیم و قیام سے بغیر کسی شبہ و شک کے اپنا اہل سنت ہونا بتا رہے ہیں' جہاں اُنھوں نے مناقب مولا کا شرف حاصل کیا ہے وہاں خلفاے راشدین کی مداحی کا سہرا بھی اپنے سر باندھا ہے - اگر یہ طلسم وہم بنایا جاے کہ حکومت وقت کے دباؤ سے اکثر شیعہ اس قسم کی سرسری مدح سرائی کر گئے ہیں تو یہ خیال بھی پادر ہوا ہے' کیوں کہ اُن کا قیام ایک ایسے مشہور صوفی کی خانقاہ میں رہا ہے اور اُس جگہ تعلیم حاصل کی ہے جس کو شیعیت سے کوئی تعلق نہیں اور وہاں کا حلقۂ اثر کسی کو مدۃ العمر تقیے کے پردے میں نہیں چھپا سکتا' پھر (شاہ نورالدین)* صدیقی و سہروردی سے دست بیع ہونا اور

---

* تذکرۂ آب حیات اور محبوب الزمن تذکرۂ شعراے دکن میں ولی کے مرشد کا نام شاہ نورالدین لکھا ہے اور رسالۂ نورالمعرفت مولفۂ ولی کے نام سے بھی اُن کے فنافی المرشد ہونے کا پتا چلتا ہے کہ کتاب کے نام میں بھی پیر و مرشد کا نور شامل کیا - علامۂ پاک زاد

(باقی بر صفحۂ آئندہ)

اُن کے مرشد سلسلہ حضرت شاہ وجیہ الدین کی مدح میں
ایک طویل ترجیع بند اور قصیدہ کہنا اور پھر فن سلوک
میں ایک کتاب (نورالمعرفت) کا تالیف کرنا یہ سب قرائن

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰)
حضرت میر آزاد بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی کی تصانیف میں
مآثرالکرام کے صفحہ (۲۱۹) پر یہ نام پایا گیا - ان کا اور ولی کا
زمانۂ حیات و ممات ایک ہے اس لیے ظن غالب ہے کہ یہی بزرگ
ولی کے پیشوائے طریقت تھے - آگاہی کے لیے مآثر الکرام کا ترجمہ
لکھا جاتا ہے :—

مولانا نورالدین نوراللہ ضریحہ بن شیخ محمد صالح
احمدآبادی علامۂ زماں اور یگانۂ اقراں ہیں اس زمانے میں ان کا
مثل کم گزرا ہے - ملا احمد سلیمانی احمدآبادی اور ملا فریدالدین
احمدآبادی کی شاگردی کی، اور سر آمد ارباب دانش ہوے -
سنہ ۱۱۴۳ ہجری میں زیارات حرمین شریفین سے مشرف ہوے
اور دوسرے سال مراجعت کی اور محبوب عالم ملقب بہ شاہ عالم
ثانی قدس سرہ احمدآبادی سے بیعت کر کے مختلف خانوادوں
کی خلافت حاصل کی اور مدرسۂ خانقاہ رفیع البنیان تعمیر کیا -
ابتداے تحصیل سے انتہاے عمر تک درس و تدریس اور تصنیف
میں مشغول رہے اور ایک عالم کو متبحر بنایا - ڈیڑھ سو سے زیادہ
چھوٹی بڑی تصنیفیں چھوڑیں - مثلاً تفسیر کلام اللہ مختصر
و تفسیر نورانی فی السبع المثانی بارہ ہزار بیت - و تفسیر ربانی
بر سورۃ البقر ۳۰ ہزار بیت - حاشیہ بر اوائل تفسیر بیضاوی -
نورالقاری شرح صحیح البخاری حاشیۂ قویمہ بر حاشیۂ قدیمہ -
حاشیۂ شرح مواقف - حل معاقد حاشیۂ شرح مقاصد - حاشیۂ شرح
مطالع - حاشیۂ تلویح - حاشیۂ عضدی - معول حاشیۂ مطول -
حاشیۂ شرح وقایہ - حاشیۂ شرح ملا - حاشیۂ منہل - حاشیۂ شمسیہ
منطق - شرح تہذیب المنطق - کہ ان کی دقیق تصنیفوں میں ہے -
طریق الامم شرح فصوص الحکم - شرح مثنوی مولوی روم - ان کی
ولادت سنہ ۱۰۶۴ ہجری میں بمقام احمدآباد ہوئی اور شب نہم
ماہ شعبان سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں وفات واقع ہوئی - اعظم الاقطاب -
تاریخ انتقال ہے - اکانوے برس کی عمر پائی اور اپنی خانقاہ کے
قریب دفن ہوے (ترجمۂ مآثرالکرام مطبوعہ صفحہ ۲۱۹)—

اس تخیل کے کفیل ہیں کہ یہ سب واردات قلبی ہیں ہرگز کسی حکومت کے اثر کا نتیجہ نہیں، خصوصاً ایسی حالت میں کہ (ولی) کے بلبل ولایت نے گلستان مدحت میں کبھی مرغان زرین (اُمراے دنیا) کے لیے نغمہ سرائی نہیں کی —

علمی قابلیت

اس میں کچھہ شک و شبہ نہیں کہ ولی) کے اکثر مفید واقعات اور نسبی سوانح کی طرح ایوان تاریخ میں اُن کے درس و تدریس کا باب بھی مقفل نظر آتا ہے، مگر یہ کہنا کہ وہ عربی و عروض سے نا بلد تھے خلاف واقعہ ہے - اُن کی کوئی غزل، کوئی شعر، کوئی رباعی، کوئی مثنوی اور کوئی مستزاد، متعارف و مقررہ دوائر و بحور سے باہر نہیں- نیز اُردو کی ابتدائی حیثیت کے موافق جابجا عربی الفاظ و تراکیب بھی ان کے کلام سے مفقود نہیں - ہاں اُس وقت کے طریقۂ تکلم اور مستعملہ الفاظ روز مرہ سے اس زمانے میں اکثر دھوکا ہوجاتا ہے کہ یہ مصرع نا موزوں اور وزن سے خارج ہے - مثلاً [چلا] کو اُس زمانے میں خفیف ضغطۂ تحتانی کے ساتھہ (چلیا) بولتے تھے اور اسی طرح کتابت بھی جاری تھی - آج ہم اس پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں، حالاں کہ بعینہ اسی طرح زمانۂ موجودہ کے روز مرہ میں [کیا] اور [پیار] وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں- جن کی کتابت میں ایک حرف [چلا] اور [چلیا] کی طرح بڑھا دیا جاتا ہے مگر تلفظ میں، کا اور پار کے ہم وزن ہے - اسی طرح بعض عربی و فارسی کے الفاظ متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک لکھہ دینے سے اُن کی جہالت و ناواقفیت نہیں ثابت ہوتی، سیر و تلاش سے معلوم ہوگا کہ وہ لوگ بھی جن کی مشرقی فضیلت مسلم تھی - (ولی) سے سو برس بعد تک اُنہیں حرکات وسکنات کے عادی رہے ہیں—

سراج الدین علی خان (آرزو) کی شعاع قابلیت فارسی

اور اُردو دونوں محفلوں کو روشن کیے ہوے ہے- وہ فرماتے ہیں :—

وعدے تھے سب خلاف جو اُس لب سے ہم سنے
کیا لعل قیمتی دیکھو جھوٹا نکل گیا

رکھے سیپارۂ دل کھول آگے عندلیبوں کے
چمن کے بیچ گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے

(دیکھو) کو (دکھو) پڑھو اور پھر عندلیب و شہید کی جمع پر غور کرو - کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خان آرزو جنھوں نے علی حزیں پر اعتراض کیے ہیں وہ ایطاے جلی سے نا واقف ہوں گے-(شاہ حاتم) جن کی اُستادی مسلم ہے اور جنھوں نے بزعم خود اصلاح اُردو میں پیش دستی کی ہے - لکھتے ہیں :—

لگن میں تجھہ ستھگر کی عجب مجلس میں غم گزرا
(شمع) رو رو کے ساری رات سرتاپا کھڑی جلیاں

سجن نے یاد کرنامہ لکھا اور ہم رہے غافل
بجا ہے معذرت لکھنا ہمیں [کاغذ خطائی] پر

کیا ان میں اتنی قابلیت بھی نہ تھی کہ شمع کے سکون اوسط اور کاغذ خطائی کی اضافت توصیفی کوسمجھ سکتے ؟

شیخ نجم الدین مبارک (آبرو) مشاہیر قدماسیں ہیں اُن کے اشعار سنیے :—

زلف کی شان مکھہ اُپر دیکھو
کہ (گویا) عرش پر لٹکتی ہے

یہ جانیو ہرایک سے لالچ نہیں ہے خوب
ہے بھیک مانگ کھانا بھلااس [کسب] ستی

پیری کہاں کے (مانند) مانع نہیں اکڑ کو
ہے ضعف بیچ دونا یہ بانکپن ہمارا

اشک گرم وآہ (سرد) عاشق کی سے پرهیز کر
خوب ہے پرهیز جب ہو مختلف آب و ہوا

ان حضرات کا زمانہ پھر بھی (ولی) کے لگ بھگ کہا جا سکتا ھے (مؤمن) و (آتش) کو دیکھو اور یہ مصرع پڑھو :—

محب حسین کا اور دل رکھے (شہر*) کا سا

ع:— درد درماں سے (المضاف †) ھوا

بات یہ ھے کہ اُردو کی بدنصیبی سے متقدمین و متوسطین کیا' بعض متاخرین شعرا بھی "غلطالعوام فصیح" کو " غلطالعام فصیح" سمجھے رھے' جن کی زبانوں پر بے تکلف فصیل) کی جگہ (سفیل) اور (مواجہہ) کےمقابل مواھجہ) جاری تھا- نیک نہاد بزرگان سلف نے اُسی عوام روز سرہ کو کہیں کہیں باندہ دیا ھے' جس سے اُن کی قابلیت و واقفیت پر کوئی حرف نہیں آسکتا —

خلاصۂ کلام یہ کہ ممکن ھے (ولی) نے عربی درس نظامیہ پورانہ کیا ھو اور بہت ممکن ھے کہ فارسی میں بھی گلستان و بوستاں کے آگے طغرا و بدرچاچ کے خارستان میں نہ اُلجھے ھوں' مگر یہ کون نہیں جانتا کہ اگلے زمانے کی عام علمی صحبتیں اور پڑھے لکھے خاندانوں کی معمولی نشست و برخاست اور صرف سماعت و مبادلۂ خیالات' حرف شناسوں تک کو اعلی درجے کا سخن رس و معنی شناس بنادیتے تھے' کسی معمولی قابلیت والے کا کام نہیں کہ وہ تصوف میں کوئی مستقل تصنیف اپنی یادگار چھوڑے' کسی کم سواد کی یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی فن یا روش خاص کا موجد بنے' اور پھر اپنے کلام کو ایسے عالی مضامین و معانی سے موزوں و دل آویز بنائے جو کسی چلتے پھرتے سے ممکن نہیں- یہ اسباب و قرائن

---

* شمر   † المضاعف

یقین دلاتے ہیں کہ بقول مؤلف تذکرۂ "محبوب زمن" اُنھوں نے مدرسۂ احمد آباد گجرات میں ضرور تحصیل علوم کی اور بقدر ضرورت تمام مروجہ فنون میں کافی دستگاہ بہم پہنچائی - اس یقین کی تائید میں بطور نمونہ (ولی) کے چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں، جن میں ترفع خیالات، تازگی مضامین، لطافت تخیل کو دیکھ کر، اُنہیں مکتب سخن کا ابجد خوان نہیں کہا جاسکتا:—

(اشک خوں آلود) ہے (سامان طغرائے نیاز)
(مہر فرمان وفاداری) ہے (داغ عاشقی)

(غرور زر) سے بجا ہے (سکوت بے معنی)
کہ بے صدا ہے سدا (کوہسار خاموشی)

(مسند گل) (منزل شبنم) ہوئی
دیکھ! رتبہ (دیدۂ بیدار) کا

نہ پوچھو عشق میں (جوش خروش دل) کی ماہیت
برنگ (ابر دریا بار) ہے (رومال عاشق) کا

ہر ذرہ اُس کی چشم میں (لبریز نور) ہے
دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا

معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے
بجھتا نہیں ہے باد صبا سے (چراغ گل)

صنم کے لعل پر (وقت تکلم)
(رگ یاقوت) ہے (موج تبسم)

عاشقو! اُس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر
پیچ و تاب زلف ہے (دود چراغ بزم حسن)

کیونکہ سیری ہو حسن سے تیرے
(دھوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نہیں)

گل مقصد کا (ہار ڈالے) ہیں
نقد ہستی جو (ہار ڈالے) ہیں

مضطرب عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو
(تپش دل) نے دیا (رعشۂ سیماب) مجھے۔

جس نے پکڑا (گوشۂ آزادگی)
اُس کو (موج بوریا شمشیر) ہے

نہیں (شفق)، ہر شام تیرے (خواب) کو
(پنجۂ خرشید) (مخمل باف) ہے

آج ہر گل (نور کا فانوس) ہے
(کوہ و صحرا) (صورت طاؤس) ہے

اک دل نہیں (آرزو) سے خالی
برجا ہے (محال) اگر (خلا) ہے

اے (ولی) تیغ غم سے خوف نہیں
(خاکساری بدن پہ جوشن) ہے

جوں (لالہ) بجز (آتش خاموش لب یار)
مرہم نہیں عالم میں (ولی) ! داغ جگر) کا

وہ ہی پاوے مطلب (راضیۃ مرضیۃ)
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

تمام پات (یسبح بحمدہ) کے بحکم
زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سبحانی

اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے "خیرالکلام قل و دل"

یہ چند اشعار سرسری ورق گردانی کا انتخاب ہے، امعان نظر سے دیکھنے والے ان سے بہت زیادہ افراد و ابیات کے جواہر پارے چن سکتے ہیں—

یہ مسلم ہے کہ موزونی طبعیت ایک ودیعت فطری ہے اور اکثر معمولی پڑھے لکھے نہایت دلچسپ و خاطر نشین شاعری کرتے اور کرسکتے ہیں، مگر کوئی نقد سخن کا پرکھنے والا نہیں کہہ سکتا کہ ایسے شاعر اصطلاحات علوم و فنون اور مناسب و موزوں تشبیہات و تلمیحات، جدت آمیز خیالات،

اور صحیح جذبات و محاکات کو اس طرح بے تکلف ادا کرسکتے ہیں کہ وہ محض اُن کی قوت متخیلہ اور اُنھیں کی پرواز فکر کا نتیجہ معلوم ہوں، ہمیشہ ایسے طبعی موزوں طبع پیش پا اُفتادہ معاملات و واقعات سے آگے قدم نہیں بڑھاتے اور اگر کسی تقلیدی جوش میں زیادہ پرواز کرنی چاہتے ہیں تو اُن غریبوں کو موزوں و مناسب الفاظ نہیں ملتے اور اس لیے نہیں ملتے کہ اُن کی سرحد معلومات سے آگے ہوتے ہیں؛ مذکورۂ بالا اشعار کے تجزیہ ؤ تشریح سے ہمارے دعوے کا ثبوت ملتا ہے، اشعار نمبر (۱) و (۲) کو دیکھیے اور تشبیہات کے نگینوں کو پرکھیے، کس موزونیت و خوبصورتی سے جمائے گئے ہیں، اشک خوں آلود کو طغرائے نیاز کہنا اور پھر اس سامان کے ساتھہ دربار عشق سے فرمان وفاداری پر داغ کی مہر لگانا دستورالصبیان کے پڑھنے والے کی بساط سے باہر ہے-اسی طرح دوسرے شعر میں سکوت بے معنی کا دعویٰ اور پھر اِس دعوے کی دلیل خاموشی کو ہسار سے دینا، کسی معمولی نطق کی بات نہیں ہوسکتی- اس شعر کے لطیف مفہوم پر غور کیجیئے، یعنی کوہسار (جہاں معدنیات کا ہونا مسلم ہے) میں وجود زر کا پتا لگانا اور اس کے سکوت دائمی کو غرور سے تشبیہ دے کر بے معنی بتانا کس قدر فطری اور دل کش تخیل ہے- غرض کہ ان منتخبہ اشعار میں کوئی شعر ندرت تشبیہ اور لطافت معنوی سے خالی نہیں-(ولی) کے بعد جتنے مشاہیر اساتذہ گزرے ہیں اور جن کے خاص خاص رنگ اور انداز، اصول موضوعہ کی طرح اس زمانے میں مانے جارہے ہیں، اُن سب کے کُھلے کُھلے جلوے ان اشعار میں نظر آرہے ہیں- مفصل تشریح فضول ہے، کیوں کہ یہاں ہر بات کا صرف نمونہ دکھانا ہے، نہ کسی کتاب کا سبق پڑھانا- ناظرین کی توجہ کو بآسانی متوجہ کرنے کے لیے خاص خاص الفاظ قوسین میں لکھہ دیے گئے ہیں تاکہ اُن اشارات سے اسالیب بیان اور تراکیب خاص پر جلد انتقال

ڈھنی ھوسکیے—

یہاں تک جتنے بیانات قلم بند ھوے ھیں' وہ سب حضرت (ولی) کے ایسے واقعات تھے جن کا تعلق محض اُن کی شخصیت اور ذاتیات سے تھا' مگر جو باتیں کہ اب لکھی جائینگی وہ اُن کے کمالات فن اور واردات سخن سے متعلق ھوں گی ' یہی حصہ اس دعوے کو ثابت کرے گا کہ ذات (ولی) اپنی خصوصیات صفات کی بدولت نہ صرف گزشتہ صدیوں میں لشکر میدان اُردو کے اچھے سے اچھے اور نامی سے نامی سالار سخن کی سردار و سپہ سالار تھی' بلکہ وہ آج عصر حاضر کے لیے بھی اُستاد الکل ھے اور جب تک اُردو کا وجود رھے گا یہ خدا داد فضل و تقدم کسی کو نصیب نہیں ھوسکتا —

دنیاے نظم کا ولی کو باوا آدم کیوں کہتے ھیں

بنی نوع انسان کا پہلا وجود حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کے نام سے منسوب و موسوم ھے - اُردو محاورے میں ھر نوع کی ابتدائی فرد کو بطور استعارۂ فی المثل (باوا آدم) کہتے ھیں —

موجودہ شاعری کا رنگ تغزل قافیہ و ردیف کے التزام کے ساتھ (ولی) دکنی سے پہلے بکثرت ھندوستان میں مروج نہ تھا - جتنے (مشاھیر ' شعرا گزرے ھیں اور جنھوں نے اپنے دیوان غزلیات یادیگر تصانیف نظم بالترتیب جمع کی ھیں اُن سب کا صدر انجمن (ولی) کے سوا کوئی نظر نہیں آتا - (امیر خسرو ' یا اُن کے بعد جس کسی نے اپنے زمانے کی اُردوے ھندی میں جو کچھ کہا ھے اُس پر " لکھیں موسی پڑھیں خدا " والی مثل صادق آتی ھے اور پھر وہ نہ صرف ردیف وار ترتیب سے معرا ھے بلکہ دوچار غزلوں یا دس بیس شعروں سے زیادہ تعداد نہیں (نصاب خسرو) کے اشعار اگرچہ شمار میں ھزاروں کہے جاتے ھیں' لیکن اُن کے پرداز بیان اور نشست الفاظ میں بھاشا اور فارسی کا ملمع ایسا اور اتنا چڑھا ھوا ھے جس کو

(ولی) کے ریختے سے عام مناسبت نہیں - (ولی) کی بعض غزلیں بھی اگرچہ خالص دکنی زبان و محاورات میں ہیں مگر اُن کا مردف و مقفیٰ ہونا ایجاد یا التزام خاص کا ضامن ہے- اس لیے وہ لوگ جو (خان آرزو) اور (شاہ حاتم) وغیرہ سے شعرائے اُردو کا طبقۂ اولیں شمار کرتے ہیں (ولی) کے سوا اور کسی کو من حیث المجموع (باوا آدم) نہیں کہہ سکتے —

صحیح معنی میں نظم اُردو کا پہلا مدون کون ہے ؟

جس طرح میرزا (صائب) نے (قابیل وہابیل) کے واقعے کی بدولت حضرت ابوالبشر (آدم صفی اللہ) کو پہلا شاعر مانتے ہوے کہا ہے :—

آں کہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود
طبع موزوں حجت فرزندی آدم بود

اسی حیثیت سے کہا جاسکتا ہے کہ (ولی) سے پہلے نہ صرف ریختہ گو شاعر بلکہ صاحب دیوان بھی وجود پزیر ہو چکے تھے ' مگر یہ بات تاریخی لحاظ سے محض ایک قسم کی خانہ پری ہوسکتی ہے' ورنہ فی الحقیقت جس مذاق ' جس رنگ ، اور جس نوعیت سے کم و بیش اصلاح متروکات و ایجادات کے ساتھہ فی زمانہ اُردو شاعری رائج ہورہی ہے' اُس کا رہنما اور اُس کا پیش رو صحیح مفہوم میں اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف (ولی اللہ) کی ذات ہے —

* و کل [ولی] لہ قدم و انی
علی قدم النبی بدرالکمال

---

* ہیچمداں نے کہنے کو تو متوسطات تک عربی کا درس لیا تھا مگر واقعاً اب مبادیات بھی یاد نہیں ' پیر زادہ ہونے کی وجہ سے اب نہیں کبھی بزرگوں کی بتائی ہوی دعائیں پڑھا کرتا تھا اسی ضمن میں حضرت غوث الاعظم کے قصیدۂ لامیہ کا یہ شعر یاد رہ گیا اور

[باقی برصفحۂ آئندہ]

قطب شاہی سلاطین کے جن دیوانوں کا ذکر کیا گیا ہے اگرچہ اُن کا قلمی وجود حیدر آباد دکن میں پایا جاتا ہے مگر وہ اور اُن جیسے تمام متقدمین کے کلام اپنے انداز بیان دکنی زبان اور طریقۂ نظم و وزن کے سبب سے اس قدر نا مانوس اور غیر مطبوع ہیں کہ اگر اُن تمام دواوین کا تصفح کیا جاے تو بمشکل اور وہ بھی شاید ایک جز ایسا منتخب ہو سکے جس کے لفظی مفہوم کو نہ صرف اہل دہلی و لکھنؤ بہ تکلف سمجھ سکیں گے، بلکہ دکنی مخلوق بھی ہجے کیے بغیر مطلب نہ بتا سکے گی - بخلاف اس کے (ولی) کا تمام سرمایۂ نظم باے بسم اللہ سے تاے تمت تک (اُردو) کے لیے مایۂ ناز و افتخار ہے - (ولی) نے اپنے کلام میں بیسیوں جگہ اس کا احساس کیا ہے کہ میں ریختہ گوئی کا (موجد) ہوں، اس دعوے کے ثبوت میں اُن کے کلام کو بالاستیعاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً وہ اپنی قابل ترک روش کو چھوڑتے گئے ہیں - اور اس سے موجد ہونے کے سوا اُن کا (مصلح) ہونا بھی مسلم ہوتا ہے، ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے دیکھا جاے تو ماننا پڑے گا کہ جو کارنامہ ہمارے سامنے موجود ہے اس کے ہوتے ہوے صرف مسابقت کی دھن میں اُن خیالی دفاتر کو پیش کرنا جو اس وقت نہ سینوں میں ہیں نہ عام دسترس کے سفینوں میں، ایسے وجود موہوم و مجہول کو معلوم و معروف سمجھنا عنقا کو بلبل ہزار داستاں کا ہم نوا بنانا ہے - ایسی سی مرغ و ہما کی استخواں بندی

بقیہ حاشیہ صفحۂ ۲۹

بے ساختہ ذہن میں آگیا، اگر بے جوڑ ہو تو عربی داں محتسب فقیر کی مستانہ بے خودی سمجھ کر معاف فرمائیں - اُردو خواں اس شعر کا مطلب سمجھ لیں :— کُل ولی میرے ہم قدم ہیں اور میں نبی کے قدم بہ قدم ہوں، جو بدر کمال ہیں - صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم —

بے سود ہے، جس کی وقعت "کوہ کندن و کاہ برآوردن" سے زیادہ نہیں - جس کسی زبان کی ابتدائی شاعری کو دیکھا جاے تو اُس میں آغاز کلام مفردات یا منتشر اشعار سے نظر آے گا، اس کی وجہ قیاساً اس کے سوا کچھ نہیں معلوم ہوتی کہ اول اول الفاظ کی کمی، نا مربوطی، تراکیب کی قلت اور بندشوں کی اجنبیت نئے سخن گو کو اُن جذبات و محاکات پر حاوی نہیں ہونے دیتی جن پر مشاقی کے بعد عبور ہوتا ہے۔ فارسی شاعری کی تاریخ پڑھنی چاہیے کہ (بہرام گور، عباس مروی، یعقوب صفار) غرض جس کسی نے ابتدا کی ہو، "غلطاں غلطاں ہمی رود تالب گو"- کی طرح قدم اُٹھاے ہیں - (اُردو) بھی اس سنت شاعری کو واجبات سے کیوں نہ سمجھتی، (ملک الشعرا نصرتی) یا (ہاشمی) کے انداز کلام میں یہی پرتو نظر آتا ہے ــــ

اتنی بات ضرور ماننی پڑیگی کہ (ولی) سے پہلے اُردو نے اچھی خاصی نشو و نما پا لی تھی اور جس وقت کہ ولی کے ریختے کا زمانہ تھا اُس وقت تک الفاظ، ترکیب اور بندشوں کا کافی سرمایہ جمع ہو چکا تھا، اور جذبات و خیالات کے ساتھہ طرز گفتار اور اسالیب بیان کے عنوانات بھی قائم کیے جا چکے تھے، (ولی) کو (خسرو) یا (سعدی) دکنی کی طرح فارسی آمیز اُردو کہنے کا شوق نہیں ہوا - اگر چہ گنتی کے دو یا تین مصرع اس ملمع سازی کے دیوان میں لکھے گئے ہیں جن کا وجود عدم کے برابر ہے ورنہ عموماً اُن کی ٹکسال میں ایسے کھرے اور کامل العیار سکے ڈھالے گئے ہیں، جن کے سانچوں میں وقت و عہد کے تغیر و تبدل سنہ و سال کے سوا آج تک کوئی کھوٹ کسر نہیں - جس ترتیب کی لڑی میں وہ موتی پروئے گئے تھے، وہی تسلسل اس دور میں بھی جاری ہے - اسی تنظیم و تدوین کو دیکھتے ہوے بلا تامل (ولی) کو اُردو نظم کا (پہلا مدون) ماننا پڑتا ہے۔

ولی کی سخن گستری یعنی اقسام نظم

جو دیوان اس وقت ہمارے پیش نظرہےیہی (ولی) کی ساری کرامات ہے - مگر اصناف سخن کے لحاظ سے اِس میں جوکچھہ ہے وہ بجاے خود مکمل ہے- غزلیں تمام حروف تہجی کے شمار سے موجود ہیں، اسی طرح مستزاد، قصائد، قطعات، رباعیات، ترجیع بند، مثنوی، غرض ہررنگ کی سخن آفرینی معقول تعداد میں نظر افروز ہے - چناں چہ اس مجموعے میں بہ ترتیب ابجد [۴۲۲] غزلیں، [۷] مستزاد، [۱۲] مخمس، [۲] ترجیع بند، [۹]قصائد، [۲] مثنویاں، [۲۹] رباعیاں، [۹] قطعات اور [۴۰] مفردات شامل ہیں —

حتی الامکان اس کی تصحیح میں سخت محنت کی گئی ہے - دس بارہ مختلف مطبوعہ وغیر مطبوعہ دیوانوں سے مرۃ بعد اولی وکرۃ بعد اُخری مقابلہ کیا گیا ہے، جن جن دیوانوں میں اختلاف الفاظ پایاگیا، اور قرائن وربط کلام سے جس اختلاف کو موزوں سمجھا گیا اُس کو متن میں اور دوسرے نسخے کو حاشیے پر لکھدیا ہے، بعض دیوانوں میں ایک سے دوسرے کو مختلف پایا یعنی کسی میں غزلیں اور مستزاد کم ہیں، کسی میں دوچار زائد، اس صورت میں غور و تامل کے ساتھہ (ولی) کی طرز و روش کا اندازہ کرتے ہوے قرین قیاس معلوم ہوا کہ جن دیوانوں میں دوسرے دیوانوں سے غزلیں زیادہ ہیں، اُن کو اس دیوان میں شامل کیا جاے، کیوں کہ امتداد زمانہ اور ناقلوں کی سہل انگاری سے ممکن ہے اتنا کلام چھوٹ گیا ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے معاصرین کا کلام (ولی) کے نام سے منسوب کردیا ہو، لیکن تاوقتیکہ اس کا کافی ثبوت ہاتھہ نہ آئے، جامع دیوان (ولی) کا فرض ہے کہ جہاں کہیں کسی معتبر کتاب میں

اِن کے نام سے کوئی غزل یا شعر دیکھے کلیات میں ٹانک دے۔ دو ایک شعر مفردات میں ایسے ملیں گے، جو بعض تذکروں میں دوسروں سے منسوب ہیں، ایسی صورت میں جو تذکرے زیادہ اعتبار کے قابل ہیں اُن پر اعتماد کیا گیا، مثلاً راقم حروف کے پاس جو دیوان ہے وہ سنہ چوبیس جلوس محمد شاہی کا لکھا ہوا ہے۔ اور یہی زمانہ (ولی) کے انتقال کا مانا گیا ہے، اس حساب سے یقین ہوتا ہے کہ اس دیوان میں جو کلام ہوگا مستند ہوگا۔ ہائے ہوز کی ردیف میں " جواب آہستہ آہستہ " " گلاب آہستہ آہستہ " ان قوافی و ردیف کی دو غزلیں درج ہیں، مگر ایک غزل کا ورق کچھ پھٹ گیا ہے اور اُس کے اکثر الفاظ پڑھے نہیں جاتے، اُس کی تصدیق و تحقیق کے لیے اب تک جتنے دیوان دستیاب ہوے ہیں اُن میں اس چاک شدہ غزل کا وجود نہیں، لیکن ایک گورکھپوری دیوان میں دو ایک شعر اس دوسری غزل کے ملے، اس تائید اور نیز اُسی اعتبار پر کہ راقم حروف کا دیوان (ولی) کے زمانے کا لکھا ہوا ہے اُس نا مکمل غزل کو بھی شامل کردیا ہے —

اس بیان کے بعد اب ترتیب وار تمام اصناف سخن کا نمونہ دکھاتے ہوے مبصرانہ نظر ڈالی جاتی ہے —

غزل | غزل کے لغوی یا اصطلاحی معنی اور اس کی تفصیل و تعریف تمام ادبی کتابوں میں موجود ہے، یہاں اس مبحث کی طوالت فضول ہے۔ اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ غزل میں صرف اُن جذبات وواردات کا اظہار کیا جاتا ہے جو بسلسلۂ انس و محبت عاشق ومعشوق یا حسن و عشق سے وابستہ ہیں، جذب و جوش دیکھنے میں دو سہ حرفی لفظ ہیں، مگر خدا جانے ان دو کوزوں میں کتنے سمندر بھرے ہوے ہیں، جن کے جزر ومد کی کوئی حد نہیں۔ (غزل) کا اصلی محرک (عشق) ہے اور عشق

کو اپنے منظور نظر (حسن) سے جو تعلق ہے وہ پوشیدہ نہیں' اِنہیں باہمی تعلقات سے اچھے برے' درد انگیز' مسرت خیز' امید افزا' مایوس کُن' پر سوز' دل گداز' غرض کہ جتنے رطب و یابس واقعات و احساسات وجود پزیر ہوتے ہیں' انہیں کا نام جذبات و واردات ہے اور وہی جذبات الفاظ کی موزونی' انداز بیان کی خوش اسلوبی' لیے ہوے غزل کے پردے میں رو نما ہوتے ہیں—

(ولی) سے پہلے جن اِنے گنے متقدمین نے ریختہ گوئی کو شرف بخشا وہ اپنے خیالات کو صاف زبان میں ادا نہ کرسکے اور مجبوراً (حامد باری) کی طرح اس طرح ملمع سازی کرگئے:-

عزم سفر چوں کردی ساجن نیند نہ آوے جی
قدر وصالت نادانستم تم بن برہ ستاوے جی

موسم وقت بہار رسیدہ گل خندیدہ جاے بجاے
تم بن یہ گلزار وگلستاں مجھہ نہیں ساجن بھاوے جی

صبر بکن اے چند بنالی اے دل خستہ (حامد باری)*
حمد بگو با حضرت باری تو مجھہ آن ملاوے جی

ظاہر ہے کہ ایسی شاعری جس کا لہجہ اور وزن سب اجنبی ہو' کیا مطبوع ہوسکتی ہے اور اسی لیے ایسے کلام کو (ولی) کے مقابل میں نہیں لایا جاسکتا۔ اگرچہ خود (ولی) کے کلام میں بھی چند شھاری غزلیں ایسی ضرور ہیں جو بالکل دکنی زبان اور پرانی روش پر کہی گئی ہیں۔ مگر اُن کا وزن عروضی کے ساتھہ مردف و مقفی ہونا باوجود اجنبیت گفتار کے' نفس گفتار کو بے کیفا نہیں بناتا۔ چوں کہ اُردو شاعري نے بالکل فارسی کی راہ پر چلنا شروع کیا ہے اس لیے

---

* سعدی وغیرہ کی طرح متقدمین شعرا میں تھے۔ نام۔ پتا۔ وطن۔ عہد' سب نا معلوم' ڈاکٹر فیلن کے تذکرۂ طبقات شعراے ھند سے یہ اشعار منتخب کیے گئے —

جا بجا اُردو کی طرز سخن میں فارسی کی تمثیلیں پیش ہوتی چلی آتی ہیں، جس سے اظہار قابلیت منظور نہیں بلکہ واقعات کی ترتیب مقصود ہے کہ مثال دینے سے اجنبی مطلب بھی جلد سمجھ میں آ جاتا ہے—

ابتداءً غزل میں ردیف کا التزام نہیں رکھا اور مضامین بھی ایسے سادہ اور معمولی رکھے جن کو ہر راہ گیر بھی سمجھ سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ اُردو کی نشو و نما سے پہلے فارسی تغزل میں تصوف کی بدولت استعارہ و ایہام نے یہ رنگ جمایا کہ مجازی الفاظ میں حقیقی معنوں کا لطف آنے لگا، اور ساتھ ہی اس کے مضامین میں بھی وسعت ہونے لگی، معمولی وصل و ہجر اور شوقیہ تخیل کے علاوہ عام اخلاقی اور مناظر کائنات کی مصوری بھی شروع ہوگئی، غرض کہ عشقیہ، فخریہ، فلسفیانہ، معاشرتی، تمدنی تمام مضامین کی کھپت ہونے لگی۔ اور ایسے مضامین بے تکلف غزلوں میں لکھے جانے لگے، اس طرح صنف غزل جو صرف ''سخن با یار گفتن'' کا مفہوم لیے ہوے تھی، مجموعۂ سخن بن گئی —

غزل کے مضامین قطعات و مثنوی کی طرح مسلسل نہیں ہوتے، پھر بھی ابتدائی زمانے میں کہیں کہیں فارسی کی طرح اُردو میں ایسی غزلیں ملتی ہیں جن میں مطلع سے مقطع تک ایک ہی مضمون لکھا گیا ہے—

عدم سیر کی وجہ سے بعض کا خیال ہوگا کہ (ولی) کی غزلیں بھی فارسی کے نشاۃالاولیٰ کی طرح سیدھے سادے اور اِنے گنے خیالات و مضامین پر حاوی ہوں گی مگر ایسا نہیں۔ (ولی) نے اپنے کلام میں تمام وہ خیالات و مضامین مختلف طرز ادا کے ساتھ لکھے ہیں جن کا رواج متاخرین شعراے فارس میں ہوچکا تھا، یا جس تنوع کو آج چاہا جارہا ہے، اِن سب دعووں کا ثبوت عنقریب ملا جاتا ہے، مگر دیکھنے والوں کا فرض ہوگا کہ (ولی) کو (امیر) و (داغ) کا ہم عصر

نہ سمجھیں ' اُن کے خیالات' اُن کے مفروضات ہر گز قابل اعتراض نہیں ' البتہ عالم گیری عہدکی زبان ' اُردو کے ابتدائی الفاظ اور اُن کا لہجہ' اس زمانے کے لیے ضرور اجنبی ھے ' اس اجنبیت سے بھڑک کر نفس مطلب کو خارج از آھنگ سمجھنا تبصرۂ و نقد کی شان نہیں —

[ولی] صرف راقم حروف ھی کا ممدوح نہیں ' بلکہ جس طرح فارسی کے پہلے مدون [رودکی] کی غزل سرائی پر [عنصری] کا مقولہ ھے :—

غزل [رودکی] وارنیکو بود
غزل ھاے من رودکی وار نیست

اسی طرح (ولی) کے لیے میر تقی (میر) سے مسلم اُردو غزل گو کا ارشاد ھے :—

خو گر نہیں کچھ یوں ھیں ھم ریختہ گوئی کے
معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

شمس العلما مولوی شبلی شعرالعجم میں عنصری کا شعر مذکور لکھکر کہتے ھیں " اس سے ظاھر ھوتا ھے کہ [عنصری] [رودکی] کو غزل گوئی میں استاد مانتا تھا اس لیے یا تو ماننا چاھیے کہ رودکی ' کی عمدہ غزلیں جاتی رھیں' یا یہ کہ عنصری غزل گوئی میں رودکی سے بھی کم تھا " —

یہ الفاظ بتاتے ھیں کہ ان دونوں اساتذۂ فارسی کا پورا سرمایۂ غزل' وقائع نگار کے سامنے نہیں- اسی وجہ سے وہ خود دونوں کے معیار غزل کو جانچ نہ سکے ' مگر ھمارے سامنے [ولی] اور [میر] دونوں کا سارا کلام موجود ھے ' اور ساتھ ھی اس کے مذاق سلیم کی مسلمہ پسندیدگی سے میر تقی میر غزل گوئی میں جو مرتبہ پاے ھوے ھیں وہ محتاج بیان نہیں- با ایں ھمہ اُن کا [ولی] کو سراھنا تقدم زمانی یا ادب معنوی کانتیجہ نہیں' بلکہ حقیقتاً اُس رھنماے اول کی پیش قدمیوں کا سچا امتیاز ھے ' جب کہ یہ راہ نہ صرف ناھموار بلکہ

معدوم سی تھی - (ولی) کی غزلوں کے عام مضامین کو نمبر وار ایک فہرست میں لکھنے سے یہ بہتر ہوگا کہ عنوان خاص لکھکر اُس کے تحت میں اشعار بطور نمونہ لکھدیے جائیں اور اُن میں جہاں کہیں استعارہ و تشبیہ یا محاورہ و تخیل کی ندرت و لطافت ہو اُس کی مناسب تشریح کر دی جائے —

(۱) حسن و عشق اور اُن کے جذبات و اثرات *

۱ — حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سے آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ

۲ — جلوہ گر جب سے وہ جمال ہوا
نور خرشید پائمال ہوا

۳ — عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُسکا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُسکا

۴ — آج تیری نگہ نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا

۵ — تجھ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب
موہوم اک نقط ہے سرج† اس حساب کا

۶ — ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سے بہار کیوں کہ جاوے

۷ — خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

۸ — حسن کے خضر نے کیا لبریز
آب حیواں سے جام تجھ لب کا

---

* اس انتخاب اشعار میں بخیال عام فہمی سوں، منیں، کوں، وغیرہ الفاظ کو روزمرۂ حال کے مطابق لکھا ہے —

† سورج

۹ - ہوا ہے جب سے ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن

۱۰- دیوان میں ازل کے ملا جب سے عشق و حسن
تب سے نیاز و ناز میں باہم حساب ہے

۱۱- زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن
زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر

۱۲- جنون عشق ہوا اس قدر زمیں کو محیط
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

ان اشعار کو تشریح کی حاجت تو نہیں مگر زمانے کی مختلف المذاقی رہ رہ کر مجبور کرتی ہے کہ موقع موقع سے دفع دخل کے طور پر دو سو برس بعد کی مخلوق کو چونکاتے ہوئے آگے چلنا چاہیے' بعض مذاق ایسے ہیں جو خود شعر نہیں کہتے مگر سخن فہم ہیں' کچھہ ایسے لوگ ہیں جو شعر کہتے ہیں لیکن پرانی ترکیبوں' کہنہ مذاق کو بھولے ہوے ہیں اور لفظی ہیر پھیر میں معنوی رفعت تک نہیں پہنچتے - چند ایسے ہیں جو سطحی نگاہ سے دیکھتے ہی فطری و غیر فطری کی بحث چھیڑ دیتے ہیں' بکثرت وہ لوگ موجود ہیں جو سرے سے مشرقی یا ایشیائی مذاق سخن پر نظر التفات نہیں ڈالتے' پھر اس اختلاف کے ساتھہ ہی پسند و نا پسند کا جھگڑا چھڑتا ہے' کسی کو زبان مرغوب ہے' کوئی مضمون چاہتا ہے' کہیں رعایت لفظی اور تلازمات سے تفریح و دلکشی ہوتی ہے - غرض کہ "ہر کس بخیال خویش لطفے دارد" کا مضمون ہے - ایسی صورت میں مشکل ہے کہ ایک اگلے وقتوں کے (ولی اللہ) کا کلام اتنی نیرنگیاں دکھا سکے' جن پر ہر مذاق' ہر پسند اور ہر آنکھہ صاد کردے - مذکورۂ بالا اشعار نہایت سادہ اور آسان الفاظ میں نظم ہوے ہیں' لیکن ان کی معنوی خوبیوں کو دیکھا جاے تو کوئی سخن شناس داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا —

شعر نمبر (۱) حسن کے بد نام کرنے والوں میں عشق ہمیشہ انگشت نما رہتا ہے، مگر اس شعر میں کس لطیف کنایے اور دلچسپ پیرایے کے ساتھ واقعیت کو لیے ہوے خود حسن کے وجود کو رسوائی کا باعث قرار دیا ہے، یعنی نہ وہ انسانی شکل میں جلوہ گری کرتا نہ طالب عشق بنتا اور نہ بد نام ہوتا، اس مفہوم کو اگر مسئلۂ وحدت فی الکثرت کے سلسلے میں پھیلایا جاے تو صوفیانہ رنگ جھلکنے لگے گا۔

شعر نمبر (۲) کو خلاف فطرت کہا جا سکتا ہے، حالانکہ سینک کے اوٹ پہاڑ ہے، جب تک دیکھنے والا نہیں ہوتا اشیاے دیدنی ایک وجود معطل رہتی ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ بھوندی سی بھوندی صورت والا بھی زمین پر رہ کر نور خرشید کو پامال نہیں کرتا، چہ جاے کہ وہ جہال جو مظہر کائنات ہو، کیا اب بھی اس مضمون کو خلاف فطرت کہا جا سکتا ہے؟ مذاق سلیم ایسے اشعار کو سہل ممتنع کہتا ہے —

شعر نمبر (۳) حسن حقیقی یا وجود حق کا عام و بے حجاب ہونا مسلمۂ یقینیات سے ہے مگر چوں کہ دیکھنے والے نیرنگ مظاہر کے لاتعداد نظاروں سے چشم امتیاز کھوئے ہوے ہیں اس لیے اُن کی حیرانی کو خصوصیت سے نقاب بنا کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اُس کا جلوہ تو عام ہے مگر حجاب حیرانی میں چھپا ہوا ہے۔

شعر نمبر (۴) بادی النظر میں یہ شعر بہت ہلکا دکھائی دیتا ہے، مگر جب حسن اور اُس کی اداؤں کے اثر پر نگاہ ڈالی جاے اور سوچا جاے تو اُس کے سامنے کوئی معاملت، کوئی عبادت نہیں ٹھہر سکتی شیخ (سعدی) نے قحط کی انتہاے تکلیف کو ترک عشق سے ثابت کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی خواہش شکم وہ دوزخ ہے جس نے فردوس محبت کو بھلا دیا :—

چناں قحط سالی شد اندر دمشق
که یاراں فراموش کردند عشق

جذونِ عشق گویا وہ پڑھا جن ہے کہ جب تک آنتیں قل ھو اللہ نہ پڑھیں کسی عمل سے نہیں اُترتا - یہاں بھی قریب قریب وہی معاملہ ہے، جان و مال، عزت و ناموس، غرض کہ عزیز سے عزیز چیز (عبادت خلوص) کے آگے ہیچ ہے، مگر نظارۂ جمال وہ برق جاں سوز ہے جہاں ارکانِ عبادت بھی سر بسجود ہیں، انسان تو انسان خود (انسان گر) بھی اس کی اداؤں پر مائل ہے "اللہ جمیل ویحب الجمال *" - اور اگر صوفیائے کرام کے نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو اس نگاہ کے جلوے وہ کرشمے دکھاتے ہیں جن کو دیکھتے وقت حضرت مولای علی (ع) نے اپنے پائے مبارک کے زخم سے تیر نکالنے کا حکم دیا تھا —

شعر نمبر (۵) سورج کو (سرج) کہہ دینے پر ھنسنا نہ چاہیے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ آفتاب و حسن کی معمولی تشبیہ میں کیا ندرت پیدا کی گئی ہے، سب جانتے ہیں کہ آفتاب سے زیادہ کوئی روشن چیز نہیں اور کم نظری سے یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ اس تشبیہ میں شاعرانہ اغراق و غلو کے سوا کچھ نہیں، لیکن جب اس تشبیہ کو اس حقیقی مفہوم میں ڈھالا جائے کہ (حسن منتخب)، (نور خدا) ہے اور اُس کے حسن لازوال کے سامنے سورج نقطۂ موہوم ہے تو بےساختہ ھرزبان "صل علیٰ" کہہ اُٹھے گی —

بقیہ اشعار کی شرح ناظرین کے مذاقِ سلیم پر چھوڑی جاتی ہے اور آئندہ بھی خال خال اشارہ کیا جائیگا، کیوں کہ اصل مقصد ذہن کا متوجہ کرنا تھا، وہ اس معمولی تشریح سے حاصل ہوگیا، اس انداز سے ہر سخن آشنا

---

* اللہ حسین ہے اور حسن والوں کو دوست رکھتا ہے —

لطافت مضمون اور پاکیزگی تخیل سے رو شناس ہوسکتا ہے؛ لیکن (ولی) کے کلام کا تبصرہ و نقد ہمیشہ یہ سمجھکر کیا جاے کہ جس وقت یہ اشعار کہے گئے ہیں ' اُس زمانے میں (میر) ' (درد) ' (غالب) موجود نہ تھے؛ بلکہ یہ ترانہ گایا جاتا تھا :—

سن ز فراقت جوگی بھیا* کاتو مندرا لٹکن کیا†
گشت کنم ھردیس بدیسا ساپے پہنچا پاوے جی

نتائج عشق

(مضطرب) عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو
تپش دل نے دیا (رعشۂ سیماب) مجھے
عشق کے ھاتھہ سے ھوے (دل ریش)
جگ میں' کیا بادشاہ' کیا درویش
لالۂ و گل مجھہ سے (لے جاتے ھیں رنگ و بوے درد)
گلرخوں کے عشق نے جب سے کیا ہے (خوں مجھے)
گریۂ و گرد ملامت سے (ولی)
(خانۂ عشق کو تعمیر کیا)
(ولی) جو عشق بازی کی حقیقت سے نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گُل باغ ندامت ہے
جو ھوا راز عشق سے آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ہے
گر عشق میں آیا ہے تو' اے دل گریباں پارہ کر
لیتے ھیں اس بازار میں بے تابیء سیماب کو
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے

---

* ھوا † کیا

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جی دیا
اُس کا کفن ہو رشتۂ شمع نگاہ سے

عشق کی راہ کے مسافر کو
ہر قدم تجھ گلی میں منزل ہے

معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا
دیکھ! حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی

شراب شوق سے سرشار ہیں ہم
کبھی بے خود کبھی ہشیار ہیں ہم

کیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

آخری شعر میں عشق و آتش کی تشبیہ، معشوق و گل کی نسبت اور ردیف کی مضبوطی جو اساتذۂ قدیم کا امتیازی رنگ تھا، داد کے قابل ہے—

خصوصیات عاشق

آہ سے عاشق کی عارف بوجھتے ہیں حال دل
جیوں کہ سمجھے صوت سے صراف تقریر طلا

آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
تیری گلی میں آکے کیا ہے مکان آج

نہ ڈھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پربت

کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونیں سے
پلک کی لیکے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ

کیوں کر چھپا سکوں میں تجھ درد کی حقیقت
ہے کام آہ دل کا افشائے راز کرنا

دکھوں جس خواب میں تجھ لب اُپر لب
مجھے شکر سے شیریں تر ہے وہ خواب

گر نہیں ہے خنجر بیداد خوباں کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ہوا

وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل
محبت ہے وفا بن سست بنیاد

بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
تجھ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا

عجب نہیں جو سجن کہربا ہو مجھ کھینچے
کہ مجکو کاہ تن عشق نے کیا ہے ضعیف

میں عشق سے کیا ہوں تجھ دل کو نرم آخر
ہر اک کا کام نہیں* ہے آہن گداز کرنا

معشوق مع شان ادا و خصوصیات

تو سر سے قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا

اُٹھا ریحاں اگر چہ خواجۂ بستاں سرا لیکن
دیا ہے تجھ کو اے یاقوت لب! سر خط غلامی کا

نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر
چلا ہے آج فوج شام لے کر

ترا خط خوف میں ہے ہات سے مقرض کے دائم
کہ جیوں رکھتا ہے کودک دہشت اُستاد ہر ساعت

سنا ہوں خضر کے دل سے یہ حرف تازہ و تر
بہار سبزۂ خط ہے بہار ناز و ادا

بے خبر ہیں تجھ گلی سے اس سبب اے گلبدن
بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن

نشۂ سبزۂ خط خوباں
والی عالم خیال ہوا

غضب ہے چہرۂ رنگیں بہار ناز و ادا
بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
نہیں یہ خط یہ گرد لعل می نوش
ہوا ہے چشمۂ خرشید خس پوش

سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست
جیوں تیر دل میں ہے نگہ مست کی نشست
نشہ بخشی میں مے سے بہتر ہے
تجھ لبوں کی مفرح یاقوت

ترے جو قد سے رکھا نیشکر نے دل میں گرہ
تو کھینچ پوست کیا اُس کا بند بند جدا
خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
نگاہ مہر بان ہے دام صیاد

بسکہ بے درداں ہوے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے
اعجاز حسن دیکھ کے وہ روے باعرق
پیدا کیا ہے چشمۂ آتش سے آب آج

آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں
بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
جامہ زیبوں کو کیوں نجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

صنعت کے مصور نے صباحت کے صفحے پر
تصویر بنائی ہے تری نور کو حل کر
لگتا ہے مجکو پنجۂ خرشید رعشہ دار
دیکھا ہوں جب سے دست نگارین نگار کا

اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال بزم میں ہو چرخ زن بجاے قدح

تیرے لب کے حقوق ہیں مجھپر
کیوں بھلا دوں میں دل سے حق نمک

تجھہ زلف حلقہ دار سے مانند عاشقاں
گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے
بلاے عاشقاں ناز و ادا ہے

ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجکو سودے میں اگر سودا کروں

دیکھہ اُس کی کلاہ بارانی
چاند پر آج ابر آیا ہے

لب تمھارے ہیں شفا بخش (ولی) ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

ہر سحر تجھہ نعمت دیدار کی
آرسی کو اشتہاے صاف ہے

عدم ہے تجھہ دھن کا جگ میں ثانی' اے پری پیکر!
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا

* بیاں زلف بدیعی سے ہے سعدالدین کا مطلب
ابھی تک تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کو

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو خال
حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال †

---

* مطول ملا سعدالدین تفتازانی کی مشہور درسی کتاب ہے' جس میں معانی و بیان اور بدیع کا مذکور ہے —

† حضرت بلال آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے غلام ہیں' جو حبشی الاصل تھے - کیا نادر تشبیہ دی ہے —

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ ہر طرف سے اُٹھے ہیں شرار آتش حسن

موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھ اُس زلف عنبریں کی ادا

موسی جو آکے دیکھے تجھہ نور کا تماشا
اُس کو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

کیا تری زلف کیا ترے ابرو
ہر طرف سے مجھے کشاکش ہے

زندہ کرنا استخواں کا گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کو تجھہ ناز کا اعجاز ہے

ترے مکھہ پر اے نازنیں یہ نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ہزار بلبل بسکیں کا صید ہے باقی
مقیم ہے چمن حسن میں بہار ہنوز

بیمارگر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کیوں ہاتھہ میں لیے ہے نگہ کا عصا بلند

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی؟
کہ دل سے تاب، جی سے صبر، سر سے ہوش لے جاوے

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُسکو
کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرانی

یہ در سے تیرے جو نور چھکا، سو اُس سے تارے ہوے منور
یہ چاند تجھہ حسن کا جو نکلا، فلک نے تجھہ سے اُچک لیا ہے

انصاف بیں نگاہیں دو سو برس پہلے کی شاعری کا خیالی اندازہ کرتے ہوے دیکھیں کہ ان اشعار میں خیالات کی تازگی، مضامین کی رفعت، روز مرہ و محاورات کی سلاست اور ان سب باتوں کے ساتھہ نتیجۂ شاعری یعنی (درد و اثر) کیا نمایاں حیثیت رکھتا ہے —

تضحیک واعظ و محتسب

ایشیائی شعرا کے کلام میں جہاں بیسیوں بندھے ٹکے مضمونوں کی جگالیاں ہوتی رہتی ہیں وہاں واعظ و محتسب اور دوسرے مذہبی نمایندوں پر گالیاں بھی ضرور پڑتی ہیں ' جس طرح ہندوستان کے مہذب سے مہذب ' اور شریف سے شریف پرانے گھرانوں میں منجملہ دیگر رسوم کے میراثنوں کی گالیوں اور ٹونوں کے بغیر شادی بیاہ کی تقریبیں سونی اور بے رونق سمجھی جاتی تھیں اسی طرح شعرا کی غزلیں گویا ناتمام رہتی ہیں جب تک کسی مشیخت مآب کو دو چار صلواتیں نہ سنائی جائیں ' اور یہ بدعت ہندوستان کی نہیں ہے بلکہ شعراے ایران کی اُپج ہے - (سعدی) و (حافظ) اور (عمر خیام) جیسے مصلح و صوفی و فلسفی اسی رنگ میں رنگے ہوے ہیں - پھر غریب اُردو کی کیا مجال تھی کہ پابند تقلید ہوکر اس روش کو چھوڑ دیتی ' ممکن ہے کہ ابتداً اُردو نے اس تفرج گاہ میں یہ کہکر قدم اُٹھایا ہو :—

من نیز بفاقہ نا قہ راندم
خود را بغبار شاں رساندم

مگر اس وقت فارسی و اُردو دونوں زبانوں کی ہجو گوئیاں اگر جمع کی جائیں تو غالباً اُردو ہی اس ہجو گوئی میں چار ہاتھ آگے نظر آے گی —

یہ واقعات ہیں کہ ہر پاک سے پاک گروہ میں چند ایسی ناپاک ہستیاں شامل ہوجاتی ہیں جو ایک مچھلی کی طرح سارے تالاب کو گندہ کردیتی ہیں ' جب نفس عبادت کو بجاے وسیلۂ معاد ' ذریعۂ معاش بنالیا جاتا ہے تو نفسانیت کی کُنجی ہوا و ہوس کے دروازے کھول دیتی ہے ' جہاں ایک نہیں سیکڑوں رنگ آمیزیوں کی ایسی صورتیں نظر آنے

لگتی ھیں' جو اُن نفس پرستوں کو یکرنگی حقیقت سے بہت دور ھٹادیتی ھیں۔ اگرچہ وہ ریا کاری اور جامۂ سالوسی سے بہت کچھہ روغن قاز ملتے رھتے ھیں' مگر نظر باز دھوکا نہیں کھاتے اور منہ پر کہہ دیتے ھیں :—

بہر رنگے کہ خواھی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

اسی ریا کاری و غداری کو دیکھکر اس گروہ کی سچی عظمت دل میں نہیں رھتی اور بے محابا زبان کھل جاتی ہے۔ یہی اسباب وو جوہ ھیں جن سے ملامت واعظین کی بنیاد قائم ھوئی' مگر اختلاف مذاق اور انقلاب زمانہ' یا یوں کہا جاے کہ وقعات و کثرت وقوع نے ھمیشہ اس مذاق کو مختلف رنگوں میں ظاھر کیا ھے' اُردو کے ابتدائی عہد میں واعظ و محتسب کے مذھبی اقتدار کو اتنا پامال نہیں کیا گیا کہ وہ مزاح و مذاق کی حد سے گزر گیا ھو' البتہ (میر) اور (سودا) سے اب تک اس صنف میں جس قدر غلیظ مواد جمع ھو گیا ھے وہ تفریح و تفضیح سے گزر کر استہزا و تمسخر بلکہ فحاشی وعریانی کی حد سے بھی متجاوز ھو گیا ھے' اگرچہ تمام شعرائے اُردو کے کلام میں کم و بیش ایسے اشعار بھی ملیں گے جو مناسب پیرایے میں موزوں کیے گئے ھوں' نیز متوسطین و متاخرین میں بعض سخن سنجوں نے (انشا) و(مصحفی) جیسی فحش گوئی نہیں کی ھے' ان کے سوا غالب حصہ ایسا ملے گا جس کا لب و لہجہ سوقیانہ اور مذاق بالکل عامیانہ ھے۔ (ولی) نے اپنے فضل تقدم کی رعایت سے جہاں اور مفید باتیں بتائی ھیں' وھاں یہ فخر بھی انہیں حاصل ھے' اُن کے دیوان میں نسبتۃً ایسے اشعار کم ھیں۔ اور جہاں کہیں واعظ و محتسب کی خبر لی گئی ھے' نہایت متانت اور مہذب انداز سے لی گئی ھے۔ دیکھنے میں

ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے' مگر ایسی گہری چٹکی لی ہے' جو نیل ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی اور جس سے اُن کی ملمع سازیوں کی ساری قلعی کُھل کر اصلی فطرت کا رنگ جھلکنے لگتا ہے - اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ (ولی) نے اپنی خدا داد قوت آخذہ سے ہر موقع پر مناسب کام لیا ہے' اور جہاں جہاں اصلاح کی ضرورت سمجھی ہے درستی مذاق کی کوشش کی ہے - اس موقع پر یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ بعض طبیعتیں خلقاً ایسی متین اور سادہ ہوتی ہیں جن کو شرارت و شوخی نہیں آتی' (ولی) جی بھی ایسے ہی ہوں گے اور اُنھوں نے اپنی اُفتاد مزاج سے اوروں کی طرح واعظ و محتسب سے ڈھول ڈھپا نہ کھیلا ہوگا' مگر یہ گمان غلط ہے' اُن کے کلام میں ایک جگہ نہیں بکثرت ایسے الفاظ' ایسے جذبات نمایاں موجود ہیں جن سے اُن کی شوخی طبع کا یقین ہوتا ہے - جس کا ثبوت آیندہ ملیگا' یہاں زیر بحث (تضحیک واعظ) کا نمونہ لکھا جاتا ہے:-

آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جانماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے

سمجھکر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے' تحکم!

زاہد اگرچہ فہم میں ہے بوعلیء وقت
میرے سخن کے رمز کو پایا نہیں ہنوز

کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

حقیقت سے تری مدت سے ہم واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزوں سے نہ کر اظہار خامی کا

ہوا ہے صورت دیوار زاہد کُنج عزلت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

آلودہ کیوں نہ ہووے داماں پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے

نہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا
صدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے

ترے ابرو کی پہنچے گر خبر مسجد میں زاہد کو
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سے اُٹھ کر

گزر اُس سرو قامت کا ہوا ہے جب سے مسجد میں
مؤذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھ دیکھ نور برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

زاہد کو مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کوچے ستی ریا کے نکلنا محال ہے

شیخ مت گھر سے نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تری باعث رسوائی ہے

کہو زاہد سے جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاق فردوس بریں ہے

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کو کروں تحریر

ان اشعار کے مضامین محض تفریحی اور مذاقیہ نہیں
ہیں، بلکہ ہر شعر میں اخلاقی پہلو موجود ہے، اور پھر تشبیہات
و استعارات کی ندرت نے لطف کو دونا کر دیا ہے۔ پہلے شعر
میں ابر سفید کو جا نماز سے تشبیہ دی ہے، راقم حروف کے
خیال میں یہ اچھوتی تشبیہ ہے۔ اسی طرح دانۂ تسبیح کا
کوچۂ ریا بنانا نہایت پر لطف ہے۔ کاش یہی رنگ ان کے بعد
بھی قائم رہتا تو آج ایشیائی شاعر پر بد اخلاقی کے بد نما
داغ نظر نہ آتے۔

صنائع و بدائع

سیدھی سادی بات کو کسی پردے میں بیان کرنے کے لیے اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مختلف پیرایوں میں مخصوص اشارات و کنایات سے کام لیا جاے ' زور قابلیت نے اس میدان میں بڑی بڑی جولانیاں دکھائی ہیں ' ذکاوت و ذہانت نے وہ وہ موشگافیاں کی ہیں کہ بجاے خود یہ بھی ایک جداگانہ فن بن گیا ہے ' اور بہت سی مطول و مختصر کتابیں اس شعبے میں تصنیف وتالیف ہوگئیں ' جن کی باضابطہ تدریس نصاب نظامیہ میں ہوتی ہے - نظم کے لیے اگرچہ اس کا التزام کوئی ضروری نہیں ' مگر جہاں تشبیہات و استعارات کا زیور عروس سخن کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے ' وہاں قدمامیں بکثرت اس گھڑنت کو بھی ذریعۂ زیبائش سمجھا جاتا ہے ' بعض آسان صنعتیں ایہام و تجنیس و مستزاد کے ناموں سے اس قدر مروج ہوئیں کہ گویا روز مرہ کا حسن بن گئی ہیں ' اور اس میں شک بھی نہیں کہ اکثر موقعوں پر اِن خصوصیات سے کلام میں ایک خاص دل آویزی و دل چسپی پیدا ہوجاتی ہے ' قافیہ و ردیف ' سجع و تلمیح بھی اسی ضمن میں شامل ہیں ' اِن سب اقسام کی تفصیلی بحث کا یہاں کوئی موقع نہیں ' اس لیے صرف اُن دو چار نمونۂ صنائع پر اکتفا کی جاتی ہے ' جن کا وجود (ولی) کے کلام میں موجود ہے —

ردالصدرعلی العجز اصطلاح عروض میں بیت کے مصرع اول کا پہلا ٹکڑا (رکن) (صدر) اور اسی مصرع کا آخر لفظ (عروض) اور اسی طرح دوسرے مصرع کا پہلا رکن [ابتدا] اور آخری رکن کا نام [ضرب] ہے ' اسی آخری ضرب کو [عجز] بھی کہتے ہیں ' اوران چاروں ارکان کے درمیان میں جو ٹکڑے (ارکان) ہوتے ہیں وہ (حشو) سے

موسوم ہیں —

اس معلومات کے بعد جاننا چاہیے کہ جس بیت میں صدر اور عجز لفظاً متحد ہوں اُسی صنعت کا نام ردالصدرعلی العجز ہے، یعنی وہی لفظ عجز میں وارد ہوا جس سے صدر کی ابتدا ہوئی ۔ (ولی) نے مندرجۂ ذیل غزل میں اس التزام کے سوا پہلے مصرع کے رکن آخر (عروض) اور دوسرے مصرع کے رکن اول [ابتدا] کو بھی متحد کیا ہے، جس سے لطف بندش اور انداز ادا زیادہ دلچسپ ہوگیا ہے :—

[دلربا] آیا نظر میں آج میری [خوش ادا]
[خوش ادا] ویسانہیں دیکھا ہوں دوجا [دل ربا]

[بے وفا]گر تجکو بولوں ہے بجا اے [نازنیں]
[نازنیں] عالم میں ہوتے ہیں اکثر [بے وفا]

[کم نما] ہے نوجواں میرا برنگ [ماہ نو]
[ماہ نو] ہوتا ہے اکثر اے عزیزو [کم نما]

[مدعاے] عاشقاں ہر آن ہے [دیدار یار]
[یار کے دیدار] بن دوجا عبث ہے [مدعا]

[کیمیا] عاشق کے حق میں ہے نگاہ [گُل رخاں]
[گُل رخاں]سے جگ کے پایا ہوں ولی یہ [کیمیا]

ایک جگہ اس دو آتشے کو سہ آتشہ بلکہ بلحاظ ارکان چہار آتشہ کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں مصرعے بحرفہ موزوں ہوے ہیں اور دونوں کے الفاظ و معانی یکساں ہیں، گویا ایک مصرع کو پورا شعر بنایا ہے :—

[مجکو ہے) [دار الامن] [پیوکا] [نقش چرن]
[پیو کا] [نقش چرن] [مجکو ہے] [دارالامن]

[پیوکا] [شیریں بچن] [مجکوہے] [آب حیات]
[مجکو ہے] [آب حیات][پیوکا] [شیریں بچن]

(اے مہ) (سیمین بدن) (مکھ کو) (اپس کے دکھا)
(مکھ کو)(اپس کے دکھا)(اے مہ) (سیمیں بدن)

(مجھہ سے گیا) (ما ؤ من) (دیکھکے) (تیرے نین)
(دیکھہ کے) (تیرے نین) (مجھسے گیا) (ما ؤ من)
(تجھسے لگی) (ھے لگن) (اے گل) (باغ حیا)
(اے گل) (باغ حیا) (تجھسے لگی) (ھے لگن)
(زلف تری) (برھمن) (مکھہ ھے) (ترا آفتاب)
(مکھہ ھے) (ترا آفتاب) (زلف تری) (برھمن)
(دستۂ گل) ھے سخن) (سن یہ بچن) (اے (ولی)
(سن یہ) (بچن) (اے (ولی) [دستۂ گل] (ھے سخن)

تجنیس | تجنیس بھی اس فن میں ایک خاص صنعت ھے اور وہ لفظی و معنوی دونوں طرح آتی ھے ' کتب متعلقہ میں اِس صنعت کی بہت سی قسمیں مذ کور ھیں ' منجملہ اور اقسام کے (تجنیس مکرر) بھی ایک قسم ھے ' جس میں بلحاظ حروف دو لفظوں کی تکرار ھوتی ھے' مگر معناً مغائر ھوتے ھیں ' دو ایک غزلیں اس صنعت میں بھی (ولی) نے کہی ھیں' جن سے دو چار مثالیں لکھی جاتی ھیں :—

اے ستمگر عاشقوں پر یوں نہ کر جور و ستم
خیر اور شر کی حقیقت میں ھے یک (مثقال) (قال)

خط نہیں آغاز' تجھہ رخسار کے یہ آس پاس
حسن کے لینے کو آئے ھیں [باستقبال] [بال]

ھر مرغ دل کو آپ بھی لاکر کریں گے بند یاں
دیکھیں گے گر بھر کر نظر تجھہ زلف کے (خدام) (دام)

تجھہ زلف نے جو داڑرے باندھے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کے کُٹی صاحب [اسلام] [لام]

مستزاد | لغوی معنی زیادہ کیا ھوا ' اصطلاح شعرا میں اُس غزل کو کہتے ھیں جس کے ھر مصرع پر ایک موزوں فقرہ بڑھایا جاے ' (مجمع الصنائع) وغیرہ میں لکھا ھے کہ مستزاد وہ کلام ھے جس کے ھر مصرع یا بیت کے بعد ایک فقرۂ (نثر) بڑھایا جاتا ھے - مگر اس وقت تک جتنی مثالیں

فارسی اور اُردو میں دیکھی گئیں اُن میں کہیں فقرۂ مستزاد ناموزوں نہیں پایا گیا، عموماً فقرۂ مستزاد اصل شعر کے وزن پر دو اجزاے عروضی سے مرکب کیا جاتا ھے، البتہ [ولی] کے کلام میں ذیل کا مستزاد ایسا ملا ھے جس کا فقرۂ مستزاد دوسرے وزن میں اور اصل شعر اور تقطیع میں ھے، اگر اس میں کاتب و غیرہ کی تحریف شامل نہیں ھے تو یہ پہلی مثال ھے : —

گئے رات معراج وہ عرش پر (بلغ العلیٰ بکمالہ)
کُھلے پردے سب بھید کے سر بسر (کشف الدجیٰ بجمالہ)
ھوئی حق کی اُن پر سو حب کی نظر (حسنت جمیع خصالہ)
ھوا حکم حق کا محباں اُپر (صلوا علیہ و آلہ)

اصل بیت اور مستزاد کے اختلاف اوزان کی وجہ اس کے سوا خیال میں نہیں آتی کہ بعض اھل فن نے فقرۂ مستزاد کی تعریف میں لکھا ھے کہ " وہ بڑھایا ھوا فقرہ [سجع] ھو۔ " اور سجع کی قسموں میں ایک قسم (متوازی) ایسی بھی ھے جو موزوں و مقفیٰ ھوتی ھے۔ اس لحاظ سے یہ مستزاد اس تعریف کے موافق کہا گیا ھے۔ اگرچہ اصل شعر کے وزن سے الگ ھے مگر نا موزوں نہیں، بہر حال مستزاد کے لیے کوئی بحر مخصوص مقرر نہیں، جس بحر میں غزل کہہ سکتے ھیں اُس میں مستزاد بھی کہا جا سکتا ھے، ھاں اُس کے اجزا کو کبھی ایک بار، کبھی دو بار، کبھی (میرانشاءاللہ خاں) کی طرح اس سے زیادہ ھر مصرع یا پوری بیت کے بعد لاتے ھیں، مزید تعریف اور مثالوں کے لیے عروض و قوافی کی کتابیں پڑھنی چاھییں، یہاں [ولی] کے چند شعر مثالاً درج ھوتے ھیں : —

معلوم نہیں کن نے مرے دل کو لیا ھے ان عشوہ گراں میں
کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ھے ان موکھراں میں
اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہ کا گر کام نہیں یہ
دیوانہ مرے دل کو کہو کن نے کیا ھے جادو نظراں میں

تنہا نہیں سرشار (ولی) شوق سے تیرے — اے ساقی بدمست
تجھہ عشق کا اِس بزم میں جو جام پیا ھے — ھے بیخبراں میں
بے تاب کیا شوق نے مجھہ دل کو بدن میں — گل پیرھناں کا
جوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں — رنگیں دھناں کا
رکھتا ھے محبت کا سدا داغ جگر پر — ھر لالۂ رنگیں
تجھہ عشق سے کیا حال ھے ٹک دیکھہ چمن میں — خونیں کفناں کا
فرھاد کی آتی ھے صدا روح صبا ھو — مجھہ شعر کو سننے
مذکور ھے از بس کہ (ولی) میرے سخن میں — شیریں سخناں کا

غزل مسلسل | غزل کے متعلق عام خیال اور رواج یہی ھے کہ اُس کا ھر شعر ایک جدا گانہ مضمون رکھتا ھے ' اگرچہ بلحاظ تخئیل کُل غزل میں اِسی قسم کے مضامین ھوتے ھیں جن کو حسن و عشق ' فراق و وصال ' گل و بلبل سے تعلق ھو ' مگر جو مطلب بیان کیا جاتا ھے وہ ایک ھی شعر میں ختم ھو جاتا ھے - اِس زمانے کے تعلیم یافتہ اصلاح خیالات اور ترمیم بیانات کی رائے کے ساتھہ ' یہ بھی کہا کرتے ھیں کہ اگر غزل میں مسلسل مضامین لکھے جائیں تو ایک دلچسپ اور نئی اور آسان بات پیدا ھو جائے گی ' اُن کو معلوم رھنا چاھیے کہ اِس راہ (شاعری) میں اگلے موجدوں نے ھر روش کی داغ بیل ڈال دی ھے ' اب اُس پگ ڈنڈی کو وسیع و کشادہ کرنا اور موزوں طریقے سے صاف ' ستھرا رکھنا اخلاف کا کام ھے - فارسی میں (دقیقی) وغیرہ نے کچھہ مسلسل غزلیں کہی ھیں ' اور جناب (ولی) نے بھی کہیں کہیں یہ نمونے دکھائے ھیں - چناں چہ ایک غزل کا نمونہ یہ ھے :—

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کو مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سے مجھ طرف
ہر پلک کو دشنۂ خوں ریز کر

میں کیا یوں عرض از روے نیاز
مہر بانی اُس کی دستاویز کر

کہہ اپس کی نرگس بیمار کو
عاشقوں کے خون سے پرھیز کر

اے (ولی) آتا ھے وہ مقصود دل
خانۂ دل خوں سے رنگ آمیز کر

غزل کے متفرق اشعار

فخر شاعرانہ

فخر و تعلی بھی شاعروں کی میراث میں داخل ھے ' اس معاملے میں عرب سب سے بڑھے چڑھے نظر آتے ھیں ' اُن کو اپنے نسب ' اپنی شجاعت اور زبان پر اتنا دعوی تھا کہ عجمی تو بقول اُن نے گونگے تھے ' خود عرب کا ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو اپنے سامنے ھیچ سمجھتا تھا ' ایران چوں کہ عرب کا مفتوح تھا اس لیے اُس کو اُن تعلیوں کا نمایاں موقع نہیں ملا ' جو عرب کے لیے مخصوص تھیں ' البتہ سخن فروشیوں کے فرضی میدانوں میں بڑے دم دھاووں سے لفاظیاں کی گئی ھیں - یہ عجیب بات ھے کہ زبانی گفتگو میں مشرقی مذاق کے بڑے بڑے قابل نہایت انکسار سے اپنے عجز و نا قابلیت کا اعتراف کرتے ھیں ' مگر شاعرانہ بلند پروازیوں کے ساتھ جہاں اپنا ذکر کرتے ھیں وھاں اکثر اتنے اونچے جاتے ھیں کہ اُن کی زبانی سنی ھوئی پستی پر بے ساختہ ھنسی آتی ھے - راقم حروف نے اپنے اسلاف کرام میں مفتی سید امیر حیدر بلگرامی نبیرۂ حضرت (آزاد) بلگرامی کے واسطے سے ایک حکایت سنی ھے - کہ "اُنیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں جب کہ وہ دارالسلطنۃ کلکتے کے مفتی تھے ' کسی جلیل‌القدر انگریز نے ایک عالم و فاضل کی خواھش کی -

مفتی صاحب نے کسی قابل اور مستند مولوی کو اُن کے پاس بھیجا، صاحب بہادر نے اپنے تعلیمی مذاق کے مطابق مولوی صاحب سے کار کردگی کی سند (سارٹیفکٹ) چاھی اور قابلیت کا حال پوچھا، مولانا نے اپنے جبلی تکلف سے فرمایا کہ "یہ گندۂ نا تراش و ھیچ میرز محض کودن ھے، الف کے نام بے بھی نہیں جانتا" صاحب بہادر یہ جواب سن کر مبہوت ھو گئے اور مفتی امیر حیدر صاحب کو لکھا کہ ھم نے ایک قابل آدمی آپ سے مانگا تھا، افسوس ھے کہ آپ نے اُس کی جگہ ایسا نا قابل شخص بھیجا جو خود اپنے منہ سے اپنے آپ کو جاھل بتاتا ھے"۔ انگریزی عمل داری کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اُنھیں (انگریزوں کو) کیا معلوم کہ یہاں کا مذاق گفتگو اور علم مجلس کیا چیز ھے۔ بہر حال اسی قسم کے اثرات اُردو شاعری میں موجود ھیں اور تقریباً کوئی بلند پرواز شاعر اِس معراج تفاخر سے محروم نہیں، بایں ھمہ اس انداز گفتگو سے کم از کم اتنا سراغ ضرور چلتا ھے کہ گویندہ اپنے زمانے کے نمایندوں میں ھے، کیونکہ جب تک مقابل میں کوئی حریف نہیں ھوتا فطرتاً لاگ کی آگ نہیں سلگتی، ایسی باتیں اُسی وقت زبان پر آتی ھیں جب کہ کہنے والا اپنی امتیازی حیثیت قائم کر لیتا ھے، چنانچہ (ولی) کہتے ھیں :-

(ولی) تجھ شعر کو سن کر ھوے ھیں مست اھل دل
اثر ھے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

اے (ولی) مجھ سخن کو وہ پہنچے
جس کو حق نے دیا ھے فکر رسا

شہرت ھوئی ھے جب سے ترے شعر کی (ولی)
مشتاق تجھ سخن کا عرب تا عجم ھوا

(ولی) تو بحر معنی کا ھے غواص
ھر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ھے

(ولی) تجھہ طبع کے گلشن میں جو گئی سیر کر
وہ تحفہ لے کے جاتے ہیں گل اشعار ہر
بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے (ولی)
اس شعر پر بجا ہے اگر مجکو ناز ہے
کہتے ہیں شاعران زمن مجکو اے
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے
ہر سخن تیرا لطافت سے (ولی)
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے
یوں تجھہ سخن میں نشۂ معنی ہے اے
جیوں رنگ و بوے مے سے ہے لبریز ا
گرچہ پابند لفظ ہیں لیکن
دل مرا عاشق معانی ہے
ہم پاس آکے بات (نظیری) کی مت
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں
(ولی) شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

شکوۂ نا قدری	با کمالی کی ایک دلیل یہ بھی اہل کمال سے زمانے نے نا موافقت

سب نے ناقدردانی کا رونا رویا ہے، (ولی) بھی انہ
پھر باکمال، کیوں نہ محسود بنتے، کہتے ہیں:
ولی، تیرے سخن یا قوت سے رنگیں ہوے
خریداراں، جہاں بہیتر کہاں ہیں آج جوہر
(ولی) رکھتا ہوں سینے میں ہزاروں گوہر معن
دکھاؤں اپنے جوہر کو اگر گئی جوہری آو
سخن شناس کے نزدیک نہیں ہے کم ز
کسی کے مطلب رنگیں کو جو کیا ہے

موجد ہونے کا احساس	اگرچہ ذیل کے اشعار کی فہرست میں شامل

چوں کہ اُن سے (ولی) کے اِس احساس کا پتا چلتا ھے کہ وہ بھی اپنے آپ کو مخترع اور موجد سمجھتے تھے' اِس لیے اِن اشعار کو سلسلۂ مذکور سے جدا لکھا گیا :—

اس شعر کی یہ طرح نکالا ھے جب (ولی)
یہ اختراع سن کے رھے دل میں سب عجب

جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ھوے باسی
جب شعر (ولی) تیرا یہ تازہ ھوا تازہ

امید مجکو یوں ھے (ولی) کیا عجب اگر
اس ریختے کو سنکے ھو معنی نگار بند

(ولی) ارباب معنی میں ھے اُس کو عرش کا رتبہ
پری زادان معنی کو جو کُئی کرسی پہ بٹھلاوے

عجب نہیں جو حقیقت پر آفریں بولے
(ولی) جوکوئی سنےاس وضع کی یہ تصنیف

اخلاق و موعظت فرضی اور خیالی کنایات و استعارات کا بادل مشرقی آسمان شاعری پر اِس طرح چھایا ھوا ھے کہ بادی‌النظر میں چمکتے ھوے ستارے دکھائی نہیں دیتے' حالانکہ جس سچی اور فطری شاعری کو موجودہ زمانے کا ایجاد بتایا جاتا ھے' یہ اُسی وقت سے موجود ھے' جب سے گل و بلبل کا افسانہ چھڑا ھوا ھے' چونکہ خصوصیت کے ساتھ جدا گانہ عنوانوں کے تحت میں نمایاں نہیں کیا گیا اس لیے عام نگاھوں کو امتیاز نہ ھو سکا۔ دیکھیے (ولی) نے اس رنگ کو یوں ظاھر کیا ھے :—

سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ
آخر ھے روزہ دار کو اِک روز عید یاں

مجکو پہنچی ھے آرسی سے یہ بات:-
صاف دل وقت کا سکندر ھے

پایا ھوں (ولی) سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چتر میرے لیے ارض و سما ھے

بھروسا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ تا ظہر آوے زوال
(ولی) میری تواضع سے رقیب سنگ دل د
پشیماں ہے، خجل ہے، منفعل ہے، سخت رسوا
طمع مال کی سر بسر عیب ہے
خیالات گنج جہاں سر سے ٹال
معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام ذ
دیکھ حالت کیا ہوئی منصور سے سردار
سب کام اپنے سونپ کے حق کو نچنت رہ
ہے یہ تمام مقصد گفت و شنید یاں
ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھے آب خضر
دامن تلے ہے رات کے روز سفید یاں

غزل کے مضامین متفرق

کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دھن کی نکتہ دانی کا
چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شہ
سنا ہے جب سے آوازہ تری روشن
عزیزو! بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہوں پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا
شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منع
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام
بات رہ جائے گی قاصد وقت رہنے کا ن
دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دلدار
بات کہنے کا کبھی جب وقت پاتا ہے غ
بھول جاتا ہے وہ سب کچھ دیکھ صورت یا
نہ جاوے ملک بے تابی سے یک لمحہ کبھی
میں بے قراری میں گڑا ہے نال عاش

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جی میں
مشکل ہے جی سے تجکو اب امتیاز کرنا

زندگی زریں لباسوں کی گئی بازی میں سب
ہیں یہ جگ کے گنجفے میں صورت مہر طلا

گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

لذت معنی نہیں کچھ لذت صورت سے کم
حرف با معنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کو
داغ دل مہر سر مکتوب ہے

اپنے دل پرخوں کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش
کہہ چرخ! اگر درکار ہے اطلس تجھے سنجاب کو

جس کو بے تاب دیکھتے ہیں، اُسے
اپنے اوپر سپند کرتے ہیں

نظر میں نہیں ہے مردوں کی، صلابت اہل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں

تجربے سے ہوا مجھے ظاہر
ناز مفہوم بے نیازی ہے

کثرت اسباب دل لینے کو کچھ درکار نہیں
یک نگاہ لطف سے کر اے صنم مفتوں مجھے

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

دیکھا ہے اِک نگہ میں حقیقت کے ملک کو
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ
نصیب جس کو ہوا ہے حصار خاموشی

عجب کچھ لطف رکھتا ہے، شب خلوت میں، گلروسے
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کُھلا ہے باب سخن

اے [ولی] تیغ غم سے خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

قصیدہ جس طرح قصیدے کے لغوی معنی پختۂ و مغز کے ہیں، اسی طرح کالبد سخن میں اِس کو رأس‌الاعضا بلکہ روح و رواں سمجھا جاتا ہے، اِس صنعت میں شعرا نے بڑی بڑی طباعیاں دکھائی ہیں، شاعر کی جامعیت و قابلیت کا سارا نچوڑ اسی صنف سخن پر ہوتا ہے—

قصیدے کی خصوصیات میں شوکت الفاظ کے ساتھ ساتھ تمہید و تشبیب اور مخلص جس کو گُریز بھی کہتے ہیں، خاص باتیں ہیں - (تشبیب) کسی بہاریہ مضمون سے مراد ہے - اور تمہید لکھتے لکھتے خاص دل فریب انداز سے اصل مدعا کی طرف متوجہ ہو جانے کو (گُریز) یا (مخلص) کہتے ہیں—

جس طرح غزل کے اشعار ابتدا میں ۵ - ۷ - سے زیادہ نہیں ہوتے تھے، اسی طرح قصائد بھی طولانی نہیں کہے جاتے تھے، مگر رفتہ رفتہ غزلوں کی طوالت اکیس اکیس شعروں تک پہنچ گئی، اور قصیدے کا نمبر سیکڑوں سے متجاوز ہوگیا—

قصیدہ گوئی کی مشاقیاں اور اُس میں خاص توغل، سلاطین و اُمرا کی دربارداریوں اور خوشامد سے وابستہ ہیں، ہمارے (ولی اللہ) کو اس کا موقع نہیں ملا کہ وہ کسی دنیادار بادشاہ و منصب دار کی جھوٹی سچی مدح گُستری کے لیے قلم اُٹھاتے، جہاں تک اُن کے حالات و کلام سے اندازہ کیا گیا، وہ نہایت قانع اور درویش صفت معلوم ہوتے ہیں- سارے کلام میں صرف ایک جگہ بادشاہ وقت کا نام آیا ہے اور وہ بھی تغزل کے رنگ میں :—

دل (ولی) کا لے لیا دلی نے چھین
جا کہو کوئی (محمد شاہ) سے

خوشامد و تعریف کی بجائے، بکثرت اُن کے اشعار قناعت و توکل کا پہلو لیے ہوے دیکھے جاتے ہیں:—

(ولی) کو نہیں مال کی آرزو
خدا دوست نہیں دیکھتے زر طرف

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ
ہر روز ترا نام وظیفہ ہے (ولی) کو

البتہ اُن کی عاشق مزاجی اور حسن پرستی نے، چند ایسے لوگوں کو ضرور چن لیا تھا، جن کے حسن صورت یا حسن سیرت پر وہ فریفتہ تھے - مگر اُن مطبوع نظروں کے لیے بھی کوئی قصیدہ نہیں لکھا، دو چار غزلوں میں اُن کی تعریف آمیز صراحت کی ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ باہم اُن سے دل کا لگاؤ یقیناً تھا۔ سید معالی، گوبند لال، امرت لال، کھیم داس، محمد یار خاں، محمد مراد) کے نام جا بجا غزلوں میں پاے جاتے ہیں، بلکہ ایک آدھ غزل میں تو بعض ناموں کو ردیف قرار دیا ہے - مثلاً دو چار شعر لکھے جاتے ہیں:—

ترا قد دیکھ اے (سید معالی)
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی

(۱) ہوا تیرے خیالاں سے سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی

ہوے معزول خوباں جگ کے، جب سے
ہوا تو حسن کے کشور کا والی

غرض کہ ساری غزل اِنھیں سید صاحب کے حسن و جمال کا آئینہ ہے—

(۲) ہے خوش قداں میں آج کہاں گوبند لال
اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال

خوباں جہاں کے غرق عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جمال گوبند لال
کر اِس دعا کو ورد زباں اے (ولی) مدام
لطف خدا ہو شامل حال (گوبند لال)

ایک دوسری غزل کے مقطع میں کہا ہے :-

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھہ سے (ولی)
اک بار اس غزل کو سنے گر گوبند لال

(۳) شمع بزم وفا ہے (امرت لال)
سرو باغ ادا ہے (امرت لال)
اے (ولی) کیا کروں بیاں اُس کا
لطف میں دلربا ہے (امرت لال)

(۴) ہے بسکہ آب و رنگ حیا (کھیم داس) میں
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

(۵) مقصود دل ہے اُسکا خیال اے (ولی) مجھے
جیوں مجھہ زباں کا ورد (محمد مراد) ہے

(۶) کیوں نہ ہووے عشق سے آباد سب ہندوستان
حسن کی دھلی کا صوبہ ہے (محمد یار خاں)

اب اِس کو قصیدہ گوئی سمجھو، یا دل کا لگاؤ، غ
اِن چند عاشقانہ نیازمندیوں کے سوا کسی اور دنیا دار
اُن کا سر نیاز جھکا ہوا نظر نہیں آتا، اُن کے دیوا
(۹) مدحیہ قصائد اور (۱) ترجیع بند ہے، جو حمد و ن
منقبت یا مدح مرشد طریقت پر مشتمل ہے —

(ولی) کی یہ خصوصیت بھی نظر انداز کردینے
نہیں کہ اُنھوں نے اپنے ما قبل و ما بعد، سخن سرایوں ک
(ہجو گوئی) میں زبان کو خراب نہیں کیا۔ خیال ہوتا
آزاد مزاج کسی مرغ زرین کے دام خوشامد میں نہیں
وہ ایسے لوگوں سے کبیدہ و متنفر ہوکر خوشامد کی جگ
فردوسی :-

چو شاعر بر نجد بگوید هجا

کا مصداق بن جاتا ہے، مگر اِس پاک نفس نے حمد و نعت ومنقبت کے سوا اگر کسی اور کی مدح سرائی کی ہے تو اپنے پیران سلسلہ کی، جن کی عظمت نہ صرف بیعت و مریدی کے سبب سے کی جاتی ہے، بلکہ اُن بزرگوں کی ذاتی قابلیت و ریاضت ہر طرح اس کی مستحق ہوتی ہے—

(ولی) غزل کی طرح قصیدے میں کوئی خاص امتیازی حیثیت نہیں رکھتے، پھر بھی جتلے قصائد اُنہوں نے کہے ہیں، اُن سب سے ترفع خیالات، شوکت الفاظ، اور زور طبیعت کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ سب قصائد قریب قریب اُس زمانے کے کہے ہوے معلوم ہوتے ہیں جب کہ اُنہوں نے دھلی کا سفر نہیں کیا تھا، کیوں کہ اُن اشعار میں دکنی الفاظ اور اجنبی ترکیب ومحاورات بکثرت موجود ہیں، حالاں کہ اُن کی اکثر غزلیں ایسی ہیں جو نامانوس ترکیب اور دکنی روز مرہ کی بہتات سے پاک ہیں، اور وہ یقیناً سفر دھلی کے بعد مذاق و پسند کا لحاظ کرتے ہوے کہی گئی ہیں۔ چند قصیدوں کا انتخاب لکھا جاتا ہے—

مثنوی کی بحر میں ۱۲۳ شعروں کا ایک قصیدہ ہے جس میں حمدونعت اور منقبت کے بعد تصوف کے مذاق پر معشوق حقیقی سے مخاطبت کی گئی ہے۔ چند سریع‌الفہم اشعار پیش کیے جاتے ہیں، جو محاورات کی اجنبیت سے مانوس نہیں:—

لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خدائے عز و جل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اِس اُپر متفق ہیں اهل ملل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے
وہ ہے سلطان بار گاہ ازل

بعد حمد خدا ے بے ھمتا
یاد کر نعت سید مرسل

جس کی ھمت کی ھے ترازو میں
دوجہاں مثل دانۂ خردل*

اُس کی مجلس میں آ ھوا ھے کھڑا
صف آخر میں جوھر اول

بعد اُس آفتاب انور کے
چار ھیں اھل علم و اھل عمل

ھیں یہ چاروں ستون شرع متیں
دیں کا اِن سے ھے مستقیم محل

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کو اِن چار ذات سے ھے بل

ھیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورت جدول

بعد اِن کے ھیں دو امام جہاں
نور چشم پیمبر مرسل

ھر دو سلطان کشور کونین
ھر دو مقبول شاہ روز ازل

ایک کا تن ھوا ھے اطلس سبز
ایک خوں سے زمیں کیا مخمل

گُل دنیا کو زیب تاج نہ کر
ھے یہ سر پا تلک محیل و دغل

ایک گھر میں رھے نہ نچلی یہ
طالب یار نو ھے یہ چنچل

یہ ھے پا لغز طامعاں و حریص
اکثر اِس دیکھکر گئے ھیں پھسل

---

* رائی

ترک کر سب کو بات میری سن
حرف شیریں ہے بہ ز شیر و عسل

مرتبہ بوجھہ عشق بازوں کا
یہ ہیں ملک و فا کے اهل دول

اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے "خیرالکلام قل و دل"

(۲) نعت شریف میں اُنتیس شعر کا قصیدہ ہے:-

عشق میں لازم ہے اول ذات کو فانی کرے
ہو فنافی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے گا جو کئی
مثل اسماعیل اول جی کو قربانی کرے

وہ ہی پاوے مطلب "راضیة مرضیة"
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

زندگی پاوے ابد کی جگ منیں وہ خضر وقت
جو اپس کو فدوی محبوب سبحانی کرے

یا محمد دو جہاں کی عید ہے تجھہ ذات سے
خلق کو لازم ہے جی کو تجھہ پہ قربانی کرے

جس مکاں میں ہے تمھاری فکر روشن جلوہ گر
عقل اول آکے وہاں اقرار نادانی کرے

کیا ملک، کیا اِنس و جاں، یہ جگ میں ہے کسکو سکت
خط بنا تجھہ مکھہ کے جو تفسیر قرآنی کرے

دیکھہ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آئے شوق سے
جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے

(۳)۔ حضرت مولا مرتضیٰ علی علیہ السلام کی منقبت میں
(۳۳) شعر کا قصیدہ ہے:-

هر ایک رنگ* میں جو دیکھا ہوں چرخ کے نیرنگ
ہوا ہوں غنچہ صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے گل بدناں جلوہ گر ہوئے ہیں جہاں
اڑا ہے اُن کی تجلی سے عاشقاں کا رنگ
یہ عاشقاں کے جلانے کو مستعد ہیں مدام
گوا† ہے اُس کے اُپر نور شمع، حال پتنگ
سوائے داغ کے پایا نہیں ہوں باغ میں گل
وراے خون جگر نہیں دسا مجھے گل رنگ
ہوا رباب رگاں خشک و استخواں بے مغز
یہ حال دیکھ کے مجلس میں دنگ ہے مردنگ
یہ آسمان ستمگر کی سرکشی دیکھو
تمام خلق سے لڑتا ہے آپ ہوکے اکنگ
جگت کے دیکھ کے حالات لا علاجی سے
ہوئے ہیں گوشہ نشیں اهل دانش و فرہنگ
ہو دستگیر مجھے یا (علی) ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ہے کہاں مجکو تنگ
خدا نے فضل سے اُس کو کیا حصار دیں
فلک ہے جس کے قلعے کی کھینہ‌ایک النگ

(۴) حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ (المتوفی سنہ ۹۹۸ ھ) کی مدح میں سینتالیس شعر کا قصیدہ ہے - اِسی پر انتخاب قصائد ختم کیا جاتا ہے، اِن مختلف مردف و مقفی زمینوں کے اشعار بتاتے ہیں کہ (ولی) کا زور طبع اس میدان میں بھی خاص قوت رکھتا ہے - باقی قصیدے بھی اِسی رنگ میں ہیں : —

---

* باخفاے نون   † گواہ —

ا ھے خلق اُپر پھر کے فضل سبحانی
ا ھے ابر نے رحمت سے گوھر افشانی
تمام پات "یسبّح بحمدہ" کے بحکم
زبان حال سے کرتے ھیں ذکر سبحانی
لار قطرۂ شبنم سے آج سبزۂ خضر
شبحہ ھاتھہ میں کرتا ھے ادعیہ خوانی
ھر اک طرف جو ھوئی بسکہ ریزش باراں
کیا ھے آج تفرّج نے جوشِ طوفانی
ں آب روح فزا کے کہاں لطف کو دیکھہ
ھپا ھے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی
ھوئی ھے غنچہ نمن جگ کو بسکہ جمعیّت
عجب ھے اب رھے سنبل منیں پریشانی
ر ایک قطرۂ شبنم ھے غیرت گوھر
ر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی
چمن میں اُس کے کرم نے دیا ھے حکمت سے
ھر ایک پھول کی پکھری کو رنگ مرجانی
مام ملک ھوا حق کے فضل سے آباد
ھا نہیں ھے جگت میں نشان ویرانی
زھے بہار حلاوت' زھے بہار طرب'
کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی
چراغ گرد یہ روضے کے جو ھوے روشن
ر اک چراغ ھے جیوں آفتاب نورانی
ھوا ھے بسکہ طراوت سے یہ مکاں سرسبز
ھر اک سفال پہ دستا ھے رنگ ریحانی
چراغ یاں کے ستارے نمن ھیں گرداں نت
دیے ھیں چرخ کو تعلیم سبحہ گردانی
ھوا ھے گنبد پُرنور آج طبلۂ مشک
زبس کہ عود و عبر کی ھوئی فراوانی

وہ جسم، روح، اور اُس کا ہے جسم، مرقد پاک
کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی
تجھہ آستانِ مبارک پہ مثل نقشِ قدم
رکھے ہیں سیس چہ ایرانیء و چہ تورانی
فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی
ہے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کو ہے تماشے سے اُس کے حیرانی
ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
ہے اُن کو حضرت داؤد کی خوش الحانی
کیے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی
نئے قلم ہے مرا نیشکر سے شیریں تر
کیا ہوں بسکہ حلاوت سے شکّر افشانی

ترجیع بند

ترکیب بند کی طرح یہ بھی نظم کی ایک قسم ہے، جس میں چند بند کہے جاتے ہیں، ہر بند کے آخر میں ترکیب بند کے خلاف بطور تضمین ایک شعر کی گرہ بار بار لگائی جاتی ہے، گرہ کا شعر جو مطلع ہوتا ہے، اُن قوافی و ردیف سے جدا ہوتا ہے، جس کا التزام بند کے اشعار میں کیا جاتا ہے، اختیار ہے کہ گرہ کا شعر کسی دوسرے شاعر کا کہا ہوا شامل کیا جائے یا اپنا مصنفہ، ہر بند غزل کی طرح مطلع سے شروع ہوتا ہے اور آخر شعر میں بطور اِخبار ایسا اشارہ کیا جاتا ہے جس کا مضمون تضمینی (گرہ) شعر سے مل جائے، بندوں کی تعداد شاعر کی مرضی پر ہے، اسی طرح ہر بند کے شعروں کا شمار بھی کہنے والے کی رائے سے وابستہ ہے، (ولی) نے دو ترجیع بند کہے ہیں ایک عاشقانہ رنگ میں، دوسرا شاہ وجیہ الدینؒ کی مدح میں - دونوں کے نمونے دکھائے جاتے ہیں - پہلے ترجیع بند میں سات بند ہیں،

اور ہر بند سات شعروں پر ختم ہے - دوسرے میں پانچ بند،
اور ہر بند دس شعروں پر مشتمل ہے :—

مرے دل میں . وہ سروِ گُل فام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
رُخ روشن و زلف مشکیں یار
مجھے یاد ہر صبح، ہر شام ہے

سدا تجھہ پری رو کی خدمت منیں
یہی دردمنداں کا پیغام ہے
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بےخور وخواب ہوں

کہاں ہے عزیزو! وہ رشک پری؟
کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری
کہاں ہے وہ گُلزار باغ وفا؟
کہ ہے شان جس کی سدا دلبری

کہو جاکے میری طرف سے اُسے
تخلص ہے جس چشم کا عبہری
شتابی خبر لے کہ بےتاب ہوں
ترے عشق میں بےخور و خواب ہوں

ترے ابرووآں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال
ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم سے بدر کا اِتصال

تمنا نہیں اور کچھہ دل منیں
سدا تجھسے میرا یہی ہے سوال
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

(۲)

اے تو مقبولِ سرورِ عالم
اے تو فہرستِ دفترِ عالم
جلوہ گر تو ہے آفتاب یقیں
تجھسے روشن ہے پیکر عالم
ہے زمیں پر یہ آستانِ شریف
مرجعِ خلق و منظرِ عالم
اِس زمانے میں حق نے تجھ کو کیا
مہترِ خلق و بہترِ عالم
اے امامِ جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں (وجیہ الدیں)
اے شہِ بحر و بر ہے تجھ سر پر
آسماں چتر و آفتاب افسر
آسماں سے اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر
ہے سزاوار انجمن میں تری
زُہرہ آوے اگر ہو خُنیا گر
دوجہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھ پہ یک کرم کی نظر
اے امامِ جمیعِ اہلِ یقیں
قبلۂ راستاں (وجیہ الدیں)

قطعہ اصل میں قصیدے یا غزل کا ایک ٹکرا ہوتا ہے، اِسی واسطے (قطعہ) نام رکھا گیا۔ کم از کم دو، زیادہ سے زیادہ، بیس تیس اشعار تک تعداد ہوتی ہے۔ مطلع کا اختیار ہے۔ کہا جائے یا نہ کہا جائے، اشعار ایک ہی مضمون کے مسلسل ہوتے ہیں، قصیدے کی طرح تمہید وتشبیب ضروری نہیں۔ رباعی کے سوا ہر وزن عروضی میں قطعہ کہنے کا دستور ہے۔ اس کے اِعراب میں اِہل لغت

کا اختلاف ھے ' اکثر متقدمین قاف کو مکسور (زیر) اور بعض متاخرین مفتوح (زبر) کہتے ھیں - (ولی) نے فراق گجرات میں (۱۴) شعر کا قطعہ کہا ھے' جس کے چند اشعار اور نمونوں کے ساتھہ یہاں درج ھوتے ھیں :—

(۱)

گجرات کے فراق سے ھے خار خار دل
بے تاب ھے سینے منیں آتش بہار دل

اِس سیر کے نشے سے اول تر دماغ تھا
آخر کو اس فراق میں کھینچا خمار دل

میرے سینے میں آ کے چمن دیکھہ عشق کا
ھے جوشِ خوں سے تن میں مرے لالہ زار دل

حاصل کیا ھوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ھے مجھہ شکست سے صبح بہار دل

ھجرت سے دوستاں کی ھوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرھن کو کیا تار تار دل

ھر آشنا کی یاد کی گرمی سے تن منیں
ھر دم میں بے قرار ھے' مثل شرار دل

مجھر* نمن ھوا ھے بدن سوزِ ھجر سے
اِسپند کی مثال ھے آتش سوار دل

افسوس ھے تمام کہ آخر کو دوستاں!
اِس سی کدے سے اُٹھکے چلا سدہ بسار دل

لیکن ھزار شکر (ولی) حق کے فیض سے
پھر اُس کے دیکھنے کا ھے اُمید وار دل

(۲)

نگاہ تیز' پلک تیز' غمزہ تِسپر تیز
ھوے ھیں دل کے لیے یہ تمام نشتر تیز

---

* انگیٹھی

رقیب پر جو چلے بس تو اُس کو چاک تو کر
پکارے حشر تلک غم سے وہ بریز بریز

(۳)

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا
نورِ حق تھا حجاب میں، دیکھا
خود فنا ہوکے ذات میں ملنا
یہ تماشا حباب میں دیکھا

مخمس | اپنے یا کسی دوسرے کے شعر پر، تین مصرع تضمین کیے جانے کو مخمس کہتے ہیں۔ اور ایسا قریب قریب تمام شعرا نے کیا ہے۔ (ولی) کے دیوان میں (۱۲) مخمس ہیں، مگر سب اپنی غزلوں پر، چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ مخمس جن کے شعر آخر میں کوئی تخلص نہیں، ممکن ہے کہ (ولی) کے نہ ہوں:—

(۱)

ناز سے آ تجھے ادا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہوں میں ہوں خدا کی قسم
مان اِس صادق آشنا کی قسم

دل کو تجھہ عشق سے ہے نمناکی
لیکن اُس سے نہیں ہوں میں شاکی
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھہ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں سدا رجا کی قسم

(۲)

صنم میرا سخن سے آشنا ہے
مجھے فکرِ سخن کرنا بجا ہے

سخن داں آشنا فضل خدا ہے
نہ تنہا حُسنِ خوباں دل ربا ہے
ادا فہمی، سخن دانی، بلا ہے

صف مژگان خوباں مل کے یکسر
اُٹھے ہیں عاشقاں پر کھینچ جدھر
ادا کا ہر طرف اُمڈا ہے لشکر
نہیں وہاں آب غیراز آب خنجر
شہادت گاہِ عاشق کربلا ہے

وفا ہے بادشاہِ عاشقی میں
تحمل ہے سپاہِ عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہِ عاشقی میں
وہی آتے ہیں راہِ عاشقی میں
کہ جن کو اِستقامت کا عصا ہے

رُباعی | رباعی کی تاریخ ولادت (سنہ ۲۵۱) دوسو اِکا ون ھجری میں، سلطان یعقوب بن لیث صفّار کے لڑکے سے وابستہ ہے، یعنی وہ گولیاں کھیل رہا تھا اور اُس کی چند گولیاں ڈھلک ڈھلک کر ایک جگہ جمع ہورہی تھیں، آخری گولی کچھہ رُک رُک کر ڈھلک رہی تھی، جس سے وہ لڑکا دل گرفتہ تھا، کہ یکایک وہ بھی کسی وجہ سے اپنی ہم جنسوں کی طرف تیزی سے چلنے لگی، اسی خوشی میں اُس کی زبان پر یہ مصرع جاری ہوا" غلطاں غلطاں ھمی رود تا لب گو "، باپ نے اِس موزونیت کا ذکر شعراے مصر سے کیا، شناوران سخن نے ہر بحر میں غوطے لگاے، آخر (بحر ھزج) میں اس کا تھل بیڑا لگا، اور (رود کی) نے اس پر تین مصرع اور بڑھاے، رباعی کا نام (ترانہ) بھی ہے اور (چہار بیتی) و (دوبیتی) بھی کہتے ہیں - عروضیوں نے چوبیس وزن اِس کے لیے مخصوص کیے ہیں، اور یہ التزام مروّج ہے کہ اِن اوزان میں رباعی کے سوا اور نظم نہ کہی جاے،

مگر چوں کہ ہر کُلیّے میں استثنا کی پچّر لگی ہوتی ہے اِس لیے یہ التزام کہیں کہیں ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ (فرّخی) نے رباعی کے وزن میں قصیدہ کہا ہے، اور دوسروں نے بھی تھوڑا بہت یہ التزام توڑا ہے۔ چاروں مصرعوں میں آخر مصرع رباعی کی جان ہوتا ہے، اور اُسی کو زوردار بنانے کے لیے، تین مصرع بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ قدما اکثر چاروں مصرع ہم قافیہ رکھتے تھے، مگر پھر تیسرا مصرع قید قافیہ سے آزاد ہوگیا۔ اور اب عموماً یہی تعامل ہے کہ رباعی کا پہلا شعر مطلع اور دوسرا غیر مطلع ہوتا ہے۔ (ولی) کی (۲۶) رباعیاں دستیاب ہوئی ہیں، دوچار نموتناً لکھی جاتی ہیں:—

(۱)

اے! جیو دوعالم کا ترے مکھ پہ فدا
محتاج تری ذات سے سب شاہ و گدا
مجھ عاجز بے کس پہ نظر رحم سے کر
اے منظرِ ہر ناظر و منظورِ خدا

(۲)

مے خانۂ جگ کا جسے سر جوش کیا
اُس ہاتھ سے عالم نے قدح نوش کیا
اُس سیّد عالم کو جو دیکھا یکبار
یکبار گی عالم کو فراموش کیا

(۳)

یہ ہستی موہوم دِ سے مجکو سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کو نہ ہر گز کر بند!
آپس کو نہ کر خراب اے خانہ خراب

(۴)

رکھ دھیان کو ہر آن تو معبود طرف
رکھ سیس کو ہر حال میں مسجود طرف

معدوم کو موجود سے کیا نسبت ھے
اَولیٰ ھے کہ مائل ھوتو موجود طرف

(۵)

رکھتا ھوں میں دل میں آہِ جاں کاہ ھنوز
وہ شوخ نہیں اِس سے ھے آگاہ ھنوز
نجھہ غم سے ھے گرچہ چشم پُرآب و لے
سینے میں بجا ھے آتش آہ ھنوز

مثنوی | نظم کی تمام اصناف میں مثنوی ایک خاص حیثیت رکھتی ھے ، اِس کی وسعت، اِس کی ھمہ گیری، اور اِس کے فوائد، سب سے زیادہ اور سب پر حاوی ھیں - جذبات انسانی ، مناظر قدرت ، تاریخی واقعات، جس خوش اسلوبی اور روانی سے مثنوی میں سما سکتے ھیں، اُن کی اُتنی گنجائش کسی صنف سخن میں نہیں - زندگی کے تمام سوانح، رزمیہ ھوں یا تاریخی ، عشقیہ ھوں، یا اخلاقی ، فلسفیانہ ھوں یا افسانہ، غرض کہ تخئیل کی کھپت مثنوی میں ھوتی ھے - اِس آسانی اور وسعت کا اصلی سبب یہ ھے کہ مثنوی میں بلحاظ قافیۂ وردیف ھر شعر جدا گانہ ھوتا ھے ، قصیدہ و غزل کی طرح ایک ھی قافیے پر اس کی بنیاد نہیں ھوتی- اشعار کی تعداد بھی محدود نہیں ، ایک سے ھزار بلکہ لاکھوں تک اختیار ھے- مثنوی کا (موجد) بھی (رود کی) ھی کو سمجھنا چاھیے-

قدیم سے اِس صنف سخن کے لیے چند بحریں مخصوص ھیں- موجودہ زمانے میں اگرچہ بعض اھل قلم نے دوسری بحروں میں بھی مثنویاں کہی ھیں ، مگر اب سے پہلے فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں جس کِسی نے مثنوی کہی ھے ، مقررہ سات بحروں سے الگ نہیں کہی - مثنوی کی بحروں میں، قصائد وغزلیات کا وجود تو عموماً آج تک ملتا ھے، مگر دوسری بحروں میں مثنوی نایاب سی ھے - شناخت کے لیے اُن مخصوص سات بحروں کے اوزان لکھے جاتے ھیں :-

(۱) ھزج مسدّس اخرب مقبوض محذوف:—
مفعول مفاعلن فعولن،
مثال (ع) اے درتنگ و پوے تو ز آغاز
(۲) سریع مسدس مطوی موقوف:—
مفتعلن مفتعلن فاعلات،
مثال (ع) ہست کلید درِ گنجِ حکیم۔
(۳) متقارب، مثمّن، مقصور:—
فعولن فعولن فعولن فعول،
مثال (ع) بنام جہاں دار جاں آفریں—
(۴) رمل، مسدس، مقصور:—
فاعلاتن فاعلاتن فاعلات،
مثال (ع) بشنو از نے چوں حکایت می کند۔
(۵) خفیف، مسدس، مقطوع:—
فاعلاتن مفاعلن فعلن،
مثال (ع) السّلام اے ائمّۂ اطہار۔
(۶) ھزج، مسدس، محذوف:—
مفاعیلن مفاعیلن فعولن،
مثال (ع) الٰہی غنچۂ امیّد بکشا۔
(۷) رمل، مسدس، مخبون:—
فاعلاتن فعلاتن فعلن،
مثال (ع) محتشم زادۂ از نخوت و جاہ

بعض صحیح روایتوں اور مشاھدوں سے پتہ چلتا ھے کہ شہادت گربلا کے بیان میں (دہ مجلس) (ولی) کی مثنوی کا نام ھے جس کی تاریخ اختتام اِس دیوان کے آخر میں درج ھوئی ھے۔ اِس روایتی مثنوی کے سوا موجودہ کُلیات میں صرف (۷۸) شعر مثنوی کے وزن میں دستیاب ھوے ھیں، اور اِسی مثنوی (۷۸ اشعار) کا تذکرہ مختلف تذکروں میں کیا گیا ھے، ھم نے اِن اشعار کو ترتیب مضمون کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ھے،

پہلے حصے میں مناجات اور حمد و نعت کے اشعار ہیں، دوسرا حصہ شہر (سورت) کے بیان میں ہے۔ ممکن ہے کہ حصۂ اوّل (دہ مجلس) کا ٹکڑا ہو، اور یہ قیاس اِس لیے ہوتا ہے کہ مثنوی کی تاریخ اِختتام بھی اِسی بحر میں کہی گئی ہے، نیز اسلوب بیان بتاتا ہے کہ کسی خاص کتاب کی تمہید ہے، اسباب تحقیق مسدود کیا، مفقود ہیں، اس لیے خیالی گھوڑے دوڑانے کے سوا اِس میدان میں اور کیا ہوسکتا ہے —

(سورت) کی تعریف میں جو مثنوی کہی گئی ہے، اگرچہ وہ بہت مختصر ہے، مگر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اِس کا قائل پختہ گو اور شاعرانہ مصوری سے اچھی طرح ماہر ہے۔ اسی مثنوی کے چند شعر یہاں لکھے جاتے ہیں:—

عجب شہروں میں ہے پُرنور اِک شہر
بلا شک ہے وہ جگ میں مقصدِ دھر

رہے* مشہور اُس کا نام (سورت)
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

کنارے اُس کے اک دریاے (تپتی)
کہ دنیا دیکھنے کو اُس کے تپتی

عجب قلعہ ہے واں ایک با قرینہ
انگوٹھی میں دُنا† کی جیوں نگینہ

نزک قلعے کے باڑا گھاٹ ہے واں
کہ دائم گُلرخاں کی ھاٹ ہے واں

رہے اُس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ واں ہوتا ہے ہر شام

کہاں ہے ساقی اخلاص انگیز؟
محبت کی کرے مے مجھ اُپر ریز

---

* (ن) اھے (ھے)   † دنیا

شرافت میں ھے یہ جیوں باب مکّہ
تو ھے سب ملک پر اِس کا جو سِکّہ
اگر* دیکھے ھیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا مُلک زرخیز
کہ اُس بھیتر کتے ایسے ھیں تُجّار
کہ قاروں کو نہیں اُن کے نزک بار
اِتی آتش پرستاں کی ھے بستی
سِکھے نمرود واں آتش پرستی
فرنگی اِس میں اتنے ھیں کُلہ پوش
عدداں جن کی گنتی کے ھیں بے ھوش
وھاں ساکن اِتے ھیں اهل مذهب
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب
اگرچہ سب ھیں وہ ابناے آدم
ولے بینش میں رنگا رنگِ عالم
بھری ھے صورت و سیرت سے (سورت)
ہر اک صورت ھے واں انمول صورت
ختم ھے امرداں پر رُو صفائی
ولے ھے بیشتر حسن نسائی
سبھا اِندر کی ھے ھراک قدم میں
چُھپا اِندرؔ سبھا کو لے عدم میں
کِشن کی گوپیاں کی نہیں ھے یہ نسل
رھیں سب گوپیاں وہ نقل' یہ اصل
ہزاراں اِس سبب شیدا ھیں بلبل
کہ واں ھے غنچۂ لب دائیما گُل
رھے واں عاشقاں کو عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

---

* اگرچہ

کسی کو نہیں نظر بازی بنا چین
کُھلے ھیں رات دن سب غُرفۂ نین
شہر بہیتر جو آوے نہان کا دن
ھندو* کی قوم کے اشنان کا دن

ھر اِک جانب دکھوں† ہیں فوج در فوج
تجلّی کے سمندر کی اُٹھے موج
نین کی بیٹھ کشتی پر تو اے پاک
یہ طَے کر سہج میں موج خطر ناک

میرباں ھوکے اے ساقیِ کوثر
کرم سے کشتیء مَے مجکو دے بھر
اپس کے لطف سے کر دے عطا مَے
جو اِس نشئے میں دریا کو کروں طَے

عبث باتاں سے بس کر اے (ولی) تو
نہ کر مقصد سے اپنے کاھلی تو

اِن اشعار سے تاریخی مذاق رکھنے والے سراغ لگاسکتے ھیں که (دورعالمگیر) میں شہر سورت کس تمدن، کیسے چال چلن اور کیسی مخلوق سے آباد تھا۔اور یہی مثنوی کے بیان کی اصلی تعریف ھے—

آخری تین شعروں سے یقین ھوتا ھے که یہ حصه بھی، کسی بڑی تالیف کا جزو ھے، کیا عجب ھے که (دہ مجلس) سورت کے قیام میں تصنیف کی ھو، اور جس طرح عام مصنفین کا دستور تھا که حمد و نعت و مناجات کے بعد، سببِ تالیف اور مقامِ تالیف کا اظہار کرتے ھوے خاص خاص تعریفیں بھی لکھ دیتے تھے، اِسی طرح ممکن ھے که یہ اشعار بھی اُسی سلسلے کی کڑیاں ھوں—۔

یہاں تک جناب (ولی) کی تمام اقسام نظم کا بالترتیب

---

* ھندو †دیکھوں

نمونہ دکھایا گیا اور ضمناً اُن متعلقات کی تشریح و تفصیل بھی موقع موقع سے ہوتی گئی، جن کے نہ ہونے سے سارے عنوانات و بیانات گنجلک رہتے - اب صرف دو چار خاص باتیں رہ گئی ہیں، جن کے بعد (تمت بالخیر) سمجھنا چاہیے - اُن بقیہ امور میں سب سے زیادہ یہ امر ثابت کرنا ہے کہ (ولی) فی الحقیقۃ (دکن) کے باشندے تھے، اور چوں کہ اُن کے کلام میں اس زمانے کی بول چال اور متروکات کا پتا نہ تھا اِس لیے اشد ضرورت ہے کہ تمام ایسے الفاظ کی فرہنگ بنادی جاے جس سے اجنبی کو مطلب سمجھنے میں آسانی ہو، ساتھ ہی اس کے جہاں جہاں انداز بیان اور کہنگی زبان کے نمونے پاے جاتے ہیں، اُن سب کا فرق اور سبب بتاکر آیندہ کے لیے یہ دقت مٹادی جاے کہ (ولی) کے کلام کا مطلب سمجھنے والے مفقود ہیں - یہ ممکن ہے کہ بُعد زمانی اور لفظی متروکات کی وجہ سے بعض الفاظ کا مفہوم کسی کی سمجھ میں نہ آسکے، مگر یہ خلاف قیاس ہے کہ اُس علمی زمانے کے قادرالکلام شاعر کو غلط گو مان لیاجاے اور کسی ناقل نا عاقل کو اُس کی کم سوادی سے اصلی ملزم نہ ٹھیرایا جاے، راقم حروف کو اکثر قلمی نسخے اِس دیوان کے ایسے ملے ہیں جو حساب نویس کایستھوں اور متصدیوں کے نقل کردہ ہیں، جن میں بکثرت عربی، فارسی املا کی صریحی غلطیاں موجود ہیں، اس یقینی قیاس پر دوسری فروگزاشتوں کو بھی "چوں مدبحساب اندر" کیوں نہ سمجھاجاے —

ولی یقینی دکنی تھے | یہ گفتگو اس سے پہلے عنوان وطن میں چھیڑی جاچکی ہے مگر وہاں (ولی) کے صرف دو ایک شعر اور بعض تذکروں کی تلخیص کے سوا مزید شہادت فراہم نہیں کی گئی - اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اِس جگہ (دیوان ولی) سے ایسے الفاظ منتخب کیے جاتے ہیں جو (دکن) کے سوا دوسرے کسی صوبے میں بولے

نہیں جاتے —

جو حضرات ملک دکن کی سیر کیے ہوے ہیں اور جنھوں نے حیدرآباد اور اضلاع دکن میں رہکر خاص و عام کی گفتگوئیں سنی ہیں اور ساتھہ ہی اُس کے وقتاً فوقتاً ہند کے دوسرے صوبوں میں گھومے ہیں وہ تصدیق کریں گے کہ یہ الفاظ و محاورات اور ایسی ترکیبیں تنہا صوبۂ دکن کی بول چال ہیں —

بارھویں صدی ہجری کے وسط و آخر میں جو شعراء گزرے ہیں اور جن کا شباب بوڑھے (ولی) کے بعد شروع ہوا ہے اُن دکنی سخن گویوں نے بھی اپنے ملکی محاورات کا استعمال کیا ہے، مگر (ولی) سے بہت کم، اِس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اُن متعاقبین کے زمانے میں (دلّی) کی زبان اور خاص خاص محاورات و متروکات کا اثر عام ہوچکا تھا، بخلاف عہد (ولی) کے کہ اُس وقت اُن کو صرف اپنی دیسی زبان سے علاقہ تھا، چناں چہ ایسی متعدد غزلیں (ولی) کے دیوان میں موجود ہیں، جن سے اُس دکنی زبان کی ترجمانی کا حال کُھلتا ہے جو (ولی) سے پہلے (نصرتی) وغیرہ بول گئے ہیں-اُن غزلوں کی بندشیں اور اُن محاورات کی بہتات کسی غیر دکنی کے کلام میں نہیں ہوسکتی- (سورت) یا (احمدآباد) کا باشندہ تفریحاً دوسرے صوبوں کے روز مرہ کی نقالی کرسکتا ہے، مگر کہیں کہیں، نہ کہ بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک ہر غزل، ہر قصیدے، ہر مثنوی میں اُن الفاظ کو بولتا چلا جائے، جو اُس کی مادری زبان میں داخل نہیں-اور اگر ایسا کوئی کرسکتا ہے تو آنے والی نسلیں ہرگز ایسے شاعر کو اُس ملک سے جدا نہ سمجھیں گی جہاں کے محاورات اُس نے لکھے ہیں- (ولی) کے دیوان میں ٹکسالی یعنی (شاہجہان‌آبادی) اُردو کے نمونے بھی بافراط موجود ہیں مگر چونکہ ہر غزل اور ہر صنف سخن میں جا بجا دکنی لب و لہجہ اور ترکیب موجود ہے، کوئی

مبصّر اُس کو شاہجہان آبادی اُردو نہیں کہہ سکتا - ردیف الف میں مسلسل (۴) غزلیں ایک ایسی ردیف اور ترکیب میں لکھی گئی ہیں جن کے صحیح معنی و مفہوم (دہلی) و (لکھنؤ) کے باشندے نہیں سمجھہ سکتے - اُن غزلوں کو پڑھکر کوئی یقین نہیں کرسکتا کہ "مفلسی سب بہار کھوتی ہے" کہنے والا ایسا کہنے گا - لکھتے ہیں :-

کتاب حسن کا یو مکھہ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرع سے اِس کا ابتدا دستا
تو اب ہے جو سینہ* شاد دستا
مطلب ہے کہ بامراد دستا
جو تل تجھہ مکھہ کے کعبے میں مجھے اسود حجر دستا
زنخداں میں ترے مجھہ† چاہ زمزم کا اثر دستا
طاق ابرو مجھے حرم دستا
محرم اُس کا عرب عجم دستا

اس (دستا) کو دیوان ولی کا مقابلہ کرتے وقت بعض احباب نے کاغذ کا (دستا) سمجھا اور بہت دیر تک اپنے خیال کی تائید میں معنی پہناے گئے، مگر جب کسی طرح جوڑ نہ لگا تو اِس خیال سے ہٹنا پڑا، (دستا) بکسر دال نظر آیا کا مترادف ہے، اِس کا مصدر پرانی بھاشا میں (دیسنا) (بیاے معروف) ہے، (ولی) کے دیوان میں اِس کے مشتقات (دسا، دسے) اکثر مستعمل ہوے ہیں، بعض دیہاتی گنواروں سے کہیں کہیں صوبۂ متحدہ آگرہ و اودہ میں بھی اِس مصدر کو بتغیر تلفظ سناگیا ہے—

ایک غزل کا شعر ہے:-

تجھہ قد و قامت اگے سرو ہوا سر نگوں
تجھہ سے رواں سرو اگے سرو کو شل (بولنا)

---

* دل

یہ(بول کے بولنا) خاص دکنی روز مرہ ہے، کہا لا یخفی علی السائر۔
دوشعر اور سنیے :—

ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھاں اپنی
تو بیگی آکہ تجھہ بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا
تمہیں ملنے سے اپنے گر سہاگن ناکرو گے مجھہ
توجُوڑا کھگری کا ہور کریلا دھار کرنا کیا

اِس غزل کی ردیف بھی دکنی لہجے کا پتا دے رہی ہے (بیگی) جلدی کے معنی میں خاص وہاں کی بولی ہے، (کھگری، جُوڑا) اور (کریلا دھار) جُوڑے اور چوٹی کی خاص بناوٹ اور وضع کو صوبۂ دکن میں کہتے ہیں —

بالاستیعاب دیوان کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بہت سی بول چال اور بندشیں ایسی ہیں جن کا اثر ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں نہیں، یہ الفاظ جہاں جہاں دیوان میں آے ہیں، التزام کیا گیا ہے کہ اُن کے تحت میں موجودہ محاورے کی مطابقت سے معنی لکھہ دیے جائیں، نیز جدا گانہ فرہنگ بھی مزید تشریح کے ساتھہ بنادی گئی ہے۔ اور جہاں تک اصلی معنی و مفہوم تحقیقات سے دریافت ہوسکے ہیں عام فہم اُردو میں جا بجا لکھہ دیے گئے ہیں، جہاں عدم واقفیت سے مجبوری نظرآئی ہے، اُس کو آیندہ تحقیقات پر چھوڑ دیا ہے۔ (نکو) نہیں کی جگہ (باتاں، لوگاں، پلکاں) اور اِس قسم کی ہر جمع خاص دکنی روز مرہ ہے۔ (تجھہسار، تجھہ سری) یعنی (تجھسا) یا (تیراسا)(کنے)،پاس کی جگہ اور (ہور) (با خفا و اظہار واو) بجاے اور پنجاب وغیرہ میں سنا جاتا ہے، مگر دکن کا عام محاورہ ہے غرض کہ ایسے سیکڑوں ثبوت ہیں، جو (ولی) کے (دکنی) ہونے پر شاہدعادل ہیں —

ولی کے هم نام اور اُن کا خلط ملط۔

باهم ایک دوسرے کا هم نام هونا کوئی نئی اور عجیب بات نہیں، مگر اشتراک نام کے ساتھه فن کا مشترک اور حالات کا غیر منضبط هونا اخلاف کو بہت متردد بنا تا هے - (ولی) کے متعلق جہاں بات بات میں بیسیوں اختلافات هیں، وهاں ایک گڑ بڑ یه بهی هے که شرکت اسمی کی وجه سے اُن کا کلام دوسروں کے ساتھه اور دوسروں کا اُن کے ساتھه بعض بدمذاقیوں سے منسوب کردیا گیا هے - اس کا سبب کچھه تو یه هے که دو مختلف کلاموں پرپورا عبور نه هونے سے امتیاز مذاق نہیں کیا جا سکتا اور خفیف سی یکسانی دهوکا دے کر یقین دلادیتی هے که یه شعر فلاں شاعر کا هے - مثلاً یه جان لیا هے که (ولی) دوسو برس پہلے کا شاعر هے اور اُس کے کلام میں نامانوس اور اجنبی، پرانے الفاظ زیادہ مستعمل هوتے هیں، اب جہاں کوئی غیر معروف لفظ کسی کلام میں نظر پڑا اور قائل کا نام نه معلوم هوا تو قیاس کرلیا گیا که یه (ولی) کا شعر هے — دوسرا بڑا سبب متقدمین کے صحیح حالات کا موجود نه هوناهے، اِس اختلاط و اختلاف کی یه نوبت پہنچی هے که ایک باخبر صاحب قلم کا یه خیال سنا گیا که (ولی دکنی) سے پہلے ایک (ولی) اور بهی گزرے هیں اور وہ بهی ریختہ گوئی میں مشاق تهے، اُن متقدم (ولی) کا وطن (بیجاپور) بتایا جاتا هے —

یه اور اس قسم کے دوسرے اخبار تاریخی شہادت کے سوا کوئی ذریعۂ یقین نہیں رکھتے، اگر ایسا هے که همارے (ولی اللہ) سے پہلے بهی کوئی ریختہ گو (ولی) گزرے هیں تو کسی کو انکار نہیں هوسکتا، اس تجزیۂ و تصدیق سے پہلے تمام تذکروں کی تحقیقات پر نظر ڈالنی چاهیے، اُس کے بعد جو بات قرین قیاس هوگی، ماننی پڑے گی - جس قدر تذکرے راقم حروف کو دستیاب هوے هیں، اُن کا اقتباس

حسب ذیل ھے :—

(۱) (ولی) تخلص میرزا محمد ولی نام، متوطن شاہ جہاں آباد کے، بھتیجے ھیں شاہ اسرار اللہ صاحب ارشاد کے۔علی ابراھیم خاں مرحوم نے "گلزار ابراھیم" میں لکھا ھے احوال اس خجستہ کردار کا کہ جوان آزاد حال اور دوست ھے اس خاکسار کا - سنہ (۱۱۹۴) گیارہ سو چورانوے ھجری میں بلدۂ (مرشد آباد) کے اندر جاے قرار رکھتے تھے، اور بیشتر شغل اشعار، زبان ریختہ میں اُنھوں نے بہت کچھہ کہا اور دیوان بھی اُن کا منتظم ہوا ھے - یہ منتخب افکار اُس ستودہ اطوار کا ھے:- (گُلشن ھند)

نشۂ مے سے مرا پژمردہ دل گلشن ھوا
یہ چراغ مردہ فیض آب سے روشن ھوا

آہ کا اُس کو کچھہ اثر نہ ھوا
میرے اِس نخل میں ثمر نہ ھوا

کیا تھنا اُس شکر لب سے تو رکھتا ھے (ولی!)
ھوگیا فرھاد کا شیریں سے آخر کام تلخ

چاھے کیوں کر نہ یہ جی تن سے نکل جانے کو
پھر نہ آیا جو گیا اُس کی خبر لانے کو

ھجر کی، مار ھی ڈالے ھے شب تار مجھے
کب دکھاوے گا خدا صبح رخ یار مجھے

جس جگہ عشق، رخش تاختہ ھے
وھاں رستم حواس باختہ ھے

نیم نگہ نے تری قتل کیا اِک جہاں
یار مرے مت کہیں بھرکے نظر دیکھنا

زندگی کی اُسنے کچھہ لذت (ولی) جانی نہیں
جس کے دل میں درد عشق دلبر جانی نہیں

اِن بزرگ کا حال ڈاکٹر (فیلن) نے "طبقات شعراے ھند" کے طبقۂ چہارم میں لکھا ھے، یہ تذکرہ "دی تاسی" سے ترجمہ

کیا گیا ہے- نیز نواب مصطفیٰ خاں (شیفتہ) نے (گلشن بیخار) میں، اور نساخ نے (سخن شعرا) میں، اور باطن نے (گلستان بیخزاں) میں گلشن ھند کا خلاصہ درج کیا ہے—

(۲) (سخن شعرا) میں نساخ نے پانچ ولیوں کا ذکر کیا ہے، (۱) ولی دکنی، (۲) ولی دھلوی ثم مرشدآبادی، جن کا ذکر ابھی گزرا - اِن کے بعد (شیخ ولی محمد، ولی) رفیق و مصاحب نواب بہادر جنگ والی بہادر گڑہ شاگرد (نصیر)۔ اور (مولوی اللہ جان، ولی) باشندۂ دھلی، شاگرد مرزا نوشہ (غالب)، اور (علی محمد خاں، ولی) باشندۂ لکھنؤ، شاگرد نواب ظفر یاب خاں راسخ کا مذکور ہے، جن سے زمانۂ (ولی) دکنی کا کوئی تعلق نہیں - (۳-ولی رام، ولی) - قوم کایستھ سکنۂ شاہ جہاں آباد جو شاہ زادۂ (داراشکوہ) کے مشیر خاص تھے اور علم عربی و فارسی اور ھندی میں مداخلت تمام رکھتے تھے، چنانچہ اُن کے شعر ھر زبان میں ملتے ھیں، اور صوفی صافی مذھب تھے، اُن کو اول شاعر اُردو زبان کا حضرت (جوھر) نے لکھا ہے اور عجب نہیں کہ ایسا ھی ھو، کیوں کہ اُن کے کلام سے ابتدائی حالت اِس شاعری کی معلوم ھوتی ہے اور جو (ولی گجراتی) موجد شعر اُردو کا مشہور ہے، سو اُس کا موجد ھونا تحقیقات سے ثابت نہیں، مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اُس زبان کا ھو-(ولی رام) کے یہ تین شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ھیں، جو ڈھائی سو برس اول کی اُردو کے ھیں :-

(آثارالشعرائے ھنود)

تو سہماں آمدی اینجا شدی خود خانۂ خاوند
تو اپنے آپ کو بھولا کسی کو نا پچھانا ہے*

شراب سرخ سی نوشی، اجل کردی فراموشی
مروں کو دورمت سمجھو عجب یہ تک بہانا ھے

---

* پہچانا

قبا ؤ چہرۂ رنگیں ھمہ از تن تو بکشایند
دھیں گے* کفن کی چادرجو تیرا خاص بانا ھے

مسطورۂ بالا انتخاب نے کہیں (ولی ' بیجا پوری) کا پتا نہیں بتایا' ممکن ھے کہ شاہ جہاں کے زمانے میں شاھزادگان شاھجہانی کی آمد و رفت نے اِن (ولی رام) کو بھی بیجاپور تک پہنچا دیا ھو ' اور کسی تذکرے یا یاد داشت میں اِس کا ذکر یا نام آگیا ھو اس بناپر ان ولی کو بیجاپوری کسی نے لکھہ دیا ھو تو عجب نہیں - کیونکہ (ولی رام) کا سرکار دارا شکوہ سے وابستہ ھونا ثابت ھے —

مرشد آبادی (ولی) میرزا رفیع (سودا) کے معاصر تھے اور جتنے اشعار تذکرۂ گلشن ھند میں درج ھیں اُن سے کسی طرح کسی اجنبی کو بھی اشتباہ نہیں ھوسکتا کہ یہ (ولی دکنی) کا کلام ھے - (ولی رام) کا حال تذکرۂ آثار الشعراے ھنود میں لکھا ھے - یہ تذکرہ دیبی پرشاد (بشاش) ساکن قدیم بھوپال ' حال وارد اجمیر (مارواڑ) کا مرتبہ ھے ' جو سنہ (۱۸۸۵) اٹھارہ سو پچاسی عیسوی میں دھلی کے مطبع رضوی میں چھپا ھے —

اس تخلص (ولی) کے کئی بزرگ فارسی گو بھی گزرے ھیں جن میں (ولی رام) بھی شامل ھیں - تذکرۂ (یدبیضا) میں میر (آزاد) بلگرامی نے (ولی) دشت بیاضی (متوفی سنہ ۹۹۹ ھ) کے بعد ان ھندو (ولی) کا ذکربھی کیاھے ' لکھتے ھیں : — "از قوم ھنوداست' از جملۂ منشیان سر کار (دارا شکوہ) بودہ و باثر صحبت و تربیت ملا شاہ (بدخشی) باصطلاحات صوفیہ آشنا شدہ ' چنانچہ جزو اشعارش از مثنوی وغیرہ در رنگ تصوف بنظر آمدہ' اگرچہ شاعریت او رتبۂ ندارد ' اما بعض سخنانش خالی از خیالے نیست" —

* دینگے

اس تصدیق کے بعد حسب بیان (بشاش) وہ ریختہ گوئی بھی کرتے ہوں تو عجب نہیں اور زمانے کے لحاظ سے دس پانچ برس پہلے (ولی دکنی) سے گزرے ہوں تو ممکن الوقوع ہے، مگر نمونۂ کلام بتاتا ہے کہ اُس وقت تک (دلّی) میں ملمع سازی کے سوا ٹکسالی اُردو کا سکہ نہیں چلا تھا - بہر حال راقم حروف کی تحقیق میں مذکورۂ بالا اسما کے علاوہ دوسرا ریختہ گو (ولی) ثابت نہیں ہوا اور اگر کوئی احمد آبادی یا بیجاپوری گزرا ہے تو بقول مرزا غالب:

"ہے (ولی) پوشیدہ اور کافر کھلا"

دکنی اور دھلوی غزلوں کا تقابل

اگر چہ فی نفسہ مضامین کی خوبیاں ہی شعر و سخن کی قدر بڑھاتی ہیں، مگر عام رجحان کے لیے ہر کلام کی نمود، نام سے وابستہ ہوتی ہے - ایک ناواقف کے سامنے اگر بغیر نام بتائے کسی کا کلام پڑھا جائے تو اُس کی وقعت اُتنی نہیں ہوتی، جتنی نام جاننے کے بعد ہوا کرتی ہے - عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک نام برآوردہ کے قلم سے نکلی ہوئی معمولی تصنیف بھی غیر معمولی اشاعت پا جاتی ہے اور غیر معروف اہل قلم کی جاں کاہ محنت داد تک سے محروم رہتی ہے—

اس گفتگو سے غرض یہ ہے کہ (ولی) کی کہنگی مذاق اور عدم مزاولت کلام سے سننے والے اُن کے اشعار کو بلحاظ اخلاق ادب محض تبرّک سمجھتے ہیں اور اُس زمانے کی چند سست بندشوں کو مد نظر رکھتے ہوئے "اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ اِنھیں کچھ نہ کہو"- کہکر دیوان کو بالاستیعاب نہیں دیکھتے، اِس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ دور عالمگیر کی اُردو ہمارے لیے اجنبی ہے، مگر یہ غلط ہے کہ وہ صحیح اور قابل قدر نہیں —

(ولیؔ) کی عمر کا قریب قریب سارا حصہ دکن و گجرات

ھی میں گزرا ھے اس لیے بہت ممکن تھا کہ اُن کے تمام اشعار (نصرتی) وغیرھم کی طرح از سر تا پا دکنی محاوروں کا لباس پہنے ھوتے - لیکن اھل نظر دیکھیں گے کہ عالمگیری اُردو کا جو اثر شاھجہاں آباد میں تھا وھی اورنگ آباد و احمدآباد میں پایا جاتا ھے - بلکہ بعض وہ محاورات و الفاظ جن کا وجود اب تک دکن میں موجود ھے' اُس زمانے کی اُردوے شاھجہانی میں بھی پاے جاتے ھیں —

اِس یکرنگی و مساوات کا ثبوت ذیل کے نمونوں سے ملے گا - چوں کہ (ولی) کا ایسا ھم عمر و ھم عہد دلی میں نہیں ملتا' جس نے (ظہوری و فیضی) یا (میر و مرزا) اور (ناسخ و آتش) کی طرح ایک ساتھہ ایک وقت میں مشق سخن شروع کی ھو' اِس لیے اُن اساتذہ سے تقابل کیا جاتا ھے جو (ولی) کے آخری اور دلی کے دور اولین میں نامور ھوے ھیں - ایسے مشاھیر میں اِس جگہ (شاہ مبارک آبرو) اور شاہ (حاتم) کو پیش کیا جاتا ھے - ان بزرگوں نے اکثر غزلیں (ولی) کی ھم طرح کہی ھیں' دو چار نمونے درج کیے جاتے ھیں' جن سے اگر تخلص الگ کر دیا جاے تو عام مذاق کو اِن دھلوی اور دکنی اشعار میں امتیاز نہیں ھو سکتا :—

آبرو

مست دل ھے مدام تجھہ لب کا — جام صہبا ھے نام تجھہ لب کا
دل کے غنچوں کو کھول جب دیکھا — شوق پایا تمام تجھہ لب کا
مہر لبہا ھوا حلاوت سے — حرف گویاں کو نام تجھہ لب کا
(آبرو) آب زندگی سے لذیذ — جان لیتا ھے جام تجھہ لب کا

ولی

روح بخشی ھے کام تجھہ لب کا — دم عیسیٰ ھے نام تجھہ لب کا
حسن کے خضر نے کیا لبریز — آب حیواں سے جام تجھہ لب کا

غرق شکر ہوے ہیں کام و زباں — جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا
سبزۂ و برگ لالہ رکھتے ہیں — شوق دل میں دوام تجھ لب کا

ہے (ولی) کی زباں کو لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

آبرو

جو کہ محرم ہے عشق بازی کا — دل سے عاشق ہے جاں گدازی کا
ہر گدا گوشۂ قناعت میں — شاہ ہے ملک بے نیازی کا

ولی

شغل بہتر ہے عشق بازی کا — کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام — ذکر اُس زلف کی درازی کا

آبرو

اب تلک کھینچ کھینچ جور و جفا — ہر طرح دوستی نبا ہی ہے
طور کیا پوچھتے ہو کافر کا — شوخ ہے، بانکا ہے، سپاہی ہے
(آبرو) کیوں نہ ہو رہے خاموش — درد کہنے کی یاں مناہی ہے

ولی

تجکو خوباں میں بادشاہی ہے — سر اُپر سایۂ الہٰی ہے
قتل عشاق پر بندھی ہے کمر — غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے
تو خطاں کی طرف نہ جا زاھد! — زاھد و تقویٰ کی واں مناہی ہے
عشقبازاں میں ہے (ولی) ثابت — طالب گل رخاں کماہی ہے

دوچار اشعار ایسے بھی لکھے جاتے ہیں، جن میں بعض محاورات دکن اور بکثرت (ولی) کا انداز بیان موجود ہے:—

سخن سنجاں میں ہیگا (آبرو) آج
نہیں شیریں زباں (شاکر) سری کا

ان لباں کو یقین مصری جان
راست کہتا ہوں اِس میں مت شک کر

برہ کی راہ میں جو گئی گرا سو پھر نہ اُٹھا
قدم پھڑا نہیں یاں آکے دستگیروں کا

لائی ھے جب سے بات چمن کی زباں اُپر
رنگیں ھوا ھے تب سے بیاں عندلیب کا

سفارش سے سراسر کش نپت بیزار ھوتا ھے
زیادہ ضد پکڑنا باعث آزار ھوتا ھے

بڑھے ھے دن بدن تجھہ مکھہ کی تاب آھستہ آھستہ
کہ جیوں کر گرم ھووے آفتاب آھستہ آھستہ

جلتے تھے تجکو دیکھہ کے غیر انجمن میں ھم
پہنچے تھے رات شمع کے ھوکر برن میں ھم

آتی ھے اُس کی بو سی مجھے یاسمن میں آج
دیکھی جو ھے اُداسی سجن کے بدن میں ھم

کیوں کر نہ ھووے کلک ھمارا گھر فشاں
کرتے ھیں (آبرو) جو تخلص سخن میں ھم

پریشاں ترھے تیری زلف سے احوال عاشق کا
سیہ دونا ھے آنکھوں سے یہ ماہ و سال عاشق کا

ترے رخسار سیمیں پر جو مارا زلف نے کنڈل
لیا ھے چھین یارو اژدھا نے مال عاشق کا

ولی

کیا مجھہ عشق نے ظالم کو آب آھستہ آھستہ
کہ آتش گل کو کرتی ھے گُلاب آھستہ آھستہ

ادا و ناز سے آتا ھے وہ روشن جبیں گھر سے
کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آھستہ آھستہ

جیوں گل شگفتہ روھیں سخن کے چمن میں ھم
جوں شمع سر بلند ھیں ھر انجمن میں ھم
ھم پاس بات آکے (نظیری) کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ھم
دو جگ ھوے ھیں دل سے فراموش اے (ولی)
رکھتے ھیں جب سے یاد سری جن کی من میں ھم
تری زلفاں کا ھر تار سیہ ھے جال عاشق کا
پریشاں جس کے دیکھے سے ھوا احوال عاشق کا
(ولی) یہ مصرع رنگیں ھوا ھے ورد جان و دل
فدا ھے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

حاتم

یار کا مجکو اس سبب ڈر ھے
شوخ ظالم ھے اور ستمگر ھے
دیکھہ سرو چمن ترے قد کو
خجل ھے، پا بگل ھے، بے پر ھے
حق میں عاشق کے تجھہ لباں کا بچن
قند ھے، نیشکر ھے، شکر ھے
کیوں کہ سب سے تجھے چھپا نہ رکھوں
جان ھے، دل ھے، دل کا انتر* ھے
مارنے کو رقیب کے (حاتم)
شیر ھے، ببر ھے، دھنتر ھے

ولی

مکھہ ترا آفتاب محشر ھے
سوز اُس کا جہاں میں گھر گھر ھے

---

* بھید

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شہد و شکّر ہے

اے (ولی) کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے

رگ جاں سے ہوا ہے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ہے

قد سے تیرے کبھی نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ہے

حاتم

کاملوں میں یہ سخن مدت سے مجکو یاد ہے
جگ میں بے محبوب جینا زندگی برباد ہے

بندگی سے سرو قد کی یک قدم باہر نہیں
سرو گلشن بیچ کہتے ہیں مگر آزاد ہے؟

بے مدد زلفوں کے اُس کے حسن نے قیدی کیا
صید دل بے دام کرنا صنعت اُستاد ہے

خلق کہتی ہے بڑا تھا عاشقی میں کوہ کن
تجھہ لب شیریں کی حسرت میں ہر اِک فرہاد ہے

دل نہاں پھرتا ہے (حاتم) کا نجف اشرف کے گرد
گو وطن ظاہر میں اُس کا شاہجہان آباد ہے

ولي

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بیداد ہے

کیوں نہ ہو فوّارۂ خون جوش زن رگ رگ ستی
ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فصاد ہے

حرف شیریں اُس ستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
اہل معنی کی زباں کیا تیشۂ فرہاد ہے
اِک گھڑی تجھ ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
مونس و دمساز میری آہ ہے' فریاد ہے
سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے (ولی)
باوجود خود نمائی کس قدر آزاد ہے

اِن چند غزلوں کے دیکھنے سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ شاہجہاں آبادی مستان سخن کے دور اولیں میں بھی اُسی کشید اول کا ساغر چل رہا ہے جس کو (ولی) سے پیر مغار کے متبرک ہاتھوں نے بھرا تھا—

متروکات ومحاورات کے لحاظ سے یہ رنگ کم و بیش پون صدی تک چھایا رہا اُس کے بعد اگرچہ بعض بعض پرانے الفاظ مجددین طبقۂ دوم نے استعمال میں رکھے' مگر طرز ادا اور شان تخیل ایسی دلچسپ و بلند پیدا کی جن کی نظیر اِس وقت تک نظر نہیں آتی - خصوصاً میر تقی (میر) اس شعر بازی میں سب سے میری تسلیم کیے جاتے ہیں اور حقیقت میں میر صاحب کے متعلق (ناسخ) و (غالب) کا حسن اعتقاد سب کے لیے استناد ہے (ع) '' آپ بے بہرہ ہے جو معتقد میر نہیں '' میر تقی (میر) اور ولی اللہ (ولی) کا مقابلہ جوان اور بوڑھے کی کشتی سے کم نہیں پھر بھی دونوں کی ہمطرح ایک ایک غزل کے چند شعر لکھکر دکھایا جاتا ہے کہ میر صاحب کے الفاظ کا کس بل' بیان کاسڈول پن' خیالات کی زقندیں' نوجوان پہلوانوں کی طرح ہیں' مگر اُستادوں کے اکسٹھویں پیچ کی طرح (ولی) نے بھی اپنے فضل تقدم کا رکھہ رکھاؤ مد نظر رکھا ہے —

میر

منہ دھونے اُس کے آتا تو ہے اکثر آفتاب
کھاویگا آفتابہ کوئی خود سر آفتاب

سر صدقے تیرے ہونے کی خاطر بہت ہی گرم
مارا کرے ہے شام و سحر چکر آفتاب

اُس رخ کی روشنی میں نہ معلوم کچھہ ہوا
مہ گم کدھر ہوا ہے، گیا کیدھر آفتاب

نازک مزاج ہے تو، کہیں، گھر سے مت نکل
ہوتا ہے دو پہر کے تئیں سر پر آفتاب

روشن ہے یہ کہ خوف ہے اُس غصہ ور کا (میر)
نکلے ہے صبح کا نپتا جو تھر تھر آفتاب

ولی

کیا ہوسکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب
تجھہ حسن کی اگن کا ہے یک اخگر آفتاب

دیکھا جو تجکو آپ سے روشن جہان میں
شرموں لیا نقاب. زریں سر پر آفتاب

گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول
تجھہ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب

تجھہ مکھہ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
پنہاں ہو ہر نظر ستی جوں شپّر آفتاب

جگ میں (ولی) سو کس کو برابر گِنے ترے
ذرے سے ہے نزیک ترے کمتر آفتاب

---

* فارسی میں آفتابہ یا آفتاب خوردن متاثر ہونے اور رنج و تعب کھینچنے کے موقع پر مستعمل ہے، اُسی کا ترجمہ ہے۔ باقی تلازمۂ آفتابہ و چلمچی، معمولی بات ہے—

محاورات قدیم اور غلط الفاظ کا استعمال

(ولی) کے انتقال کو آج (۱۸۳) برس گزر چکے، اِس وقت جو لوگ اُن کی بول چال اور لفظی استعمالات پر معترض ہوتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں، ایک (اُردو) ہی نہیں، ہر زبان کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے، کسی زبان کو لے لیجیے اور سو برس بعد کی زبان سے اُس کا مقابلہ کیجیے، الفاظ، ترکیب اور حرکات میں زمین و آسمان کا فرق نظر آے گا۔ فارسی میں (رودکی) سے (فردوسی) بلکہ (نظامی) تک جن الفاظ کا استعمال بے تکلف روا تھا، اُن کا پتا سعدی، راجو، حافظ کے کلام میں نہیں —

(رودکی) نے (انار) کو (نار) باندھا ہے اور (دانے) کی تصغیر (دانککے) لکھی ہے، جو اُن کے بعد متروک الاستعمال ہے:-

زلف ترا جیم کہ کرد آں کہ او   خال ترا نقطۂ آں جیم کرد
از دھن تنگ تو گویا کسے   (دانککے نار) بد و میم کرد

(فردوسی) کا شعر ہے:-

جوانیش را خوے بَد یار بود   (ابا) بد همیشه به پیکار بود

(دقیقی) کہتے ہیں:

درفشان بسیار افراشته   سر نیزها زابر بگزاشته

(نظامی) سمرقندی کا مقولہ ہے:

بسا (کاخا) کہ محمودش بناکرد   کہ از رفعت همی بامه ندا کرد

پھر (دقیقی) کہتے ہیں:

چناں شد ز بس کشته آں رزم گاه
کہ بروے نہ (تانست) رفتن نگاه
لب و یاقوت رنگ و نالۂ چنگ
مئے خوں رنگ و کیش (زردهشتی)

(عنصری) کا قول ہے:

کسیے کہ زندہ بماند است ازاں هزیمستاں
اگرچه (تنش) درست است هست چوں بیما

اِن اشعار میں نشان دیے ہوے الفاظ کو دیکھنا چاہئے کہ ابا (با) بزیادتیء الف اور درفشان باعلان نون کہا گیا ہے اور نتوانست کی جگہ (نہ تانست) زردشت کو (زردہشت) اور کاخ کو (کاخا) اور تنش (بفتح نون) کو (تنش) بسکون نون لکھا ہے- اسی طرح جا بجا ملتان (شہر) کو (مولتان)، پر کو پرّ زاغ باندھا ہے - یہ اُس زبان کا حال ہے جس کی تربیت و نگہداشت ابتداے عہد سے شباب، بلکہ کہولت تک خلفاے عباسیہ اور شاہان مغلیہ کی آغوش سلطنت اور سایۂ دولت میں ہوئی ہے - اُس کے مقابل وہ منتشر اور بازاری زبان جو شکم پری کی ضرورتوں اور مجبوریوں سے اجنبیوں کی منہ بولی بیٹی بنی ہو، فارسی داں شعراے ہند کی نقل مجلس رہی ہو اور جس کو کبھی اپنے اصلی وارث سلاطین کی حضوری نصیب نہ ہوئی ہو کیا پنپ سکتی ہے اور کس طرح اپنی فصاحت و سلاست کا ثبوت دے سکتی ہے- یہ بھی سلطنت برطانیہ کی برکت ہے کہ آج ہم اس روانی سے اُردو بول رہے ہیں ورنہ خدا جانے کب کی پہاڑی بولیوں کی طرح نیست و نابود ہو گئی ہوتی - اب سے پچاس برس پہلے تک جب کہ (عود ہندی) اور (اُردوے معلاے غالب) جیسی دل آویز و سلیس اُردو پیدا ہو گئی تھی، عموماً ہندوستان کے پڑھے لکھے روز مرہ کی باہمی خط و کتابت فارسی میں کیا کرتے تھے، بلکہ آج بھی ہمارے اطباے یونانی جو اپنے بیماروں سے اُردو میں بات چیت کرتے ہیں اور نسخے کی ترکیب استعمال بھی اُردو ہی میں بیان فرماتے ہیں، جب نسخہ لکھکر دیتے ہیں تو اُس میں وہی آمیختہ و بیخہ و ریختہ کا آموختہ دہرایا جاتا ہے - چشم بدور ابھی ایسے لوگ موجود ہیں اور خدا تا دیر اُن کو سلامت رکھے جو اُردو کی ترکیبوں اور قواعد سے با وجود عربی و فارسی دانی کے محض نا آشنا ہیں اور اُن کو (آبرو) و (حاتم) اور (میر و میرزا) کی پرانی

اُردو کے استعمال پر ذرا بھی اچنبا نہیں ہوتا ، اگر ٹوکا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اُردو ہے جس کا مطلب بالفاظ دیگر یہ ہوا کہ اُردو میں غلط سلط سب استعمال جائز ہے۔ اِس زمانے تک اُن بوسیدہ خیالات کا تازہ رہنا بغیر کسی سبب کے نہیں ہو سکتا، وہ سبب یہی ہے کہ اُردو کی ابتدا عموماً معمولی بازاری لوگوں سے ہوئی اور ایک مدت مدید تک اُنہیں کے دماغوں، اُنہیں کی زبانوں میں گھومتی پھرتی رہی، جب پڑھے لکھوں نے تھوڑا بہت منہ لگایا تو وہی الفاظ جن حرکات و تراکیب سے بازاریوں کی زبانوں پر جاری تھے، صحیح سمجھے گئے اور ایک عرصے تک اُن کی صحت و عدم صحت کی طرف علمی نگاہیں نہیں اُٹھائی گئیں۔ (مرزا داغ) جیسے فصیح الملک کی زبان سے بے تکلفانہ بول چال میں خود ہم نے اپنے کانوں سے (آتیاں، جاتیاں اور تخت) (بفتح خا) وغیرہ جیسے الفاظ سنے ہیں، یہ سب اِنہیں موروثی خیالات کا متعدی اثر ہے جو صدیوں تک دماغوں میں گھومتا رہا ہے —

(ولی) کے کلام میں غیر فصیح الفاظ تین قسم کے ملتے ہیں۔ ایک ایسے جو صورۃً صحیح ہیں مگر تلفظاً گھٹا بڑھا کر بولے گئے ہیں۔ دوسرے وہ جو خالص دکنی یا ٹھیٹ ہندی بھاشا یا بالکل ابتدائی اُردو میں شمار ہوتے ہیں۔ تیسرے وہ عربی و فارسی الفاظ جو کہیں بسکون، کہیں بتحریک مستعمل ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک آدھ جگہ ایسے الفاظ بھی بندھ گئے ہیں جو معنیً غلط ہیں۔ یہاں اِن سب قسموں کے نمبروار چند نمونے لکھے جائیں گے، باقی تمام الفاظ کی فرہنگ جداگانہ بنادی گئی ہے، نیز ایسے اجنبی اور غیر معروف الفاظ جہاں کہیں دیوان میں واقع ہوئے ہیں اُن کے تحت میں موجودہ اُردو میں مترادفات لکھ دیے گئے ہیں۔ اس مقدمے کے ساتھ پورا سرمایۂ دیوان موجود ہے اس لیے مثالوں کا لکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا —

(۲) اوپر، یا پر کی جگہ (اُپر)، سے کو (ستی) (سیتی، سیں)، (سوں) کہا ہے - اِسی وجہ سے ردیف نون میں وہ غزلیں لکھی گئیں جن کی ردیف (سیں، (سوں) (سے) واقع ہوئی ہے- اگرچہ سے اور سیں، سوں کا وزن عروضی ایک ہے مگر قدیم روش تحریر دکھانے کے لئے نون کی ردیف میں یہ غزلیں درج ہوئی ہیں - یہی حال (کوں) (کو) کا ہے - (تجھ)، (مجھ)، تیرے میرے کے مترادف ہیں- جس طرح اس زمانے میں (پیار)، (پیاس)، (کیا)، (بیاہ) وغیرہ کو یائے تحتانی سے لکھ کر (پار)، (پاس)، (کا) (باہ)، کا ہم وزن پڑھتے ہیں اسی طرح اُس زمانے میں عموماً (لکھا)، (لا)، (بولا)، وغیرہ کو (لکھیا)، (لیا)، سنیا، لکھتے مگر وزن میں وہی دو حرف رہتے تھے - نیز اس کے برعکس (دنیا)، (دریا) وغیرہ بعض فارسی الفاظ لکھتے تحتانی کے ساتھ مگر پڑھتے بحذف تحتانی مثلاً:—

شہر سے ہے وہ ہم بازو ہمیشہ
(دریا) سے ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

عجب قلعہ ہے واں اک باقرینہ
انگھوٹھی میں (دنیا) کی جیوں نگینہ

نہیں، کوئی، ہوئی، کو جا بجا (فع) کے وزن پر کہا گیا ہے، سینے کو (سنا) میں (ظرف) کو (منیں)، (موں)، تسبیح کو (تسبی)، نزدیک کو (نزیک) یا (نزک)، رنگ کو بر وزن (رگ)، جنگل کو بر وزن (جگل)، سورج کو (سرج) میٹھے کو (مٹھا)، لے جانے کو (لجانے)، بتّی کو (بتی) غیرمشدد، اتنا کو (اتا)، چاہے کو (چہے)، جہاں، (جس جگہ) کو جاں توتا کو (تتا)، لگی کو (لاگی)، جلائے یا جلے کو (جالے)، چاند کو (چند)، دیوانہ کو (دوانہ)، کہلاؤں کو (کہاؤں، دیکھنے کو (دکھے)، باندھے کو (بندھے، بندھا)، آنسو کو (آنجھو، انجھو، انجھواں)

چکھا کو (چا کھا) ڈی کو (ڈگی)—

(۲) بو جھو (سمجھو) کیتا (بیاے معروف) (کرتا) پرت پریت (محبت) نین (بتحریک اوسط) نین (بسکون اوسط) نیناں، اور انکھاں، انکھیاں (آنکھ آنکھیں) پیا، پی، پیو، پیتم، سری جن، سجن، ساجن، لالن، سندر، (خطابات معشوق) جن نے، اُن نے (جس نے، اُس نے) انپندی نین (خماری آنکھ) توجا، دجا (دوسرا) جگ، جگت، (زمانہ) هور بروزن هر- نیز هور بروزن غور (اور) دیکھکر، آکر، جا کر، هوکر وغیرہ کی جگہ صرف (دیکھ، آ، جا، هو،) جی، جیو، من، (دل، جی) کنے، کن (پاس) تیں، توں (تو) تک (ذرا) نت (همیشه) اپس، اپس کا (اپنا) نس دن (رات دن، درس درس (دیدار) بچن (بات) درپن (آئینہ) کیوں کہ (کس طرح) جوں کر، بجیوں کر (جس طرح) بھیتر، بھتر، (اندر) نهن نمط (طرح) برہ، برها (فراق) بن، بنا (بغیر) گھت (خاطر) پھر کے (دوبارہ) تو نچھ وونچھ (وہ، وهی، توهی، تیرا) وهانچھ (وهاں هی) رئن رَین (رات) تسپر (اُس پر) جات هوں (جاتا هوں) کینی هے (کی هے) سیس (سر) پیر (درد) بسونا (بهولنا) ستنا (ڈالدینا، پهینک دینا) نهیچھ (نہیں) اچهنا (رهنا) چپ (فضول،)، یہ سب پرانی بھاشا کے الفاظ هیں - جن کا دهلی ولکھنؤ اور اُن کے اطراف میں عرصے سے وجود نہیں-

(۳) طبع (بفتح با) شهر، مهر باں (بفتح ها) داوات. فکر، ذکر (بضم کاف) کفر (بفتح فا) غرض (بسکون را) صحن (بفتح حا) ثلث (بفتح لام) اصل نقل (بفتح اوسط) جام تیّن (باضافت فارسی) اُتر، پڑه پکڑ کا قافیہ - شمع (سقوط عین)، مدح (بتحریک اوسط) یہ اور ایسے بکثرت الفاظ هیں جو لغت کی مقررہ حد سے تجاوز کیے هوےهیں- ایسی بندشیں اور ترکیبیں جو ابتدائی زبان میں رائج تهیں بہت هیں - مثلاً :—

تجھ شہزۂ خوں خوار سے لڑ کوں سکے گا

تجھ ناز ستمگر سے جھگڑ کون سکے گا

ترے غم میں مری نیناں سے گر جاری ہو جیحوں اُتھ
کریں تعظیم اس سیلاب انجھو کی کوہ وھاموں اُتھ

سجن تجھ بن ھوں گلشن کو گلشن کر نہیں گنتے
بجز تیرے مہ روشن کو روشن کُر نہیں گنتے

ایک جگہ لفظ [تظلم] جو روستم کے معنی میں لکھہ گئے حالاں کہ بمعنی فریاد ہے :—

نہیں کوئی داد دیتا اُس کی جگ میں
کیا تجھ زلف نے جس پر تـظـلـم

کہیں کہیں یائے معروف ومجہول کو ہم قافیہ کردیا ہے —

جس کو لذت ہے سجن کے دید کی
اُس کو خوش وقتی ہے صبح عید کی

اِنہیں قافیوں میں کہتے ہیں:—

دل مرا موتی ہو تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی

زائے ہوز اور ضاد معجمہ اور س اور ص کو باہم قافیہ کیا ہے:—

ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام
ذکر اُس زلف کی درازی کا

تو دکھا کر اپس کے مُکھ کی کتاب
عـــلم کھو یا ہے دل سے قاضی کا

کشن کی گوپیوں کی نہیں ہے یہ نسل
کہ ہیں سب گوپیاں وہ نقل یہ اصل

اِن سب فرو گزاشتوں کے ساتھہ صحیح الفاظ کا استعمال بھی بکثرت موجود ہے ۔ اگر اِس جگہ منیں ' سیں ' ستی ۔ مجھ ' تجھ ۔ سری جن ' سجن یا شمع جمع وغیرہ کا استعمال کیا ہے تو پچاس جگہ میں ' سے ' مجھے تجھے ' یار ' شمع ' جمع بھی لکھا ہے ' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلط

الفاظ کا استعمال ابتداءً کیا اور پھر ترک کر دیا۔ یا یہ کہ دونوں ترکیبوں کو صحیح سمجھا جاتا تھا۔ غرض اِس وقت کے اکثر مترادفات کا وجود بھی اُس وقت موجود تھا —

فرہنگ دیوان ولی

جس طرح دیوان کے پڑھنے سے پہلے فرہنگ کا پڑھنا ضروری ہے، اسی طرح فرہنگ کے دیکھنے سے قبل چند باتوں کا ذہن نشین کرلینا لازمی ہے:-

(۱) دیوان کی کتابت عموماً اُسی روش اور املا پر رکھی گئی ہے جس طرح ولی کے زمانے میں تھی یا اُن پرانے لکھے ہوے دیوانوں میں دیکھی گئی جن سب کی یہ ایک مکمل نقل ہے—

(۲) وہ الفاظ جو اپنی کتابت کے لحاظ سے شعر کو ناموزوں بناتے تھے اُن کی روش تحریر عام آسانی کے خیال سے تلفظ پر رکھی ہے - مثلاً کوئی بر وزن توئی فصیح اور صحیح لفظ ہے (ولی) نے اس کا استعمال بکثرت بر وزن 'کُی' (فع) کیا ہے' لہذا اس کو 'کُئی' لکھکر تحت میں 'کوئی' بھی لکھدیا ہے - اسی طرح 'نہیں' بر وزن زمین (فعل) صحیح ہے مگر ولی نے اکثر صرف 'نا' کے ہم وزن نظم کیا ہے - اس (نہیں) کی کتابت میں ایک خصوصیت یہ بھی رکھی ہے کہ جہاں 'نا' کے ہم وزن ہے وہاں ہاے ہوز میں شوشہ نہیں لگایا البتہ دوسری قسم کی نہیں کو شوشہ دار لکھا ہے- پھر بھی احتیاطاً جو نہیں 'نا' کے وزن پر ہے اُس کے نیچے 'نا' لکھدیا ہے—

(۳) سوں' کوں' توں' جن کا وزن عروضی تلفظ سے نہیں بگڑتا سے کو' تو' کی جگہ لکھے گئے ہیں اور ان ردیفوں

میں جو غزلیں ہیں وہ ردیف نون میں درج ہوئی ہیں
تاکہ پرانی روش تحریر معلوم ہوتی رہے ــــ

۴ - عین اور ہاے ہوز (ہ) کے گرا دینے کا رواج قدما میں
بکثرت تھا جس کا اثر (میر) و (مرزا) کے بعد تک رہا ہے،
اس کی وجہ بزرگوں کی نا واقفیت نہ سمجھنی چاہئے
بلکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ (الف) کی طرح
یہ دونوں حروف بھی حلقی ہیں اور ہندی بول چال
میں ع کا تلفظ مماثل ہمزہ ہے اور ہاے ہوز بھی الف
سے قریب المخرج ہے اس لیے جس طرح الف سے متصل
حرف ما بعد کا سقوط آج تک جائز ہے اسی طرح اُس
وقت 'ع' اور 'ہ' کا گرا دینا بھی معیوب نہ تھا - اس
کی شناخت کتابت میں نہیں ہوسکتی - ناظرین اس موقع
کو خود سمجھ سکتے ہیں ــــ

(۵) بعض ایسے الفاظ جن میں 'و' یا 'ی' واقع ہے' اُن کو
بمجبوری نظم بغیر واو و یا نظم کیا ہے جیسے اوپر کو
'اُپر' یا 'دوجے' کو 'دجا' اور 'بہیتر' کو 'بھتر' ایسے
موقعوں پر تلفظ کا لحاظ کرتے ہوے واو اور یاے تحتانی
کو نہیں لکھا ہے بلکہ پیش یا زیر اور زبر پر اکتفا
کی ہے ــــ

(۶) 'دریا' اور 'دنیا' کو دو چار جگہ 'درا' اور 'دنا' کے
وزن پر نظم کیا ہے ــــ

الف

آ : اُردو کا صیغۂ امر حاضر ۔ فارسی صیغۂ (بیا) کا ترجمہ اُردو کے روز مرہ میں امر حاضر کے دو صیغے مل کر فعل حال کا مفہوم ظاہر کرتے ہیں ۔ ان دونوں امر حاضر میں دوسرا امر (کر) ہوتا ہے ۔ جیسے آکر' جاکر' پاکر' اُٹھا کر' قدما اکثر (کر) کو محذوف کر دیتے تھے ۔ چنانچہ اس کی مثالیں بکثرت دیوان ولی میں موجود ہیں ۔ اب یہ ترک متروک ہے ۔ دہلی کے فصحا اکثر بضرورت نظم اور فصحائے لکھنؤ بالعموم (کر) کی جگہ (کے) (آکے ' جاکے) استعمال کرتے ہیں ۔ یہاں (آ) بجائے آکر کہا گیا ہے ۔

آدھار : ہندی بھاشا کا لفظ ہے ۔ بمعنی غذا ' خوراک ' ادھار بغیر مد بھی بولتے ہیں ۔

آگل : مظاہر آگے (پیش) کا مترادف ہے ۔

آل : ہندی بھاشا ۔ تری ' نمی ' سیلابی ۔

آنجھو : انجھو ۔ انجھواں ۔ آنسو ' اشک ' پرانی تحریروں میں جیم عربی و فارسی (ج ' چ) اور الف کے مد و قصر سے دیکھا گیا ۔

اپاسی : روزہ دار ' بھوکا ' صاحب فاقہ ' ہندو اکثر بولتے ہیں

اپران : اُوپر ' بالا ۔

اُپر : اُوپر کا مخفف ' پر ' پر ' کا ترجمہ ۔

اپس : الف مقصورہ کے ساتھ ' (ایضاً) آپ ' دونوں ' آپس ' باہم ' کی جگہ بھی بولتے تھے اب متروک ہے ۔

اتاں : اب ' دوبارہ ' پھر ' دکن

اور نواح دکن کی پرانی
بول چال ہے۔ اتاول کا
بگڑا ہوا لفظ ہے۔ اُتاولی
جلدی کے موقع پر عوام ہند
کی بول چال ہے۔
اِتّا۔ اِتّا۔ اِتّی۔ اِتّی۔ اتنا،
اتنی، اِس قدر۔
اِتّاھچھ: اتنا ہی، اسی قدر،
خاص دکنی بول چال ہے۔
اُتّر: رائے ثقیلہ کے ساتھ۔
بجائے اُتر۔
آجانا: اول الف مقصورہ۔
بمعنی انجان۔
آتکل جانا: پرانی بول چال
ہے یعنی پہچان جانا۔
آجھوں لگ: ابھی تک۔
اُچھایا: اُٹھایا۔
اٹک: جگہ، مقام۔
اَچرج: تعجب، اچنبا۔
آچھو۔ آچھے: رہو، رہے۔
آدایاں: ادا کی جمع۔ اس
قسم کی ہر جمع خاص
دکنی ادا ہے۔
اَدھک: (ہندی بھاشا)۔ زیادہ،
بہت۔
اڑکا: یعنی اٹکا۔
ارجن: ایک قدیم پہلوان جو
بڑا تیرانداز تھا۔

اِسم: بفتح سین۔ اسم، نام،
اور دعا و وظیفہ۔
اصل: بتصریک اوسط باندھا
ہے، صحیح صاف کے جزم
سے ہے۔
اکاس: سنسکرت کا لفظ ہے۔
صحیح آکاس بالف ممدودہ،
بمعنی آسمان۔
اِکنگ: ہندی بھاشا۔ بمعنی
تنہا، یکرنگ۔
اگن: ہندی بھاشا۔ آگ،
گرمی۔
اگے: بالف مقصورہ۔ آگے،
پیش، پہلے۔
اُلفت پکڑنا: پرانا محاورہ۔
اُلفت کرنا۔
النگ: دو معنوں میں ولی
نے لکھا ہے۔ اول بجا،
سمت، جانب، دوم چھلانگ
اور پھاند کے مفہوم میں۔
ایا: بغیر مد بجائے آیا۔
اندیشہ: بروزن ہمیشہ کہا ہے،
صحیح بروزن ہم پیشہ۔
الیمانی: تلوار کی ایک قسم
ہے، جو الیمان (شہر) کی
بنی ہو اور بمعنی اہل
الیمان۔
اِمرت بچن: میٹھے بول،

شہریں سخنی —

اُمنگ: بروزن پتنگ، صحیح
ولی نے بعض موقعوں پر
نون مخلوط کے ساتھ اُمگ
کے ہم وزن نظم کیا ہے—

انتر: راز- دل کا بھید—

انکھاں: انکھیاں، انکھیں —
بالف مقصورہ و نون مخلوط
بر وزن جہاں و ارماں
وسوزن آنکھہ کی جمع—

اُنھوں کو: اُن کو - پرانی
بولی ہے—

اُنن کو: یعنی اُن کو—

اُن نے: اُس نے- یہ بھی پرانی
بول چال تھی —

انچل: بالف مقصورہ بر وزن
اچل- بجاے آنچل—

اوپر: پرکی جگہ، اب متروک
ہے—

اُوجھڑ: اصل میں ڈھال کی
جھڑپ یا روک کوکہتے ہیں
مگر ولی نے تلوار کی روک
یا جھڑپ کی جگہ کہا ہے

اول: بتخفیف، بجاے اوّل

اھے (یا) اھی: بجاے رھے یا ہے-
کے کہا ہے -

انینڈی نین: خماری آنکھہ
مد بھری آنکھہ —

ب

بادلی: بدلی، ابر، بادل —

باڑا گھاٹ - شہر سورت کے کسی
مقام کا نام ہے—

باسی: در اصل باشی بمعنی
باشندہ ہے —

بات: بمعنی راہ

باج: سوا، علاوہ—

باتاں: زبان دکن میں بات
کی جمع —

باختر-فارسی زبان کا لفظ ہے-
زیادہ‌تر مشرق (پورب) اور
کبھی مغرب کے معنی میں
بھی بولا جاتا ہے - مفصل
شرح فارسی لغات میں
دیکھنی چاہئے- اور ملک
خراسان کے ایک شہر کا نام
بھی ہے—

باسک- سانپوں کا بادشاہ —

بان : (هندی بها شا) تیر و
خدنگ - اور ایک قسم
کی هوائی، جو پرانے زمانے
کے آلات حرب میں شامل
تهی -

باندهیا : اس قسم کے اکثر
الفاظ کا املا یاے تحتانی
کے ساتهه لکها هے در اصل
(باندها) هے -

بٹ مار: هندی بهاشا، رهزن
لٹیرا -

براگی : بتخفیف یا بعد باے
موحده، بمعنی بیراگی -

بالے بال: بال بال، ایک ایک
بال -

بره یا برها : (هندی بها شا)
هجر، فراق -

بتا : بوته، بواو مجهول فارسی
والے سونا چاندی گلانے
والی گهریا کو کهتےهیں -
ولی نے بحذف واو کها
هے -

بستار : ساز و سامان، طول
کلامی، دفتر -

بسار، بسرا، بسرنا : بهول،
بهولا، بهولنا -

بچن - هندی بها شا میں بات
اور قول کو کہتے هیں -

بکتری : بکتر - لوهے کے
جالوں سے بنی هوئی زره
کو کهتےهیں، لباس جنگ

بکسنا: نکلنا، کهلنا -

بل بل : عورتوں کی زبان میں
قربان -

بل جانا: قربان جانا -

بوجهه : سمجهه، عقل -

بن، بنا : بغیر، سوا -

بلی - بروزن ولی، پهلوان،
قوی، بل والا -

بوجهنا، بوجهو: سمجهنا،
سمجهو، جانا -

بولیا : بولا، کہا، یہاں بهی
باندهیا (باندها) کی طرح
یاے تحتانی کتابت میں
زیادہ هے - ماضی مطلق
کے تلفظ اور تحریر میں
یہ استعمال عام تها -

بولنا، بولو: کهنا، کهو -

بهباس: ایک راگنی کا نام -

بهار: بر وزن بار، باهر -

بهتر : بهیتر، اندر، بهیتر
بهی اب متروک الاستعمال هے -

بهجنگ: کالا سانپ -

بهار : جهاڑ -

بھنوَر : بھونرا، بروزن چلور

بھبوتی: بھبوت یعنی وہ راکھ جس کو جوگی اور سنیاسی بدن پر ملتے ہیں۔

بھوجن : کھانا، اُلھن۔

بیاضی: عمدہ اور منتخب اشعار۔

بھوئیں: بھوم، زمین۔

بید : بیائے مجہول، حکیم طبیب۔

بید : بیائے مجہول، ہندوؤں کی مذہبی کتاب، اصل میں وید ہے۔ ان دونوں بیدوں کو ولی نے بیائے معروف عید کے ہم وزن نظم کیا ہے۔ مگر اب یہ بندھن متروک ہے۔

بیجلی: بجلی، برق۔

بیگ، بیگی : بروزن فیگ، نیگی، جلد، فوراً، یہ بول چال خاص دکن و نواحِ دکن کی ہے اور اب تک اہل دکن بولتے ہیں۔

بےمروت کر: بےمروت جان کر، بےمروت سمجھکر، یہاں (کر) معناً زاید ہے، مگر (ولی) نے اکثر الفاظ کے ساتھ اس (کر) کی پخ لگائی ہے۔ جس کا ذکر اپنے اپنے موقع پرہوگا۔

بھرنگ : سادہ لوح۔ سیدھا سادہ۔

پ

پات : ہندی بھاشا۔ پتّا، پتّے۔ برگ۔

پاتاں: تحت الثریٰ۔ زمین کے نیچے۔

پائنام : اُردو لفظ ہے، بمعنی نامزد۔ تحت میں۔

پتنگ: یعنی پتنگ (پروانہ) ولی نے نون مخلوط سے نظم کیا ہے۔

پتیانا: اعتبار کرنا پتھیارا (بہائے مخلوط) بھی اسی سے ہے۔

پتی : پتّی۔ بغیر تشدید نظم ہوا ہے۔

پُوجن ھاری: پوجنے والی۔

پُوچھو، پُچھا ھوں: پوچھو اور پوچھا ہوں، کا بدل۔

پچھے: یعنی پیچھے - پس —

پرت: پریت (محبت) کا
مخفف —

پربت: پہاڑ —

پران: عوام دیہاتی اب بھی
جان کے معنی میں بولتے
ہیں —

پڑا: پڑّا، کلیجا - بغیر تشدید
کہا ہے —

پر بسی: پرایا بس، بے بسی -

پروانگی: دکنی روزمرہ میں
بمعنی اشتہار و اجازت
مستعمل ہے - میر انیس
کے کلام میں بھی موجود

پرم: پریم کا مخفف - محبت،
پیار —

پرکھنے: یعنے پرکھنے کو —

پشانی: پیشانی -

پکار: غُل، آواز —

پگ: پانوں —

پُو: واو معدولہ - بجاے پہ، پر —

پُور، پُر: پہلا لفظ بمعنی طفل
اور پُرا (دیہہ) اور دوسرا
پُرے کا مخفف —

پنتھہ: طریق - مذہب —

پھاندا: پھندا —

پھر کر، پھر کے: از سر نو،
دوبارہ —

پھکا: پھیکا —

پھول بن: گلزار، باغ، پھولوں
کا جنگل —

پہر: پہن - پرانی اور قدیم
بولی ہے، بسکون ہا بھی
کہا ہے —

پھونچ، پھونچنی: بر وزن
چونچ - ہاے مخلوط کے
ساتھہ پُہنچنی کی جگہ
موزوں کہا ہے —

پھنگ: بر وزن پتنگ -
درخت کی وہ ٹہنی جو
سب ٹہنیوں سے اونچی
ہو —

پی، پیو، پیا: بر وزن فع و
فاع و فعل - معشوق —

پیر (پیا) پیڑ: ہندی بھاشا
بمعنی درد —

پیتم: (ہندی بھاشا) - صحیح
پریتم ہے، معشوق، بہت
پیارا، عزیز —

پیوے: پیے

ت

تال ، تھاپ: گاتے وقت ھاتھ پر ھاتھ مارنا - یا مجیرے کی جوڑی-
تان میں آنا (یا) گانا : گانے لگنا - گانا -
تاج سری : سری مثل اور مماثلت کے لیے اھل دکن بولتے ھیں - مثلاً تمھارے سری کا-
تپتی (یا) تبتی : شہر سورت میں ایک دریا ھے-
تجھ : تیرے - تجھے-
تجھ سار: سری کی طرح سار بھی اھل دکن کے روز مرہ میں مثل کے معنے میں شامل ھے -
تجے : سوم - تیسرے-
ترنگ : ھندی میں گھوڑے کو کہتے ھیں-
تدھاں : قدیم بولی میں تب کی جگہ بولتے تھے -
تروار : (ھندی بھاشا) - تلوار
ترے پہ : تجھپر
تس سوں : اس لئے، اس وجہ سے
تسپر : اُس پر، جس پر
تسبی : تسبیح
تصویر کرنا : تصویر بنانا، پرانا اور متروک محاورہ ھے
تکڑی : ترازو، تک
تل : تلے، نیچے
تل مل : بظاھر تلملانے سے ماخوذ معلوم ھوتا ھے، جس کے معنی بے قرار ھونے کے ھیں-
تُمنا : تم، تم کو
تن کے : اُن کے، جن کے
توں : بجائے تب، تو
توں : تو (ضمیر مخاطب) املا میں نون زیادہ ھے
تئیں: بر وزن فع، صحیح تائیں، بر وزن فعل - بمعنی کو
تیں : تو، تونے
تیونچہ : تو، تیرے، تو ھی تجھ سے، یہ خاص اھل دکن کی بول چال ھے-

---

ٹ

ٹٹے، ٹٹا : ٹوٹا، شکستہ

ٹک : ذرا، خفیف

ٹھاٹ : ساز و سامان، ارادہ، قصد

ٹھاؤں : جگہ، مقام

ٹھٹ : بھیڑ

ٹھور : جگہ، پناہ

ث

ثلث : بفتحہ یک لام لکھا ہے صحیح بسکون لام ہے جو خط کی ایک قسم ہے

ج

جات : جاتا کا مخفف

جال : جلا کر

جالا : جلایا، جال

جالے : جلے

جامۂ دودامنی : اُردو زبان کی فارسی ہے

جاں : باخفائے نون - جہاں کی جگہ

جپ کرنا : عبادت کرنا

جتے : بر وزن ستے (فعل) بغیر تشدید جتنے کی جگہ

جگ، جگت : دنیا، جہان، عالم

جل : پانی

جلبل : غصے کی حالت، جل جلا کر

جل پور : پنگھٹ، پانی کی جگہ

جمدھر : چھری، کٹار، ایک قسم کا خنجر۔

جم جم : ہمیشہ، سدا -

جنگل : نون مخلوط کے ساتھ بر وزن (بگل) نظم کیا ہے بمعنی جنگل، صحرا

جن نے : جس نے

جنے : جن نے، جس نے، جو

جوت : (بواو مجہول) - روشنی نور

جودھا : پہلوان، شجاع

جوکھنا : تولنا، وزن کرنا

جھاڑ : دکنی زبان میں درخت کو کہتے ہیں

جُھانجھ : بیخودی، بے تابی غداتا

جھٹا : جھوٹا، کاذب

جھڑ : جھڑی، سلسلہ

جھلجھلاٹ : غصہ، غیظ و غضب کا اثر، چمک، دمک

جھلجھل کرنا : چمکنا

جھلکار، جھلکاں : جھلک، چمک

جی باندھنا : دل لگانا

جیوں : بروزن جوں، مثل، جیسے، جب سے

جیوں کہ، جیوں کر : جس طرح، جیسے --

جیوں گا : جیسنا، کھانا

چ

چا کھا: چکھا۔

چپل: طفل مزاج، شوخ -

چپ : فضول، یونہیں، دکنی روز مرہ ہے -

چترنا، چترا: بنانا، کھینچنا، لکھنا۔

چڈھیا: یائے تحتانی زائد، چڑھا، ڈال کا املا بھی قدیم ہے -

چرن: سنسکرت میں پاؤں اور قدم کو کہتے ہیں -

چکرت : چکر، گردش -

چنچل: شوخ، بے قرار، اصل میں حنظل کے ہم وزن ہے مگر ولی نے نون مخلوط سے بروزن بچل موزوں کیا ہے -

چند : ہندی میں ڈھال کے پھول کو چاند کہتے ہیں، غالباً اُسی کا مخفف چند ہے -

چندر - چند: چندر بروزن بندر بنون مخلوط (چاند)

چھبیلا: چھب والا، خوش وضع -

چھند بھری: نازوں بھری-

چھے: چاھے کا مخفف -

چیتل: صحرائی جانور، جو ہرن کی طرح ہوتا ہے، مگر ولی نے چیتے سے مراد لی ہے -

چیرا: بروزن ہیرا، ایک قسم کی منقش پگڑی - اُس پر زری کا کام بھی ہوتا ہے ولی نے اکثر اِس لفظ کو لکھا ہے-

ح ' خ

حرامی : عربی میں چور اور
قزاق کو کہتے ہیں —
حرب : بتحریک اوسط کہا ہے'
صحیح بسکون ہے—
حسامی: تلوار یا ' اور ایک
کتاب کا نام ہے —
حسن: بتحریک اوسط موزوں
کیا ہے' اصل میں حسن
بسکون سین ہے —
حشر: بفتح شین باندھا ہے'
صحیح سکون سے ہے —
حکم: کاف کو متحرک کہا ہے
صحیح بسکون —

حلوۂ بےدود: نرم چارہ' دراصل
صحیح حلوائے بےدود ہے' ولی
نے بجائے الف ہائے ہوز لکھی ہے-
ختم: بتحریک اوسط موزوں کہا
ہے' ورنہ صحیح ختم بسکون
تا ہے —
خلق: بفتح لام کہا ہے' صحیح
بسکون ہے —
خُنیا گر: فارسی لغت ہے'
ناچنے گانے والا —
خوبی: بر وزن بذی (فَعَل)
کہا ہے -
خوش باس : خوشبو —

د ' ڈ

داں: خیرات ' پُن' صدقہ—
داوات : بجائے دوات —
دح : بظاہر د و جے (باغ)
کا مخفف معلوم ہوتا ہے
صاحب منتخب نے اُس
جگہ کو لکھا ہے جہاں کوئی
چیز پوشیدہ ہو' نیز عربی میں
دحی پھیلاؤ اور فراخی کا
مفہوم بھی رکھتا ہے—
درپن : آئینہ —
درس' درس: دونوں طرح یعنی

بتحریک و سکون اوسط
اکثر لکھا ہے' اور پڑھنے اور
دیکھنے یعنی دیدار وسبق
دونوں معنوں میں مستعمل
ہوا ہے —
درشن: دیدار ' زیارت —
دریا : تلفظ میں یائے تحتانی
مخلوط ہے' دریا' بروزن درا
نظم ہو ہے —
دڑاڑ: شگاف' رخنہ —
دسنا' دِسا' دِستا' د

دکن اور نواح دکن میں
دسنا دیکھنے کے معنی میں
بولتے ہیں، باقی دسنا کے
مشتقات ہیں —
دکھا، دکھو، دکھے: دیکھا،
دیکھو، دیکھے کے مخففات۔
دکھ سرو: دکھ سٹانے والا —
دل بالدھنا: دل لگانا -
دنوں: دونوں -
دنتن: بلون مخلوط، دانت -
دنی: دنیا -
دنیا: دریا کی طرح یہاں بھی
یائے تحتانی مخلوط ہے،
صحیح گنیا کے ہم وزن ہے-
دودھڑ: دودھو دوپارہ۔
دوجا، دجا، دوجے، دجے: دوسرا
دوسرے، کہیں تلفظ میں
واو معروف ہے، کہیں ندارد
دوے: دیوے کا مخفف (دے)

دھرم دھاری: ایمان والا، غالباً
دھرم چاری اسی معنی
میں بولتے ہیں -
دیا: مہربانی - بخشش —
دیدار دینا: صورت دکھانا
دیکھہ: دیکھکر
دنبال: بلون مخلوط، بروزن
وبال کہا ہے - صحیح کنگال
کے ہم وزن ہے
دیول: دیوی کی جگہ -
مندر -
دیوے: دیا (چراغ) کی
جمع
دئی: دی
ڈبی، ڈبے: ڈوبی اور ڈوبے کا
مخفف
ڈسیلا: ڈسنے والا

ر، ز

راکھنا، راکھوں: رکھنا، رکھوں
رام کلی: ایک راگنی کا
ہندی نام —
راوت: بہادر - شجاع
راون: لنکا کے راجہ کا نام۔
ہندوؤں کا مشہور شخص
جو سیتاجی کو لے گیا تھا
رتن: ہیرا
رج: خاک - جذبات شہوانی
پیدا کرنے والی قوت —
رسوئی: ہنود کی زبان میں
کھانے کو کہتے ہیں —

رل جانا: مل جانا۔
رنگ و رس: رنگ و روغن۔
رنگ، رنگوں: بر وزن رگ و
رگوں یعنی مخلوط نون کے
ساتھ نظم کیا ہے۔
روز: روزینہ۔ وظیفہ۔
رہس: شوق۔ اُمنگ۔
رہِن، رہَن: یائے تحتانی کے
سکون اور زبر سے موزوں
کیا ہے۔ اور دونوں سے مراد
رات ہے۔
زخم: 'خ' کے زبر سے کہا ہے
مگر صحیح جزم ہے۔
زرینہ: لباس زریں۔
زلف: زلف کے لام کو بفتح کہا ہے
مگر جزم صحیح ہے۔
زنجیر کرنا: قید کرنا، جکڑنا

س، ش

ساجن، سجن: معشوق۔ دلبر۔
سال: کانٹا۔ مگر ولی نے سل
کی جگہ لکھا ہے۔
سار: طرح۔
سباقت: سبقت۔
سُتے: سوتے ہوے۔ (خوابیدہ)۔
ستی، سیتی، سوں: سے۔
ست، ستا، ستنا: ڈال دینا
چھوڑنا، ترک کرنا،
بُھلا دینا۔ حسب موقع ان
معنوں میں استعمال
کیا ہے۔
ست دینا: چھوڑ دینا، بھلا
دینا، پھینک دینا۔
سج: دھج۔ ادا، شان۔
سحر: جادو۔ بفتح حا نظم
ہوا ہے۔ صحیح سحر
(بسکون حا)۔
سداں: سدا۔ ہمیشہ۔
سدہ ستنا: عقل جانا۔ بیخود
ہوجانا۔
سُرج۔ سورج کا مخفف۔
سرجنا: پیدا کرنا
سرچنا، سرچا: پھیلانا۔ پھیلا
سری جن: معشوق۔ سجن۔
سری کا: طرح کا۔ سار۔ مثل۔
جیسے تجھہ سری کا
(تجھسا) دکنی زبان ہے۔
سرکہ پیشانی: فارسی محاورہ ہے
بمعنی بددماغ۔ ترشرو۔
سکل: کل، تمام۔ پرانی بولی ہے
سُکھا: سوکھا کا مخفف۔

سکھاں، سکھیاں، سکھی : دوست ہمجولی - ساتھی —

ساونی، ساؤنی : (صفت معشوق) نمکین، ملیح - سانولی —

سمرن : تسبیح - وظیفہ - رٹ -

سناسی، سنیاسی : جوگی - فقیر - ہندو فقیروں کا ایک پنتھ —

سنا : سانا (بھرنا - لتھڑنا) کا مخفف -

سنا : سینہ - چھاتی —

سنتا : کنجوس، خراب حال

سندر : معشوق یار، حسین،

سنسار : دنیا، جہاں

سنگات : نون مخلوط کے ساتھ نظم ہوا ہے - ساتھی، سنگت، رفاقت

سنگرام : نون مخلوط - بمعنی جنگ وجدال - سنسکرت کا لفظ ہے

سنگل : زنجیر --

سنگم : ساتھی - ساتھ - همراه - همراهی

سنیا : بیائے مخلوط - سنا

سنیا، سنا : کتابت میں یائے مخلوط زائد ہے، سنا سانا، (بھرنا، لت پت کرنا) سوں : سے

سہاگن : شوهر والی عورت

سہج : آسان، سہل

سہلیاں : لام کے جزم سے بمعنی سہیلی - اور سہلیاں نظم کیا ہے —

سیس : هندی میں سر (فرق) کو کہتے ہیں —

شرم : بفتحہ را کہا ہے - صحیح بسکون ہے —

شعر : غزل معنی کے میں —

شفا : بوعلی سینا کی کتاب (قانون شفا) کا نام ہے —

شکر بچن : میٹھے بول —

شکل : بفتح کاف کہا ہے، صحیح بسکون ہے —

شمسیہ : منطق کے ایک رسالے کا نام ہے —

شوقوں : شوق میں —

شیرنی : شیرینی - مٹھائی —

شیریں بچن : سخن شیریں —

ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق

صافی : صاف - صفائی -
صحن : متحرک الاوسط کہا ہے، صحیح صاد کے جزم سے ہے -
صفا ، صفے : صفحہ - صفحے -
صورت پکڑنا : شکل اختیار کرنا - صورت بروزن تربت بھی کہا ہے -
ضعف : ضعیف کی جگہ -
طبع : متحرک البا بجائے طبع (بائے ساکن)
طرف : بسکون رالکھا ہے - صحیح بالفتح ہے -
طنبورا : نون مخلوط - ایک قسم کا ستار جس میں تو بنا لگایا جاتا ہے - تائے قرشت سے بھی لکھتے ہیں -
ظلم : بہ فتح لام کہا ہے - صحیح بہ سکون ہے -
عرق : بہ بسکون رانظم کیا ہے صحیح بفتحتین -
عقل : صحیح بہ سکون عین ہے -
عنبر : نون مخلوط بروزن اثر، صحیح عنبر بروزن قنبر (فعلن) مشہور خوشبو -

عہد : بہ متحریک اوسط نظم کہا ہے ، صحیح بہ سکون ہے -
غصہ ، غصے : بغیر تشدید صاد - بجائے، غصہ - غصے (مشدد)
غیر : بجز - سوا - علاوہ -
فائدۂ فواد : تصوف و اخلاق کی کتاب کا نام ہے - مرتبۂ حسن دہلوی معاصر امیر خسرو -
فجر : بہ فتح فا کہا ہے صحیح بہ سکون ہے -
فرع : بفتح را کہا ہے - صحیح بہ سکون -
فکر : بفتح کاف کہا ہے، صحیح بسکون ہے -
فوارا ، فوارے : بغیر تشدید واو - صحیح فوارہ مع تشدید واو
قانون : ایک باجا جس میں ایک تختے پر بہت سے تار لگے ہوتے ہیں - نیز شیخ بوعلی سینا کی ایک کتاب کا نام ہے -

قہر : بتحریک ہا۔ صحیح قہر
(بسکون ہا)
قدر : بفتح دال صحیح۔ ولی
نے (بسکون دال) کہا ھے —

قلا' قلے : قلعہ - قلعے —
قوال : بغیر تشدید واو نظم
کیا ھے۔ صحیح بہ تشدید —

ک

کال: وقت' ورقحط کے سوا' سانپ'
تاریک اور قضا کے معنی
میں بولا جاتا تھا —
کاسی : کاشی (شہر الہ آباد)
کاں : کہاں کا مخفف —
کاؤروڈیس : کامرو بنگال کے
ایک شہر کا نام ھے - جہاں
جادو کا زیادہ رواج ھے —
کُبل : سخت' دشوار - دکنی
زبان کا لفظ ھے —
کپٹ : حسد' رنج —
کِتّے : کتنے' کس قدر - بغیر
تشدید بھی کہا ھے —
کتّا : ھلاک کرنے والا زھر' زھریلا
کتک : سنسکرت میں لشکر
کو کہتے ھیں —
کتّھا : کنتھا' مالا - نون
مخلوط سے لکھا ھے —
کٹیلا : صفت معشوق —
کدھاں : کب
کدھی : کبھی

کرا : اِس کا استعمال بطور
حشوو زوائد قدیم بول
چال میں تھا - جس سے
ھو کر یا بن کر کا مفہوم
سمجھا جاتا تھا —
کر کر : پرانی زبان ھے' اب
صرف کر' یا کر کے بولتے
ھیں —
کرسکیے : کرے —
کریلا دھار : دکن میں چوٹی
کی خاص وضع کو کہتے
ھیں —
کرے ھے' کرے : کرتا ھے -
یہ بھی پرانی بولی ھے
کہیے —
کڑاڑ : کنارہ —
کسل : عربی کا لفظ ھے' بمعنی
تکلیف' تکان —
کسو : کسی' پرانی زبان ھے -
کسوت : لباس —
کشن : صحیح کشن (بسکون

شیں) یاکرشن۔ کنھیاجی
کا نام جو ہندوؤں کے
اوتار ہیں –
کل کل : کاؤ کاؤ ' بک بک –
کلول : مصیبت ' بلا –
کن ' کنے : پاس ' قریب –
کن نے : کس نے –
کنوّاں: چاہ بر وزن فعلن کہاہے۔
کوں : کو ' املا میں نون زائدھے ۔
کوّں : بروزن (فع) کہوں ۔
کھاں : کان ' معدن –
کھاؤں ' کھانا : کہلاؤں ' کہا جانا
کھسلنا : پھسلنا ' جگہ سے ہٹنا '
سرکنا–
کہستاں: کوہستاں کا مخفف –
کھنڈ : زمین یا مکان کا حصہ
کھلیا: ہائے مخلوط جوزائد ہے
کھلا –
کھو : بہائے مخلوط ' کہو کی
جگہ–
کُئی : کوئی ' ولی نے بکثرت
بر وزن (فع) نظم کیا ہے –
کیتا : کرتا کی جگہ کہا ہے –
کیتک : اصل میں کئی ایک
تک ہے –
کیوں کہ : کیوں کر ' کس طرح
دہلی میں اب تک پرانے
آدمی بولتے ہیں –
کینی ' کینے : کرنی ' کرنے کی
جگہ –

گ

گاڑرست : گاڑ رکھہ –
گال : گلا ' گیا کی جگہ گال ' گیا
کہا ہے –
گُپتی : وہ تلوار جو لکڑی میں
چھپی ہوتی ہے –
گھت : خاطر ' من۔
گجگری کا ' جوڑا: جوڑے کی
ایک دکنی وضع ہوتی ہے۔
گرم: بفتح اوسط کہا ہے ' صحیح
بسکون ہے –
گڑ : اصل میں گڑہ بمعنی
گڑھی (مکان) ہے –
گھروا : گھر –
گگن : آسمان –
گلابہ : فارسی لفظ ہے ' یعنی
گارا –
گل : مچھلی پکڑنے کا کانٹا '
سولی –
گوپی : کرشن جی کی سہیلی
گوش کرنا : سننا –

گوشہ پکڑنا: گوشہ گیری ہو۔

گھنا لے : گھونگھر والے ' گھلے

ل

لالن : صفت معشوق -

لٹ پٹا: البیلا، کج ادا، رنگیلا -

لٹاری : لٹیرا -

لٹک: ادا، دھج -

لٹک کر (یا) کے چلنا : ادا سے چلنا، جھوم کر چلنا -

لجا، لجاویں: لے جا، لے جائیں-

لگ : تک کی جگہ بولتے بولتے تھے -

لگن : محبت، لاگ -

لگنا: نظر آنا، معلوم ہونا-

لوم : لومڑی -

لون: نمک، نون (نون سے) بھی کہتے تھے -

لوھو : لہو، خون-

لیلاوتی: ہندی کا لفظ ہے، اس کے کئی مفہوم ہیں: (۱) ہندوستان کے ایک راجہ کی بیٹی، (۲) عیش کرنے والی عورت (۳) علم حساب و ہندسہ کی کتاب جس کا ترجمہ فارسی میں فیضی نے کیا ہے، ولی نے نمبر(۳) کے معنی میں لکھا ہے-

---

م

ماس : گوشت

مان:(۱) عزت، قدر (۲) غرور، تمکنت، انقباض

مانند : بروزن ماند باندھا ہے صحیح آنند کے وزن پڑھے-

مت : بمعنی شاید (احتمال)

متی : بفتح اوسط کہا ہے - صحیح بسکون ہے —

متھا، متھے : میٹھا، میٹھے - شیریں —

مجھ : میں، میرا، میری، میرے —

محل باندھنا : گھر بنانا —

مدھ : شراب، نشہ -

مڑ : مڑھی - اصل میں مڑہ
مع ہائے ہوز ہے -
مکھہ : منھہ ، دہن -
من : جی ، دل ، خاطر -
منڈا : نون مخلوط ، بروزن مدا
بمعنی بلد -
منڈل : ڈھول -
منسا : منشا ، ارادہ -
منگے ، منگا : چاہے ، چاہا -
منگنا : مانگنا کا مخفف -
منگل : مریخ (ستارہ)

منیں : میں - (ظرف)
من ھرن : معشوق ، مغوبر ،
موھن ، دل پا ، من بھاونا -
موھن : معشوق ، دلربا -
مرگ : ھرن ، آھو -
موھنا : لبھانا ، فریفتہ کرنا
لے لینا -
میہر بان : صحیح مہربان
(بسکون ھا)
میا : مروت ، لحاظ ، محبت ،

ن

ناٹھہ جانا : ھٹ جانا اور ٹل جانا -
ناد : آواز -
نال : پاس - پنجاب میں بھی
بولتے ھیں -
ناؤں : بروزن گانوں ، نام -
نپٹ : نہایت ، بہت ، سراسر ،
نِرا -
نت : ھمیشہ ، مدام -
نچھل : پاک ، صاف -
ندھڑک : نڈر ، بے خوف -
نرمل : بے کدورت ، صاف -
نزک ، نزیک : نزدیک ، پاس -
نس : رات -

نکسنا : نکلنا ، اُبھرنا -
نکو : نہیں ، خاص دکنی بول
چال ہے -
نکھہ : ناخن ، ولی کے شعر
میں ادا اور طرح کا
مفہوم پایا جاتا ھے -
نگھر گھٹ : نگہرا ، ھرجائی
نماز کرنا : نماز پڑھنا -
نمط ، نمن : طرح ، مثل -
ننگا ، ننگے : بروزن لگا ، لگے
(نون مخلوط) بمعنی برھنہ
نو : ناخن ، عوام ھاے ھوز سے
بھی بولتے ھیں -

نورنین : نور چشم ، نورنظر۔
نھان ، نھانا : ھائے مخلوط سے، نہان اور نہانا (فسل) کی جگہ لکھا ھے۔
نھیں : صحیح بروزن (فعل) مگرولی نے بکثرت نہ (فع) کے وزن پر موزوں کہا ھے، خاص دکنی بول چال ھے۔
نھینچھہ : بضغطۂ ھائے ھوز بمعنی، نہیں، ھے خاص دکنی بول چال ھے۔
نیر : بروزن تیر - پانی، آنسو۔
نین ، نیّن : بروزن چمن و عین - آنکھ۔
نینا ، نینں : آنکھیں، آنکھ۔
نیہ : بروزن نیہ ، محبت - نیہا بھی بولتے ھیں۔

و ، ہ ، ی

وازم : غالباً دکنی زبان میں انار کو کہتے ھیں۔
ورد : وظیفہ - اوراد۔
وو : وہ - پرانی کتابت میں دونوں واو ھوتے تھے "اس" کے موقع پر بھی ولی نے وہ کہا ھے۔
وھانچھہ : وھاں سے، وھیں سے، دکنی لہجے میں ھائے ھوز کو خفیف جھٹکے سے بولتے ھیں۔
وُھیچھہ ; وھی - یہ بھی دکنی بولی ھے۔
وے : وہ۔
ھاٹ : دکان ، بازار۔
ھٹیلا : ھٹ کرنے والا ، ضدی۔
ھردا : دل ، جی ، من۔
ھلاس : خوشی ، شادمانی۔
ھمن ، ھمنا : ھم۔
ھندو : صحیح بروزن بندو (فعلن) یعنی اهل ھند۔
ھنس : صحیح بروزن انس، بلس، مگر ولی نے بس کے وزن پر نون مخلوط سے کہا ھے، ایک دریائی جانور کا نام ھے۔
ھو : ھوکر۔
ھور : بواو مجہول ، نیز

بروزن پیر ، اور (عطف) کی جگہ
دکنی بول چال ہے -
ہوگئی : بروزن ہوگی -
وے : ہووے کی جگہ -
ہیا : دل، کلیجا، جرأت
ہے گی: ہے کی جگہ ، جہلا اب
بھی بولتے ہیں -

یو : یہ، پرانا املا واو سے ہے
یوں کر : اس طرح
یونچھہ : اس لئے دکنی بولی
ہے -
یہ : اس -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

۷ (۱)
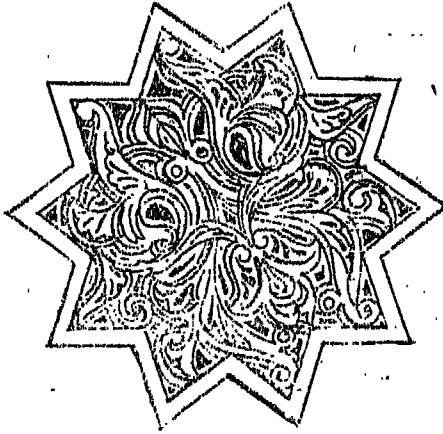
کیتا ہوں ترے نانوں کوں میں ورد زباں کا
کیتا ہوں ترے شکر کوں عنوان بیاں کا

جس گرد اُپر پاؤں رکھیں ترے رسولاں
اُس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا

مجھ صدق طرف عدل سوں اے اهل حیا دیکھ*
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا

ہر ذرۂ عالم میں ہے خرشید حقیقی
یو بوجھ کے بلبل ہوں ہر اِک غنچہ دھاں کا

کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کوں
کھایا ہے جو گُٹّی تیر تجھ ابرو کی کماں کا

جاری ہوے آنجھو میرے یو سبزۂ خط دیکھ †
اے خضر قدم! سیر کر اس آب رواں کا

کہتا ہے ولی دل ستی یو مصرع رنگین
ہے یاد تری مجکو سبب راحت جاں کا

---

* بمبئی کے چھپے ہوے دیوان میں یہ مصرع اس طرح ہے:-
اس صاد صداقت کی طرف اهل حیا دیکھ —

† دیکھکر

(۲)

الٰہی! رکھ مجھے تو خاک پا اہل معانی کا*
کہ کُھلتا ہے اسی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

کیا یک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دہن کی نکتہ دانی کا

کتابت بھیجنی ہے شمع بزم دل کوں اے کاتب
پر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھ جاں فشانی کا

عزیزاں بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہوں † پردۂ دل پر خیال اُس یار جانی کا

چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شمع گریاں ہے
سنیا ہے جب سوں آوازہ تری روشن بیانی کا

پرت کی بزم میں تا سرخ روئی مجکو ہو حاصل
نین سوں اپنے دے ساغر شراب ارغوانی کا

بجا ہے گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق
ہوا ہے ذوق موہن کو لباس زعفرانی کا

ترے مکھ کی صفاے حیرت افزا لکھ سکے کیوں کر
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا

رہے وہ مو کمر جیوں دیدۂ تصویر حیراں ہو
لکھے گر خامۂ مو سوں بیاں مجھ ناتوانی کا

---

* یہ مطلع کسی اور قلمی یا مطبوعہ دیوان میں نہیں دیکھا گیا — صرف بمبئی کے مطبوعہ دیوان میں چھپا ہے — اگرچہ اس کی زبان بالکل صاف ہے مگر یہ خیال کرکے کہ ایک جگہ اُن کے نام سے منسوب ہے درج کر دیا گیا —

† میں نے لکھا

شراب جلوۂ ساقی سوں مت کر منع اے زاھد
یہی ھے مقتضا عالم میں ھنگام جوانی کا
ولی جن نے نہ باندھیا دل کوں اپنے نو نہالاں سوں
نہ پایا اُن نے پھل ھرگز جہاں میں زندگانی کا

———:o:———

۸ (۴)

ھوا ھے دل مرا مشتاق تجھہ چشم شرابی کا
خراباتی اُپر آیا ھے شاید دن خرابی کا
کیا مدھوش مجھہ دل کو انیندی نین ساقی نے
عجب رکھتا ھے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا
خط شبرنگ رکھتا ھے عداوت حسن خوباں سوں
کہ جیوں خفاش ھے دشمن شعاع آفتابی کا
نہ جاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں مجکوں
بغیر از ماہ رو ھرگز تماشا ماھتابی کا
نہ پوچھو اب ھوا ھے م سخن وہ دلبر رنگیں
لب تصویر پر ھے رنگ دائم لاجوابی کا
پری رخ کو اُٹھانا نیند سوں بر جا نہیں عاشق*
عجب کچھہ لطف رکھتا ھے زمانہ نیم خوابی کا
نہ جانوں کس پری رو سوں ھوا ھے جا کے ھم زانو
کہ آئینے نے پایا ھے لقب حیرت مآبی کا

---

* یہ شعر اس طرح بھی دیکھا گیا —
پری رو کو اُٹھایا نیند سوں برجا ھے اے عاشق
عجب کچھہ لطف رکھتا ھے نگہہ چشم شرابی کا

ولی سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ھے
نہیں وہ آشنا اے یار ھرگز بے حسابی کا

———:o:———

۷ (۴)

نہیں سنتا کوئی احوال میری دل فگاری کا
کہوں کس سوں گریباں چاک کر دکھہ بے قراری کا
عجب نہیں اُتھکے بے تابی سوں سر مارے کنارے پر
سنے گر ماجرا دریا ھمارے اشک جاری کا
ترے غم میں نکلتا ھے جو باھر نین سوں آنسو
دوجا گوھر کہاں ھے جگ میں کس کی آبداری کا
تری وو انتظاری ھے کہ جس حد ھور نہایت نیں
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا
ھوئی ھے آرسی جوگن ترے مکھہ کے تصور میں
بھبھوتی مکھہ پہ لیا * دم مارتی ھے خاکساری کا
کھڑا ھے راستی کے دم † میں یک پگ پرسوں جیوں جوگی
ترے قد سوں لگا ھے دھیان سرو جوئباری کا
ولی انکھیاں کی کر داوات پتلی کی سیاھی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے ‡ قلم معنے نگاری کا

———:o:———

۱۱ (۵)

طالب نہیں ماہ و مشتری کا
دیوانہ ھوا جو تجھہ پری کا

---

* لے † دم سادھے ‡ لے کر

یو غمزۂ شوخ ساحری نین
اُستاد ہے سحر سامری کا

تجھ تل سے اے* آفتاب طلعت
مہلوں ہوں ذرہ پروری کا

کفار فرنگ کوں دیا ہے
تجھ زلف نے درس کافری کا

تیرا خط خضر رنگ اے شوخ
سلطان ہے خشکی و تری کا

سوں سر سوں قدم تلک جھلک میں
گویا ہے قصیدہ انوری کا

خرشید سوں ہمسری کرے ہے
چیرا ترے سر اُپر زری کا

اے غنچہ نہ فخر کر کہ یو دل
تکہہ ہے پیا کی بکتری کا

پایا ہے جو کوئی دولت فقر
مشتاق نہیں سکندری کا

پھیکی لگے اُس کوں شان دولت
چاکھا جو مزہ قلندری کا

کہتا ہے ولی پکار یو بات
بندہ ہوں پیا کی دلبری کا

———:o:———

---

* بقدر یک حرکت

۵ (۶)

یکایک مجھہ دسا یک شہ جواں اسوار تازی کا
کہ جن نے حق سوں پایا ہے خطاب عاشق نوازی کا
نزک میرے کرم کر کر فصاحت ہور بلاغت سوں
کہاوہ * سرو قد مجکوں سخن یو سرفرازی کا
محبت یار بے پروا کی سینے میں ہے رات ہور دن
یہی مطلب ہے رات ہور دن نمازی ہور نیازی کا
مجھے بولیا کہ تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں†
تو بہتر یوں ہے جا دامن پکڑ عشق مجازی کا
سنیا ہوں جب سوں یہ نکتہ ولی شیریں سخن سیتی
لگیا ہے تب سوں شیوہ جی کو میرے عشق بازی کا

———:o:———

۷ (۷)

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
کیا حقیقی و کیا مجازی کا
ہر زباں پر ہے مثل شانہ مدام
ذکر اُس زلف کی درازی کا
ہوش کے ہاتھہ میں عناں نہ رہی
جب سوں دیکھا سوار تازی کا
تیں دکھا کر اپس کے مکھہ کی کتاب
علم کھویا ہے دل سوں قاضی کا

---

*اُس

† مجھے بولیا کہ گر عشق حقیقی سے تو واقف نہیں

۷

آج تیری نگہہ نے مسجد میں
ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
گر نہیں راز فقر سوں آگاہ
فخر بے جا ہے فخر رازی کا
اے ولی سرو قد کوں دیکھوں گا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

———:o:———

۷ (۸)

جگ منیں دو جا نہیں ہے خوب رو تجھہ سار کا
چاند کوں ہے آسماں پر رشک تجھہ رخسار کا
جب سوں تیری زلف کوں دیکھا ہے زاہد نے صنم
ترک کر تسبیح کو ہے مشتاق تجھہ زنار کا
دل کو میرے تب ستی حاصل ہوا ہے پیچ و تاب
جب سوں دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
تجھہ گل کی خاک رہ جب سوں ہوا ہوں اے پیا
تب سوں تیرا نقش پا تکیہ ہے مجھہ بیمار کا
بلبلیں گر یک نظر دیکھیں ترے مکھہ کا چمن
پھر نہ دیکھیں زندگی بھر مکھہ کدھی گلزار کا
بحر بے پایاں نے مجھہ انجھو ستی پایا ہے فیض
ابر نیساں عبد ہے مجھہ چشم گوہر بار کا
ٹک اپس کا مکھہ دکھا اے راحت جان و جگر
ہے ولی مدت ستی مشتاق تجھہ دیدار کا

———:o:———

(٩)

دیکھنا ہر صبح تجھ رخسار کا
ہے مطالع مطلع‌الانوار کا

بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں
کام ہے تجھ چہرۂ گلنار کا

صبح تیرا درس پایا تھا صنم
شوق دل مشتاق ہے تکرار کا

ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو
داغ ہے تجھ حسن کی جھلکار کا

دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب
پیچ تیرے طرۂ طرار کا

جو سنیا تیرے دھن سوں یک بچن
بھید پایا نسخۂ اسرار کا

چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت
جا تماشا دیکھ اُس رخسار کا

آرسی کے ہاتھ سوں ڈرتا ہے خط
چور کوں ہے خوف چوکیدار کا

سرکشی آتش مزاجی ہے سبب
ناصحوں کی گرمی بازار کا

اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات
جو ہے دیوانہ پری رخسار کا

———:o:———

(۱۰)

یاد کرنا ہر گھڑی اُس یار کا
ہے وظیفہ مجھ دل بیمار کا

آرزوے چشمۂ کوثر نہیں
تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا

عاقبت ہوے گا کیا معلوم نہیں
دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا

کیا کہیے تعریف دل ہے بے نظیر
حرف حرف اُس مخزن اسرار کا

گر ہوا ہے طالب آزادگی
بند مت ہو سبحۂ و زنار کا

مسند گل منزل شبنم ہوئی
دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا

اے ولی ہونا سری جن پر نثار
مدعا ہے چشم گوہر بار کا

---

(۱۱)

گر میری طرف ہو گزر اُس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نور نظر کا

مقصود کا تیار کروں حلوا بے دود
تجھ لب ستی گر ہاتھ لگے تنگ شکر کا

اے نور نظر جب سوں تو آیا ہے نظر میں
پلکاں کو کیا شانہ ترے موے کمر کا

کرے

شرمندہ ہو تجھہ مکھہ کے دکھے بعد سکندر
بالفرض بنا وے اگر آئینہ قہر کا
جیوں لالہ بجز آتش خاموش لب یار
مرہم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا

:O:

۷ (۱۲)

لیا ہے جب سوں موہن نے طریقہ خود نمائی کا
چڈھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا
اپس کی زلف کافر کیش کی جھلکار ٹک دکھلا
کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
سرج کوں گر اجازت ہو تو آوے سیس سوں چل کر
کہ اُس کوں شوق ہے تجھہ آستاں پر جبہہ سائی کا
مرے دل کی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرۂ عالم
کہ جیوں مشہور ہے مذکور تیری دلربائی کا
کرے تا تجھہ پری رو سے طلب یک بوسۂ شیریں
لیا ہے اس سبب دل نے مرے شیوہ گدائی کا
جو کُئی تیری سیہ چشماں کوں سمجھا بے مروت کر
بھروسا کیوں کہ ہووے اُس کو تیری آشنائی کا
سجن کی انجمن میں تب ہوے ہر یک طبع شیریں
ولی چرچا اُجھے مجلس میں جب طبع آزمائی کا

:O:

۵ (۱۳)

زخمی ہے جلاد فلک تجھہ غمزۂ خوں ریز کا
ہے شور دریا میں سدا تجھہ زلف عنبر بیز کا

تجھ صاحب نیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کوں
دل جا پڑے حیرت منیں نقاش رنگ آمیز کا

اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاودان
جو جگ منیں بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا

تب سوں ہوا ہے دل مرا کان نمک اے با نمک
جب سوں سنیا ہوں شور میں تجھ حسن شور انگیز کا

یوں شعر تیرے اے ولی مشہور ہیں آفاق میں
مشہور ہیں جیوں کر سخن اُس بلبل تبریز کا

———:o:———

ط (۱۴)

گزر ہے تجھ طرف ہر بوالہوس کا
ہوا ڈھاوا متھائی پر مگس کا

اپس گھر میں رقیباں کو نہ دے بار
چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا

نگہ سوں تیری ڈرتے ہیں نظر باز
سداں ہے خوف دزداں کوں عسس* کا

بجز رنگیں ادا دوجے سوں مت مل
اگر مشتاق ہے توں رنگ ورس† کا

ولی کوں ٹک دکھا صورت اپس کی
کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

———:o:———

* کوتوال
† روغن

ھ (۱۵)

چاروں طرف کھلیا ہے گلزار رنگ ورس کا
اس سیر جاں فزا سوں سینہ کھلیا ہوس کا

تجھ مکھ کے دیکھنے کوں اے آفتاب طلعت
مشتاق دل سوں میرے شعلہ اُٹھا رہس کا

سب دلبراں پہ حق نے تجکو دئی فضیلت
ہر مدرسے کے بھیتر چرچا ہے تجھ درس کا

دریا میں بیم کے یہاں گرداں ہے کشتی عقل
اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا

ہر پھر ولی ترے کن آتا ہے جیوں کہ سائل
ترے مٹھے بیاں کا جب سوں پڑیا ہے چسکا

---:o:---

ھ (۱۶)

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُس کا
بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُس کا

ہوا ہے مجکو شمع بزم یکرنگی سوں یو روشن
کہ ہر ذرے اُپر تاباں ہے دائم آفتاب اُس کا

کرے عشاق کوں جیوں صورت دیوار حیرت سوں
اگر پردے سوں وا ہووے جمال بے حجاب اُس کا

سجن نے یک نظر دیکھا نگاہ مست سوں جس کوں
خرابات دو عالم میں سداں ہے وہ خراب اُس کا

مرا دل پاک ہے از بس ولی زنگ کدورت سوں
ہوا جیوں جوہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اُس کا

---:o:---

۹ (۱۷)

سناوے گر کوی مجھہ مہربانی سوں سلام اُس کا
کہاؤں تا دم آخر بجاں ملت غلام اُس کا

اگرچہ حسب ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن
تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اُس کا

محبت کے سرے دعوے پہ تا ہووے سند مجکوں
لکھیا ہوں صفحۂ سینہ پہ خون دل سوں نام اُس کا

برنگ لالہ نکلے جام لے کر اس زمیں سے جم
اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اُس کا

کفر کوں توڑ دل سوں دل میں رکھکر نیت خالص
ہوا ہے رام بن حسرت سوں جا لچھمن سوں رام اُس کا

ہوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میرے جنوں آگے
کہ جیوں ہے حسن لیلی بے تکلف پائیمال اُس کا

کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُپر قرباں
جو دیکھے یک قدم پھر* سرو گلشن میں خرام اُس کا

زباں تیشے کی کر سمجھے زباں دو جے فصیحاں کی
اگر فرہاد دل جاکر سنے شیریں کلام اُس کا

ولی دیکھا جو اُن انکھیاں کے ساقی کن دو جام مے
ہوا ہے بے خبر عالم سوں ہور خواہاں جام اُس کا

———:o:———

۱۰ (۱۸)

روح بخشی ہے کام تجھہ لب کا
دم عیسیٰ ہے نام تجھہ لب کا

* پھر کر

حسن کے خضر نے کیا ابریز
آب حیواں سوں جام تجھ لب کا

منطق و حکمت و معانی پر
مشتمل ہے کلام تجھ لب کا

جنت حسن میں کیا حق نے
حوض کوثر مقام تجھ لب کا

رگ یاقوت کے قلم سوں لکھیں
خط پرستاں پیام تجھ لب کا

سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہیں
شوق دل میں دوام تجھ لب کا

ہر گھڑی مجکو جان دیتا ہے
جام جمشید جام تجھ لب کا

غرق شکر ہوے ہیں کام و زباں
جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا

مثل یاقوت خط میں ہے شاگرد
ساغر مے مدام تجھ لب کا

ہے ولی کی زباں کوں لذت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

———:o:———

۱۱ (۱۹)

تری زلفاں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا
پریشاں جس کے دیکھے سوں ہوا ہے حال عاشق کا

نہیں درکار تا بولے بیاں اپنی زباں سیتی
عیاں ہے اشک کے طومار سوں احوال عاشق کا

نہ جاوے ملک بے تابی سوں یک لحظہ کدھی باھر
زمین بے قراری میں گڑیا ھے نال عاشق کا
ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب نہیں
تو اپنا مکھہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا
اگر جاوے پیا کے مکھہ طرف بخت آزمانے کوں
کرے پی کا تغافل اُٹھہ کے استقبال عاشق کا
پیا کے ابروئے کج نے کیا ھے دل کو سرگرداں
کرو معلوم اس چوگان و گو سوں حال عاشق کا
جہاں جاتا ھوں وھاں آتا ھے سائے کے نمن* پیچھے
ترے برھا نے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا
نہ ھووے چرخ کی گردش سوں اُس کے حال میں گردش
بجا ھے قطب کے مانند استقلال عاشق کا
کدھی دام محبت سوں خلاصی اُس کو ممکن نہیں
تری انکھیاں کے ڈورے سوں بنا ھے جال عاشق کا
نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماھیت
ہرنگ ابر دریا بار ھے رومال عاشق کا
ولی یو مصرع رنگیں ھوا ھے وردِ جان و دل
فدا ھے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

———:o:———

ن (۲۰)

مجھہ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا
دیکھا ھوں قد و زلف و دھن جب سوں پیو کا
کرتا ھوں تب سوں ورد الف لام میم کا

جنت میں کب دیئے ھیں وہ رضواں کو مرتبہ
جو مرتبہ ھے تیری گلی کے مقیم کا

پیو کے نزیک آنجھو کو میرے وقار نہیں
عالم میں گرچہ قدر ھے در یتیم کا

کرتا ھے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ھے مرید سلسلۂ مستقیم کا

———:o:———

۱۱ (۲۱)

کیا ھوں جب سوں دعویٰ شاہ خوباں کی غلامی کا
علم برپا ھوا ھے تب سوں میری نیک نامی کا

اُسے دشوار ھے جگ میں نکلنا غم کے پھاندے* سوں
جو کُئی دیکھا ھے تیرے برمنیں† جامہ دودامی کا

اُٹھا ریحاں اگرچہ خواجۂ بستاں سرا لیکن
دیا تجھہ خط کوں اے یا قوت لب سرخط غلامی کا

پری رویاں کے کوچے میں خبرداری سوں جا اے دل
کہ اطراف حرم میں ڈر ھمیشہ ھے حرامی کا

ھوا جوھر شناس تیغ معنی اے ھلال ابرو
کہ جن نے درس پایا ھے تجھہ ابرو سوں حسامی کا

بسے فرھاد کے مانند کوہ بے ستوں میں جا
اگر قصہ سنے خسرو تری شیریں کلامی کا

اگر تجھہ حسن کامل کی سنیں تعریف مہ رویاں
تمام آکر کریں اقرار اپنی ناتمامی کا

---

* پھندے † بغل میں

اگر تجھہ حسن عالمگیر کو دیکھیں سخن فہماں
نہ لاویں پھر زباں اوپر بیاں خوباں نامی کا
لگے جیوں نخل ماتم سرو گلشن اُس کی انکھیاں میں
تماشا جن نے دیکھا ہے سجن تجھہ خوش خرامی کا
حقیقت سوں تری مدت سوں ہم واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہار خامی کا
ولی لکھتا ہے تیری مست انکھیاں دیکھہ اے ساقی
بیاض گردن مینا اُپر دیوان جامی کا

———:o:———

۱۰ (۲۲)

دل کو گر مرتبہ ہے درپن کا
مفت ہے دیکھنا سری جن کا
جامہ زیبوں کوں کیوں تجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا
اے زباں کر مدد کہ آج صنم
منتظر ہے بیان روشن کا
حکمت عشق بوعلی سوں نہ پوچھہ
نہیں قانوں شناس اس فن کا
آئینہ تجھہ سے ہو کے ہم زانو
حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا
امن میں تجھہ نگہہ سوں ہیں بے ڈر
خوف نہیں مفلساں کوں رہزن کا
دل صدپارہ تجھہ پلک سوں ہے بند
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

تجھ نگہ سوں بشکل شان عسل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا
ہے مرے شعر میں تو فیض اُسے
جو کرے وہ اُسے اپس من کا
تک ولی کی طرف نگاہ کرو
صبح سوں منتظر ہے درشن کا

ہ (۲۳)

ہر طرف ہے جگ میں روشن نام شمس الدین کا
چین میں ہے شور جس کے ابروے پرچین کا
مکھ اُپر رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا
لعل نے سن کر سخن تیرے لب رنگین کا
ہے ترے ہر مو سوں روشن جلوہ گر رنگ وقار
کیا عجب گر تجھ سے لیوے درس نت تمکین کا
دیکھ تجھ پلکاں کوں بولیا عاشق جاں باز یوں
مرغ دل کے صید کو چنگل ہے یو شاہین کا
صورت تسکیں نہیں دستی مگر اس حال میں
اے ولی جب پیو نہ پوچھے حال مجھ غمگین کا

ہ (۲۴)

بدخشاں میں پڑیا ہے شور تیرے لعل رنگیں کا
ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچیں کا
عجب نہیں ہے اگر ساقی فلک کا اے کہاں ابرو
تری مجلس میں لیاوے* جام روشن ماہ سیمیں کا

* لاوے

لکھیا اے ظالم خوں خوار و صیاد دل عاشق
تری مژگاں نے میرے دل اُپر مضموں شاہیں کا
اُتھے شیریں سدا ں تعظیم کوں اُس کی ادب سیتی
اگر کُئی کوھکن بولے سخن تجھہ عز و تمکیں کا
ولی اُس طبع کا گلشن گل معنی سوں ہو روشن
جو کُئی دل کوں کرے مسکن مرے اشعار رنگیں کا

———:o:———

ہ (۲۵)

مجھہ گھت میں اے نگھر گھت ھے شوق تجھہ گھو نگھت * کا
دیکھیں سوں اٹ گیا دل تیری زلف کا لٹکا
کر یاد تجھہ کپٹ کوں پڑتے ھیں اشک ٹپ ٹپ
مکھہ بات بولتا ھوں شکوہ تری کپٹ کا
تجھہ نین دیکھنے کو دل ٹھاٹھہ کر چکا تھا
غمزے کے دیکھہ ٹھٹ کوں ناچار ھو کے ٹھٹ کا†
تجھہ خط کے بن توجہہ کُھلتا ھے اس کا مشکل
حلقے میں تجھہ زلف کے جو جیو جا کے اَٹ کا
ھرگز ولی کسی کن شاکی ترا نہ ھو تا
گر تجھہ میں اے ہٹیلے ھوتا نہ طور ھٹ کا

———:o:———

(۲۶)

نہیں شوق دل میں اُس کے کدھی لالہ زار کا
مشتاق جو ھوا ھے رخ آبدار کا

---

* بروزن گُھٹ † رکا

لگتا ہے مجکو پنجۂ خرشید رعشہ دار
دیکھا ہوں جب سوں دست نگاریں نگار کا
ہر زرہ اُس کی چشم میں لبریز نور ہے
دیکھا ہے جن نے حسن تجلی بہار کا
طاقت نہیں کسی کوں جو یک حرف سن سکے
احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا
آوے ولی ہماری طرف تیغ ناز لے
اُس شوخ کوں خیال اگر ہے شکار کا

———:o:———

(۲۷) ۹

پڑیا ہے لعل میں پر تو سجن تجھ مکھ کی لالی کا
بیاں ہے مہ سوں روشن تر تری صاحب کمالی کا
ترا قد مصرع برجستۂ دیوان خوبی ہے
تری یو بیت ابرو شعر دستا ہے ہلالی کا
گئی ہے خواب مخمل کی ترے پاؤں کی سرخی سوں
کہ جس کے عکس سوں رنگیں ہوا ہے نقش قالی کا
ترے لب کی حلاوت نے کیا مجھ طبع کو شیریں
ہوا ہے نقل مجلس ذکر مجھ شیریں مقالی کا
ہوا مجھ دل کی جنت میں سوں ہر یک آہ جیوں طوبیٰ
لٹک چلنا جو دیکھا بسکہ میں سید معالی کا
نزاکت تجھ کمر کی دل نشیں ہے اس سبب ساجن
ہوا ہے شہرہ عالم میں مری نازک خیالی کا
رنگیلے شعر کا کہنا کیا تھا ترک مدت سوں
ترا یو قد ہوا ہے پھر کے باعث فکر عالی کا

تری وہ طبع ھے ھموار اے رشک مہ کنعاں
کہ جس میں نو برابر نہیں اثر بے اعتدالی کا
ولی تجھہ شعر کو سن کر ھوے ھیں مست اھل دل
اثر ھے شعر میں تیرے شراب پرتگالی کا

:o:

۷ (۲۸)

بے تاب آفتاب ھے تجھہ مکھہ کی تاب کا
پیاسا ھے اس جہاں میں ترے لب کے آب کا
تجھہ مکھہ کی آب و زلف کی موجاں کوں دیکھنے
سب تن نین ھوا ھے سوجل پر حباب کا
تجھہ حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب
موھوم یک نقطه ھے سرج اُس حساب کا
ھے مدرسے میں چرخ کے خرشید فیض بخش
جب سوں لیا ھے درس ترے مکھہ کتاب کا
مجلس ھے گرم چرخ کی تجھہ آفتاب سوں
خالی ھے جام سرد اُپر ماھتاب کا
مجھہ شوق سوں مدام لبالب ھے جام نین
شیشے میں دل کے جوش ھے نت اس شراب کا
تجھہ شعر کی روانی سنیا جب سوں اے ولی
نم ناک ھے تدھی ستی * دامن سحاب کا

:o:

۷ (۲۹)

عبث غافل ھوا ھے گا فکر کرپی کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر ھو زمانے کا

* جبھی سے

چراغ دل اگر گُل ہے تو کر جیوں گل اُسے روشن
کہ یہ تحفہ ہے سالک کوں نزک حق کے لے جانے کا

نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی ہے خواہش
قفل ہے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

نہیں یو آہ ہور زاری جو سینے ہور انکھاں میں ہے
سمجھہ بے شک کہ افسوں ہے یہ اُس پی کے لبھانے کا

موے کو جیو بخشے آب حیواں بے گماں ہے جیوں*
نین میں تیو لچھہ پانی ہے سوتے† دل کے جگانے کا

برہ کی آگ میں دستا نہیں ہے فکر کچھہ دل کوں
کہ جیوں غم نہیں ہے ابراہیم کو آتش میں جانے کا

ولی تجکو رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رہے گر سگ ہو کر‡ دائم نبی کے آستانے کا

———:0:———

(۳۰) ہ

لاگی ہے لگن تم سے چھڑا کون سکے گا
اب مجکوں وطن اپنے لجا کون سکے گا

مارا ہے جو ظالم نے ادایاں سوں ہمن کو
اس جگ میں مری داد دلا کون سکے گا

ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اُوپر
دامن کو ترے ہاتھہ لگا کون سکے گا

رہتے ہیں ہیا چاک تمہاری ہی گلی میں
اب مجکوں جنازے میں اُتھا کون سکے گا

---

* (نسخہ) موے کو جیو بخشا آب حیواں میں اثر ہے جیوں
† خوابیدہ ‡ نہ وزن گزر

مت مار ولی کوں میرا اتنا تو کہا کر
یو ناز ترا جگ میں اُٹھا کون سکے گا

———:o:———

۵ (۳۱)

تجھ غمزۂ خوں خوار سوں لڑ کون سکے گا
تجھ ناز ستمگر سوں جھگڑ کون سکے گا

تجھ حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا

پھرتی ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے
بن نیند ان انکھیاں کو پکڑ کون سکے گا

ہیں خضر کے چشموں سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط اُس کو اُتر کون سکے گا

تجھ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے
اس سحر کے طومار کوں پڑھ کون سکے گا

———:o:———

۷ (۳۲)

جس وقت اے سری جن تو بے حجاب ہو گا
ہر ذرہ تجھ جھلک سوں جیوں آفتاب ہو گا

مت جا چمن میں لالن بلبل پہ مت ستم کر
گرمی سوں تجھ نگہ کی گُل گل * گلاب ہو گا

مت آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن
تجھ مکھ کی تاب دیکھے آئینہ آب ہو گا

نکلا ہے وہ ستمگر تیغ ادا کوں لے کر
سینے کا عاشقاں کے اب فتح یاب ہو گا

* گل کر

رکھتا ھے کیوں جفا کوں مجھپر روا اے* ظالم
محشر میں تجھ سوں میرا آخر حساب ھو گا

مجکوں ھوا ھے معلوم اے مست جام خوبی
تیری انکھاں کے دیکھے عالم خراب ھو گا

ھاتف نے یوں دیا ھے مجکو ولی بشارت
اُس کی گلی میں جا تو مقصد شتاب ھو گا

---:0:---

(۴۳) ۷

اس قد سوں جس چمن میں وہ نو نہال ھو گا
کیا سرو کیا صنوبر ھر یک نہال ھو گا

آوے گا گر سخن میں وہ مایۂ لطافت
شرمندہ اُس کے آگے آب زلال ھو گا

عالم میں جو ھوا ھے اُس کی بھواں کا طالب
اُس کے نگین دل پر نقش ھلال ھو گا

ھے اُس کے حق میں ھر شب مانند روز محشر
جس کو فراق جاناں سینے کا سال ھو گا

معنی کے جو چمن میں ھے بلبل معانی
تجھ گل بدن کے دیکھے رنگیں خیال ھو گا

جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گُلرو
جس انجمن میں تجھسا صاحب جمال ھو گا

البتہ وصف تیرا لاوے گا ھر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ھو گا

---

* بیک حرکت

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہے تری نین غزالاں سوں کہوں گا

دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی
جا کشور ایراں میں سلیماں سوں کہوں گا

تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
جا سرو گلستاں میں خوش الحاں سوں کہوں گا

زخمی کیا ہے دل تری پلکاں کی انی نے
یو زخم ترا خنجر و پیکاں سوں کہوں گا

مجھ پر نہ کرو ظلم تم اے لیلی خوباں
مجنوں ہوں ترا غم میں بیاباں سوں کہوں گا

دیکھا میں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی
اس خواب کو جا یوسف کنعاں سوں کہوں گا

جلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن
یہ سوز ترا مشعل سوزاں سوں کہوں گا*

یک نقطہ ترے صفحۂ رخ پر نہیں بے جا
اس مکھ کو ترے صفحۂ قرآں سوں کہوں گا

قربان پری مکھ پہ ہوئی چوب سی جل کر
یہ بات عجائب مہ تاباں سوں کہوں گا

بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سوں ہرگز
جلتا ہوں ترا درد میں درماں سوں کہوں گا

---

* فرانس کے چھپے ہوے دیوان میں یہ شعر اس طرح ہے۔
جلتا ہوں ترے غم کی اگن موں جو شب و روز
اس سوزش آتش کوں جا سوزاں سوں کہوں گا

وہ صنم جب سوں بسا دیدۂ حیران میں آ
آتش عشق پڑی عقل کے سامان میں آ
ناز دیتا نہیں گر رخصت گلگشت چمن
اے چمن زار حیا دل کے گلستان میں آ
عیش ہے عیش کہ اُس مہ کا خیال روشن
شمع روشن کیا مجھ دل کے شبستان میں آ
یاد آتا ہے مجھے جب وہ گل باغ وفا
اشک کرتے ہیں مکاں گوشۂ دامان میں آ
موج بے تابی دل اشک میں ہئی* جلوہ نما
جب بسی زلف صنم طبع پریشان میں آ
نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سوں
دفتر درد بسا عشق کے دیوان میں آ
پنجۂ عشق نے بے تاب کیا جب سوں مجھے
چاک دل تب سوں بسا چاک گریبان میں آ
دیکھ اے اہل نظر سبزۂ خط میں لب لعل
رنگ یاقوت چھپا ہے خط ریحان میں آ
حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سوں آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ
شیخ یہاں بات تری پیش نہ جاے گی کبھو
زہد کی چھوڑ کے مت† مجلس رندان میں آ
درد منداں کو بجز درد نہیں صید مراد
اے شہ ملک جنوں غم کے بیابان میں آ

---

* ہوی † عقل

حاکم وقت ھے تجھہ گھر میں رقیب بد خو
دیو مختار ھوا ملک سلیمان میں آ
چشمۂ آب بقا جگ میں کیا ھے حاصل
یوسف حسن ترے چاہ زنخدان میں آ
جگ کے خوباں کا نمک ھو کے نمک پروردہ
چھپ رھا آ کے ترے لب کے نمکدان میں آ
بسکہ مجھہ حال سوں ھمسر ھے پریشانی میں
درد کہتی ھے مرا زلف تری کان میں آ
غم سوں تیرے ھے ترحم کا محل حال ولی
ظلم کر چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ

(۳۶) ۲

اے رشک ماھتاب تو دل کے صحن میں آ
فرصت نہیں ھے دن کو اگر تو رین میں آ
اے گل عذار غنچہ دھن ٹک چمن میں آ
گل سرپہ رکھکے شمع نمن انجمن میں آ
جیوں طفل اشک بھاگ نہ تو مجھہ نظر ستی
اے نور چشم نورنمط مجھہ نین میں آ
کب لگ اپس کے غنچۂ لب کو رکھے گا بند
اے نور بہار باغ محبت سخن میں آ
تاگل کے روسے رنگ اُڑے اُوس کی نمط
اے آفتاب حسن لٹک سوں چمن میں آ
تجھہ عشق سوں کیا ھے ولی دلکوں بیت غم
سرعت ستی اے معنی بیگانہ من میں آ

(۳۷) ۶

وہ ناز ہور ادا میں اعجاز ہے سراپا
خوبی میں گلرخاں سوں ممتاز ہے سراپا

اے شوخ تجھ نین میں دیکھا نگاہ کر کر
عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا

جگ کے ادا شناساں جن کی ہے فکر عالی
تجھ قد کوں دیکھ بولے یو ناز ہے سراپا

کیا ہوسکیں جگت کے دلبر تیرے برابر
تو حسن ہور ادا میں اعجاز ہے سراپا

گاہے اے * عیسوی دم یک بات لطف سوں کر
جاں بخش مجکوں تیری آواز ہے سراپا

مجھپر ولی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے
ہرچند حسب ظاہر طناز ہے سراپا

———:o:———

(۳۸) ۷

کتاب حسن کا یہ مکھ صفا تیرا صفا دستا
ترے ابرو کے دو مصرع سوں اُس کا ابتدا دستا

ترا مکھ حسن کا دریا و موجاں چین پیشانی
اُپر ابرو کی کشتی کے یوتل جیوں ناخدا دستا

ترے لب ہیں بظاہر حوض کوثر مخزن خوبی!
یہ خال عنبریں تسپر بلال آسا کھڑا دستا

اشارت کر انکھاں سوں گرچہ ہوں بیمار میں لیکن
ترا لب اے مسیح وقت قانون شفا دستا

* بیک حرکت

ہوا جو گوھر دل غرق بحر حسن ھے نایاب
زبس دریاے حسن دلبران بے انتہا دستا
بیاں اُس کی نزاکت اور لطافت کا لکھوں تا کے
سراپا کشور خوبی منیں نازواد ا دستا
یو خط کا کا حاشیہ گرچہ ولی ھے مختصر لیکن
مطول کے معانی کا تمامی مدعا دستا

———:o:———

۷ (۳۹)

تو اب ھے جو سینہ شاد دستا
مطلب ھے کہ با مراد دستا
تجھ مکھ کے صفے پہ نقطۂ خال
سرمایہ هر مراد دستا
ھر نسخۂ لذت جہاں کا
انکھیاں میں تری سواد دستا
ابرو کے نزک یہ خال موزوں
خوش مصرع مستزاد دستا
تیری یہ جبین با صباحت
سجھ جلوۂ با مداد دستا
تجھ نین کی کیا کروں میں تعریف
یہ عین ثلث کا صاد دستا
عالم میں ولی سخن یو تیرا
سجھ فائدۂ فواد دستا

———:o:———

(۴۰)

جو تل تجھہ مکھہ کے کعبہ میں مجھے اسود حجر دستا
زنخداں میں ترے مجھہ چاہ زمزم کا اثر دستا
پریشاں سامری کا دل تری زلف طلسمی میں
زمرد رنگ یو تل مجکوں سحر باختر دستا
مرا دل چاند اور تیری نگھہ اعجاز کی اُنگلی
کہ جس کی یک اشارت میں مجھے شق القمر دستا
نین دیول میں پتلی ہے و یا کعبہ میں ہے اسود
ہرن کا ہے یو نافہ یا کنول بھیتر بھنور دستا
ولی شیریں زبانی کی نہیں ہے چاشنی سب کو
حلاوت فہم کو میرا سخن شہد و شکر دستا

———:O:———

۷

(۴۱)

طاق ابرو ترا حرم دستا
محرم اس کا عرب عجم دستا
خط ترا سر نوشتہ عاشق سوں
حرف تقدیر کا رقم دستا
مکھہ ترا آئنہ سکندر ہے
ہردو عالم منیں عدم دستا
لوح محفوظ ہے ترا رخسار
زلف اُس پر مگر قلم دستا
تجھہ زنخداں کے چاہ کنعاں میں
یوسف مصر دمبدم دستا
خط ترا ہے اگرچہ لشکر حسن
کاکل اُس پر مگر علم دستا

جان من غصۂ و غضب تاکے
(ولی) مشتاق پر کرم دستا

———: o :———

(۴۲)

تش غفلت سوں مرے دل کوں جلا جا
ی هوں تجهه درس کا ٹک درس دکھا جا
آزردہ نہ هو، غصہ نہ کر، بات مری سن
ڈرتا نہیں یک بات کی سو بات سنا جا
هوں میں مدت ستی اے حسن کے دریا
مکهه کوں دکھا، آگ مرے دل کی بجها جا
خواهش هے مجهے ورد کے پڑهنے کی همیشہ
یکبار کسو طرز سوں ٹک اسم بتا جا
، اُس کی طرف جات هوں کر قصد تماشا
ا هے مجهے خوف رقیباں سوں کہ جا جا
جب بوسہ کیا لب سوں پری روکے طلب میں
غصّے ستی بولیا کہ چلا جا پے چلا جا
مدت سوں (ولی) جهانجهہ میں هے هاتهہ سوں دل کے
اک بار تو آ عیش کی نوبت کو بجا جا

———: o :———

۷

(۴۳)

ی پیس سرمہ هوکے بسا تجهہ نین میں جا
و بوے گل بسا هوں ترے پیرهن میں جا
هر تار میں زلف کے تری سیر جا کروں
باد صبا کوں ساتهہ لیا هوں چمن میں جا

آتش نے تجھ جمال کے جلوے کوں دیکھکر
کینی ھے * زندگی میں آپس کی کفن میں جا

جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزیک
ہو کر خجل سرج نے لیا ھے گھن میں جا

رکھا ھے تار تار کیا اُس کے شوق میں
ھردم خیال باندھکے اُس کی نین میں جا

جو دیکھتے رقیب اسی حال کو تمام
دن رین جلتے رھتے وہ دوزخ اگن میں جا

مانند خوں عقیق (ولی) گل کے بہ چاہیں
شہرت پڑے جو اشک کی میرے یمن میں جا

———:0:———

۸ (۴۴)

مت غصے کے شعلے سوں جلتے کوں جلاتی جا
ٹک مہر کے پانی سوں یہ آگ بجھاتی جا

تجھ چال کی قیمت سوں نہیں دل ھے مرا واقف
اے ناز بھری چنچل ٹک بھاؤ بتاتی جا

اس رین اندھیری میں مت بھول پڑوں تس سوں
ٹک پاؤں کے بچھووں کی آواز سناتی جا

مجھ دل کے کبوتر کوں پکڑا ھے تری لٹ نے
یہ کام دھرم کا ھے ٹک اس کو چھڑاتی جا

تجھ مکھ کی پرستش میں گئی عمر مری ساری
اے بت کی پجن ھاری اس بت کو پجاتی جا

* کی ھے

تجھہ عشق میں جل جل کر سب تن کو کیا کاجل
یہ روشنی افزا ہے انکھین کو لگاتی جا
تجھہ عشق میں دل چل کر جوگی کی لیا صورت
یکبار ارے موہن چھاتی سوں لگاتی جا
تجھہ گھر کی طرت سندر آتا ہے ولی دائم
مشتاق ہے درشن کا ٹک درس دکھاتی جا

—:o:—

(۴۵) ۵

غضب سوں چہرۂ رنگین بہار ناز و ادا
بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
لکھا ہے صفحۂ ایجاد پر مصور صنع
قلم سوں موے کھرکے نگار ناز و ادا
چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سوں
سہی قداں کا مکاں جوئبار ناز و ادا
سناہوں خضرسوں دل کے یہ حرت تازہ وتر
بہار سبزۂ خط ہے بہار ناز و ادا
ولی پڑیا ہے نظر جب سوں وہ کماں ابرو
ہزار دل سوں ہوا ہوں شکار ناز و ادا

—:o:—

(۴۶) ۷

دل کو لگتی ہے دلربا کی ادا
جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا
گرچہ سب خوبرو ہیں خوب ولے
قتل کرتی ہے میرزا کی ادا

حرف بے جا بجا ھے گر بولوں
دشمن ھوش ھے پیا کی ادا
نقش دیوار کیوں نہ ھو عاشق
حیرت افزا ھے بے وفا کی ادا
گل ھوے غرق آب شبنم میں
دیکھہ اُس صاحب حیا کی ادا
اشک رنگیں میں غرق ھے نس دن
جن نے دیکھی ھے تجھہ حنا کی ادا
اے ولی درد سر کی دارو ھے
مجکوں اُس صندلی قبا کی ادا

---:o:---

(۴۷) ۵

ھوش کھوتی ھے نازنیں کی ادا
سحر ھے سرو گل جبیں کی ادا
گر ھے مطلوب تجکوں نقش مراد
دیکھہ اس کی بھواں کی چیں کی ادا
ھوش میرا نہیں رہا مجھہ میں
جب سوں دیکھی ھے نازنیں کی ادا
موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھہ اُس زلف عنبریں کی ادا
اے ولی دل کو آب کرتی ھے
نگہہ چشم شرمگیں کی ادا

---:o:---

ترے فراق میں دل کوں کیا ہوں بند جدا
کیا ہوں خال اُپر جیو کوں سپند جدا

تجھے شمع کے برابر سوں کہہ سکوں کیوں کر
کہ نخل موم جدا سرو سر بلند جدا

ترے یو رخ کو ہور ابرو کوں دیکھ اے ظالم
جلیا* سرج ہے جدا ہور گھٹتا ہے چند جدا

ترے لباں کی حلاوت کو رکھ نظر بھیتر
شکر گُھلی ہے جدا اور گُھلا ہے قند جدا

ترے جو قد سوں رکھانے شکر نے دل میں گرہ
تو کھینچ پوست کیا اُس کا بند بند جدا

ترے فراق میں میں کیا کہوں رقیباں سوں
ہوا ہے دل مرا اب مجھ سوں دل پسند جدا

نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھ تو مجکوں
کہ اہل عیش جدے ہیں یو دردمند جدا

ترے یو مکھ کی جھلک ہور زلف کی موج کوں دیکھ
سرج ہے سرخ و بیتاب ہے سپند جدا†

ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھ
خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا

ہ (۴۹)

ہے فیض سوں جہاں کے دل بافراغ میرا
مرہم کا نہیں ہوا ہے محتاج داغ میرا

---

* جلا † ایک نسخے میں یہ شعر یوں دیکھا گیا

تری جھلک کو بہتر آپنے کے جو دیکھا ہے
شفق سرخ ہوکے بے تاب ہے سپند جدا

اسباب سوں جہاں کے ھوں بے غرض سداں میں
بن تیل، ھور بتی ھے روشن چراغ میرا
وہ ماہ جلوہ گر ھو دل کو کیا منور
ھے آج آسماں سوں اوپر دماغ میرا
مجھہ دل کے آچمن میں کریک نظر تماشا
داغاں کے ھے گلاں سوں روشن یو باغ میرا
ازبسکہ زندگی میں یوں محو ھوں ولی میں
مشکل ھوا اجل کوں کرنا سراغ میرا

———:0:———

۵ (۵۰)

ھوا ھے سیر کا مشتاق بے تابی سوں من میرا
چمن میں آج آیا ھے مگر گل پیرھن میرا
مرے دل کی تجلی کیوں رھے پوشیدہ مجلس میں
ضعیفی سوں ھوا ھے پردۂ فانوس تن میرا
نہیں ھے شوق مجکوں باغ کی گلگشت کا ھرگز
ھوا ھے جلوہ گر داغاں سوں سینے کا چمن میرا
ھوا ھوں تجھہ جدای کے دکھوں اے نور عین دل
برنگ مردمک انکھیاں کا پردہ ھے کفن میرا
لگے پھیکی نظر میں اے ولی دوکان حلوای
اگر ھو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

———:0:———

۷ (۵۱)

دیکھا ھے جن نے تیرے رخسار کا تماشا
نہیں دیکھتا سرج کی جھلکار کا تماشا

اے رشک باغ جنت جب سوں جدا ہو توں
دوزخ ہے تب سوں مجکوں گلزار کا تماشا
نصد مجھ زباں پر آتا ہے لفظ تھکیں
ھاھوں جب سوں تیری رفتار کا تماشا
رشتہ کوں بندگی کے ڈالیا اپس گلے میں
دیکھا جو تجھ صنم کے زنار کا تماشا
س نمن رہے نہیں پل مارنے کی طاقت
کھہ اُس انکھاں کے بیمار کا تماشا
اُس مکھ کا رنگ اُڑ کر قوس قزح کوں پہنچا
دیکھا جو تجھ بھواں کی تروار کا تماشا
تب سوں ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑیا ہے
دیکھا ہے جب سوں تیری دستار کا تماشا

———:o:———

۷ (۵۲۰)

سی اگر جو دیکھے تجھ نور کا تماشا
کوں پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا
اے رشک باغ جنت تجھ پر نظر کیے سوں
رضواں کو ہووے دوزخ پھر حور کا تماشا
ز سیاہ اُس کے موموں سوں جلوہ گر ہے
ہ زلف میں جو دیکھا دیجور کا تماشا
کثرت کے پھول بن میں جاتے نہیں ہیں عارف
بس ہے موحداں کوں منصور کا تماشا
جس سوں یادگاری وہ جلوہ گر ہے دائم
ی میں جاکے دیکھو فغفور کا تماشا

وہ سر بلند عالم ازبس ہے مجھ نظر میں
جیوں آسماں عیاں ہے مجھ دور کا تماشا

تجھ عشق میں ولی کے انجھو اُمنڈ چلے ہیں
اے بحر حسن آدیکھ اس پور کا تماشا

———:0:———

۱۴ (۵۳)

زرد رو ہے جو کیا ہے فکر تسخیر طلا
مت ہو اے وحشی صفت زنہار نخچیر طلا

کیوں کرے آلودہ زر جگ منیں صید مراد
ہے علم اوپر معطل صورت شیر طلا

گر غرض ہے تجکوں صافی باز رکھ دنیاسوں ہات
جز سیاہی نہیں ہے اے نادان تاثیر طلا

نہیں ہے حاصل غیر گردش جگ میں اُس کو رات دن
جیوں سرج لاگا ہے جس کے دل منیں تیر طلا

دیکھکر تجھ مکھ کے پرتو کوں اے رشک آفتاب
موج کی پانی نے ڈالی پگ میں زنجیر طلا

جب سدا تجھ حسن سوں دعویٰ کیے ہیں اختراں
گرم ہو نکلا سرج لے ہاتھ شمشیر طلا

شمع تیری بزم میں جس وقت ہووے جلوہ گر
ماہ نو لاوے اپس کو کر کے گلگیر طلا

بوالہوس رکھتے ہیں دائم فکر رنگ عاشقاں
ہے مھوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا

زندگی زریں لباساں کی گئی بازی منیں
ہے یو جگ کے گنجفے میں صورت مہر طلا

آہ سوں عاشق کی عارت بوجھتے ہیں حال دل
جیوں کہ سمجھے صوت سوں صراف تقریر طلا

یوں زمین عشق میں ہے دام عاشق نام یار
نام شہ جیوں ہوتا ہے نس دن گلو گیر طلا

شکل تجھہ بت کی جو مجھہ دل میں ہوئی ہے منتقش
ہے سمندر کی نمط آتش میں تصویر طلا

یو کناري مکھہ پہ تیرے اے زلیخاوش نہیں
سورۂ یوسف کو لکھا گرد تحریر طلا

اے (ولی) یو شعر ہے لبریز معنی سر بسر
ہے بجا اطراف اُس کے گر ہو تحریر طلا

———:O:———

۵ (۵۴)

تیرے شکر لب کو اب مثل عسل بولنا
بلکہ عسل ہے نقل اُس کوں اصل بولنا

تجھہ قد و قامت اگے سرو ہوا سر نگوں
تجھہ سے رواں سرو اگے سرو کو شل بولنا

مکھہ کي صدف پر تري در ہے مبارک بچن
در سمندر اُسے سب کی عقل بولنا

بات کی مجلس منیں میرا سخن تو نچھہ ہے
جگ میں مسیحا تجھے جب سوں سبل بولنا

مور ضعیف ہے (ولی) خاک قدم بہار اُسے
بلکہ ضعیفی منیں اُس نہیں بل بولنا

———:O:———

۵ (۵۵)

تجھ حسن عالم تاب کا جو عاشق و شیدا ہوا
ہر خوبرو کے حسن کے جلوے سوں بے پروا ہوا
دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جن نے یک نظر
تجھ خال کے نقطے نمن وہ بے سر و بے پا ہوا
جس وقت سوں تجھ قد کے تئیں تولا ہے شاعر فکر میں
اُس وقت سوں عالم منیں نرخ سخن بالا ہوا
ہیں صاحب کل کے جوہراں میرے سخن سوں جلوہ گر
از بسکہ وسعت مشربی سوں دل مرا دریا ہوا
پایا ہے جگ میں اے (ولی) وہ لیلی مقصود کوں
جو عشق کے بازار میں مجنوں نمن رسوا ہوا

:0:

۷ (۵۶)

تجھ برہ کی آتش منیں دل جل کر انگارا ہوا
اُس کے اُپر جلنے کوں جیوء جیوں عنبر سارا ہوا
تجھ مکھ کے مصحف کے بہتر آیت جو دیکھی قہر کی
ہیبت سوں جیوں زیر و زبر دل ٹوٹ، سی پارا ہوا
فرہاد کے تیشے سا مجھ اڑکا ہوا ہے غم ترا
ہر آہ دل کو چیرنے سینے بہتر آرا ہوا
گلشن منیں اس خلق کے وہ مکھ ہے تیرا رشک گل
شبنم عرق جس سوں اُڑا افلاک کا تارا ہوا
مجھ نین کے یعقوب کی نظارہ بازی پیر تھی
یوسف کے دیکھے سوں جواں پھر آج نظارا ہوا

مارا ہے جس کوں اے صنم وہ رات دن تجھ پاس ہے
دامن کو لپٹا گرد ہو تجھ راہ کا مارا ہوا
غافل نہ رہ اے سنگ دل ہرگز ولی کے حال سوں
جس آہ کی آتش کوں سن خارا کا دل پارا ہوا

———:o:———

۷ (۵۷)

تجھ مکھ پہ یو تل دیکھ کر لالے کا دل کالا ہوا
تجھ دور خط سوں طوق جیوں مہتاب کا ہالا ہوا
مستی منیں محشر تلک بسرا ہے وہ کونین کوں
جو تجھ نین کے جام سوں مدہ پی کے متوالا ہوا
گلزار کی صحبت منیں ہئی * راستی کی گفتگو
شمشاد پر تجھ سرو کا اکثر سخن بالا ہوا
کاجل نین کا دیکھکر بولے ہیں یوں جادوگراں
عشاق کی تسخیر کوں یہ سحر بنگالا ہوا
غمزے کی فوجاں باندھکر آے ہیں راوت نین کے
ہر سو پلک کا ہاتھ میں اُن کے سو جی بھالا ہوا
جلتا ہے دوزخ رات دن تیرے جلے کے رشک سوں
مشتاق تیرے درس کا جنت سوں نروالا ہوا
ست نین کی شمشیر کے اوجھڑ ولی کے دل اُپر
تیرے شکارستاں میں یو نخچیر ہے پالا ہوا

———:o:———

* ہوی

(۵۸)

جب صنم کو خیال باغ ہوا
طالب نشۂ فراغ ہوا
فوج عشاق دیکھ ہر جا
نازنیں صاحب دماغ
رشک سوں تجھ لباں کی سرخی کے
جگر لالہ داغ داغ ہوا
دل عشاق کیوں نہ ہوں رو
جب خیال صنم چراغ
اے ولی گلبدن کوں باغ میں دیکھ
دلِ صد برگ باغ باغ ہوا

———:o:———

(۵۹)

جلوہ گر جب سوں وہ جمال ہوا
نور خرشید پائمال ہوا
فیض تشبیہ قد دلبر
سرو گلشن منیں نہال
نشۂ سبزۂ خط خوباں
والی عالم خیال ہوا
یاد کر تجھ بھواں کی بیت
ماہ نو صاحب کمال
دیکھ کر تجھ نگاہ کی شوخی
ہوش عالم رم غزال ہوا

حسن اُس دلربا کا مدت سوں
عکـــس آئینۂ خیـــال ہوا
وصف میں تجھ بھواں کے ہر مصرع
ثانی مصرع ھـــلال ہوا
جن نے دیکھی ہے تجھ نگہہ کی تیغ
پھر کے جینا اُسے محـــال ہوا
ہجر کی زندگی سوں موت بھلی
کہ جہاں سب کہیں وصـــال ہوا*
غزل مجنوں کے بعد سجکوں ولی
صوبۂ عـــاشقی بحـــال ہوا

---:o:---

(۶۰) ۷

جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا
عالم میں اُس کا نام جواہر رقم ہوا
نقطے پہ تیرے خال کے باندھا ہے جن نے دل
وہ دائرہ میں عشق کے ثابت قدم ہوا
تجھ فطرت بلند کی خوبی کو لکھ قـــلم
مشہور جگ کے بیچ عطارد رقـــم ہوا
طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ داد خواہ
جس بے گنہ پہ تیری نگہہ سوں ستم ہوا

---

* بعض تذکروں میں یہ شعر حاتم سے منسوب ہے اور بہ ظن غالب اُنہیں کا معلوم ہوتا ہے۔ دو ایک دیوانوں میں ولی کا نام دیکھکر احتیاطاً یہاں لکھ دیا گیا—

بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
تجھ نین کا خیال مجھے جام جم ہوا
جن نے بیاں لکھا ہے ترے رنگ زلف کا
اُس کو خطاب غیب سوں مشکیں رقم ہوا*
شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی ولی
مشتاق تجھ سخن کا عرب تا عجم ہوا

———:o:———

۵ (۶۱)

تصویر تیری دیکھ کر سارا جگت حیراں ہوا
تجھ زلف کے کوچے منیں دل جا کے سرگرداں ہوا
ابرو کی کشتی مت چھپا اس وقت اے دریاے حسن
تجھ نین کی گردش ستی عالم منیں طوفاں ہوا
نہیں خال تیرے مکھ اُپر یہ دل ہے اُس کا اے صنم
تیری زلف کوں دیکھ کر جو دشمن ایماں ہوا
سنبل پڑیا ہے دام میں تجھ زلف کے اے گلبدن
تجھ خط کی خوبی دیکھ کر قربان نا فرماں ہوا
وہ عاشقی کے کیش میں ثابت ہے دائم جیوں ولی
تجھسے کہاں ابرو اُپر جو جیو سوں قرباں ہوا

———:o:———

۹ (۶۲)

عشق سوں تیرے صنم جیو پہ طوفاں ہوا
مسکن اشک نین ساحل داماں ہوا

* ایک جگہ یہ شعر یوں دیکھا گیا۔
جن نے بیاں لکھا ہے مرے رنگ زرد کا
اُس کو خطاب غیب سوں زریں قلم ہوا

درد سوں آیا مری شام پہ روز سیہ
صبح کا سجھہ حال سوں چاک گریباں ھوا

کنج میں تجھہ زلف کے جن نے کیا ھے مقام
اُس کا تتا* بوریا تخت سلیماں ھوا

بسکہ ھے اے نور عین تجھہ مذیں انسانیت
عشق سوں تیرے صنم صورت انساں ھوا

جب سوں ترے مکھہ کی یاد کرتا ھوں اے گلبدن
تب سوں ھر اک زخم دل باب گلستاں ھوا

تیری انکھاں کے اگے کیوں کہ ھر اک آسکے
ھر نگہہ ھے چوبدار ھر مژہ دربان ھوا

جگ کے دل اے برھمن کانپتے ھیں مثل بید
جب سوں یہ ھندوے خال دشمن ایماں ھوا

تب سوں ولی کی زباں تیز ھے تجھہ وصف میں
تجھہ مژۂ شوخ کا جب سوں زباں دان ھوا

———:o:———

۵ (۶۳)

وہ مرا مقصود جان و تن ھوا
جس کا مجکوں رات دن سمرن ھوا

مثل مینائے شراب بزم حسن
حوض دل تجھہ عکس سوں روشن ھوا

نور کا ھے گنج تیرا یو جمال
حسن کے گوھر کا توں معدن ھوا

* توتا

بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے
دل مرا صافی سوں جیوں درپن ہوا
جو ولی ہے مرجع ہر جزو و کل
وہ مرا مقصود جان و تن ہوا

———:o:———

۵ (۶۴)

ہر انچھو تجھ غم میں اے رنگیں ادا گلگوں ہوا
غیرت گلزار جنت دامن پرخوں ہوا
ہے پسند طبع عالی مصرع سرو بلند
جب سوں گلشن میں ترا قد دیکھکر موزوں ہوا
رات دن انچھواں میں اپنے شاستر کرتا ہے تر
اے برھمن دیکھ تجکوں بید خواں مجنوں ہوا
گر نہیں ہے خنجر بیداد خوباں کا شہید
دامن صد چاک گل کس واسطے پر خوں ہوا
ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار
تجھ نگاہ با ادا سوں جب ولی مجنوں ہوا

———:o:———

۷ (۶۵)

تجھ لب مٹھے کوں دیکھ پھکا انگبیں ہوا
چین جبیں کوں دیکھ خجل نقش چیں ہوا
مجھ دل کے دائرے میں سویدا نہ بوجھ توں
تجھ خال کا خیال مجھے دل نشیں ہوا
مسجود آفتاب ہوا ہے شرف سوں آج
وہ نقش پا کہ زینت روے زمیں ہوا

تو جاں رہا وہاں سوں تجھے دیکھتا ہوں میں
تجھ مکھ کے دیکھنے کوں یو دل دوربیں ہوا
تجھ زلف کا خیال کہ وہ رشک مشک ہے
عنبر سوں موج بحر میں جا ہمنشیں ہوا
پی کی گلی نگاہ کرو* ہے عجب مکاں
اس اشرف الہکاں میں یو دل جا مکیں ہوا
ہے آج جگ میں مجکو ولی دستگاہ جم
اُس کا خیال دل منیں نقش نگیں ہوا

———:o:———

(۶۶)

تخت جس بے خانماں کا دشت ویرانی ہوا
سر اُپر اُس کے بگولا تاج سلطانی ہوا
کیوں نہ صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی
اپنے جوہر کی حیا سوں سر بسر پانی ہوا
زندگی ہے جس کو دائم عالم باقی منیں
جلوہ گر کب اُس کے آگے عالم فانی ہوا
بے کسی کے حال میں یک آن میں تنہا نہیں
غم ترا سینے میں میرے ہمدم جانی ہوا
اے ولی غیرت سوں سورج کیوں جلے نہیں رات دن
جگ منیں وہ ماہ رشک ماہ کنعانی ہوا

———:o:———

* دیکھو

۵ (۶۷)

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا
شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا

مدت ستی مشتاق ہیں عشاق جفا کے
بیداد کہ وہ ظالم بیداد نہ آیا

جاری کیا ہوں جوے رواں اشک رواں سوں
افسوس کہ وہ غیرت شمشاد نہ آیا

جس غم منیں موزوں کیا ہے آہ کا مصرع
وہ مصرع دلچسپ پریزاد نہ آیا

پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد ولی کی
لیکن وہ صنم سننے کو فریاد نہ آیا

———:o:———

۸ (۶۸)

افسوس اے عزیزاں وہ سیم بر نہ آیا
مجھ درد کی خبر سن وہ بے خبر نہ آیا

بیمار پر برہ کے نہیں کئی* کہ مہرباں ہو
مجھ دکھ کے پوچھنے کو جز درد سر نہ آیا

مدت تلک جنگل میں دیوانہ ہو پھرا ہوں
آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا

آزاد سوں سنیا ہوں یہ مصرع مناسب!
جس سیتی یار ملتا ویسا ہنر نہ آیا

کیوں عاشقاں کی صف میں پاویں وہ سرخروئی
جن کی انکھاں کے اوپر خون جگر نہ آیا

---

* کوئی

میں غم سوں گل سراپا جیوں سو ھوا ھوں لیکن
مجھہ ناتواں کی جانب وہ مو کمر نہ آیا

عشاق متفق ھو کہتے ھیں جان و دل سوں
ھرگز زمیں کے اوپر تجھہ سا بشر نہ آیا

کچھہ نقد جاں کا کھونا تخصیص نہیں ولی پر
نہیں کئی * کہ تجھہ گلی میں دل کوں بسر نہ آیا

———:o:———

(۶۹) ۷

صد حیف کہ وہ یار مرے پاس نہ آیا
میرا سخن راست اُسے راس نہ آیا

بیگانی لگی بات یگانے کی عجب ھے
آخر کو اُسے غیر سوں وسواس نہ آیا

بلبل کی نمط نالہ و زاری میں ھوں نس دن
افسوس وہ گلدستۂ خوش باس† نہ آیا

اُس یار وفادار سوں مجھہ آس تھی لیکن
ھرگز وہ بجھانے کو مری پیاس نہ آیا

میں انبہ صفت تن کو گلایا ھوں اپس کے
وہ باغ محبت کا انناس نہ آیا

جس باج مرے سینے پہ ھر آن ھے یکساں
اُس ماہ بنا تن پہ مرے ماس نہ آیا

یو بات ولی دل کی سیاھی سوں لکھا ھوں
وہ نور نین حیف مرے پاس نہ آیا

———:o:———

* کوئی † بو

۸ (۷۰)

اہل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا
اولاً سرو غلامی ستی آزاد کیا
اُس کی تعظیم ہوئی اہل چمن پر لازم
بلبل باغ نے جب مصحف گل یاد کیا
روز ایجاد تری چشمِ سوں اے نور نظر
حسن کی فرد پہ دیوان ازل صاد کیا
جن نے عشاق کے چہرے کوں دیا رنگ نیاز
معنی ناز کو تجھ قد ستی ایجاد کیا
سب سوں ممتاز ہوا سلسلۂ مانی میں
دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا
سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جب کہ اُس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا
آج تجھ یاد نے اے دلبر شیریں حرکات
آہ کوں دل کے اُپر تیشۂ فرہاد کیا
اے ولی جب سوں کیا عشق میں تحصیل جنون
روح مجنوں نے اپس کا مجھے اُستاد کیا

:o:

۷ (۷۱)

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا
فرد باطل خط تدبیر کیا
بند کرنے دل وحشی زدہ کوں
دام رہ زلف گرہگیر کیا

موج رفتار نے تجھ قد کی صنم
سرو آزاد کو زنجیر کیا

سبز بختوں میں اُسے لکھتے ھیں
وصف تجھ خط کے جو تحریر کیا

جز الم اُس کو نہ ہووے حاصل
عشق بے پیر کوں جن پیر کیا

شمع مانند جلی اُس کی زباں
جن نے مجھ سوز کی تقریر کیا

گریۂ و گرد ملامت سوں (ولی)
خانۂ عشق کوں تعمیر کیا

:o:

(۷۲) ۷

کشور دل کوں ترے ناز نے تسخیر کیا
فوج مجنوں کوں تری زلف نے زنجیر کیا

پیچ سوں نقد دل عاشق بے تاب کوں لے
زلف اپنی کوں پری رو نے گرہ گیر کیا

عاشق زار سجھ مجھ سوں ہوا ھے بیزار
نقد دل دے کے میں دلدار کو دل گیر کیا

نالۂ شوق نے شعلے کی زبان سوں جیوں برق
درس میں شوخ کے جا عشق کی تقریر کیا

کیوں کہ ذرات جہاں تجکوں پرستش نہ کریں
حق نے تجھ حسن کوں خورشید جہاں گیر کیا

گرد غم، آب نین، درد کے معمار نے لے
خانۂ عشق جگر سوز کوں تعمیر کیا

اے (ولی) شوخ کی زلفاں کی سیاھی لے کر
قصۂ حال پریشاں کوں میں تحریر کیا

———:o:———

(۷۳) ۹

مستی نے تجھ نین کی سجھے بے خبر کیا
دل کو مرے، بھواں نے تری جیوں بھنور کیا

تیری نگہ کے تیر کی ھیبت کوں دل میں رکھ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

تجھ مہر کا ھوا ھے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا

تب سوں ھوا ھے محمل لیلی کی شکل دل
جب سوں تیرے خیال نے دل میں گزر کیا

جیوں سرو بے خزاں ھے جہاں میں وہ سبز بخت
تیرے قد بلند پہ جن نے نظر کیا

ھر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی
تیرے دھن کوں دیکھ سخن مختصر کیا

حق تجھ عذار دیکھ کے سرچا ھے رنگ گل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا

دیکھا ھے یک نگہ میں حقیقت کے ملک کوں
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

تیرا* یو شعر جگ میں مؤثر ھے اے (ولی)
تو دل منیں ھر ایک کے جا کر اثر کیا

———:o:———

* ایک دیوان میں اس غزل کا دوسرا مطلع اور دیکھا گیا
باقی بر صفحۂ آئندہ

(۷۴)

۸

خدا نے مکھہ پہ ترے باب حسن باز کیا
قد بلند کوں تیرے تمام ناز کیا

یو مکھہ ترا ھے* جیوں مسجد بھواں ھیں جیوں محراب
انکھاں سوں جا کے میں وھاں عشق کی نماز کیا

گھلا ھوں شمع نمط اُس کے مکھہ کے پرتو سے
کہ جس کے شوق کی آتش نے تن گداز کیا

فدا کیا ھوں تو† قامت اُپر دل و جاں سب
کہ مجکوں شور قیامت سوں بے نیاز کیا

کمند شوق نے کھینچا ھے زھرہ رویاں کوں
تری زلف کی حکایت کوں جو دراز کیا

مثال زلف پڑی دل کے بیچ فوج شکست
تری نگاہ نے جب آکے ترک تاز کیا

خدا دیا ھے مجھے صدھزار عجز و نیاز
جو سر سوں پانوں تلک تجکو شکل ناز کیا‡

ولی اپس کے قدم بوس کے شرف سوں مجھے
ھزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

:O:

مگر غالباً یہ ولی کا نہیں کیوں کہ قدما عموماً بالالتزام غزل کے اشعار طاق رکھتے تھے اور اب بھی اکثر یہی دستور ھے۔ راقم کے نزدیک ولی کی جس غزل میں طاق سے زیادہ اشعار ھیں اُن میں ضرور الحاق ھوا ھے۔ بہر حال وہ مطلع ثانی یہ ھے۔

تجھہ قد نے اھل دید کوں عالی نظر کیا
تجھہ رخ نے شوق بدر کا دل سوں بدر کیا

* بیک حرکت † ترے ‡ یہ شعر بھی غالباً الحاقی ھے

۱۱

(۷۵)

صحن گلشن میں جب خرام کیا
سرو آزاد کوں غلام کیا
حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ
کہ تجھے حافظ کلام کیا

اکھلیت کا تجکوں دعویٰ تھا
حق نے دعویٰ ترا تمام کیا
وہ بھواں ہم سوں کیوں نہ ہوں بانکی
ماہ نو نے جنھیں سلام کیا

غمزۂ شوخ نے بہ نیم نگاہ
کام عشاق کا تمام کیا
حق نے تجھہ قد کوں دیکھہ مثل الف
خوش قداں کا تجھے امام کیا

کان کوفی ہے تجھہ کھر کا پیچ
جگ نے اُس کو سر کلام کیا
تجھہ دھن نے کہ میم معنی ہے
دل سیماب میں مقام کیا

تا کہے تجکو خلق ماہ تمام
زلف تیری کوں حق نے لام کیا
گلرخاں خوت سوں ہوے یکسو
تجھہ نگہہ نے جب اھتمام کیا

نام تیرا ولی نے اے اکھل
شوق سوں ورد صبح و شام کیا

———:O:———

(۷۶)

۵

تجھہ زلف کے مشتاق کوں مشک و عنبر سوں کام کیا
طالب جو تیرے لب کے ھیں اُن کوں شکر سوں کام کیا

بوجھے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھے ضرر
اُس عاشق ممتاز کوں نفع و ضرر سوں کام کیا

جو بھید سوں محرم نہیں اور طعن عاشق پر رکھے
تو* عاشق جاں باز کوں اُس بے خبر سوں کام کیا

غافل قیامت کے بھتر اپنے کئے کو پائیں گے
جو کام† یہاں کہنے‡ درست اُن کوں حشر سوں کام کیا

یو شعر سن دل سوں ولی خطرہ گہر کا کاڑ مت
میرا سخن جس کوں اچھے$ اُس کوں گہر سوں کام کیا

---

(۷۷)

۷

براگی جو کہاتے ھیں§ اُسے گھر بار کرنا کیا
ھوئی جوگن جو کئی پی کی اُسے سنسار کرنا کیا

جو پیوے پرت کا پانی اُسے کیا کام پانی سوں
جو بھوجن دکھہ کا کرتے ھیں اُسے آدھار کرنا کیا

سکھی تہنا کو ارزانی یہ کسوت اور زرینہ سب
دھیلے‡ جی سوں جو بیزار اُسے سنگھار کرنا کیا

خجالت کی گرد انجھواں کے پانی سوں گلا بے میں
بنانے غم کا گھر مجکوں دوجا معمار کرنا کیا

نہیں کئی دھرم دھاری جو کہے پیتم کوں سمجھا کر
کہ دکھیا کوں بجھوھی سوں اِتنا بیزار کرنا کیا

---

* تیرے † جس نے ‡ کیا $ بھلا معلوم ھو
§ کہے جاتے ھیں ‡ ھوا

محل دل کا تری خاطر بنایا ھوں میں دل جاں سوں
جدائی سوں اُسے یکبارگی مسمار کرنا کیا
سہلیاں جب تلک مجھ سوں نہ بولیں گی ولی آکر
مجھے تب لگ کسو سوں بات اور گفتار کرنا کیا

———:o:———

۷ (۷۸)

ترے بن مجکوں اے ساجن تو یو گھر بار کرنا کیا
اگر تو ناچہے مجکوں تو یو سنسار کرنا کیا
مندے گھر واسوں باھر کر اپس کے آپ منصف ھو
نکارا* تیوچھہ بک بک کر اِتا بیزار کرنا کیا
اگے جب سوں نہ آنے کی تھی منسا من میں تھنا کے
تو مجھسے دکھہ بھرے سوں پھر جھتا اقرار کرنا کیا
پتیارا نہیں ترے کہے کا تو چپ حیران کرتا ھے
جو من میں نہیچھہ ملنے کا تو پھر تکرار کرنا کیا
ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ھوں انکھاں اپنی
تو بیگی آکہ تجھہ بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا
تمھیں ملنے سوں گر اپنے سہا گن نا کرو گے مجھہ
تو جوڑا گجگری کا اور کریلا دھار کرنا کیا
جو کئی جالے پرت کی آگ میں تن من کو یوں اپنے
ولی سنگم بنا ایسے کوں پھر آدھار کرنا کیا

———:o:———

* نکالا

(۷۹)   ۷

ھے قد ترا سراپا معنی ناز گویا
پوشیدہ دل میں میرے آتا ھے راز گویا

معنی طرف چلیا ھے صورت سوں یوں مرادل
سورت ستی چلیا ھے کعبے جہاز گویا

ھر یک نگہہ میں تیری ھے نغمۂ محبت
ھر تار تجھہ نگہہ کا ھے تار ساز گویا

اے قبلہ روھمیشہ محراب میں بھواں کی
کرتی ھیں تیری پلکاں ملکر نماز گویا

تیری کمر مصور چترا ھے کس ادا سوں
کیتا ھے صرف اس میں ناز و نیاز گویا

تجھہ زلف کوں جو بولیا ھمدوش مصرع قد
رکھتا ھے مجھہ برابر فکر دراز گویا

وہ قاتل ستمگر آتا ھے یوں ولی پر
جلدی سوں صید اوپر آتا ھے باز گویا

———o:———

(۸۰)   ۷

پی کے ھوتے نہ کر تو مہ کی ثنا
معتبر نہیں ھے حسن دور نما

باعث نشۂ دو بالا ھے
حسن صورت کے ساتھہ حسن ادا

اے گل باغ حسن مکھہ سوں ترے
جلوہ پیرا ھے رنگ و بوے حیا

ماہ نو تجھ بھواں پہ کر کے نظر
سوے مغرب چلیا ہے روبقضا

سرخ رویاں منیں سر آمد ہے
تجھ قدم کے اثر سوں رنگ حنا

نہیں ہے گل پی کے مکھ سا عالم میں
قائل اس بات کی ہے باد صبا

اے ولی مجھ سخن کو وہ بوجھے
جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

:o:

ہ (۸۱)

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دوجا دلربا

بے وفا گر تجکوں بولوں ہے بجا اے نازنیں
نازنیں عالم منیں ہوتے ہیں اکثر بے وفا

کم نما ہے نوجواں میرا برنگ ماہ نو
ماہ نو ہوتا ہے دائم اے عزیزاں کم نما

مدعاے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یار
یار کے دیدار بن دوجا عبث ہے مدعا

کیمیا عاشق کے حق میں ہے نگاہ گلرخاں
گلرخاں سوں جگ کے پایا ہوں ولی یہ کیمیا

:o:

ہ (۸۲)

لامکاں پر بنا* احمد جو بنا بٹھلایا
تب ملائک نے وہیں صلوا علیکم گایا

---

* بناکر

حور و غلماں نے ترانے سوں وہ نغمے بولے
قاب قوسین کا نوشہ تو ہے سب کو بھایا

تھے براقی وہاں آدم ہوں لگا تا عیسیٰ
اور جبریل امیں گوندھ کے سہرا لایا

حق نے "لولاک لما" حق میں محمد کے کہا
اُن سوا کون سے مرسل نے یہ رتبہ پایا

مغفرت تیری (ولی) سہل بلاریب ہے کیوں ؟
نام احمد کا جو لب پر ترے ہر دم آیا

ردیف الف میں بیاسی غزلیں ہیں جن میں حسب ذیل چند غزلیں عام زبان اور پرانے مشترک محاورات سے الگ خالص دکنی زبان میں کہی گئی ہیں - اس سے قیاس ہوتا ہے کہ یہ غزلیں دلی آنے سے پہلے اپنی وطنی صحبتوں میں کہی گئی ہونگی ' یا ممکن ہے کہ متعلقین نے کسی اور قدیم شاعر کی کہی ہوئی ولی کے دیوان میں شامل کردی ہوں - یہ قیاس اس لئے ہوتا ہے کہ کسی ایک دیوان میں یکساں غزلیں نہیں ملتیں ' کسی میں کچھہ کم ہیں ' کسی میں کچھہ زیادہ - بہر حال وہ غزلیں جن میں شاہجہاں آبادی لب و لہجہ اور انداز بیان مفقود ہے نمبر ۲۵ و ۳۶ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۴ و ۵۴ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ سے متعلق ہیں - اگر چہ ان کے سوا جا بجا دیگر غزلوں میں بھی خالص دکنی اور قدیم محاورات ہیں مگر ان میں اکثر ردیفیں اور ترکیبیں ایسی موجود ہیں جن سے اجنبی سا اجنبی ناظر بھی دکنی زبان کا یقین کرے گا - اسی طرح غزلیات نمبر ۳ و ۹ و ۱۸ و ۲۲ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۴۴ و ۵۳ و ۵۹ و ۶۸ و ۷۰ و ۷۴ میں ایک ایک دو دو شعر الحاقی معلوم ہوتے ہیں - کیوں کہ شعرائے متقدمین و متاخرین کا معمول ہے کہ غزل میں طاق اشعار رکھتے ہیں —

کیوں ہوسکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب
تجھ حسن کی اگن کا ہے یک اخگر آفتاب

دیکھا جو تجکوں آپ سوں روشن جہان میں
سر سوں لیا نقاب زریں مکھ پر آفتاب

آیا ہے نقل لینے ترے مکھ کتاب کی
تار خطوط سیتی بنا مسطر آفتاب

گرمی سوں بے قرار ہو نکلیا * سنے † کوں کھول
تجھ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب

ہندو سورج کوں دور سوں نت پوجتے ولے
ہندوے زلف کی ہے بغل بھیتر آفتاب

جن نے ترے جمال پہ کینا ‡ ہے یک نظر
دیکھا نہیں وہ پھر کے نظر بھر کر آفتاب

پوجا کوں تجھ درس کی ہو جوگی فلک اپر
نکلیا ہے پہر جامۂ خاکستر آفتاب

تجھ مکھ کے آفتاب اپر گر کرے نگاہ
پنہاں ہو ہر نظر ستی جیوں شپر آفتاب

جگ میں (ولی) سو کس کوں برابر کہے ترے
ذرّے سوں ہے نزیک ترے کمتر آفتاب

———:o:———

* نکلا　† سینہ　‡ کیا

(۸۴) ٥

ترے جلوے سوں اے ماہ جہاں تاب
ہوا دل سر بسر دریاے سیماب
ترے مکھہ کے سرج کوں دیکھہ جیوں برت
ہوے ہیں عاشقاں سر تا قدم آب
رکھوں جس خواب میں تجھہ لب اُپر لب
مجھے شکر سوں شیریں تر ہے وہ خواب
تری نیناں وہ قاتل ہیں کہ جن پاس
دو ابرو کی ہیں دو تیغ سیہ تاب
ولی تجھہ سوز میں اے آتشیں خو
سراپا ہے برنگ شعلہ بے تا

---:o:---

(۸۵) ۱۱

جب سوں وہ* نازنیں کی میں دیکھا ہوں چھب عجب
دل میں مرے خیال ہیں تب سوں عجب عجب
جاتا ہے دن تمام اُسی مکھہ کی یاد میں
ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب

قطعہ

بے تاب ہوکے مثل گدایاں نزیک جا
بے باک ہوکے تب یو کیا میں طلب عجب
دو نین سوں ترے ہے دو بادام کا سوال
سن یو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب

---

*اُس

بولیا مری نگاہ کی قیمت ھے دو جہاں
جس دیکھنے سوں دل میں ترے ھے طرب عجب

اس دولت عظیم کوں یوں مفت مانگنا
لگتی ھے مجکوں بات تری بے ادب عجب

کہنا میں اس سوال میں دوجا بھی اک سوال
کر بہرہ مند لب سوں کہ تیرے ھیں لب عجب

یکبار اس سوال میں سن یہ دوجا سوال
دل میں رھا اپس کے وہ شیریں لقب عجب

اول تو شوخ آکے غضب میں غصہ کیا
سر تا قدم چو ناز اُٹھا وہ غضب عجب

آخر اپس کی ھمت عالی پہ کر نظر
شیریں لباں سوں اپنے چکھایا رطب عجب

اس شعر کی یہ طرح نکالیا* ھے جب ولی
یو اختراع سن کے رھے دل میں سب عجب

———:o:———

(۸۹) ٥

ملیا† وہ گلبدن جس کوں اُسے گلشن سوں کیا مطلب
جو پایا وصل یوسف اُس کوں پیراھن سوں کیا مطلب

مجھے اسباب خود بینی سوں دائم عکس ھے دل میں
کیا جو ترک زینت کوں اُسے درپن سوں کیا مطلب

سخن صاحب سخن کا سن کے ملنے کی ھوس مت کر
جواھر جب ھوے حاصل تو پھر معدن سوں کیا مطلب

---

† ملا * نکلا

عزیزاں باغ میں جانا نپٹ دشوار ہے مجکوں
گلی گلرو کی پایا ہوں مجھے گلشن سوں کیا مطلب
ولی جنت منیں رہنا نہیں درکار عاشق کوں
جو طالب لامکاں کا ہے اسے مسکن سوں کیا مطلب

———:o:———

۹ (۸۷)

ہوا تجھ غم سوں جاری شوق کا طومار ہر جانب
ہوا ہے گرم تیرے عشق کا بازار ہر جانب
تماشا دیکھ اے لیلی کہ تیرے غم کی گردش سوں
بگولے کی طرح پھرتا ہے مجنوں خوار ہر جانب
برہ میں دیکھکر فرہاد پر شیریں کو سنگیں دل
اُسی فریاد میں ہے رات دن کُہسار ہر جانب
زباں حال سوں مجکوں کہا نرگس نے سمجھا کر
کہ اُس انکھیاں کے ہر گلشن میں ہیں بیمار ہر جانب
ہوا ہے مست اُس کے جام لب سوں باغ میں لالہ
کہ جس کے مکھ کے جارے سوں کھلا گلزار ہر جانب
تمسک مہر سوں اُس کی رکھا ہوں مہر سوں دل میں
کہ جس کے خال و خط کی جگ میں ہے گفتار ہر جانب
تفحص کر کے دیکھا میں ہر اک کے مدرسے میں جا
کہ اُس کے حسن کے مطلب کی ہے تکرار ہر جانب
ہر اک لبریز ہے خم تجھ محبت کے اثر سیتی
ہر اک ساغر تری نیناں سوں ہے سرشار ہر جانب
ولی تجھ طبع کے گلشن میں جو کئی سیر کرتے ہیں
وہ تحفہ کر لجاتے ہیں گل اشعار ہر جانب

(۸۸)

۷

ترے مکھہ پر اے نازنیں یو نقاب
جھلکتا ھے جیوں مطلع آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ھے جیوں مصرع انتخاب

بجا ھے ترے حسن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ھے گر پیچ و تاب

نظر کر کے تجھہ مکھہ کی صافی اُپر
ھوئی شرم سوں آرسی غرق آب

ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
عجب نہیں اگر آب ھو وے گلاب

ترے وصل میں اس قدر ھے نشاط
کہ مشکل کوں راحت سوں آوے ھے خواب

کرے بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی اُس سجن سوں ملوں بے حجاب

ت

۷ (۸۹)

مدت کے بعد آج کیا جو ادا سوں بات
کھلنے سوں اُس لباں کے ہوئی حل مشکلات

دیکھے سوں مجکوں آج شب و روز نیک ہے
وہ زلف و رخ کہ جن سوں عبارت ہے دن و رات

ہر ایک میٹھی بات ہے تیری نبات ریز
گویا رکھی ہے لب نے ترے مایۂ نبات

ظلسمات سوں نکل کے جہاں میں عیاں رہے
گر حکم لیوے لب سوں ترے چشمۂ حیات

تجھ ناز ہور ادا سوں مری یہ ہے عرض غرض
یا عین التفات ہو یا حکم التفات

تب سوں اُٹھا ہے دل سوں مرے غیر کا خیال
تیرا خیال جب سوں ہوا ہے مرے سنگات

اُس وقت مجکوں عیش دو عالم ملے ولی
جس وقت بے حجاب کروں پیو سنگات بات

:o:

۵ (۹۰)

سبز چہرے نے ترے اے سبز بخت
زہر قاتل ہو کیا جیو* لخت لخت

مجھ دل مجروح کے حق میں سجن
مت ہو جیوں الماس ہرگز سینہ سخت

---

* جی

حسن کے کشور کا توں ہے بادشاہ
ہے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت
مکھ اُپر تیرے ہے ایسی جھلجھلات
جس کے دیکھے ہوش نے باندھیا ہے رخت
کر ولی پر یک عنایت کی نظر
سن مری یو بات اے فرخندہ بخت

:o:

۷ (۹۱)

سجن ہے بسکہ تیرے حسن عالمگیر کی شہرت
سکندر کو ہوئی حاصل مثال آرسی حیرت
چلیا* دہشت سوں ڈرتا کانپتا مشرق سوں مغرب کوں
فلک اوپر سرج جب سوں سنا تجھ حسن کی ہیبت
نہ ہووے مرگ کی تلخی سوں ہرگز آشنا جگ میں
تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کوں گر شربت
تری انکھیاں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں
تری زلفاں کے حلقے نے کیا گرداب کوں چکرت
جگت کے دلربایاں کا ہوا تجھ میں ظہور اکثر
نین نرگس ہے رخ بدری ہے لب مصری بچن امرت
نہ ڈھونڈو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹھکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبھو صحرا کبھو پربت
ولی کو اے سجن کا ہے عطا کر بھیک درشن کی
دیا ہے لطف سوں تجکوں خدا نے حسن کی دولت

:o:

ن (٩٢)

سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست
جیوں تیر دل میں ہے نگہہ مست کی نشست

تجھ زلف کج کا دل منے بیٹھا ہے یوں خیال
ماہی کے جیوں گلے منیں ہے شست کی نشست

ترے دو نین دل میں مرے فتنہ خیز ہیں
مشکل ہے ایک ٹھور دو بدمست کی نشست

تیری نگہہ کے باز سوں ہے مرغ دل کا حال
جیوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست

تا سرخ رنگ کوں زرد کرے اس سبب یو غم
دل میں ولی کے مس میں ہے جیوں جست کی نشست

———:o:———

ت (٩٣)

زبان حال سوں کہتا ہے یوں شمشاد ہر ساعت
پڑیں گے قید میں اس قد کوں دیکھ آزاد ہر ساعت

بچے گا کب تلک اے طائر دل زور وحشت سوں
نگہہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت

ہوا ہے جب ستی پروانہ دل اے شمعرو تیرا
نگہہ تجھ چشم کی جاتی ہے بہر صاد ہر ساعت

اپس کی چشم مے گوں سوں دکھا ساغر کی گردش کوں
صنم کرتا ہے میرے ہوش کوں برباد ہر ساعت

ترا خط خوف میں ہے ہاتھ سوں مقراض کے دائم
کہ جیوں رکھتا ہے کودک دہشت اُستاد ہر ساعت

نہیں یک عاشق و معشوق اُس کے درد سوں خالی
گل و بلبل سوں سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت
ولی مجھہ دل میں بستا ہے خیال اُس سرو قامت کا
کہ جس کے شوق سوں جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت

——:o:——

ہ (۹۴)

گمراہ ہیں تجھہ زلف میں کئی اہل ہدایت
یہہ بات ہے ظلمات کی نہیں جسکی نہایت
غمزے نے کیا ظلم مرے دل پہ سوتس پر
کرتے ہیں ترے نین وہ* ظالم کی حمایت
عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں
تجھہ نین کے مفتی سوں سنیا ہوں یہ روایت
یو مکھہ ہے ترا مورد انوار الہی
نازل ہے ترے حسن پہ سب کی حق کی عنایت
ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
عاشق کوں نہ لازم ہے کرے دکھہ سوں شکایت

——:o:——

ہ (۹۵)

خو باں کی ہر ادا سوں ہے نازک ادائے بیت
معنی ستی بنا ہے نقاب حیائے بیت
مت شعر پر تو چشم حقارت سوں کر نظر
مانند ابرو واں کے انکھاں پر ہے جائے بیت

---

*اُس

معنی کی صورت اس منیں ہوتی ہے جلوہ گر
روشن ہے آرسی سوں رخ باصفائے بیت
وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہر باں
لاتا ہے چہں بھواں منیں ظاہر برائے بیت
اُس کے سواد زلف سوں عالم میں اے ولی
کعبہ نمن سیہ ہے سراپا روائے بیت

———:o:———

ہ (۹۶)

لب ترے پر کہ روح کا ہے قوت
کاتب ناز نے لکھا ہے سکوت
نشہ بخشی میں مے سوں بہتر ہے
تجھ لباں کی مفرح یاقوت
اُس کے دیکھے سوں کیوں رہے طاقت
جس کی باتاں سوں دل ہوا مبہوت
جو موا داغ عشق میں اس کوں
تختۂ لالہ سوں کرو تابوت
اے ولی سبزۂ لب دلبر
خوشنمائی میں ہے لب یاقوت

———:o:———

ہ (۹۷)

کیا اس بات نے مجھ دل کوں مبہوت
کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت
بجا ہے گر شہید سرو قد کوں
بنائیں چوب سوں طوبیٰ کے تابوت

روایت خضر سوں پہنچی ہے مجکوں
کہ اُس کا خط ہے موج آب یا قوت

دسے کاجل سوں تجھہ انکھیاں کی یوں دھج
کہ برچھی کوں پکڑ نکلا ہے رجپوت*

ولی اُس خوش سخن کی بات سر کر
کہ اُس کی بات ہے عشاق کا قوت

---

* مندرجہ ذیل چار نسخے مختلف دیوانوں سے لکھے گئے ہیں ان میں کاجل کی طرح پلک سے برچھی کا ثبوت ملتا ہے۔ باقی شوخی یا توکے اور سوکھے سے (جو بمعنی خشک اور سوراخ ہو سکتا ہے) کوئی خاص اور ظاہری مناسبت راقم کے خیال میں نہیں آئی—
۱-توکے ۲-پلکاں ۳-سوکھے ۴-شوخی

ث

(٩٨) ٧
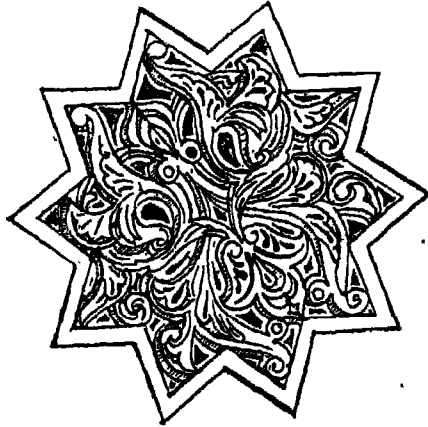
شوخ میرا بے میا ہے الغیاث
صاحب جور و جفا ہے الغیاث

وہ صنوبر قامت گلزار حسن
محشر ناز و ادا ہے الغیاث

اُس کہاں ابرو کا ہر تیر بلا
جیوں خدنگ بے خطا ہے الغیاث

پاتھاں قاتل رنگیں ادا
خون عاشق جیوں حنا ہے الغهات

ہوں پیا کے شربت لب بن مریض
جس منیں گلقند سا ہے الغیاث

جن نے دیوانہ کیا ہے خلق سوں
وہ پری رو کیا بلا ہے الغیاث

بلبل باغ وفا ہوں میں ولی
وہ سراپا بے وفا ہے الغیاث

———:o:———

(٩٩) ١١

درد کو میرے دوا نہیں الغیاث
مرض کو میرے شفا نہیں الغیاث

دین و ایمانم ربودند گلرخاں
دل کے تئیں رہنے کو جا نہیں الغیاث

چار دن کے حسن پر مت کر غرور
حسن کو دائم بقا نہیں الغیاث

روز و شب آتا ھے میرے سنگ* رقیب
بے حیا کوں کچھہ حیا نہیں الغیاث

ڈوبتا ھوں غم کے دریا میں پیا
پھونچتی زلف ڈوتا نہیں الغیاث

خوبیاں عالم کی سب ھیں اُس منیں
لیکن اُس کوں پھر وفا نہیں الغیاث

اُس کے کو پہنچانے کو غم کی خبر
قاصد باد صـــــبا نہیں الغیاث

بسکہ کثرت شد بکوے آں صــــنم
عاشق مسکیں کو جا نہیں الغیاث

گرچہ فن مطربی میں طاق ھے
لیکن اُس کوں کچھہ گلا نہیں الغیاث

بوالہوس تقلید عاشق می کند
پھونچتی اُس کوں سزا نہیں الغیاث

ڈھونڈھتا ھوں عارف سالک ولی
اُس بجز کئی رھنما نہیں الغیاث

———:o:———

ں (۱۰۰)

ملتا نہیں ھے مجھہ سوں وہ دلدار الغیاث
اُس بے وفا کے جور سوں سو بار الغیاث

مجھہ دل کا دیکھہ حال پریشان آپ سوں
کرتے ھیں تیری زلف کے سب تار الغیاث

---

* نون مخلوط معنی ساتھہ —

دیکھے ہے باغ میں کہاں نرگس کوں اے صنم
آنکھوں کا تیرے آج طلبگار الغیاث

آنکھوں کوں تیری دیکھہ کے گلشن میں گلبدن
نرگس ہوا ہے شوق سوں بیمار الغیاث

بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی
میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث

---:o:---

(۱۰۱) ٥

اُس صنم کے ہاتھہ سون فریاد یاران الغیات*
شوخ کے غمزے ستی بیداد یاران الغیاث

گر نہیں فریاد سنتا اِس جہاں میں بوعلی
چہرہ زریں پہ طرہ دادیاراں الغیاث

ہوش عاشق کیوں رہے تجھہ سکھہ کے دیکھے اے صنم
داد ہے بیداد ہے فریاد یاراں الغیاث

جب سوں اُس شریں کے بچن پر ہے لطافت مستقیم
تب سوں دل فریاد ہے فرہاد یاراں الغیاث

جیوں ولی کے دل منیں ہے یاد اُس کی روز و شب
یو کہا فریاد ہے فریاد یاراں الغیاث

---:o:---

*غزلیات نمبر ۹۹ و ۱۰۱ و ۱۰۲ چند دیوانوں میں سے صرف ایک دیوان میں دیکھی گئیں-معلوم ہوتا ہے کہ یہ غزلیں بالکل ابتدائی ہیں کیوں کہ امیر خسرو کی صنعت ملمع کے سوا الفاظ ایسے نا مربوط اور اجنب واقع ہوے ہیں کہ غزل نمبر ۱۰۲ کے قوافی اور مطالب بھی اکثر سمجھہ میں نہیں آے مجبوراً کالاصل نقل کر دی گئی —

ہ (۱۰۲)

ہوا ہوں سب ستے بالخیر ثالث
نہیں کئی حرف بے بالخیر ثالث

اگر دل پر نہ راکھے غم تو ہر گز
عجب نہیں سب میں ہے بالخیر ثالث

سلامت گل کو جب دیکھا ہمیشہ
ظفر بالقلب ہے بالخیر ثالث

علامات دورنگی دور کرنا
ولا بالقلب ہے بالخیر ثالث

خدا نہیں یو روا رکھتا ولی بوجھہ
اکیلا ہورہے . بالخیر ثالث

---:o:---

ہ (۱۰۳)

کدھی میری طرف لالن تم آتے نہیں سو کیا باعث
چھبیلا مکھہ اپس کا تک* دکھاتے نہیں سو کیا باعث

جدائی کے پھنسا ہوں دام میں یارو کہوں کس سوں
کہ مجھہ اس دکھہ کے پھاندے سوں چھڑاتے نہیں سو کیاباعث

کیا سب زندگانی کو فدا تیری محبت میں
اچھوں† باتاں اپس دل کی سناتے نہیں سو کیا باعث

ہوا ہے دل مرا مخمور تیرے غم سوں اے ساجن
اپس کے نین سوں پانی پلاتے نہیں سو کیا باعث

---

*(ن) تم †اچھی

ولی اس بات کا افسوس ہے مجھہ دل منیں دائم
کہ میری بات کو خاطر میں لاتے نہیں سو کیا باعث

ردیف ج

(۱۰۳) ۱۰
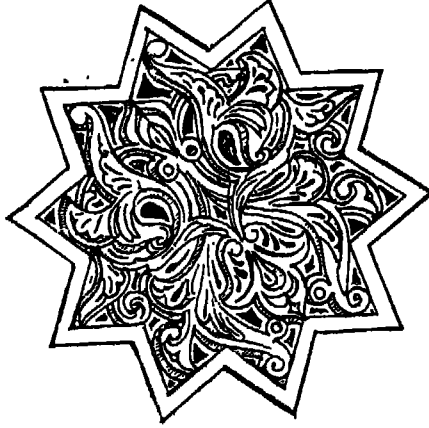
ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج
لیتا ہے اُس کے ناز و ادا کا حساب آج

عالم کا ھوش کیوں کہ رھے گا عجب ھوں میں
چوتا* ہے اُس کی نین سوں رنگ شراب آج

کیا ناز و کیا غرور ہے اُس نو بہار میں
دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج

کیوں مو نمن ضعیف نہوں غم سوں اے صنم
تیری کمر نے مجکوں دیا پیچ و تاب آج

آگے ترے لباں کے کہ ھیں چشمۂ حیات
لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج

اُس کی نگاہ مست سوں معلوم یوں ھوا
اکثر کرے گی خانۂ مردم† خراب آج

اعجاز حسن‡ دیکھہ کہ وہ روے با عرق
پیدا کیا ہے چشمۂ آتش سوں آب آج

کیا بے خبر ھوا ہے معلم صنم کو دیکھہ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج

معلوم نہیں کہ ھاتھہ میں شمشیر لے صنم
آتا ہے کس کے قتل کوں اتنا شتاب آج

کیوں آرزوے وصل کروں اُس سوں اے ولی
دیتا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

---

* (ن) چمکا - جھمکتا † (ن) عاشق ‡ (ن) عشق

۷ (۱۰۵)

ھے حسن کے نگر* میں سجن تجکوں راج آج
خوش دلبری کا تجکوں ملا تخت و تاج آج
اس ناز ھور ادا کے تجھل کوں دیکھکر
سب دلبراں نے تجکوں دیا ھے† خراج آج
پروانہ ھو کے کیوں نہ گرے چاند چرخ سوں
فانوس دل میں شوق ترا ھے سراج آج
تجھ زلف کی زنجیر‡ پہ رکھہ دا نت فیل مست
کس بھید سوں کنگھی$ کو دیا آکے عاج آج
مقصود دو جہاں میں مرا تجھ سوا نہیں
جگ میں نہیں کسو سوں ترے باج کاج آج
لب میں ترے مفرح یاقوت ھے سجن
بیمار دل مرے کوں وھی ھے علاج آج
وہ شوخ مجکوں آکے ملا اس سبب ولی
شادی میں اُس کی صرف کیا ھوں میں لاج آج

---

۱۱ (۱۰۶)

جولاں گری میں گرم ھے وہ شہسوار آج
سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے ھے غبار آج
تجھ اسپ برق ناز کی جولاں کوں دیکھ دل
مانند بیجلی کے ھوا بے قرار آج

---

*(ن) ملک †(ن) آکے دیا تجکوتا ج باج
‡ بر وزن اسیر $ بلون مخلوط

بے شک کرے گا خاطر عشاق باغ باغ
آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج

گلزار تجھہ جہاں کا گلشن میں دیکھکر
قرباں ہیں عندلیب ہزاراں ہزار آج

سینے کے رکھہ طبق میں دل چاک چاک کوں
لایا ہوں تیری* نذر بجاے انار آج

اے آتشیں بہار ترے مکھہ کی آب دیکھہ
پیدا کیا ہوا سوں دل خاکسار آج

ہے نیش وار† دل میں مرے خار خار شوق
چیرے کوں دیکھہ سر پہ ترے نوکدار آج

گردش ترے نین کی کہ جوں دور جام ہے
دیکھے سوں اُس کے‡ دل کا گیا ہے خمار آج

تیرے نین نے یک نگہہ التفات سوں
عالم کے وحشیاں کوں کیا ہے شکار آج

اطراف آسماں کے ہجوم شفق نہیں
تجھہ رنگ نے ہوا کوں کیا لالہ‌زار آج

برجا ہے آسماں سوں تواضع کرے طلب
پایا ہے تجھہ کرم سوں ولی اعتبار آج

———:o:———

۱۷ (۱۰۷)

دیکھے سوں تجھہ لباں کے اُپر رنگ پان آج
چونا ہوے ہیں لالہ رخاں کے پران آج

---

* (ن) میں نیاز † (ن) بے شمار ‡ (ن) اُن انکھاں کے

نکلا ھے بے حجاب ہو بازار کی طرف
ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ھے دکان آج
تیرے نین کی تیغ سوں ظاہر ھے رنگ خوں
کس کو کیا ھے قتل اے بانکے پٹھان آج
آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
تیری گلی میں آکے* کیا ھے مکان آج
اعجاز عشق دیکھہ کہ مجھہ ناتواں اُپر
اس سجن دل کے دل کوں کیا مہربان آج
کل خط زبان حال سوں آکر کرے گا عذر
عاشق سوں کیا ہوا جو کیا تونے مان آج
البتہ گل پیادہ ہو دوڑیں رکاب میں
اُس نو بہار حسن کی دیکھیں جو شان آج
تیری بھواں کوں دیکھکے کہتے ھیں عاشقاں
ھے شاہ جس کے نام چڑھی ھے کمان آج
گنگا رواں کیا ہوں اپس کے نین ستی
آ اے صنم شتاب ھے روز نہان آج
اے عقل مو شگاف تامل سوں کر‡ نظر
آیا ھے کس ادا سوں وہ نازک میان آج
کیوں دائرے سوں زہرہ جبیں کے نکل سکوں
یک تان میں لیا ھے مرے دل کوں تان آج
میرے سخن کوں گلشن معنی کا بوجھہ گل
عاشق ہوے ھیں بلبل رنگیں بیان آج

---

*(ن) جاکے ‡(ن) فکر کر

جودھا جگت کے کیوں نہ ڈریں تجھہ سوں اے صنم
ترکش میں تجھہ نین کے ہیں ارجن کے بان آج

جاناں کر بسکہ خوف رقیباں ہے دل منیں
ہوتا ہے جان بوجھہ ہمن سوں انجان * آج

تجار حسن پاس ہیں وو لعل بے بہا
اس جنس آبدار کا لینا ہے دان آج

شعلے کوں دل کے سہج ہے جانا فلک اُپر
برپا کیا ہوں آہ سوں میں نردبان آج

کیوں کر رکھوں میں دل کو ولی اپلے کھینچکر
نہیں دست اختیار میں میرے عنان آج

---

* نون مخلوط

ردیف ح

(۱۰۸) ۵

دستا ہے تجھ جبیں سوں سراسر ظہور صبح
تجھ دیکھنے کوں جگ میں ہوا ہے عبور صبح

بے تاب آفتاب ہے تب سوں جہان میں
دیکھا ہے تجکوں جب ستی اے رشک نور صبح

تجھ مکھ کی آرسی میں ہے نور خدا عیاں
روشن ہے تجھ جمال ستی کوہ طور صبح

ظاہر ہیں تجھ بہار میں اسباب عیش کے
ہے جلوہ گر ترے ستی* دارالسرور صبح

تجھ مکھ کا نور جب سوں تماشا† کیا ولی
کڑوا لگا ہے تب سوں جگت میں سرور صبح

---:o:---

(۱۰۹) ۹

برنگ صافی دل کیوں نہ ہو صفائے قدح
کہ دست آئنہ رو ہے مدام جائے قدح

زہے طرب کہ ہوا بزم عیش میں دمساز
صنم کے لعل سوں یاقوت بے بہائے قدح

کیا ہے ساقی عشرت بہار الفت سوں
حنائے پنجۂ رنگیں نگار پائے قدح

اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال بزم‡ میں ہو چرخ زن بجائے قدح

---

* (ن) تجھی سوں   † دیکھا   ‡ (ن) ابر

ہمار حشر سوں کیا غم ہے بے پرستاں کوں
لکھے ہو قبر کے تعویذ پر دعاے قدح

سدا ہے اس خم لیلی سوں جوش زن یہ بات
کہ نقد ہوش فلاطوں ہے رو نماے قدح

ہوا ہے غلغل مینا سوں سبکوں* یہ ظاہر
نہ ہے پرست کے سینے میں ہے ثناے قدح

ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر
عیاں ہے جس کے اُپر جلوۂ ضیاے قدح

ولی کے دل ستی اے شوخ احتراز نہ کر
ہمیشہ انجمن گلرخاں ہے جاے قدح

---

* ن) سبھیہ اُپر

ردیف خ

(۱۱۰)

ہ
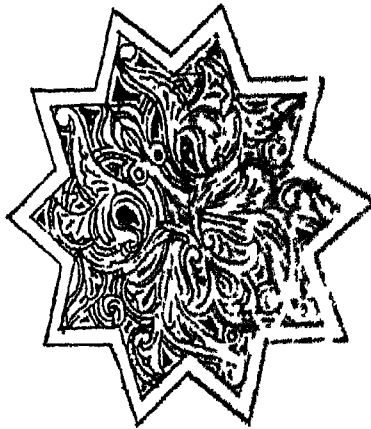
سجن اول کے زمانے میں یوں* نہ تھا گستاخ
اسی دنوں میں ہوا ہے یو کیا بلا گستاخ

چمن میں مکھہ کی ترے مثل تاک ہے سرکش
اپس کے مکھہ پہ نہ کر زلف کوں اِتا گستاخ

ترے یو لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھہ اسے
شکر اُپر ہے یو طوطی خوش ادا گستاخ

یو رنگ زرد اُڑا مجھہ ضعیف کوں لے کر
ہوا ہے کاہ اچانے کوں کہربا گستاخ

ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھہ بھواں† کی بتی
تری زلف پہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ

———:o:———

(۱۱۱)

ہ

مژہ بتاں کی ہیں تجھہ غم میں خواب مخمل سرخ
لگی ہے ترک کے پٹکے کوں یا‡ ململ سرخ

سجن کوں دیکھکے میں چشم سرخ خواب آلود
اپس انکھاں کوں کیا خوابگاہ مخمل سرخ

کتاب عشق پہ شنگرت اشک خونیں سوں
پلک کی کر کے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ

کیا ہے دفع مرے درد سر کوں رونے نے
ہوا ہے حق میں مرے خون دیدہ صندل سرخ

---

* (ن) توں † (ن) ہوا ‡ (ن) پٹکے کوں گجرات کی

شفق نہ بوجھہ کہ سجھہ آہ آتشیں نے ولی
فلک کو جا کے کیا ہے برنگ سنقل سرخ

ردیف د

(۱۱۲) ۷
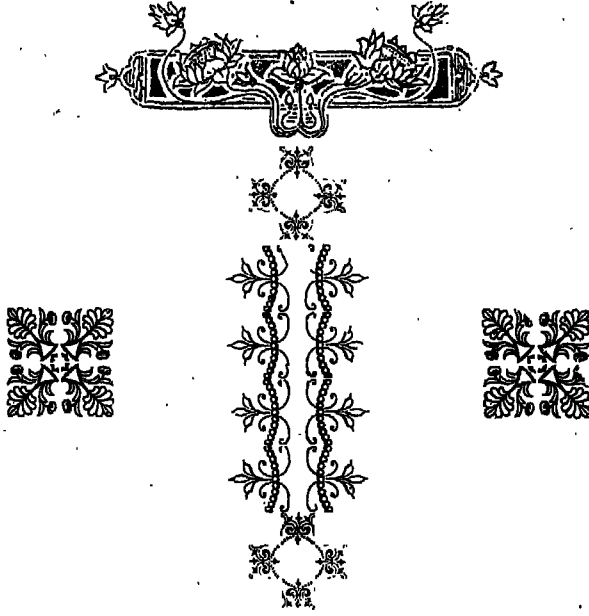
همیشہ ہے بہار سرو آزاد
نہ جاوے دولت حسن خدا داد

ترے رخ سوں کہ دائم بے خزاں ہے
ہوا ہے زیب* در گلزار ایجاد

ہوا مانند مجنوں مو پریشاں
ترا قد دیکھکر گلشن میں شمشاد

کیا ہوں سہو راہ کوچۂ غم
ہوا ہوں بسکہ تیرے لطف سوں شاد

خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
نگاہ مہرباں ہے دام صیاد

وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل†
محبت ہے وفا بن سست بنیاد

نہیں ہے بے قراری اُس کی بے جا
ولی جس دل میں ہے زلف پریزاد

---:o:---

(۱۱۳) ۹

جب سوں ہوا ترا یو قد دلربا بلند
سنتا ہوں ہر طرف سوں صدائے بلا بلند

مت پست فطرتاں سوں مل اے سرو نازنیں
تجھ قد کا نام جگ میں ہے نام خدا بلند

---

* (ن) زرد رو- زیب پر † (ن) اے پری رو

بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کیوں ہاتھ میں لیا ہے نگہہ کا عصا بلند

تجھ ابرواں کوں دیکھکے کیتا ہے اے صنم
تجھ حق منیں ہلال نے دست دعا بلند

گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد
عشاق کوں نہیں ہے دو جا مدعا بلند

یو آفتاب نہیں کہ عیاں ہے فلک اُپر
حق نے کیا جہاں میں ترا نقش پا بلند

یو بات کوں لکھا ہوں سفینے میں عقل کے
ہے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند

تیری بھواں میں* ناز کوں رتبہ ہے اس قدر
کشتی میں جیوں ہے مرتبۂ ناخدا بلند

میں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ولی
مجھ آہ کا ہوا ہے علم تا سہا بلند

———:o:———

۷ (۱۱۴)

تجھ گلبدن پہ جگ کے ہوے گلعذار بند
گلشن میں تجھ بہار کے ہے نو بہار بند

گلزار میں لٹک کے چلے گر تو یک قدم
مانند آب آئنہ ہو جوئبار بند

مانی نے تجھ جہاں کے گلشن کوں † دیکھکر
بیچا لجا کے شہر میں پھولاں کے ہار بند

---

*(ن) کے خار †(ن) میں

تیری نین پہ دیکھہ میں آ ھو کوں مبتلا
بوجھا کہ تجھہ نگہہ میں ھے وحشت شعار بند
ھے تجھہ شکار بند کی ھر یک کو آرزو
خوش وہ شکار جس کوں ملے یو شکار بند
تجھہ قد کوں دیکھہ سرو ھے گلشن میں پا بگل
آزاد یہاں ھوا ھے وہ* بے اختیار بند
اُمید مجکوں یوں ھے ولی کیا عجب اگر
اس ریختے کوں سنکے ھو معنی نگار بند

—:o:—

(۱۱۵) ۱۵

ھوا ھے گرم تو جب آفتاب کے مانند
کیا ھے ھوش نے پرواز آب کے مانند
زمیں پہ کیو نہ کریں اھل بزم جرعہ نمن
تری نگہہ میں ھے مستی شراب کے مانند
نگاہ گرم† گرے گر فلک کے گلشن میں
گل ستارہ گریں گل‡ گلاب کے مانند
برنگ برق اگر جلوہ گر ھو وہ گل رو
غبار سینہ ھو پانی سحاب کے مانند
توقع قدم شہسوار دل میں نہ رکھہ
ھوا ھوں خالی اپس سوں رکاب کے مانند
لکھا ھوں بسکہ پری روکی زلف کی تعریف
سیاہ نامہ ھوا ھوں کتاب کے مانند

---

* (ن) سو † (ن) تیز ‡ گل کر

ترے فراق میں ہر آہ اے کماں ابرو
گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند

ترے خیال میں اے بحر حسن دیدۂ تر
ہوے ہیں آب سراپا حباب کے مانند

کیا ہے طرز تغافل نے شوق کے جگ میں
ہر ایک چشم کوں تسخیر خواب کے مانند

نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
کہ مجھ زباں پہ ہے حاضر جواب کے مانند

نہ بھول گرم نگاہی پہ* شوخ چشماں دی
محبت ان کی ہے دھوکا سراب کے مانند

گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

نہ ہو تو فکر† سوں دنیا کی مونہہ باریک
سیاہ دل کوں کرے گا‡ خضاب کے مانند

نگاہ گرم سوں اُس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

———:0:———

د (۱۱۶)

تیری نین کی سختی$ ہے دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزوں ہے عبہری کے مانند

ظاہر نہیں کسی پر تجھ لعل کی حقیقت
واقف ہوا ہوں اس سوں میں جوہری کے مانند

---

*(ن) سے †(ن) مہر ‡(ن) گی $(ن) شیخی

هر چند رنگ زردی حاصل هے عاشقوں کوں
لیکن شگفتہ رو هیں گل جعفری کے مانند
طاقت نہیں کسی کوں تا اُس صنم کوں دیکھے
عالم کی هے نظر سوں پنہاں پری کے مانند
یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سناؤ
رکھتا هے فکر روشن جو انوری کے مانند

———:O:———

(۱۱۷) ٥

چنچل کوں جا کے بولو آ بیجلی کے مانند
اس وقت انکھاں برستاں* هیں بادلی کے مانند
سوزن سوں تجھہ پلک کی اے نور جان و دیدہ
هر استخواں میں روزن هے بانسلی کے مانند
عالم میں جس کے سر پر گلدستۂ ادب هے
وہ کیوں کہے چمن کوں تیری گلی کے مانند
گر آرزو هے تجکوں مقصد کے گل کا کھلنا
تک بند کر زباں کوں مکھہ میں کلی کے مانند
مشتاق تجھہ درس کا اے شمع بزم خوبی
دیکھا نہیں هے دوجا هرگز ولی کے مانند

———:O:———

(۱۱۸) ٥

سخن شناس کے نزدیک کم نہیں زیزید
کسی کے مطلب رنگیں کوں جو کیا هے شہید

---

*برستی

یہ زلف و خال سیہ نے دیا ہے جگ کوں فریب
دغا کے دینے میں یک رنگ ہیں یہ پیر و مرید

کھلا ہے عقدۂ دل تجھ پلک* کی سوزن سوں
ترے نین کا اشارہ ہے قفل دل کی کلید

ہوا ہے مشتری اُس رشک مشتری کا دل
کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کوں خرید

ہوا ہے حق کی توجہ سوں اے ہلال ابرو
ترا جمال منور ولی کے دل کی عید

---

* (ن) نگہہ

ردیف ذ

(۱۱۹) ہ
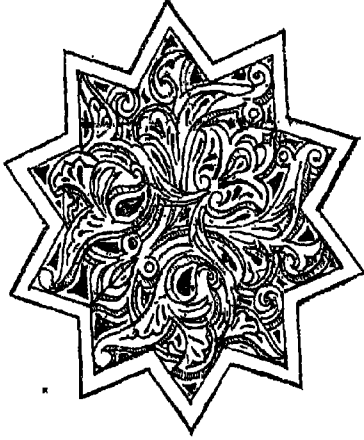
اے شکر لب قند سوں تجھہ لب کی باتاں ہیں لذیذ
حرف تیز* اُس کے ہیں جیسے حلوۂ† سوہاں لذیذ

دل کو فرحت بخش ہے دائم ترے غم کا ہجوم
صاحب ہمت کوں نت ہے کثرت‡ مہماں لذیذ

مت ہو راک ناہل کے ملنے سوں راضی ہو صنم
ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہے پنہاں لذیذ

لذت معنی نہیں کچھہ لذت ظاہر$ سوں کم
حرف بامعنی ہے جیسے بوسۂ خوباں لذیذ

اے ولی ترک علائق دل کو لذت بخش ہے
جیوں ہے دنیادار کوں فکر سروساماں لذیذ

---

* (ن) تر

† اس لفظ کی صحیح ترکیب حلوائے سوہاں چاہئے مگر قدما نے اکثر موقعوں پر عرف عام کا لحاظ رکھا ہے۔ اگر لفظ جلوہ کی طرح لفظ حلوا میں ہائے ہوز ہوتی تو یہ ترکیب صحیح ہوتی۔ فافہم

‡ (ن) دولت $ (ن) صورت

ردیف ر

۹ (۱۲۰)

گر چمن میں چلے وہ رشک بہار
گل کریں نقد آب و رنگ نثار

بلبلاں ہر طرف سوں اُٹھ دوڑیں
دیکھنے کوں اُسے ہزار ہزار

باد تجھ خط سبز کی اے شوخ
زخم دل پر ہے مرہم زنگار

حق نے تیری انکھاں کوں بخشا ہے
مئے وحدت* سوں ساغر سرشار

جن نے دیکھا ہے اُس پری رو کوں
صورت ہوش سوں ہوا بیزار

تجھ درس کے خیال میں دائم
مثل نیساں ہے چشم گوہر بار

تجھ لب آگے اے† مشتری طلعت
آب حیواں کا سرد ہے بازار

بسکہ پایا ہے تجھ جفا سوں شکست
خانۂ دل ہوا ہے آئنہ وار‡

اے ولی اُس سوں حرف ہوش نہ پوچھ
جو ہوا مست جلوۂ دیدار

———:O:———

* (ن) وحشت † بیک حرکت ‡(ن) زار

(۱۲۱)

آیا جو کمر باندھکے تو جور و جفا پر
میں جی کوں تصدق کیا تجھہ بانکی ادا پر

مجھہ دیدۂ خوں بار میں یک بار قدم رکھہ
اے شوخ ترا جیو ھے گر رنگ حنا پر

انکھیاں ھیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ھیں
بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر

تشبیہ جو تجھہ خط کوں دیا مشک ختن سوں
عالم کوں وہ آگاہ کیا اپنی خطا پر

دشوار ھے حیرت سوں ولی اُس کا* نکالنا
باندھا ھے جو دل اُس رخ آئینہ نما پر

:0:

(۱۲۲)

سجن تجھہ گلبدن کا آج نہیں ثانی چمن بھیتر
غلط بولا چمن کیا بلکہ جنات عدن بھیتر

ترے گلزار رنگیں کا جو گُٹی مقبول ھے اے گل
وہ اپنے خوں میں جیوں گل غرق ھے خونیں کفن بھیتر

پڑی ھے دل میں پروانے کے تیرے عشق کی آتش
ھوئی ھے شمع تیرے مکھہ† سوں روشن انجمن بھیتر

تو وہ گل پیرھن ھے مصر میں خوبی کے اے موھن
کہ لاکھاں‡ دل کے یوسف ھیں ترے چاہ ذقن بھیتر

چمن میں اس سبب جاتا ھوں اے رشک ھزاراں گل
کہ تیری باس کی پاتا ھوں یک بو یاسمن بھیتر

---

* (ن) کوں   † (ن) رخ   ‡ لاکھوں

سراپا زندگانی کوں جلاتی ھے ترے شوقوں
عجب تجھہ عشق کی گرمي ھے شمع شعلہ زن بھیتر

یہ مکھہ کی شمع سوں روشن ھے ھفت اقلیم کی مجلس
ولی پروانگی کرتا تری ملک دکن بھیتر

———:O:———

۹ (۱۲۳)

اب جدائی نہ کر خدا سوں ڈر
بے وفائی نہ کر خدا سوں ڈر

راست کہشاں سوں اے کماں ابرو
کج ادائی نہ کر خدا سوں ڈر

مت تغافل کوں راہ دے اے شوخ
جگ ھنسائی نہ کر خدا سوں ڈر

ھے جدائی میں زندگی مشکل
آ جدائی نہ کر خدا سوں ڈر

عاشقاں کوں شہید کر کے صنم*
کف حنائی نہ کر خدا سوں ڈر

آرسی دیکھکر نہ ھو مغرور
خود نمائی نہ کر خدا سوں ڈر

اُس سوں جو آشناے درد نہیں
آشنائی نہ کر خدا سوں ڈر

رنگ عاشق غضب سوں اے ظالم
کھربائی نہ کر خدا سوں ڈر

---

* (ن) خون عاشق سے بے اجازت ناز

اے ولی غیر آستانۂ یار
جیھہ سائی نہ کر خدا سوں ڈر

———:o:———

ه (۱۲۴)

سنایا جب خبر شادی کی قاصد صبحدم آکر
منگا رخصت مرے نزدیک باھر دل سوں غم آکر
ترے ملنے سوں تا روشن کرے دل کی مجالس کوں
ھوئی ہے شعلہ زن سینے میں خواھش دمبدم آکر
بجز تجھہ جام لب کے اے پری پیکر نہ لوں* ھرگز
اگر دیوے اپس کے ھاتھہ سوں مجھہ جام جم آکر
نظارۂ جو کیا میں تجھہ مبارک حسن کا موھن
کیا مجھہ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم آکر
ولی تجھہ حسن کی تعریف میں جب ریختہ بولے
سنے اُس کوں یقیں اُٹھہ جاں سوں حسان عجم آکر

———:o:———

ه (۱۲۵)

اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو نازنیں آکر
کرے نظارگی اُس کی سو فردوس بریں آکر
اگر ھووے صنم خانے میں اُس بت کا گزر بے شک
تصدق اُس پہ ھوویں سب نگارستان چیں آکر
عجب اُس شوخ چنچل کی انکھاں ھیں شوخ اور چنچل
ھوے قرباں جس اوپر آھوے صحرا نشیں آکر

---

* (ن) پیوں

کرے شیرازہ بندی دل کی جو اُس مکھہ* کے دیکھے سوں
پریشاں ہو اگر دیکھے وہ زلف عنبریں آکر
عجب نہیں† دام میں اُس کے اگر آتا ولی کا دل
کہ اُس کے دام میں لاکھاں‡ پھنسے ہیں اہل دیں آکر

———:o:———

ہ (۱۲۶)

پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل نا شاد سوں جاکر
دعا بو لو مری جانب سوں گئی فریاد سوں جاکر
برہ کے ہاتھہ سوں گرداب غم میں جا پڑا ہے دل
کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سوں جاکر
گرفتاراں کی غمخواری ایا لازم نہیں تجھپر
حقیقت مرغ دل کی یوں کہو صیاد سوں جاکر
کیا ہے خون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے$
نگہہ کے نیشتر کوں لا کہو فصاد سوں جاکر
ولی اُس قد کا طالب ہے مبارکباد آ بولو
کہو سمجھا کے گلشن میں ہر اک شمشاد سوں جاکر

———:o:———

ہ (۱۲۷)

عاجزاں کے اُپر ستم مت کر
اس قدر سختی اے صنم مت کر
اس ترقی کے وقت میں اے شوخ
مہر بانی اپس کی کم مت کر

---

* (ن) خط † (ن) کہا ‡ لاکھوں

$ (ن) کیا ہے جوش ہر ہر رگ میں میری خون سودا نے

رحم بے جا ستم برابر ہے
توں* رقیباں اُپر کرم مت کر
اس نصیحت کوں گوش جاں سوں سن
دل کوں اپنے مکاں† غم مت کر
رام تجھ امر کا ہوا ہے ولی
گر ہے انصاف اُس سوں رم مت کر

———:o:———

(۱۲۸)

ہشیار زمانے کے ترے مکھ پہ نظر کر
تجھ نیہہ کے کوچے میں گئے جان بسر کر
عالم میں ہے وہ تیر ملامت کا نشانہ
جس تن سوں‡ ترے غم کا گیا تیر گزر کر
تجھ حسن کی جھلکار سوں کیا بدر کوں نسبت
جو کُئی کہ تجھے بدر کہے اُس کو بدر کر
اُس ظالم خوں خوار کوں جی پیش کیا ہوں
جس عشق نے عالم کوں دیا$ زیر وزیر کر
رونے ستی فارغ ہو ولی پیو کوں دیکھا
کعبے کی زیارت کیا دریا سوں اُتر کر

———:o:———

(۱۲۹)

اے باد صبا باغ میں موہن کے گزر کر
مجھ داغ کی اس لالۂ خونیں کوں خبر کو

*(ن) یوں †(ن) مقام ‡(ن) دل میں $(ن) ستا

کیا درد کسے کوں کہے درد مرا جا
اے آہ مرے درد کی توں جا کے خبر کر

مت طرز تغافل کوں مرے حق میں روا رکھ
اے شوخ مری آہ سوں البتہ حذر کر

دوجا نہیں تا پی سوں کہے دل کی حقیقت
اے درد تو جا جیو میں اُس پی کے اثر کر

کیا غم ہے اُسے تیر حوادث سوں جہاں میں
بوجھا جو کوی گردش ساغر کوں سپر کر

کئی بار لکھا اُس کی طرف نامے کوں* لیکن
ہر بار ستیا اشک نے مجھ نامے کو تر کر

ہر وقت نہ ست† کحل تغافل کوں انکھاں میں
یک‡ مہر سوں اس طرف اے$ بے مہر نظر کر

اُس صاحب دانش سوں ولی یہ ہے تعجب
یکبارگی کیوں مجکوں گیا دل سے بسر کر

———:O:———

ی (۱۳۰)

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شبدیز کوں مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سوں مجھ طرف
ہر پلک کوں دشنۂ خوں ریز کر

میں کیا یوں عرض از روے نیاز
مہربانی اُس کی دست آویز کر

---

* (ن) نامہ طرف پھوکے † (ن) کر † لگا ‡ (ن) یک
$ بیک حرکت

کہہ اپس کی نرگس بیمار کوں
عاشقاں کے خون سوں پرھیز کر
اے ولی آیا* ھے وہ مقصودِ دل
خانۂ دل خوں سوں رنگ آمیز کر

———:o:———

۷ (۱۳۱)

اے سرو خراماں توں نہ جا باغ میں چل کر
مت قمری و شمشاد کے سودے میں خلل کر
کر چاک گریباں کوں گلاں صحن چمن میں
آے ھیں ترے شوق میں پردے سوں نکل کر
صنعت کے مصور نے صباحت کے صفے پر
تصویر بنائی ھے تری نور کوں حل کر
اے نور نظر شمع کوں دیکھا ھوں سراپا
تجھ عشق کی آتش ستی کاجل ھوئی جل کر
بے آب لگے آب حیات اُس کی نظر میں
پانی ھوا تجھ گال کے جو عشق میں گل کر
تجھ ابروے خمدار سوں† ھرگز نہ پھرے دل
کیوں جاوے سپاھی دم شمشیر سوں ٹل کر
اے جانِ ولی لطف سوں آ بر میں مرے آج
مجھ عاشق بے کل ستی مت وعدۂ کل کر

———:o:———

* (ن) آتا † (ن) کے جمدھر ستی

هوا هوں بے خبر تجھ مست انکھیاں کی خبر سن کر
ہوا ہوں ناتواں جیوں مو تری نازک کمر سن کر
نہیں تجھ لعل شیریں پر خط سبز اے گلستاں رو
یہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سن کر
سراپا ہو کے سودائی پڑا تجھ غم کے حلقے میں
تری زلفاں کے سنبل کی حکایت سر بسر سن کر
پرت کے پنتھ میں ہرگز قدم پیچھے نہ رکھ اے دل
ہٹاتے ہیں قدم نامرد اس رہ کا خطر سن کر
بگولے کی نمط آتا ہے مجنوں بے سرو بے پا
مرے دیوانۂ دل کو اپس کا راہبر سن کر
صبا کے ہاتھ سوں جیوں ہے ہر اک غنچہ پریشاں دل
یوہیں ہر دل پریشاں ہے مری آہ سحر سن کر
ولی تیری گلی کوں سن کے یوں مشتاق ہے نسدن
کہ جیوں عشاق ہوں مشتاق وصف مو* کمر سن کر

---:o:---

چمن میں جب چلے اُس حسن عالم تاب سوں اُٹھکر
کرے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سوں اُٹھکر
کرے گر آرسی گھر میں لجا تجھ مکھ کی مہمانی
ڈھلاوے ہاتھ تیرے کوں اپس کی آب سوں اُٹھکر
ترے ابرو کی پہنچے گر خبر زاہد کوں مسجد میں
تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سوں اُٹھکر

* (ن) پرنگر - سیمبر

ترے پانواں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں
وہیں آوے قدم بوسی کوں مخمل خواب سوں اُٹھکر
ولی تجھ زلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے
چلے پاتال سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اُٹھکر

———:o:———

۷ (۱۳۴)

میں تجھے آیا ہوں ایماں بوجھکر
باعث جمعیت جاں بوجھکر
بلبل شیراز کوں کرتا ہے* یاد
حسن کوں تیرے گلستاں بوجھکر
دل چلا ہے عشق کا ہو جوہری
لب ترے لعل بدخشاں بوجھکر
ہر نگہہ کرتی ہے نظارے کی مشق
خط کوں تیرے خط ریحاں بوجھکر
اے سجن آیا ہوں ہو بے اختیار
تجکوں اپنا راحت جاں بوجھکر
زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب
حال مجھ دل کا پریشاں بوجھکر
رحم کر اُس پر کہ آیا ہے ولی
درد دل کا تجھ کوں درماں بوجھکر

———:o:———

* (ن) ہوں

(۱۳۵)

جو آیا مست ساقی جام لے کر
گیا یکبارگی آرام لے کر

نگہہ تیری سدا آتی ھے جیوں تیر
دل زخمی طرف پیغام لے کر

نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر
چلا ھے آج فوج شام لے کر

اُڑا آھوے دل سوں رنگ وحشت
جو آئی زلف تیری دام لے کر

جو گُنگی باندھا ھے تیری زلف میں دل
ستا* ھے کفر میں اسلام لے کر

ترے لب اور تری انکھیاں کوں† ھدیہ
چلا ھوں پستہ و بادام لے کر

بنائی ھے جہاں میں لیلۃ القدر
سیاھی تجھہ زلف سوں وام لے کر

تری ساقی گری کوں لالۂ باغ
کھڑا ھے منتظر ھو جام لے کر

میں اُس کوں جیوں نگیں کرتا ھوں سجدہ
جو کُئی آتا ھے تیرا نام لے کر

ولی تیرے لباں سوں اے تنک طبع
چلا ھے لذت دشنام لے کر

---:o:---

* (ن) ملا　　† (ن) کا

(۱۳۶) ۵

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمۂ عشق کوں کروں تحریر

جلوۂ عشق ہوا اس قدر زمیں کوں محیط
کہ پارسا* کو ہوئی موج بوریا زنجیر

زبان قال نہیں طفل اشک کوں لیکن
زبان حال سوں کرتے ہیں عشق کی تقریر

صفحے پہ چہرۂ عشاق کے مصور عشق
جگر کے خوں سوں لکھا طفل اشک کی تصویر

گلی سوں نیہہ† کی کیوں جا سکوں ولی باہر
ہوئی ہے خاک پری رو کی رہ کی دامن گیر

---

(۱۳۷) ۷

دل مرا ہے وہ آتشیں پیکر
ہوگئے راکھہ جس کوں دیکھہ شرر

کیا کہوں نبض دل کی بے تابی
قوت جس کا ہے آتش‡ و نشتر

عشق بازاں میں اُس کوں راحت ہے
جس کوں الماس کا ملا بستر

اُن نے پایا ہے منزل مقصود
عشق جس کا ہے ہادی و رہبر

ترک لذت کی جس کوں ہے لذت
شکر اُس کوں ہے زہر زہر شکر

---

* (ن) آشنا † (ن) پیو ‡ (ن) آتشیں

آشنایاں کوں موج آب وفا
ھے محبت کی تیغ کا جوھر
بزم دلبر میں اے ولی جا تو
شوق کا آج ھاتھہ لے ساغر

—:o:—

(۱۳۸) ۵

مجکوں پہنچی اُس شکر لب کی خبر
حق شکر خورے کوں دیتا ھے شکر
بو علی سینا اگر دیکھے اُسے
قاعدے حکمت کے سب جاے بسر
سات پردوں میں رکھوں اُس کوں چھپا
آوے گر انکھیاں میں وہ نور نظر
مجکوں سب عالم کھے باریک بیں
گر لگے تک ھاتھہ وہ نازک کمر
اُن لباں کا اے ولی طالب ھے دل
جن کے غم سوں* لعل ھے خونیں جگر

* (ن) دیکھ

ردیف ز

(۱۳۹)

ھوا تجھہ خشم* سوں بستان غم سبز
ھوا تجھہ جور سوں بخت الم سبز

ھوا قد سرو کے مانند صنم کا
لباس سبز سوں سر تا قدم سبز

کہیں جوھر شناساں دیکھہ تجھہ حسن
زمرد کا تراشا ھے صنم سبز

ثنا لکھنے میں اُس آھو نین کی
ھوا جیوں شاخ نرگس ھر قلم سبز

ولی نے جب لکھا تجھہ خط کی تعریف
ھوا جیوں برگ ریحاں ھر رقم سبز

———:o:———

(۱۴۰)

لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز
ھوا سر تا قدم مثل چمن سبز

عجب چھب سوں کھڑا ھے وہ پری رو
سر اوپر چیرا بر میں پیرھن سبز

اگر اس سج سوں آوے انجمن میں
تو ھوویں بخت اھل انجمن سبز

فصاحت کیا کہوں اُس خوش دھن† کی
کسی کا وھاں نہیں ھوتا سخن سبز

---

* (ن) عشق   † (ن) سخن

ولی جو جی دیا یو خط کوں کر یاد
بجا ہے گر کریں اُس کا کفن سبز

———:O:———

۹ (۱۴۱)

ہوا نہیں وہ* صنم صاحب اختیار ہنوز
بجاے خود ہے رقیباں کا اعتبار ہنوز

پری رخاں کی جھلک کا کیا ہوں بسکہ خیال
برنگ برق مرا دل ہے بے قرار ہنوز

وو† چشم چار ہوئی شوق کے دو ابرو سوں
ولے نہیں وہ دورنگی ہوا دو چار ہنوز

ہزار بلبل مسکیں کا صید ہے باقی
مقیم ہے چمن حسن میں بہار ہنوز

بجا نہیں تجھے انکار خون عاشق سوں‡
گیا نہیں ہے ترے ہاتھ سوں نگار$ ہنوز

اپس کی چشم کی گردش سوں دے پیالہ مجھے
گیا نہیں ہے مری چشم سوں خمار ہنوز

بجاے خود ہے اے§ رنگیں بہار گل فطرت
تری پلک کا مرے دل میں خار خار ہنوز

چلے ہیں آہوے مشکیں ختن سوں سن کے کہ ہے
نگاہ شوخ صنم درپے شکار ہنوز

ولی جہاں کے گلستاں میں ہر طرف ہے خزاں
ولے بحال ہے وہ سرو گلعذار ہنوز

———:O:———

* (ن) ہے † (ن) وہ ‡ (ن) کا $ نشان. § بتخفیف یا

(۲۴۲) ۷

مت جا صنم کہ ہوشِ دل آیا نہیں ہنوز
میں درد اُس* کا تجکوں سنایا نہیں ہنوز

اس چشم اشکبار سوں میری عجب نہ کر
سینے کا داغ تجکوں دکھایا نہیں ہنوز

تجھ لطف کے زلال نے اے مایۂ حیات
میرے سنے† کی آگ بجھایا نہیں ہنوز

ہوں گرچہ خاکسار ولے از رہ ادب
دامن کوں تیرے ہاتھ لگایا نہیں ہنوز

اپنی انکھاں کے نور کا‡ تیرے قدم تلے
اے نور دیدہ فرش بچھایا نہیں ہنوز

زاہد اگرچہ فہم میں ہے بو علی وقت
میرے سخن کے رمز$ کو پایا نہیں ہنوز

آزاد اپنے عشق سوں مت کر ولی کے تئیں
تیرا غلام جگ میں کہایا نہیں ہنوز

———:o:———

(۲۴۳) ۹

تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز
تجکوں ہے خوباں میں سلطانی ہنوز

ہر جھلک دیتی ہے تجھ رخسار کی
آرسی کوں درس حیرانی ہنوز

شرم سوں تجھ مکھ کے اے دریاے حسن
چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

---

* (ن) اپس † سینہ ‡ (ن) کوں $ (ن) معنی

حلقہ زن ہے تجھ دھن کی یاد میں
خاتم دست* سلیمانی ہنوز

خواب† میں دیکھا تھا تیری زلف کوں
دل میں ہے باقی پریشانی ہنوز

تجھ کھر کوں دیکھ حیراں ہو رہا
سو قلم لے ہاتھ میں مانی ہنوز

روز اول سوں چمن میں حسن کے
نہیں ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز

جان جاتا‡ ہے ولے آتا نہیں
کیا سبب وہ دلبر جانی ہنوز

اے ولی اُس گلبدن کے عشق میں
مثل$ بلبل ہے غزلخوانی ہنوز

———:0:———

۷ (۱۴۴)

داغ سوں دل قرص زر اندود رکھتا ہے ہنوز
مثل سورج آتش بے درد رکھتا ہے ہنوز

بسکہ گایا ہوں سرود عشق تیری یاد میں
دل یہ میرا لہجۂ داؤد رکھتا ہے ہنوز

باغ میں دیکھا ہوں اے§ یاقوت لب ریحاں کے تئیں
شوق اُس خط کا غبار آلود رکھتا ہے ہنوز

نور تجھ رخسار کا سینے میں ہے نت جلوہ گر
مجمر دل آتش نمرود رکھتا ہے ہنوز

---

* (ن) مہر † (ن) رات ‡ (ن) جاتی $ (ن) شغل
§ (ن) اس

گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں
لیک دل تجھ لب ستی مقصود رکھتا ہے ہنوز

تجھ دھاں کالعدم سوں ہے تعجب یہ کہ حق
طالباں کوں اُس کے کیوں موجود رکھتا ہے ہنوز

یہ ولی تجھ عشق کے مجمر پہ تا اسپند ہو*
جگ منیں دل کو بجائے عود رکھتا ہے ہنوز

---

* (ن) کرے
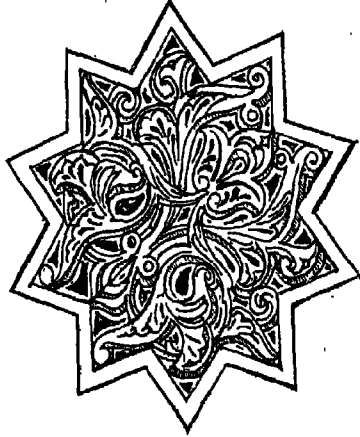
ردیف س

(۱۴۵)

جب لگ ہے چمن بیچ بہار گل و نرگس
ہے باغ سخن* بیچ بہار گل و نرگس

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا
پھولا ہے نین بیچ بہار گل نرگس

تارے نہیں یو باغ فلک بیچ جو دستے
گلشن ہے گگن بیچ بہار گل و نرگس

نرگس کے تماشے کوں گلستاں میں نکو جا
ہے چشم سجن بیچ بہار گل و نرگس

اُس شوخ کی بیمار انکھاں دیکھ ولی تو
خواهش ہے وطن بیچ بہار گل و نرگس

---

(۱۴۶)

شوخ آتا نہیں ہزار افسوس
مکھ دکھاتا نہیں ہزار افسوس

مطرب نغمہ ساز محفل عشق
تان گاتا نہیں ہزار افسوس

بزم عشرت میں جام لب سوں پیا
مے پلاتا نہیں ہزار افسوس

وہ سجن ناز سوں بھلی† باتاں
من میں لاتا نہیں ہزار افسوس

---

* (ن) سجن † (ن) کسی کی مان (مان بمعنی عزت۔ بات)

پیم نگری* کی راہ غیر ولی
کوئی پاتا نہیں ہزار افسوس

———:o:———

(۱۴۷) ۵

جب سوں وہ گلبدن ہے میرے پاس
گلشن دل تمام ہے خوش باس

دیکھا جو اے پری تری تصویر
گم کیا ہے اپس سوں ہوش و ہواس

کھول چھاتی ہور اپنے سینے کوں
دل میں آتا ہے کچھہ کا کچھہ وسواس

تشنۂ آب زند گانی ہوں
بوسہ دے کر بجھا تو میری پیاس

دیکھہ تیری اُداسی اے جاناں
دل مرا مجھہ ستی ہوا ہے اُداس

مجھہ سوں مت کہہ لباس کی کچھہ بات
معتبر نہیں ہے عاشقی میں لباس

اے ولی رات دن ہے دل میں مرے
اُس پری روکے دیکھنے کی آس

———:o:———

(۱۴۸) ۵

میں کیا کروں جہاں کوں مجھے دلربا ہے بس
دونوں جہاں میں اُس کا مجھے آسرا ہے بس

---

* کوچۂ محبت

جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا
دونوں جہاں میں اُس کوں وہ گلگوں قبا ہے بس

سرو چمن کی دید کوں هر گز نہ جاے گا
جس کی بغل میں دلبر رنگیں ادا ہے بس

آب بقا پسند نہ آوے اُسے کبھی
جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہے بس

پھندے سوں عشق کے وہ ولی کب نکل سکے
دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس

ردیف ش

۷ (۱۹۴)

نہیں یہ خط بہ گرد لعل ہے نوش
ہوا ہے چشمۂ خرشید خس پوش

بروز حشر سوں کیا باک اُس کوں
ہوا خرشید محشر جس کا ہمدوش*

ہوا ہے جلوہ گر تجھ حسن کا نور
چراغ محفل خوبی ہے خاموش

ترے جلوے سوں ہے گل تازہ و تر
چمن میں بلبلاں کا ہر طرف جوش

جو دیکھا ہے† ہلال ابرو ترا رو
وہ صبح عید سوں نت ہے ہم آغوش

کیا جب بر میں زریں جامہ وہ شوخ
ہوا خرشید محشر سایہ مدہوش

ولی کوں یاد تیری دمبدم ہے
نہیں یک آن خاطر سوں فراموش

:0:

۷ (۱۵۰)

عشق کے ہاتھ سوں ہوے دل ریش
جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش

---

*ایک دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا۔
خمار حشر سوں کیا باک اس کوں
جو تیرے شوق سوں ہیں مست و مدہوش
†(ن) اے

جیو میرا ھوا ھے زیر و زبر
جب سوں تیرا فراق آیا پیش

شوق کے دل سوں دل ھوا پیوست
آتش عشق سوں* لگا ھے سریش

تجھہ پہ قرباں ھوں اے کہاں ابرو
جب سوں لینا ھوں عاشقی کا کیش

جس کوں قربت ھے عشق سوں تیرے
اُس کے نزدیک کب عزیز ھے خویش

تجھہ بن اک پل† نہیں مجھے آرام
بیگ دکھلا درس اے‡ مرھم ریش

اے ولی اُس کا زھر کیوں اُترے
جن نے کھایا ھے عاشقی کا نیش

---

* (ں) کا　　† (ں) تل　　‡ بیگ حرکت

ردیف ص

(۱۵۱)

خود بخود دل نہیں ھوا ھے حریص
بوسۂ یار نے کیا ھے حریص

ذوق دیدار یار ھے جس کوں
طلب عشق میں سدا ھے حریص

آھوے دل کے صید کرنے کوں
شوخ کا تیر بے خطا ھے حریص

مہ نے کاسہ لیا گدائی کا
جب ستی مہر کا ھوا ھے حریص

یک پلک آپ سوں جدا نہ کرے
خال تیرے کا دل اِتا ھے حریص

خنجر ناز قاتل خوں خوار
قتل عاشق اُپر سدا ھے حریص

نعمت دین کے طلب میں مدام
دل ستی طالب خدا ھے حریص

کیوں نہ دوں نقد دل میں اپنا ولی
نگہہ چشم دلربا ھے حریص

ردیف ض

۷ (۱۵۲)

تجھ مکھ کے اس چمن میں یو خط ہے بہار محض
جنت ہے جس کے لطف اگے شرمسار محض

وہ مکھ ترا ہے اے گل گلراز عاشقاں
ہے لالہ زار جس کے اگے داغدار محض

بن مرہم وصال نہ ہووے اُسے شفا ،
جو تجھ نگہ کے تیر سوں ہے دلفگار محض

شکر خدا کہ جس کے کرم سوں جہان* میں
تجھ حسن کا خیال ہے مجھ غم گسار محض

اس کو قرار کیوں کہ اچھے لیل تار میں
تجھ زلف کی جو یاد میں ہے بے قرار محض

اے دل تو اس کی نین کی مستی سوں ذوق کر
بن اُس کے جگ کے شغل میں† تجکوں خمار محض

کا ہے ولی کے حال کوں‡ چشم کرم سوں دیکھ
مدت سوں تجھ گلی میں ہے امیدار محض

—:0:—

۵ (۱۵۳)

آزاد کوں جہاں میں تعلق ہے جال محض
دل باندھنا کسوسوں ہے دل پر وبال محض

---

* (ن) وصال † (ن) ہے جن انکھاں کے شغل میں
‡ (ن) پہ

غنچے کے سر کوں دیکھ گریباں میں عندلیب
بولی ظہور خلق ہے بہ انفعال محض

باد خزاں سوں رمز یہ سمجھا کہ جگ منیں
رکھے * ہے باغ عیش سوں بوے ملال محض

یو بات عارفاں کی سنو دل سے سالکاں!
دنیا کی زندگی ہے یو وہم و خیال محض

بن خامشی (ولی) نہ ملے گوہر مراد
حیرت کے باج اور ہے سب قیل و قال محض

———:0:———

۵ (۱۵۴)

تجھ زلف کے بے تاب کوں مشک ختن سوں کیا غرض
تجھ لعل کے مشتاق کوں کان یمن سوں کیا غرض

مدت ستی اے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کوں
مشتاق ہوں تجھ درس کا مجکوں چمن سوں کیا غرض

پروا کفن کی نہیں مجھے اے شمع بزم عاشقاں
تجھ عشق میں جو سر دیا اُس کوں کفن سوں کیا غرض

برجا ہے گر اہل سخن † طالب نہیں مجھ شعر کے
جن کو سخن کی بجھ ‡ نہیں اُن کوں سخن سوں کیا غرض

ہر گز (ولی) کے پاس تم باتاں وطن کی مت کرو
جو نیہ کے کوچے میں ہے اُس کوں وطن سوں کیا غرض

* (ن) آتی - رکھتی † (ن) ہوس ‡ بوجھ

ردیف ط

۵ ۱۵۵

گلزار حسن یار میں ہے سبزہ زار خط
لازم ہے بلبلوں کوں جو دیکھیں بہار خط

روشن سواد دیدۂ دل کا ہوا صنم
ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط

یاقوت خط کوں دیکھ لب لعل موج کوں
کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط

عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے
دیکھا جو موج بحر خط مشکبار خط

دفتر میں خط کے چہرہ (ولی) کا بحال کر
اُمیدوار مجکوں کیا روزگار خط

ردیف ظ

(۱۵۶) ۵

سجن کی خرد سالی پر خدا ناصر خدا حافظ
رقیباں کی ملامت سوں محمّد مصطفا حافظ

سجن کے حسن افزوں پر خدایا تو اماں کرنا
کہ اس اُمید گلشن پر علیِ مرتضا حافظ

سجن کی تیغ ابرو سوں شہادت گاہ پاؤں میں
مرے اس قتل ہونے پر شہید کربلا حافظ

سجن کا مکھہ منوّر' نور آیت' فال مصحف ہے
کہ اہل نامراداں پر دعاے ہل اتی حافظ

(ولی) غمگیں نہ ہو یہ بھید اسرار الہٰی ہے
کہ تیری دستگیری پر نگاہ دلربا حافظ

:0:

(۱۵۷) ۳

یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھہ سوں یا حافظ
مجھے اپنا گدا کر اور رہے میرا سدا حافظ

نہ ہووے کیوں جہاں کے بیچ ہر مشکل مری آساں
زباں صدق سوں کہتا ہوں میں ہر آن یا حافظ

(ولی) بس اعتقادصات سوں کہتا ہے یہ ہردم
کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجکوں یا حافظ

ردیف ع

۵ (۱۵۸)

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع
سرستی تا قدم گلی ہے شمع

خنجر عشق سوں کٹا سر کوں
مرغ بسمل ہو تلملی ہے شمع

جب سوں ہیگی دھیان میں تیرے *
یک قدم کھیں نہیں چلی ہے شمع

تجھ لگن بیچ بسکہ ہے ثابت
جاے † سیتی نہیں ٹلی ہے شمع

کیوں نہ روشن ہو بزم حسن (ولی)
یار کے مکھ ستی ملی ہے شمع

---

* (ن) جب سوں دیکھا ہے تیرے نور کے تئیں -
† (ن) جلنے -

ردیف غ

(۱۵۹) ۵
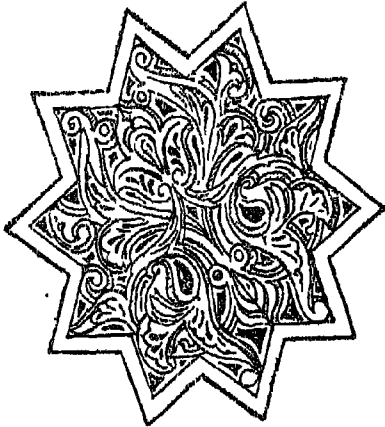
دل تجھ نگاہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
اس سوز شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ

وہ آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے سجن
خرشید جس کوں دیکھکے لرزاں ہے جیوں چراغ

یوں تجھ نزک خجل ہے نہک ہر جہاں کا
روشن سحر کو دیکھ پشیماں ہے جیوں چراغ

مسند پہ عافیت کی وہ ہے بادشاہ وقت
جس دل کی انجمن منیں ایماں ہے جیوں چراغ

عالم کی دوستی سوں ہے نفرت (ولی) کو نت
ہر آشنا کے دم سوں گریزاں ہے جیوں چراغ

---:o:---

(۱۶۰) ۹

جب سوں گئے وہ شہاں آہ دریغا دریغ
غم میں ہے ہر دو جہاں آہ دریغا دریغ

جب سوں وہ نور جہاں جگ سوں ہوے ہیں نہاں
تب سوں یہ غم ہے عیاں آہ دریغا دریغ

سارے فلک ہیں غمیں آگ سرو پا لگیں
جب سوں سنا یہ بیاں آہ دریغا دریغ

عابد دیں دار کوں واقف اسرار کوں
ورد ہے آہ و فغاں آہ دریغا دریغ

دیں کے شہ پاک کوں صاحب ادراک کوں
دکھ دیے وہ گمرہاں آہ دریغا دریغ

شاہ کے ماتم کا بار سر پہ لیا پے شمار
تو ہوا خم آسماں آہ دریغا دریغ

دین کے گلزار میں گلشن اسرار میں
آئی کہاں سوں خزاں آہ دریغا دریغ

دین کے خالص وہ زر غم کے بتے* کے اُپر
حق نے کیا امتحاں آہ دریغا دریغ

غم میں (ولی) ہے مدام شاہ کا کہتر غلام
لت کیا ورد زباں آہ دریغا دریغ

---

* برتہ

ردیف ف

(۱۹۱)

ہ

پڑی جو نظر چشم دلبر طرف
ہوا ہوش یکبارگی بر طرف

اگر آبرو تجکوں درکار ہے
نہ جا خوب رویاں کے کشور طرف

کھلے دیکھہ تجھہ لب کوں آب حیات
کرے یک نظر گر تو شکر طرف

زبس تجھہ ملاحت کا مشتاق ہوں
پڑا شور تجھہ حسن* کا ہر طرف

(ولی) کوں نہیں مال کی آرزو
خدا بیں† نہیں دیکھتے زر طرف

———: o :———

(۱۹۲)

ہ

ترے فراق میں گل کر ہوا ہوں مو سوں ضعیف
بجا ہے تن کوں اگر بال سوں کروں تردیف

چمن میں دہر کے ہرگز ہوا نہ مجھہ‡ معلوم
کہ کب ہے فصل ربیع اور کدھاں** ہے فصل خریف

ترے رقیب کوں عاشق سوں کیوں کروں نسبت
کہ فرق اُن میں ہے جیوں درکثیف اور لطیف

تمیز سوں جو اگر مجھہ طرف نگاہ کرے
تو شاہ @ حسن سوں بس ہے یہی مجھے تشریف

---

* (ن) مجھہ عشق † (ن) دوست ‡ مجھے
** کہاں @ (ن) شان

عجب نہیں جو مصنف پر آفریں بولے
(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یو تصنیف

———:o:———

(۱۶۳)

۵

نہ کر سکوں ترے یک تار زلف کی تعریف
کروں ہزار کتب تجھہ ثنا میں گر تصنیف

عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھہ
اگر ورق پہ سرج کے لکھیں تری تعریف

لطیف وقت اُپر زیب بخش مجلس ہے
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوے لطیف

عجب نہیں جو سجن کہربا ہو مجھہ کھینچے
کہ مجکوں کاہ نمن عشق نے کیا ہے ضعیف

کیا ہوں بر میں اپس کے لباس عریانی
(ولی) برہ نے دیا یو قبا مجھے تشریف

ردیف ق

(۱۶۴) ۷

چڈھی* ڈیکھی بھواں تیری کہاں قرباں ہوے عاشق
بسان ناوک مژگاں خوں افشاں ہوے عاشق
خیال سرو بالا ہے گل گلزار خوبی سوں
چمن آسا بہار آرا بباغ جاں ہوے عاشق
مئے سرگشتگی سوں جام دل میں بسکہ رکھتے ہیں
برنگ ساغر گرداب سرگرداں ہوے عاشق
زبس تیغ نگاہ شوق سرکش کی ہے خوں ریزی
نگاہ چشم قربانی نمط حیراں ہوے عاشق
برنگ شمع بزم حسن میں ہے جب سوں یو روشن
پتنگ آسا ترے اوپر بلا گرداں ہوے عاشق
لیا ہے گھیر کر تجھ ابر غم نے ہر طرف سیتی
زبس تجھ بن نین اپنی سوں خوں باراں ہوے عاشق
ولی کر نقد دل اپنا نثار امرت بچن اوپر
کہ جس جاں بخش جاں آگے غلام از جاں ہوے عاشق

———:o:———

(۱۶۵) ۵

ترے بن نہیں اور میرا رفیق
تو روز ازل سوں ہے میرا شفیق
نہ جا بزم اغیار میں شمع رو
کہ اہل وفا کا نہیں یہ طریق

---

* چڑھی

۲ ترے لب کی اُلفت سوں اے نازنیں
ہوا ہے مرا دل دکان عقیق

گواہی یہ دی راست بازوں آج
ہے شہشاہ تیرا غلام عتیق

ولی منزل عاقبت میں ترا
نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق

ردیف ک

(۱۶۶) ۷

چھرے پہ ہے سجن کے عجب نور کی جھلک
دیکھے سوں جس جھلک کے گئی بجلی کی چمک
ہے گرم رقص شوق منیں مونس فلک
بولا ہوں جب سوں نغمۂ عشاق میں ملک*
لایا ہے نذر آئنۂ آفتاب کوں
ہو مشتری جمال ترے کا سجن فلک
اس دور میں خلاصی جاں ہے نپٹ کٹھن
بانکی نین کے ہاتھ میں خنجر سی ہے پلک
پوشیدہ کیوں جہاں میں رہے عشق صاف قلب
ہے اُس کے لعل لب کے اگے خوب و بد محک
طاقت کسے ہے رخ پہ ترے کر سکے نگاہ
خرشید سوں† ادھک ہے ترے چہرے کی جھلک

---

* قدما کا عام دستور سا ہے کہ ۵ - ۷ شعروں سے زیادہ غزل کی تعداد نہیں ہوتی اور مطلع بھی ایک کہتے ہیں۔ ایک دیوان میں یہ مطلع دیکھا گیا مگر اس کا قافیہ مصرع ثانی (ملک) اچھی طرح سمجھ میں نہیں آیا۔ ممکن ہے کہ ملک کی جگہ دیپک (راگ) ہو جس کو بتخفیف تحتانی کہا ہو یا اور کوئی لفظ ہو۔ فرہنگ آصفیہ میں منک ملک کر عورتوں کا ایک محاورہ لکھا ہے جس کے معنی اترا اترا کر چلنے کے لکھے ہیں اور یہ چلنا شادی کے موقع پر سمدھنوں سے متعلق ہے۔ ممکن ہے کہ یہی مفہوم یہاں ہو واللہ اعلم —

† سوا

کہتے ہیں شاعران زمن مجکوں اے ولی
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

—:o:—

۵ (۱۶۷)

اے صنم تیرے رخ کی ہے وہ چھک
منفعل ہے مدام شمس فلک

دیکھ تجھ میں جناب حق کا ظہور
ہیں دعاگو فلک پہ سارے ملک

دیکھ اس دھن کی تنگی کوں
عالموں کوں پڑا ہے دل میں شک

تیرے لب کا حقوق ہے مجھپر
کیوں بھلادوں میں دل سوں حق نمک

اے ولی جب نظر میں وہ آیا
نقش سب ماسوا کے ہوگئے حک

ردیف ل
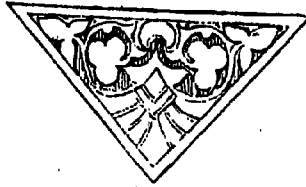
۱۳ (۱۶۸)

چمن میں گیا جب سوں وہ نونہال
ہوا سرو اُس سرو قد سوں نہال

ہوئی جب* سوں خاطر نشاں تب† ستی
ترے تیر کی دل میں پائی ہے بھال

لیا‡ سرو نے گرچہ قمری کا دل
ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال

مجھے یک گھڑی تجھ بنا$ چین نہیں
ترے بن ہے ہم آن سینے پہ سال

ترے عشق نے خم کیا ہے مجھے
مرے حال پر زلف تیری ہے دال

مرے دل کوں جیوں گوے گرداں کیا
کہاں کیا تجھ ابرو کے چوگاں کا حال

جہاں میں پھرا لیکن اے با حیا
نہ پایا§ ہے آئینہ تیرا مثال

نہ ڈر روز محشر ستی سیدا!
کہ آل نبی پر نہ آوے گی‡ آل

طمع مال کی سربسر عیب ہے
خیالات گنج جہاں سر سوں ٹال

---

* (ن) تب † (ن) جب ‡ (ن) میا - موہا
$ بغیر § (ن) دیکھا ‡ (ن) وبال

بھر وسا نہیں دولت تیز کا
عجب نہیں کہ تا ظہر* آوے زوال

جب آیا غضب میں وہ آتش مزاج
گیا آب عشاق کے دل کو گال

تجھے زلف صیاد دیتی ہے† پیچ
نہ اس دام کے ھاتھہ سوں دل کو جال‡

ولی شعر میرا سرا سر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

———:o:———

۹ (۱۶۹)

مدت ہوئی سجن نے دکھایا نہیں جمال
دکھلا کے اپنے قد کوں کیا نہیں مجھے نہال

یک بار دیکھہ مجھہ طرف اے عید عاشقاں
تجھہ ابرواں کی یاد میں$ لاغر ہوں جیوں ہلال

برجا ہے گر مرے§ یہ تصدق ہو مشتری
بولا ہوں تجھہ جمال کوں خورشید لازوال

وہ دل کہ تھا جو سوختۂ آتش فراق
پہنچا ہے جا کے رخ پہ صنم کے برنگ خال

ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصاں سوں آشنا
لاوے اگر خیال میں تجھہ حسن کا کمال

گر مضطرب ہیں عاشق بے دل عجب نہیں
وحشی ہوے ہیں تیری انکھاں دیکھکر غزال

---

* (ن) یک پل میں † (ن) پیچ پیچ ‡ (ن) نکال
$ (ن) سوں § (ن) ھمن – مجھہ پر

فیض نسیم مہر و وفا سوں جہان میں
گلزار تجھ جمال * کا ھے اب تلک بحال

کھویا ھے گلرخاں نے رعونت سوں آب و رنگ
گردن کشی ھے شمع کی گردن اُپر محال †

ھرگز نہ دیوے رسم وفا ھاتھ سوں (ولی)
یکبار اِس غزل کوں سنے گر گوبند لال

——: ٥ :——

ہ (۱۷۰)

ھے آج خوش قداں میں کہاں گوبند لال
اُستاد چال سرو ھے چال گوبند لال

ہر جا ھے اُس کے دل کوں کہوں گلشن بہار
آتا ھے جس کے دل میں خیال گوبند لال

خوباں حیا سوں غرق عرق ہوں تو کیا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جمال گوبند لال

ھے بسکہ بے مثال نہ دیکھا ھے خواب‡ میں
آئینۂ خیال ☸ مثال گوبند لال

کر اِس دعا کوں ورد زباں اے (ولی) مدام
لطف خدا ہو شامل حال گوبند لال

——: ٥ :——

ہ (۱۷۱)

دل کی مچھلی پرستا ⊕ تجھ برہ ⊗ نے جنجال جال
دام میں تجھ نیہ کے دل کا ھوا بے حال حال

* (ن) بہار † (ن) وبال ‡ (ن) مثال
☸ (ن) جمال ⊕ ڈالا ⊗ (ن) زلف

اے ستمگر عاشقاں پر تو نہ کر جور و ستم
خیر ہور شر کی حقیقت میں ہے یک مثقال قال

خط نہیں آغاز تجھہ رخسار کے یو آس پاس
حسن کے لینے کوں آئے ہیں باستقبال بال

مفلساں کوں عاقبت کے گھر میں نہیں درکار زر
حق کی بخشش سوں اُنھوں*کوں بس ہے نیک عمال سال

اے (ولی) حق کی طلب یو دولت عظمیٰ جو ہے*
عشق سینے کے خزینے میں ہے مالا مال مال

———:o:———

ہ (۱۷۲)

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو‡ خال
حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال

یو ہے عاشق اپس کی صورت کا
جیوں کہ حیراں ہے اُس اُپر تہمال

اُس کے مکھہ کی شعاع کوں کرتا
ہر صبح آفتاب استقبال

نہیں کچھہ مال و زر کی مجکوں طمع
شوق اُس کے سوں دل ہے مالا مال

اے (ولی) پی مئے محبت کوں
گر ہے رمضان و گر مہِ شوال

———:o:———

ہ (۱۷۳)

دیکھہ تیرے سے یہ گھنالے بال
رشک سوں جل گئے ہیں کالے گال

* اُن † (ن) ا ہے - رہے ‡ (ن) یو —

جب کہ ابرو کی تو کہاں کھینچا
تیر مژگاں نے تب سنبھالے بھال
زلف کے پیچ دیکھ کر سنبل
پیچ اور تاب میں ہے تالے تال
کئی شکاراں نے تجھہ نگہ کا دام
دیکھ آتش میں غم کے جالے جال
اس (ولی) پر نظر کرم کی کرو
ہے یہ تقصیر وار بالے بال

———:o:———

(۱۷۴)

میری نگہ کی رہ پہ اے * فرخندہ فال چل
ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل
تیری نین کی دید کوں اے نور ہر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آویں غزال چل
ممکن نہیں ہے تن کی طرف اُس کی باز گشت
جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی نال چل
پیتم کی زلف پیچ دسا منجھہ سواد ہند
اس راہ مار پیچ میں اے دل سنبھال چل
وحدت کے مے کدے میں نہیں بار ہوش کوں
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدھ کو تال چل
اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہ گزر میں بزرگاں کی چال چل

---

* نیک حرکت

گر عاقبت کے ملک کی خواهش هے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

مرشد کی منزلت کا اگر عزم جزم هے
سایہ نمن تو پیر کے دائم دنبال چل

آیا تری طرف جو (ولی) تو عجب نہیں
آتے هیں تجھ گلی سنیں صاحب کہاں چل

———:o:———

ہ (۱۷۵)

کہوں کس سوں عزیزاں ا جاکے درد بے نشان دل
نہیں یک گوش محرم تا سنے آہ و فغان دل

غبار خاطر غمناک سوں مجھ پر ہوا ظاهر
کہ غیر از درد دوجا نہیں هے یار کاروان دل

هوئی هے بند تب سوں راہ اظہار شکایت کی
خیال خال خوباں جب سوں هے مہر دهان دل

پڑی تجھ زلف کافر کیش پر جب سوں نظر میری
صنم تب سوں گئی هے هاتھ سوں میرے * عنان دل

بیان سینہ چاکاں اے (ولی) سن کیوں سکے هریک
کہ بوے گل سوں نازک تر هے آهنگ زبان دل

———:o:———

ہ (۱۷۶)

تجھ بے وفا کے سنگ سوں هے پارہ پارہ دل
ریزش میں تجھ جفا سوں هے مثل ستارہ دل

---

* (ن) دل کے

لرزاں ہے تب سوں رعشۂ سیماب کی نمط
جب سوں تری پلک کا کیا ہے نظارہ دل

تجھ مکھ کے آفتاب کی گرمی کوں دیکھ کر
جل شوق کی اگن سوں ہوا جیوں انگارہ* دل

بے شک شفائے خاطر بیمار ہو تدھاں
تجھ لب کے جب طبیب سوں پاوے یہ چارہ دل

اُترے† اگر ولی کے سینے کے محل میں تو
دیکھے ترے جہاں کوں پھر کر دوبارہ دل

———:0:———

۷ (۱۷۷)

شمع بزم وفا ہے امرت لال
سرو باغ ادا ہے امرت لال

ماہ نو کی نمن ہے سب کوں عزیز
اس سبب کم نما ہے امرت لال

دل میرا کیوں نہ بند ہو اُس کا
آج رنگیں قبا ہے امرت لال

خوش لباسی کی کیا کروں تعریف
وضع میں میرزا ہے امرت لال

اُس سوں بے گانگی کبھو نہ کرے
جس ستی آشنا ہے امرت لال

لعل تیرے بھرے ہیں امرت سوں
نام تیرا بجا ہے امرت لال

---

* باخفاے نون † (ن) آوے

اے ولی کیا کہوں بیاں اس کا
لطف میں دلربا ہے امرت لال

(۱۷۸) ۷

تجھ مکھ اُپر ہے رنگ شراب ایاغ گل
تیری زلف ہے حلقۂ دود چراغ گل

معشوق کوں ضرر نہیں عاشق کی آہ سوں
بجھتا نہیں ہے باد صبا سوں چراغ گل

رہتا ہے دل پیا کے تفحص میں رات دن
ہے کار عندلیب ہمیشہ سراغ گل

عاشق مدام حال پریشاں سوں شاد ہے
آشفتگی کے بیچ ہے دائم فراغ گل

تجھ داغ سوں ہوا ہے چمن زار دل مرا
اے شوخ آکے دیکھ تماشاے باغ گل

جلتے ہیں پی کے شوق میں عشاق رات دن
ہے بلبلاں کے دل میں شب و روز داغ گل

یوں تجھ سخن میں نشۂ معنی ہے اے ولی
جیوں رنگ و بوے مے سوں ہے لبریز ایاغ گل

(۱۷۹) ۵

اے شمع تو روشن کیا جب انجمن گل
اپنے گل مقصود کوں پایا چمن گل

اے غنچہ دہاں نام ترا جب سوں لیا ہے*
اُس آن سوں خوش باس ہوا ہے دہن گل

* (ن) ہوں

بازار میں شاید کہ کرے سیر سری جن
اس واسطے بازار ہوا ہے وطن گل

تجھہ ناز کی تروار نے جب سوں کیا زخمی
ہے تب ستی آلودۂ خوں پیرہن گل

مجھہ دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت
مخفی نہیں بلبل کے اُپر جیوں سخن گل

---:o:---

۷ (۱۸۰)*

دل لگا یار سوں اُس دل کا چھڑانا مشکل
عشق کا زخم لگا اُس کا سلانا مشکل

حسن ہے دام بلا زلف ہیں دو کالے ناگ
جس کے تئیں ناگ ڈسا اُس کا جلانا مشکل

آتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب
آگ دریا کوں لگی اُس کا بجھانا مشکل

یاد کرنے کوں لیا ہاتھہ میں من کا منکا
دل اُپر بوجھہ پڑی منکا پھرانا مشکل

طفل نادان ہٹیلا مرا غم اے پیارے
مکتب عشق میں تعلیم دلانا مشکل

عمر جو یاد میں گزرے سو غنیمت سمجھو
سو گیا عیش میں پھر اُس کا جگانا مشکل

---

* یہ غزل دیوانوں میں نہیں ملی - مجمع الاشعار مطبوعہ مطبع نظامی کانپور سے لی گئی - بعض الفاظ سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید کسی اور کی غزل ہو - مگر چوں کہ کافی ثبوت تردید نہیں اور مہتمم مطبع نظامی کی تحقیق بھی نسبتاً قابل اعتماد ہے شامل کی گئی ـــ

راز مخفی ولی ظاہر نہ کسو سوں کرنا
ہاتھ سوں بات گئی اُس کا پھر آنا مشکل

---:0:---

(۱۸۱) ۹

تجھ زلف اور دہن میں ہے مختصر مطول
تو صاحب ورس ہے بوجھا ہوں روز اول
گلزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے توں
تجھ گلبدن کے دیکھے سب گل پڑیں گے گل گل
جگ کے مصوراں سب تصویر دیکھ تیری
حیرت میں جا پڑے سب لکھنا رہا معطل
تجھ سرو قد کوں دیکھے نقاش نقش بھولے
پھر نقش کا چتڑنا اُن کوں ہوا ہے اشکل
یو ڈھنگ مرگ دیکھے تو مرگ کا ہو طالب
ہو خاک تجھ قدم کی ست کر مقام جنگل
ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے اما
تجھ راز کا معما جگ میں رہا ہے انحل*
خوشبو بدن پہ تیری زلفاں نہیں خوں ریز†
کالے بھجنگ مل کر گھیرے درخت صندل
ساری سکھاں نے مل کر کیا بے خطا دیا ہے
تجھ نازنیں موہن کی انکھیاں میں خط کاجل
اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سوں
تجھ بے وفا کے غم سوں دائم ولی ہے بے کل

---:0:---

* (ن) لاحل † (ن) چوندھر

(۱۸۲)

عبارت تجھ زلف سوں ہے تسلسل
ہوا تیری کمر میں گم تامل

ترے مکھ کے چمن کوں یاد کر کر
دیا لالے نے اپنے دل اُپر گل

دسے تجھ حسن کے دریا پہ جیوں موج
اگر رخسار پر چھوڑے تو کاکل

ترے رخسار و لب کوں دیکھ اے شمع
ہوے پروانہ ہر طوطی و بلبل

میں دیکھا ہوں نگاہ دل سوں اے شوخ
تری انکھیاں میں پہنچا* ہے تغافل

لیا تعلیم میں ہے آسماں نے
تری رفتار سوں طرز تحمل

کیا اس دور میں اے جلوۂ مست
تری انکھیاں نے کار نشۂ مل

ہوا زنجیر بند دام† عشاق
تری زلفاں کے ہر حلقے میں سنبل

ولی تیری گلی کوں دیکھ بولا
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

———:o:———

(۱۸۳)

بیگ درس دے نہ دے مکھ پہ اے چنچل انچل
جیو مرا لے نہ لے رسم فریب و دغل

* (ن) سے ہے جا   † (ن) پائے مست مجنوں

مجھ پہ نظر کر نہ کر بات رقیباں ستی
بیت مری سن نہ سن دوسرے کی جا غزل
میرے نزک آ نہ آ وہم اپس دل میں رکھ
جی میں وفا دھر نہ دھر سینے میں حوت و خلل
ظالم سے دل دھو نہ دھو مہر کے پانی سوں ہاتھ
مرزم صفت ہو نہ ہو کوہ نمن تو اٹل
قول مجھے دے نہ دے رسم وفا ہاتھ سوں
آ ولی سوں مل نہ مل غیر سوں شیریں شکل

ردیف م

(۱۸۴) ۵
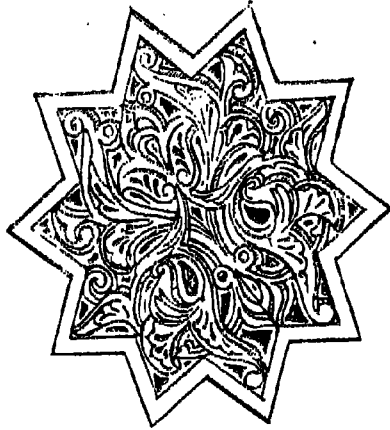
غم ترا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم
نہیں مجھے دنیا کا غم تجھ غم کی راحت کی قسم

اے گل باغ نزاکت باغ میں امکان کے
تجھ سا نہیں دیکھا ہوں میں تیری نزاکت کی قسم

جب سوں اے آئینہ رو دیکھتے تری تصویر کوں
گلرخاں تب سوں ہوے تصویر حیرت کی قسم

عاشقاں اے رشک لیلیٰ دیکھ تیرے رم کے تئیں
مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم

اے ولی اُس دلربا کوں کہہ کہ میرے حال پر
لطف سوں کر یک نگہہ تجکوں مروت کی قسم

———:o:———

(۱۸۵) ۵

زلف اُس کی دو خم ہے خم کی قسم
چشم معشوق جم ہے جم کی قسم

اے صنم مجھ سوں کیوں نہیں ملتا
لعل تیرا دو قم * ہے قم کی قسم

---

* یہ لفظ صحیح نہیں پڑھا گیا - قم بفتح اول و تشدید میم گھر کو جھاڑنے کے معنی میں عربی کا لفظ ہے، مگر یہاں یہ معنی چسپاں نہیں ہوتے - اگر بجائے قاف فے پڑھی جائے جس کا مفہوم دھن ہے فم) تو لعل یعنی لب سے کچھ مناسبت ہو سکتی ہے-

(ن) فم ہے فم

دل پہ ہے نوبت* پریشانی
نین میرا ڈوبنہ ہے یم کی قسم

کیا وفا دار ہے سجن صاحب
جس کوں دیکھو سو دم ہے دم کی قسم

ہے ولی کی زباں میں شیرینی
اثر شعر سم ہے سم کی قسم

———:o:———

ق (۱۸۶)

دل کوں لے تجکوں دلبری کی قسم
کھول انکھیاں کو ساحری† کی قسم

بیت بر جستہ معنی رنگیں
ہے تری چشم عبہری‡ کی قسم

ہے بہت جھلاجھلات اس رخ پر
مجکوں اُس چہرۂ زری کی قسم

ہے تصور ترا مرے دل میں
رات دن شیشہ و پری کی قسم

ٹک ولی کوں صنم گلے سوں لگا
تجکوں ہے بندہ پروری کی قسم

———:o:———

ق (۱۸۷)

جلوں تجھ عشق کی آتش منیں تا چند اے ظالم
شتابی آ کہ جی تجھپر کروں اسپند اے ظالم

---

* (ن) کو تجھہ باج ہے † (ن) عبہری ‡ (ن) ساغری

خوش ابرو جیوں نگہ رکھتے ھیں انکھیاں میں مجھے جب سوں
تری انکھیاں کے تؤروں کا ھوا ھوں بند اے ظالم
پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کہہ سکیے
تری زلفاں سوں جس کے دل کو ھے پیوند اے ظالم
پڑی ھے آرسی حیرت میں تیرے مکھ کے جلوے سوں
مجھے تجھہ حسن کی حیرت کی ھے سوگند اے ظالم
(ولی) کی سوزش دل کی طبیباں کرسکیں دارو
ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلقند اے ظالم

———:0:———

۹ (۱۸۸)

جیوں گل شگفتہ رو ھیں سخن کے چمن میں ھم
جیوں شمع سربلند ھیں ھر انجمن میں ھم
ھم* پاس آکے بات نظیری کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ھم
ھیں داستان عشق ھمیں یاد کئی ھزار
استاد بلبلاں کے ھیں ھر یک چمن میں ھم
خوباں جگت کے جیو سوں ملتے ھیں ھم ستی
کامل ھوے ھیں بسکہ محبت کے فن میں ھم
اُس شوخ شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی
جلتے ھیں تب سوں شعلہ نمط اس لگن میں ھم
یک بار ھنس کے بول صنم نہیں تو حشر لگ
جیوں برق بے قرار رھیں گے کفن میں ھم

---

* ھمارے

ہر چند جگ کے بخت سیاہوں میں ہیں ولے
کاجل ہو' جابسے ہیں سجن کے نین میں ہم

فرہاد تب سوں تیشہ تھن سر کیا تلے
باندھے ہیں جب سوں جیو کوں شیریں بچن میں ہم

دو جگ ہوے ہیں دل سوں فراموش اے (ولی)
رکھتے ہیں جب سوں یاد سری جن کی من میں ہم

———:o:———

ہ (۱۸۹)

شراب شوق سوں سرشار ہیں ہم
کبھو' بے خود' کبھو ہشیار ہیں ہم

دو رنگی سوں تری اے سرو رعنا!
کبھو راضی' کبھو بیزار ہیں ہم

ترے تسخیر کرنے کوں سری جن!
کبھو ناداں' کبھو عیار ہیں ہم

صنم تیرے نین کی آرزو میں
کبھو سالم' کبھو بیمار ہیں ہم

(ولی) وصل و جدائی سوں صنم کی
کبھو صحرا' کبھو گلزار ہیں ہم

———:o:———

ہ (۱۹۰)

ہجراں* کی رات نے مجھہ یک آسماں دیا غم
اب مہر اپس کی ہرگز اے صبح رو† نہ کر کم

* (ن) ہجرت † (ن) شمع رو

اے آفتاب طلعت دل پر مرے نظر کر
تا یک پلک میں آوے تجھ پاس مثل شبنم

تیری بھواں کو جب سوں دیکھا ہے اے سری جن
گوشے میں بیٹھ چلہ مثل کماں ہوا خم

تجھ زلف سوں لیا ہے کعبہ سیاہ پوشی
تیرے ذقن کے چہ میں پانی ہوا ہے زمزم

ہے اے (ولی) پرت سوں معمور کعبۂ دل
نہیں باج حق کے دوجا دل کے حرم کا محرم

———:o:———

۷ (۱۹۱)

صنم کے لعل پر وقت تکلم
رگ یاقوت ہے موج تبسم

سجن مکتب میں جب آیا ہر اک کوں
ہوا ہے سہو تعلیم و تعلم

سمجھ کر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے تحکم!

نہیں کئی داد دیتا اُس کی جگ میں
کیا تجھ زلف نے جس پر تظلم *

نہ جا اَنکھیاں میں آ مجھ دل میں اے شوخ
کہ نہیں خلوت میں دل کی خوف مردم

---

* تظلم کے صحیح معنی فریاد کرنے کے ہیں اور اس مصرع میں بمعنی ظلم مستعمل ہوا ہے جو از روے لغت عربی غلط ہے ایک قلمی نسخے میں یہ مصرع یوں دیکھا گیا:

کیا تجھ زلف سوں جن نے تظلم

یہاں تظلم معناً صحیح مستعمل ہوا ہے۔ فا فہم ۱۲

نظر میں جب ستی آیا وہ گل رو
ہوا ہے ہوش میرا تب ستی گم
ہوے اشک (ولی) از بسکہ جاری
اُٹھا امواج دریا میں تلاطم

---

(۱۹۲) ۷

تجھ شاہ خوباں کے ہوے کئی صاحب اکرام رام
تجھ حسن کے دیوان سوں پاے ہیں کئی حکام کام
تجھ درس کا کئی برس سوں مشتاق ہوں اے بے وفا
دے شیشۂ لب سوں کدھی یک خیریت انجام جام
گل کر پڑیں گے گل نمن بے شک گلستاں کے بھتر
تجھ گل بدن کے حسن کوں گر تک کریں گلفام فام
ہر مرغ دل کوں آپ بھی لاکر کریں گے بند یاں
دیکھیں گے پھر کر بھر نظر تجھ زلف کا خدام دام
تجھ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر
دیکھے نہیں اس شان کا کئی صاحب اسلام لام
تجھ نین کے خنجر سوں ہے مجروح دل عشاق کا
تیری نگہ کی تیغ سوں ہیں صاحب سنگرام رام
تن کے ملک میں اے (ولی) تجھ عشق کے حاکم نے آ
دل کی رعیت سوں چھتا* لے کر چکایا دام دام

---

* مختلف تذکروں اور متعدد دیوانوں سے غزلیں لی گئی ہیں، بعض ایسا کلام ہے کہ ایک کے سوا اور کہیں نہیں ملا۔ چنانچہ یہ غزل بھی صرف ایک دیوان میں پائی گئی۔ لفظ (چھتا) کالاصل نقل کردیا ہے مگر مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر چھتا یا چھلا پڑھا جایے تو پرانی زبان کا لحاظ کرتے ہوے کچھ مطلب نکل سکتا ہے۔ ۱۲

ردیف ن

(۱۹۳) ۱۱

میٹھا بچن بولے اگر وہ دلبر شیریں زباں
ہو ماہ مصری جیوں شکر آب خجالت میں نہاں

زہرہ جبیناں خلق کے آویں برنگ مشتری
گر ناز سوں بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں

اے نور چشم عاشقاں تیری صفت نا کرسکے
گر مردم بینا کوں ہو مانند مژگاں صد زباں

پڑھنا مطول کا کیا اس نے درس میں مختصر
تیری زباں سوں جو سنا علم معانی کا بیاں

دیکھا ہوں دریاے جنوں تجھ آشنائی میں پیا
ہے پردۂ چشم پری کشتی کا میری بادباں

دل بند ہے غنچہ نمط تیرے دہن کی فکر میں
ہے تجھ لباں کی یاد سوں ہر اشک رشک ارغواں

تیری نگہ کی تیغ سوں زخمی ہوا* شیر فلک
تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کہاں آسماں

انچھواں کی سرخی دیکھکر یاقوت ہے خونی جگر
اور زعفراں ہے زرد رو دیکھے سوں رنگ عاشقاں

اے نو بہار خوش لقا جب سوں ہوا ہے تو جدا
تب سوں ہے دل کے باغ میں اول سوں آخر لگ خزاں

نسدن سجن تجھ ہجر میں رہتے ہیں باب چشم وا
تا دزد خوب آوے نہیں پتلی ہے اس میں پاسباں

---

* (ن) ہے جلاد

یوں دوستاں کے ہجر میں داغاں ہیں سینے پر ولی
صحرا کے دامن کے اپر جیوں نقش پاے رہرواں

———:o:———

۷ (۱۹۴)

کیوں نہ ہووے عشق سوں آباد سب ہندوستاں
حسن* کی دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خاں

پیچ و تاب بے دلاں اس وقت میں بے جا نہیں
لٹ پٹی دستار سوں آتا ہے وہ نازک میار

دل ہوے عشاق کے بے تاب مانند سپند
جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عناں

کیوں نہ ہو بے تابی عشاق کا بازار گر
ہے نگاہ شوخ سرکش فتنۂ آخر زماں

جس طرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بے نظیر
صبح کے مانند ہو† روشن سواد گلرخاں

کب نظر آوے گا یارب وہ جوان سروقد
جس کے ابرو کے تصور نے کیا مجھ کوں کماں

اے ولی گر مہرباں ہو وہ چمن آراے حسن
خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جناں

———:o:———

۵ (۱۹۵)

یہ خط تجھ مکھ کے گلشن میں دسے جیوں سبزۂ ریحاں
ورق پر حسن کے دیکھو لکھا ہے یہ خط ریحاں

---

* (ن) عشق † (ن) ہووے رنگ روے ‡(ن) نہر

دو تجهه خط کی غلامی میں کیا ھے ترک فرماں کوں
تو اس کا باغ کے بھیتر رکھا ھے نام نا فرماں
جو تجهه یاقوت لب کا خط هوا مشہور عالم میں
رها یاقوت خط لے کر اپس کا جگ میں هو حیراں
ترا خط دائرہ ھے جیم کا اور خال تھوڑی میں
بلاشک جیم کا نقطه ھے اے اهل سخن داں داں*
ولی یه دائرہ خط کا جو ھے اس حسن کا قلعه
سو اس قلعے منیں دیکھو تجلی ھے شه شاهاں

———:O:———

ہ (۱۹۶)

تجهه قد اُپر جب سوں پڑی جگ میں نگاہ عاشقاں
تب سوں گئی طوبی تلک جیوں تیر آہ عاشقاں
جب سوں تیرا مکهه دیکهه کر معشوق سب عاشق هوے
تب سوں تو ملک حسن میں ھے بادشاہ عاشقاں
ساعت شناساں دنگ هیں عشاق کے احوال سوں
یک یک گهڑی تجهه هجر کی ھے سال و ماہ عاشقاں
پہنچے هیں منزل سالکاں تجهه حسن کے پرتو ستی
یه نور تیرا اے سجن ھے شمع راہ عاشقاں
وہ یوسف کنعان دل کس کارواں میں ھے ولی
جس کے زنخداں کوں جگت بولے هیں چا عاشقاں

———:O:———

* جاں

ہے نازنیں صنم کا زلفاں دراز کرناں
فتنے کا عاشقاں پر دروازہ باز کرناں*

دل لے گیا ہے میرا پھر مانگتا ہے جی کوں
برجا ہے نازنیں کوں عاشق پہ ناز کرناں

اے قبلہ رو دسے ہیں محراب تجھہ بھواں کی
واجب ہوا انکھاں سوں اب جا نماز کرناں

کیوں کر چھپا سکوں میں تجھہ درد کی حقیقت
ہے کام آہ دل کا افشاے راز کرناں

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جیو میں
مشکل ہے جی سوں تجکوں اب امتیاز کرناں

ہے مختصر اسی میں عاشق کی سرخ روئی
خدمت میں گلرخاں کی جی کو نیاز کرناں

میں عشق سوں کیا ہوں تجھہ دل کوں نرم آخر
ہر اک کا کام نہیں ہے آہن گداز کرناں

یکبارگی رقیب بد خو کی بات سن کر
بے جا ہے پاک بیں سوں یوں احتراز کرناں

درواؔدی حقیقت جن نے قدم رکھا ہے
اول قدم ہے اُس کا عشق مجاز کرناں

---

* پرانے اردو املا میں کرنا-تو-کو-سے-وغیرہ کے آخر میں نون لکھا جاتا تھا-پرانی کتابت دکھانے کے لئے یہ التزام قایم کیا ہے ورنہ اس زمانے کی طرز تحریر کے مطابق اس غزل کو ردیف الف میں ہونا چاھئے تھا—

ہے پہونچنے کا ساماں کعبے کوں مدعا کے
دریائے عاشقی میں دل کو جہاز کرناں
شاید غزل ولی کی لے جا اُسے سناوے
اس واسطے بجا ہے مطرب سوں ساز کرناں

---:o:---

۵ (۱۹۸)

قسمت تری ہے حق پہ نہ ہو نا اُمید یہاں
نہیں اس قفل کوں غیر توکل کلید یہاں
سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ*
آخر ہے روزہ دار کوں اک روز عید یہاں
ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھے آب خضر
دامن تلے ہے رات کے روز سفید یہاں
سب کام اپس کے سونپ کے حق کوں نچنت رہ
یہ ہے تمام مقصد گفت و شنید یہاں
حاجت اپس کی کہنہ و نو اُس سوں کہہ ولی
محتاج جس کے سب ہیں قدیم و جدید یہاں

---:o:---

۷ (۱۹۹)

سجن تجھ انتظاری میں رہیں نسدن کھلی انکھیاں
مثال شمع تیرے غم میں رو رو بہہ چلی انکھیاں
ہوئی جیوں جلوہ گر تجھ یاد سوں مجھ دل میں بے تابی
تپیں† شعلہ نمن گرمی سوں غم کے تلملی انکھیاں

---

* (ن) اچھو † جلیں

جدائی جب سوں ہوئی ظاہر تدھاں* سوں بوجھتا ہے یوں
ترے بن تیل کے جیوں میل† سرمے کی سلی انکھیاں

ترے بن رات دن پھرتا ہوں بن بن کشن کے مانند
اپس کے مکھ اُپر رکھکر نگہ کی بانسلی انکھیاں

نزک میرے کرم سوں تاکہ آوے‡ بے حجاب ہو کر
تماشے میں ترے جیوں آرسی ہیں صیقلی انکھیاں

تری نیناں پہ گر آہو تصدق ہو تو اچرج نہیں
کہ اُن کو دیکھکر گلشن میں نرگس نے ملی انکھیاں

اتی خواہاں ہیں تجھ حسن و ملاحت ہور لطافت کی
کہ گویا دل میں رکھتی ہیں سدا فکر ولی انکھیاں

——:o:——

۷ (۲۰۰)

قرار نہیں ہے مرے دل کوں اے سجن تجھ بن
ہوئی ہے آہ مرے دل میں شعلہ زن تجھ بن

شتاب باغ میں آ اے گل بہشتی رو
کہ بلبلاں کوں جہنم ہوا چمن تجھ بن

قرار کب ہو میسر ترا اے$ زہرہ جبیں
ہر ایک آن ہے مجھ حق میں سو قرن تجھ بن

چمن کی سیر سوں نفرت ہے اس سبب کہ مجھے
سفید داغ سوں مکروہ ہے سمن تجھ بن

اے رشک چشمۂ خضر اپنے مکھ کی شمع دکھا
کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھ بن

---

* تجھی † سلائی ‡ (ن) یک نگھہ کر $ بیک حرکت

نہ کر تغافلی اے مصر حسن کے یوسف
مثال دیدۂ یعقوب ہیں نین تجھ بن
ولی یہ دل کی حقیقت بیان کیوں کہ کرے
گرہ ہوا ہے زباں پر مری بچن تجھ بن

——:0:——

(۲۰۱) ۱۲

دل ہوا ہے مرا خراب سخن
دیکھکر حسن بے حجاب سخن
بزم معنی میں سرخوشی ہے اسے
جس کوں ہے نشۂ شراب سخن
راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے باب سخن
جلوہ پیرا ہو شاہد معنی
جب زباں سوں اُٹھے نقاب سخن
گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے
جن نے دیکھا ہے آب و تاب سخن
ہر زرہ گویاں کی بات کیوں کہ سنے
جو سنا نغمۂ رباب سخن
ہے تری بات اے نزاکت فہم
لوح دیباچۂ کتاب سخن
ہے سخن جگ منیں عدیم المثل
جز سخن نہیں دو جا جواب سخن
لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں
نور معنی ہے آفتاب سخن

شعر فہموں کی دیکھکر گرسی
دل ہوا ہے سرا کباب سخن

عرفی و انوری و خاقانی
مجکوں دیتے ہیں سب حساب سخن

اے ولی دردِ سر کبھو نہ رہے
گر ملے صندل و گلاب سخن

———:o:———

۷ (۲۰۲)

تری زلف سوں ہر اک نس ہوں بے قرار سجن
ہوا ہوں شانہ صفت غم سوں دل فگار سجن

جواہراں پہ ہیں* غالب ترے یہ ناخن سرخ
حنا سوں اس کے اُپر پھر نہ کر نگار سجن

تری انکھاں کے نشے سوں مدام گلشن میں
نین میں نرگس شہلا کے ہے خمار سجن

نہ وعدہ صبح کر مجکوں آج دے دیدار
ترے بچن کا نہیں مجکوں اعتبار سجن

اپس کے مکھہ کی طرف دیکھکر کرم† فرما
نہ کر زلف کے اشارے سوں مار مار سجن

تری بہار کے فیض اثر سوں عالم میں
کھلے ہیں گل کی نمن جگ میں گلعذار سجن

ولی نثار ہے تجھہ پر تو اُس کوں مہر سوں دیکھہ
یو بات تجھہ کوں کہا ہوں میں لاکھہ بار سجن

———:o:———

* (ن) سوں ہیں بہتر † (ن) نظر

(۲۰۳) ۷

ہوا ہے جب سوں ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن

یو خط کوں دود نمن دیکھ کر ہوا معلوم
کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن

ہنوز * حسن کی گرمی بجا ہے اے گل رو
خط سیاہ ہے ترا حصار آتش حسن

وہ شمع بزم ادا بر میں کر لباس زری
ہے آفتاب نمن شعلہ زار آتش حسن

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ ہر طرف سوں اٹھے ہیں شرار آتش حسن

سجن کوں دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا
نگاہ تیز نگاہاں ہے خار آتش حسن

ولی کیا ہوں نظر بسکہ اس پری رو پر
ہوا کباب نمن دل شکار آتش حسن

:o:

(۲۰۴) ۷

گریۂ عشاق سوں خنداں ہے باغ بزم حسن
مغز پراونہ سوں روشن ہے چراغ بزم حسن

کیوں نہ ہووے عاشقاں کوں نشۂ دیوانگی
گردش چشم پری سوں ہے ایاغ بزم حسن

عاشقاں اس آتشیں رخسار کے چھرے اُپر
پیچ و تاب زلف ہے دود چراغ بزم حسن

* (ن) تلور

بے خبر ہیں تجھ گلی سوں اس سبب اے گلبدن
بلبلاں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن

حسن کی مجلس کوں جب روشن کیا وہ شمع رو
خوب رویاں سب ہوے جیوں لالہ داغ بزم حسن

آتش غیرت سوں جل پانی ہوا ہے مغز شمع
وہ صنم جب سوں ہوا عالی دماغ بزم حسن

صرف کرتا ہے ولی عالم منیں نقاش صنع
عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن

———:o:———

ہ (۲۰۵)

عاشق کے مکھ پہ نین کے پانی کوں دیکھ توں
اس آئنے میں راز نہانی کوں دیکھ توں

سن بے قرار دل کی اول آہ شعلہ خیز
تب اس حرف میں دل کے معانی کوں دیکھ توں

خوبی سوں تجھ حضور شمع دم زنی میں ہے
اس بے حیا کی چرب زبانی کوں دیکھ توں

دریا پہ جا کے موج رواں پر نظر نہ کر
میرے انجھو کی آکے روانی کوں دیکھ توں

تجھ شوق کا جو داغ ولی کے جگر میں ہے
بے طاقتی میں اُس کی نشانی کوں دیکھ توں

———:o:———

ہ (۲۰۶)

یک بار مری بات اگر گوش کرے توں
ملنے کوں رقیباں کے فراموش کرے توں

ہے بسکہ تری نین میں کیفیتِ مستی
یک دیدہ میں کونین کوں بے ہوش کرے توں

اے سرو گل اندام اپس نقش قدم سوں
ہر جا ہے اگر صحن کوں گل پوش کرے توں

غیرت سوں کرے چاک گریباں دل پر خوں
گر گل کی حمائل کوں ہم آغوش کرے توں

اے جان (ولی) وعدۂ دیدار کوں اپنے
ڈرتا ہوں مباداکہ فراموش کرے توں

———:o:———

۷ (۲۰۷)

چلنے منیں اے چنچل ہاتی کوں لجاوے * توں
بے تاب کرے جگ کوں جب ناز سوں آوے توں

یک بارگی ہو ظاہر بےتابی مشتاقاں
جس وقت کہ غمزے سوں چھاتی کوں چھپاوے توں

گویا کہ شفق پیچھے خرشید ہوا ظاہر
جب اوٹ میں پردے کی چہرے کوں دکھاوے توں

لولی فلک مکھہ میں انگشت تحیر لے
جب پاؤں نزاکت سوں مجلس میں بجاوے توں

عشاق کی شادی کی اُس وقت بجے نوبت
مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے توں

یک تان سنانے میں جی جان † لیا سب کا
اب دل سوں گزر جاویں ‡ گر بھاؤ بتاوے توں

---

* شرماے † (ن) تان ‡ (ن) لگیں سارے

توبا ہے * ریائی سوں شاید کہ کرے توبہ
اس وقت (ولی) کو گر یک جام پلاوے توں

———:o:———

(۲۰۸)

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

نہیں پہنچتی * کعبۂ مقصود کوں کشتیٔ چشم
فیض سوں انچھواں کے دریا کوں مگر پیدا کروں

جیوں نسیم اب لگ سبکروحی مجھے حاصل نہیں
کس طرح اُس غنچۂ بند قبا کوں وا کروں

کیا کہوں تجھ قد کی خوبی سرو عریاں کے حضور
خود بخود رسوا ہے اُس کوں پھر کے رسوا کیا کروں

ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجکوں سودے میں اگر سودا کروں

سنگ دل کے دل پہ ہووے نقش جیوں نقش نگیں
آہ کا لے کر قلم جب درد کوں انشا کروں

سر کروں جب وصف تیرے جامۂ گلرنگ کا
جامہ زیبوں کوں برنگ صورت دیبا کروں

رات کوں آؤں اگر تیری گلی میں اے حبیب
زیور لب ذکر " سبحان الذي آسرى " کروں

آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے (ولی)
سرو قد کوں دیکھ سیر عالم بالا کروں

———:o:———

* توبہ   † (ن) پہنچتی ہے —

(۲۰۹)

بھڑکے ہے دل کی آتش تجھہ نیہ کی ہوا سوں
شعلہ نمط جلا دل تجھہ حسن شعلہ زا سوں

گل کے چراغ گل ہو یکبار جھڑ پڑیں سب
مجھہ آہ کی حکایت بولیں اگر صبا سوں

نکلی ہے جست کر کر ہر سنگ دل سوں آتش
چقماق جب پلک کی جھاڑا ہے توں ادا سوں

سجدہ بدل * رکھا سر، سر تا قدم عرق ہو
تجھہ با حیا کے پگ پر آکر حنا حیا سوں

یہاں درد ہے پرم کا بے ہودہ بات مت کر
یہ بات سن (ولی) کی جاکر کہو دوا سوں

———:o:———

(۲۱۰)

میرے طرف سوں جاکے کہو اُس حبیب سوں
گر مجکو چاہتا ہے تو مت مل رقیب سوں

مت خوف کر تو مجھہ سوں اے † دلدار مہرباں
آزار نہیں ہے گل کوں کبھو عندلیب سوں

مت راہ دے رقیب سیہ رو کوں اے صنم
واجب ہے احتراز ‡ بلاے مہیب سوں

پوچھو نہیں طبیب سوں مجھہ درد کا علاج
بیمار کوں برہ کے غرض نہیں طبیب سوں

اُس بے وفا کی طرز سوں شکوہ نہیں (ولی)
ہے جنگ رات دن مجھے اپنے نصیب سوں

* عرض † بیکھ حرکت ‡ (ن) قربے ہزار بار

(۲۱۱)

باندھا ہوں اپس جیو ترے موے کمر سوں
دیکھا ہوں تجھے جب ستی دقت کی نظر سوں

پہنچی ہے مري فکر بلندي سوں فلک پر
تجھہ قد کی جو تعریف کیا اُس کے اثر سوں

ہے بسکہ ترے رنگ میں صافی و لطافت
لکھتا ہوں ترے وصف کوں میں آب گہر سوں

اُنکھیاں سوں ہوا پیو جدا جب ستی میري
جاتے ہیں مرے اشک، گیا پیو جدھر سوں

تجھہ ہجر میں دامان و گریبان و رسالاں*
شاکی ہیں ہر اک رات مرے دیدۂ تر سوں

ہیں مغز میں پستے کی نمط تل کے سبب یوں
گویا یہ لباں لے گئے گو† تنگ شکر سوں

پڑھتے ہیں (ولی) شعر ترا عرش پہ قدسی
باہر ہے تري فکر رسا حد بشر سوں

:0:

(۲۱۲) ن

تجھہ مکھہ کی جھلک دیکھہ گئی جوت چندر سوں
تجھہ مکھہ پہ عرق دیکھہ گئی آب گہر سوں

شرمندہ ہو تجھہ مکھہ کے دکھے‡ بعد سکندر
بالفرض بناوے اگر آئینہ قمر سوں

تجھہ زلف میں جو دل کہ پھنسا$ اُس کوں خلاصی
نہیں صبح قیامت تلک اس شب کے سفر سوں

---

* رومال   † گیند   ‡ دیکھنے $ (ن) گیا

هر چند کہ وحشت ہے مجھ انکھیاں ستی ظاہر
صد شکر کہ تجھ داغ کوں الفت ہے جگر سوں
اشرف کا یو مصراع ولی مجکوں ہے دلچسپ
الفت ہے دل وجاں کوں مرے پیم نگر سوں

———:o:———

۵ (۲۱۳)

باندھا ہے جو دل جگ منیں اس نور نظر سوں
دیکھا ہے وہ دریا کوں اپس دیدۂ تر سوں
خوں ریزی عشاق ہے موقوف اُس * اوپر
شمشیر کوں باندھا جو کوئی موے کمر سوں
پتلی و پلک ہاتھ سے یو† غمزۂ خوں خوار
آیا دل عشاق طرف تیغ و سپر سوں
یک پل نہیں آرام مرے دل کو ترے باج
اے نور نظر دور نہ ہو میری نظر سوں
اس لب کی حلاوت ہے ولی طبع میں میری
تب شعر مرا جگ منیں میٹھا ہے شکر سوں

———:o:———

۷ (۲۱۴)

جب سوں دل باندھا ہے ظالم تجھ نگہ کے تیر سوں
تب سوں رم نے رم کیا رمنے کے ہر نخچیر سوں
بے حقیقت گرم جوشی دل میں نہیں کرتی اثر
شمع روشن کیوں کہ ہووے شعلۂ تصویر سوں

---

*(ن) اُسی پر † (ن) نگہہ سے ترا یہ

جگ میں اے خرشیدرو وہ چرخ زن ہے ذرہ وار
جن نے دل باندھا ہے تیرے حسن عالمگیر سوں

اے پری تجھ قد کا دیوانہ ہوا ہے جب سوں سرو
پاے بند اُس کوں کئے ہیں موج کی زنجیر سوں

خواب میں دیکھا جو ترے سبزہ خط کوں صنم
سبز بختوں میں ہوا اُس خواب کی تعبیر سوں

جگ میں نہیں اہل ہنر اپنے ہنر سوں بہرہ یاب
کوہکن کوں فیض کب پہنچا ہے جوے شیر سوں

اے ولی پی کا دھن ہے غنچۂ گلزار حسن
بوے گل آتی ہے اُس کی شوخی تقریر سوں

———:o:———

۵ (۲۱۵)

اے نور چشم تجھپر نامہ لکھا پلک سوں
کیتا ہوں مہر اُس پر انکھیاں کی مردمک سوں

اے رشک مہر انور تک مہر سوں خبر لے
گزری ہے آہ میری تجھ غم میں نہہ فلک سوں

اہل چمن کے دل میں بے قدر ہے صنوبر
باندھا ہے جب ستی دل تجھ سرو کی لٹک سوں

اُس وقت ہوش عاشق ثابت قدم رہے کیوں
سلطان حسن آوے جب ناز کی لپک* سوں

اے آفتاب طلعت مانند مہ ولی کا
روشن ہوا ہے سینہ تجھ حسن کی جھلک سوں

———:o:———

* (ن) لٹک

۷ (۲۱۶)

ہوا ہے دنگ بنگالہ تری نرگس کے جادو سوں
معطر ہے سواد ہند تیری زلف کی بو سوں

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کی جادو کوں لکھا ہوں خون آہو سوں

کیا ہے مصروع بر جستۂ قوس قزح موزوں
فلک مضموں رنگیں لے پیا تجھ بیت ابرو سوں

سخن میرا ہوا ہے تب سوں بالا ہر سخن اوپر
لگا ہے دھیان میرا جب ستی اُس سرو دلجو سوں

ہوا تجھ حسن پر دوجگ دوانہ * کیا تعجب ہے
اگر مجھ سے دوانے † کا بندھا دل تجھ پری رو سوں

مجھے گلشن طرف جانا بجا ہے اے مہ انور
کہ میں پاتا ہوں تجھ زلفاں کی بو ہر رات شبو سوں

ولی ہر شعر سوں میرے نزاکت جلوہ پیرا ہے
بجا ہے گر لکھوں اُس مو کمر کوں خامۂ مو سوں

---:0:---

۵ (۲۱۷)

آتا ہے جب چمن میں توں زریں کلاہ سوں
اُٹھتی ہے فوج حسن تری جلوہ گاہ سوں

بزم ادا و ناز کوں وہ شوخ ناز نیں
خوشبو کیا ہے عنبر سوج نگاہ سوں

بے جا نہیں ہے رخ پہ سرے رنگ اضطرابؔ
باندھا ہوں دل کوں آہوے وحشت پناہ سوں

---

* دیوانہ † دیوانے

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جیو دیا
اس کا کفن ہے رشتۂ شمع نگاہ سوں

حاجت نہیں چراغ کی مجھہ گھر میں اے ولی
روشن ہے بزم عشق سدا * شمع آہ سوں

———:o:———

(۲۱۸) ۵

سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیاے فانی سوں
سیہ نامے کوں دھواے بے خبر انجھواں† کے پانی سوں

شب غم روز عشرت سوں بدل ہووے اگر دیکھے
میری جانب وہ مہر زرہ پرور مہربانی سوں

لزک جاناں کے گر تحفہ لجانا ہے تو اے دانا‡
لجا گلدستۂ اعمال باغ زندگانی سوں

نہیں ہے سیر یک ساعت اگر باغ $ جوانی میں
کہو کیا خضر کوں حاصل ہے عمر جاودانی سوں

اپس کے سر پہ مارا کوہ کن نے تیشۂ غیرت
ہوا جب خسرو عالم ولی شیریں زبانی سوں

———:o:———

(۲۱۹) ۵

کہتا ہوں بند دل کوں اُس غیرت پری سوں
جن نے کیا ہے مجنوں عالم کوں دلبری سوں

رکھتا ہے عاشقاں سوں بازار حسن گرمی
ہر چیز کی جہاں میں ہے قدر مشتری سوں

---

* (ن) میش مری † آنسوؤں ‡ (ن) ناداں $ (ن) ملک

عاشق سوں جا کے پوچھو معشوق کی حقیقت
مخفی نہیں ہے خوبی جوہر کی جوہری سوں
جن نے رقم کیا ہے تعریف تجھ نین کی
معنی میں کیوں نہ ہووے ہم چشم عنبری سوں
دلدار کی گلی سوں کیوں* جا سکوں ولی میں
لینا† لپیٹ دل کوں جب چیرۂ زری سوں

———:o:———

۵ (۲۲۰)

جالا تمام نفس مجھ اس طبع آتشی سوں
اب منعدم ہے دم لے اے شمع سرکشی سوں
دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا اپس سنگ
گر دل کشی‡ پہ دل ہے تو کیا ہے دل کشی سوں
عاشق کے دیکھنے سوں لاتا ہے چیں جبیں پر
اے خوش ادا میں خوش ہوں تیری یہ نا خوشی سوں
اے پستہ لب ترے لب ہیں کان سب نمک کے
کر بہرہ مند مجکوں اس کی نمک چشی سوں
دنیا کے غل و غش سوں فارغ اچھوں$ ولی میں
یک جام گر ملے مجھ صہبائے بے غشی سوں

———:o:———

۷ (۲۲۱)

میری طرف سوں جا کہو اُس ماہ عالم تاب کوں
یک رات فرش خواب کر مجھ دیدۂ کم خواب کوں

---

*(ن) کہا †لہا ‡(ن) سرکشی $ رہوں

اپنے دل پر خوں کو میں لایا ہوں تیرے پیش
کر خرچ اگر درکار ہے اطلس تجھے سنجاب
کر عشق میں آیا ہے توں اے دل گریباں پارہ کر
اپتے ہیں اس بازار میں بے تابی سیماب کوں
میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجھے بے
ہے دلبراں کوں* اعتبار اس گوہر نایاب
مجھ دل کوں سرگرداں کیا ساغر نمن اُس شوخ نے
حلقے نے جس کی زلف کے چکر دیا گرداب کوں
صافی دلاں کن بیٹھنا ہے کسب عزت کا
دریا کا ہو کر ہمنشیں پہنچا ہے موتی آب
تجھ یاد میں انچھواں ستی لبریز ہے چشم ولی
یکبار دیکھ اے سبز خط اس چشمۂ سیراب کوں

---:o:---

(۲۲۲)

تشنگی اپنی نہیں کہتا کسی بے تاب کوں
جیوں گہر رکھتا ہے دائم جو گرہ میں آب کوں
اضطراب دل گیا ہے اُس کے مکھ کوں دیکھ
بے قراری سوں نکالے آرسی سیماب
اشک ریزاں مثل انجم صبح محشر لگ رہا
جن نے دیکھا یک نظر اُس ماہ عالم تاب کوں
تجھ بھواں کے خم کوں دیکھا جب ستی اے قبلہ
رات دن رکھتا ہے زاہد مکھ اگے محراب

---

* (ب) کن

اے ولی پی کی محبت سوں زمیں کے فرش پر
انکهه بهر دیکها نهیں کُئی غیر مخمل خواب کوں

———:o:———

(۲۲۳)

خدا یا ملا صاحب درد کوں
کہ میرا کہے درد بے درد کوں

کرے غم سوں صد برگ صد پارہ دل
دکهاؤں اگر چہرۂ زرد کوں

هتا بوا لہوس تجهه بهواں دیکهه کر
کہاں تاب شمشیر نامرد کوں

اگر جل میں جلکر کنول خاک هو
نہ پہنچے ترے پانوں کی گرد کوں

رکها تجهه دهن کی صفت میں ولی
هر ایک فرد میں جوهر فرد کوں

———:o:———

(۲۲۴)

دیکها هے جس نے اے صنم تجهه طرۂ طرار کوں
رکهتا هے پنہاں بر منیں جیوں شمع سوز نار کوں

جیوں زخم اُس کی چشم سوں جاری هے خوں هر دم منیں
دیکها هے جو کُئی یک نگہہ تجهه ناز کی تلوار کوں

تیری پرت کے پنتهه* میں اے دار رے درماندگاں
بخشا هے اعصا آہ کا تجهه چشم کے بیمار کوں

---

* (ن) برہ کی نہہہ

اے سرگروہ سرکشاں لاے ہیں نساج* فلک
خط شعاعی سوں بنا تجھہ چیرہ زر تار کوں

ہر استخوان سینے کے ہیں مانند نے فریاد میں
رکھتا ہوں دائم دل† منیں تجھہ غم کے موسیقار کوں

دیکھا ہے جب سوں آنکھہ بھر تجھہ مکھہ کوں اے رشک چمن
چھوڑاں‡ ہیں تب سوں بلبلاں عشق گل گلزار کوں

جیوں معنی رنگیں ولی ہو مہرباں مجھہ حال پر
وہ صاحب معنی سنے میرے اگر اشعار کوں

———:O:———

ٹ (۲۲۵)

دیتا نہیں ہے بار رقیب شریر کوں
شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے خمیر کوں

اُس نازنیں کی طبع گر آوے خیال میں
بوجھوں صدائے صور قلم کی صریر کوں

برجا ہے اُس کا عشق کے گوشے منیں قرار
جو پیچ و تاب دل سوں بچھاوے حصیر کوں

اُس کے قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات
عشاق کے کفن میں رکھو اُس عبیر کوں

سبکوں ولی کی طبع کے صافی کی ہے قسم
دیکھا نہیں ہوں جگ میں سخن تجھہ نظیر کوں

———:O:———

* جولاہہ † (ن) بر ‡ چھوڑے

(۲۲۶)

میں دل کو دیا بند کر اس سحر سخن کوں
عشاق جیسے دیکھہ بسارے ہیں وطن کوں

عنقا ہے سخن اُس کا سخن فہم کے نزدیک
رکھتا ہے جو کُنج یاد میں اُس غنچہ دھن کوں

واللہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
جو صبح نمن سر سوں لپیٹتا ہے کفن کوں

اُس شوخ نے دکھلا کے اپس رنگ کی شوخی*
لوھو میں کیا غرق جوانان چمن کوں

ثابت رہے کیوں رنگ ولی اُس کا جہاں میں
دیکھا ہے جو دلدار کی زلفاں کے شکن کوں

———:0:———

(۲۲۷)

نہیں معلوم ہوتا داغ دینے کس بچارے کوں
چلا ہے آج وہ لالہ ہزاری کے نظارے کوں

لیا ہے گھیر تجھہ زلفاں نے تیرے کان کا موتی
مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے جا ستارے کوں

ہر اک احوال میں دلبر نظر میں خوب آتا ہے
لباس خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں

یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحب درد کُنج جاکر
ہمارے درد کی باتاں کہے اُس پی پیارے کوں

نظر سوں نہیں جدا ہوتی کمر اس شوخ چنچل کی
ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کوں

---

* (ن) خوبی

۵ (۲۲۸)

دیکھوں گا شتابی ستی اُس رشک پری کوں
گر کچھ بھی اثر ھے مری آہ سحری کوں
اے شوخ ترے ملنے کوں انکھیاں کے اُپر رکھ
لایا ھوں تری نذر عقیق جگری کوں
الجن کوں اکا سحر کے غائب ھوے ساحر
دیکھا جو تری نین کی جادو نظری کوں
اے حیلہ‌گر رند تری حیلہ گری دیکھ
سب حیلہ گراں ترک کیے حیلہ گری کوں
یکبارگی ھوتا ھے ولی زر کے لمن زرد
جب بالدہ کے آتا ھے تو دستار زری کوں

---:o:---

۷ (۲۲۹)

دیکھے گا ھر اک آن ترن جلوہ گری کوں
پایا ھے تری سہر سوں جو دیدہ وری کوں
بخشی ھے تری نین نے کیفیت مستی
تجھ مکھ نے خبردار کیا بے خبری کوں
جاری ھوا تجھ غم ستی مجھ اشک کا مطلب
ھم دانہ وھم آب ملا اس سفری کوں
مجھ عاشق دیوانہ کو گر حکم ترا ھو
تجھ حور اگے فرش کوں آج پری کوں
ھر گل کا پتا چاک ھووے * درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہ سحری کوں

---

* (ن) سلہ چاک ھوسن درد کو

کہا پیچ و تاب سرم سوں مغرب منیں سورج
گر دیکھے ترے سیس پہ دستار زری کوں
کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن میں
تجھ نین سوں سیکھا ہے مگر جادو گری کوں

---

(۲۳۰)

ہوا ہے رشک چمپے کی کلی کوں
نظر کر تجھ قبائے صندلی کوں
کرے فردوس استقبال اُس کا
تصور جو کرے* تری گلی کوں
دل بے تاب نے تجھ غم کی خاطر
کیا ہے فرش خواب مخملی کوں
ہماری آہ آتش رنگ سن کر
ہوئی ہے بے قراری بیجلی کوں
ترے غم میں دل سوراخ سوراخ
کیا پیدا صدائے بانسلی کوں
دل پر خوں نے میرے† باغ میں جا
دیا تعلیم خوں خواری کلی کوں
کیا ہوں آب خجلت سوں سراپا
ہر اک مصرع سوں مصری کی ڈلی کوں
پڑے سن کر اُچھل جیوں مصرع برق
اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں

---

* (ن) کیا   † (ن) تیرے

ترے اشعار ایسے نہیں * فراقی
کہ جس پر رشک آوے کا ولی کوں

———:o:———

(۲۳۱)

ہرگز تو نہ لے ساتھ رقیب دغلی کوں
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خللی کوں
ترے لب یا قوت اُپر خط خفی دیکھ
خطاط جہاں نسخ کیے خط جلی کوں
اے زہرہ جبین کشن ترے مکھ کی کلی دیکھ
گاتا ہے ہر اک صبح کوں اُتھ رام کلی کوں
یاقوت کوں ہے قوت ترے خط کی محبت
ہے دل میں غبار اس سبب میر علی کوں
اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبیں دیکھ
کرتا ہوں ہر اک دم منیں دم نادعلی کوں
میں دل کوں ترے ہاتھ دیا روز ازل سوں
مت دل سوں بسار اپنے محب ازلی کوں
نہیں منصب وجاگیر نہیں روز وظیفہ
تجھ نام کا† ہر روز وظیفہ ہے ولی کوں

———:o:———

۷ (۲۳۲)

جو کئی سمجھا نہیں اُس مکھ پہ‡ آنچل کے معانی کوں
وہ کیوں بوجھ کہو اُس شوخ چنچل کے معانی کوں

* (ن) ہیں † (ن) ہر روز ترا نام ‡ (ن) کے

کریں گر بحث اُس انکھیاں کے جادو کی سحر سازاں
نہ پہنچے کوئی تاریکی میں کاجل کے معانی کوں
وہ یوسف کوں کہتے ثانی سو تجھ بے مثل کا کیوں کر
دو بیں کر جو کہ سمجھیا چشم احول کے معانی کوں
نہ نکلے بحر حیرت سوں جو ہو اُس مہ کا ہم زانو
یہ بوجھے وہ جو پہنچا ہے سجنجل* کے معانی کوں
صفائی دیکھہ اُس کے مکھہ کی ہے بے ہوش سرتا پا
تمہیں† تحقیق سمجھو خواب مخمل کے معانی کوں
بیاں زلف بدیعی کا ہے سعدالدین کا مطلب
اجھوں لگ تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کوں
ولی اُس ماہ کامل کی حقیقت جو نہیں سمجھا
وہ ہر گز نہیں بجھا عالم میں اکمل کے معانی کوں

———:0:———

۷ (۲۳۳)

فدائے دلبر رنگیں ادا ہوں
شہید شاہد گلگوں قبا ہوں
ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں شوق‡
سخن کے آشنا کا آشنا ہوں
کیا ہوں ترک نرگس کا تماشا
طلبگار نگاہ$ با حیا ہوں
نہ کر شمشاد کی تعریف مجھ پاس
کہ میں اُس سرو قد کا مبتلا ہوں

---

* آئینہ † (ن) یہی ‡ (ن) ذوق $ (ن) نگار

کیا مہ عرض اُس خرشید رو کوں
تو شاہ حسن میں تیرا گدا ہوں

سدا رکھتا ہوں شوق اُس کے سخن کا
ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہوں

قدم اُس کے پہ رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں

———:o:———

(۲۳۴) ۵

میں سورۂ اخلاص ترے رو سوں لکھا ہوں
بسم اللہ دیوان تجھ ابرو سوں لکھا ہوں

تجھ چشم کی تعریف کو آہو کے نین پر
اکثر قلم نرگس جادو سوں لکھا ہوں

اے موے میاں وصف ترے موے کمر کا *
چیتے کی کمر پر قلم مو سوں لکھا ہوں

تجھ طرۂ طرار کی تعریف کوں اے شوخ
سنبل کے چمن میں گل شبو سوں لکھا ہوں

اُس مردمک چشم طرف حال ولی کا
پلکاں کی قلم کر اپس آنسو سو لکھا ہوں

———:o:———

(۲۳۵) ۱۲

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں
یہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں

---

* (ن) میاں کے

مجھ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا تو
تیری یہ دو رنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

تجھ سنبل پر پیچ کی خوبی میں کیتک سطر
موجاں کی نمط صفحۂ دریا پہ لکھا ہوں

یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب مجھ
میں صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

فرہاد لکھا صورت معشوق حجر پر
میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

ہرگز نہ کیا نرم صنم دل کوں اپس کے
یہ سنگ دلی تختۂ خارا پہ لکھا ہوں

اے مرد مک چشم تجھ انکھیاں کی یہ لالی
نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

اعجاز ترے اس خط روشن کا سری جن!
جیوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں

پیتم نے قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہ نقش قدم صفحۂ سیما پہ لکھا ہوں

تجھ عشق میں دیکھا ہے یہ دل وسعت مشرب*
یہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

اے آہ بلندی تجھے اُس قد کا سبب ہے
تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

اُس کے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ
صنعت سوں (ولی) دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

———:0:———

* (ن) مشرق ومغرب

(۲۳۶)

۲

میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں
تیری نگہ کا جب سوں دیوانہ ہو رہا ہوں

اے آشنا کرم سوں یک بار آ درس دے
تجھ باج سب جہاں سوں بیگانہ ہو رہا ہوں

باتاں لگن کی مت پوچھ اے شمع بزم خوبی
مدت سوں تجھ جھلک کا پروانہ ہو رہا ہوں

شاید وہ گنج خوبی آوے کسو طرف سوں
اِس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

سودائے زلف خوباں رکھتا ہوں دل میں دائم
زنجیر عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں

بر جا ہے گر سنوں نہیں ناصح تری نصیحت
میں جام عشق پی کر مستانہ ہو رہا ہوں

کس سوں (ولی) اپس کا احوال جا کے بولوں *
سر تا قدم میں غم سوں غم خانہ ہو رہا ہوں

———:o:———

(۲۳۷)

۵

میں یو † تجھ لب کوں قند بولا ہوں
لٹ کوں تیری کمند بولا ہوں

قد کو تیرے کہا ہوں سرو سہی
بات یو میں بلند بولا ہوں

مکھ کوں تیرے کہا ہوں آتش حسن
خال تس پر سپند بولا ہوں

---

* (ن) جا کہوں میں † اس

گر توں پوچھے کبھو خطاب اپنا*
عاشق دردمند بولا هوں

اے ولی شعر کوں ترے جگ میں
حرف دانا پسند بولا هوں

———:o:———

۷ (۲۳۸)

باطن کی گر مدد هو اُسے یار کر رکھوں
اپنے سخن کا اُس کوں خریدار کر رکھوں

اس کی ادا و ناز کی خوبی کوں † کر بیاں
هر خوب رو کوں صورت دیوار کر رکھوں

لائق هے گر وہ شوخ کہے اپنے فخر میں
آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں

برجا هے گر چمن میں کہے وہ نگاہ کر
نرگس کو اپنی چشم کا بیمار کر رکھوں

تسبیح تیری زلف کوں گنتے هیں اے صنم
یک تار دے کہ رشتۂ زنار کر رکھوں

تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر
سینے کوں داغ عشق سوں گلزار کر رکھوں

ایسے نصیب میرے کہاں هیں ولی کہ آج
اس گلبدن کوں اپنے گلے هار کر رکھوں

———:o:———

* میرا † (ن) کا

۷ (۲۳۹)

دیکھا ھے جن نے باغ میں اُس سرو قد کے تئیں
طوبیٰ کی خوش قدی پہ سنا* دست رو کے تئیں
دل جا پڑا ھے چاہ زنخداں میں یک بیک
اے زلف یار پہونچ تو میری مدد کے تئیں
اے سرو تیرے قد ستی ھے عید عاشقاں
قرباں کیا ھوں تجھ پہ میں عمر ابد کے تئیں
ھیں دنگ آسماں پہ ملک جب کیا شکار
آھو نے تجھ نین کے فلک کے اسد کے تئیں
یاجوج ھو رقیب جب آیا سجن کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں
درکار نہیں ھے صاف دلاں کوں لباس زر
جوں آرسی پسند کیے ھیں نمد کے تئیں
پی کی مشابہت کا دسا نہیں مجھے ولی
دیکھا ھوں آفتاب نمط چار حد کے تئیں

———:o:———

۷ (۲۴۰)

تجھ حسن نے دیا ھے بہار آرسی کے تئیں
بخشا ھے خال و خط نے نگار آرسی کے تئیں
روشن ھے بات یہ کہ اول سادہ لوح تھی
بخشے ھیں† اُس کے مکھ سوں‡ سنگھار آرسی کے تئیں
خوبی منیں اول سوں ھوئی ھے دو چند وہ§
جب سوں کیا صنم نے دو چار آرسی کے تئیں

* مارا † (ن) بخشا ھے ‡ (ن) نے § (ن) وہ چلد

حیرت کی انجمن میں وہ حیرت فزا نے جا
یک دید میں کیا ہے شکار آرسی کے تئیں

کس خط کے پیچ و تاب کو دل میں رکھے ہے آج
جیوں آبجو نہیں ہے قرار آرسی کے تئیں

حیرت سوں آنکھ اپنی نہ موندے حشر تلک
یک پل ہو اس نزک جو گزار آرسی کے تئیں

گر اس کے دیکھنے کی (ولی) آرزو ہے تجھ
بیگی اپس کے دل کوں* سنوار آرسی کے تئیں

---

(۲۴۱)

۵

اے سامری تو دیکھ مري ساحري کے تئیں
شیشے میں دل کے بند کیا ہوں پري کے تئیں

اس زلف کے طلسم کوں دیکھا ہوں جب ستی
پایا ہوں تب سوں رشتۂ جادو گری کے تئیں

اس گُن بھري چنچل نے لیا مکھ پہ جب انچل
قرباں کیا اپس پہ شہ خاوری کے تئیں

خرشید لے کے مکھ پہ شفق شرم سوں چھپا
نکلا ہے جب پہر وہ لباس زري کے تئیں

پیدا ہوا ہے جگ میں (ولی) صاحب سخن
میري طرف سوں جاکے کہو انوری کے تئیں

---

(۲۴۲)

۱۵

آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں
جرأت جواب کی نہ رہے آفتاب میں

---

* (ن) کی

یک جام میں دو جگ کو کرے مست و بے خبر
تیری نین کا عکس پڑے گر شراب میں

رخسار دلربا کی صفا کیا بیاں کروں
مخمل نے اس صفا کوں نہ دیکھا ہے خواب میں

تجھ حسن شعلہ زار کی تعریف' رشک سوں
سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں

طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں لکھے
ہے گرچہ بےنظیر عطارد حساب میں

تجھ زلف حلقہ دار سوں مانند عاشقاں
گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں

تجھ حسن آبدار کی تعریف کیا کہوں
موتی ہوا ہے غرق تجھے دیکھ آب میں

تیری نگاہ مست' کہ ہے جام بے خودی
رکھتی ہے کیفیت کہ نہیں وہ شراب میں

تیری بھوان کے رتبۂ عالی کوں کر نظر
برجا ہے گر ہلال چلے تجھ رکاب میں

رکھتے ہیں اس سوں گلبدناں رغبت تمام
شاید کہ تجھ عرق کا اثر ہے گلاب میں

اے دل شتاب چل کہ تماشے کی بات ہے
بیٹھا ہے آفتاب' نکل ماهتاب میں

ملنا بجا نہیں ہے مخالف سوں ایک آن
اس تان کوں بجا اے* ربابی رباب میں

---

* بھگ حرکت

میرے دل برشتہ میں محشر کا شور ہے
ہے تجھ نمک کا شاید اثر اس کباب میں

آوے وہ نو بہار اگر بر سر سخن
طوطی کوں لا جواب کرے یک جواب میں

ہرگز نہیں ہے خشت سوں فرق اس کوں اے ولی
خوش طلعتاں کی بات نہیں جس کتاب میں

———:O:———

(۲۴۳) ۷

ہے بسکہ آب و رنگ حیا کھیم داس میں
آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

ہے اُس کے مکھ سوں جلوہ نما موج آب و تاب
موتی کی مثل گرچہ ہے سادہ لباس میں

بیراگیوں کے پنتھ میں آکر وہ مہ جبیں
بیراگ * کوں اُتھا کے چڑھایا اکاس میں ق

لگتا ہے اُس گروہ میں وہ سرو نازنیں
گویا گل گلاب کیا جلوہ گھاس میں

اُس کی بھواں کوں بوجھکے شمیر آبدار
اہل ہوس کی عقل ہے دائم ہراس میں

آوے فلک سوں زہرہ اُتر گروہ مہ جبیں
یک تان گاوے رام کلی یا بھبھاس میں

جاتا ہوں باغ یاد میں اس چشم کے ولی
شاید کہ بو اُسی کی ہو نرگس کی باس میں

———:O:———

* فقیری

ہ (۲۴۴)

دیکھا ھے جن نے پیو کوں آکر کے * باغ میں
پہنچی ھے بوے عشق کی اُس کے دماغ میں

کھویا ھے تجھہ نگاہ نے عالم کے ھوش کوں
گردش عجب ھے تیری انکھیاں کے ایاغ † میں

تجھہ خط کا آب ورنگ جو کچھہ خط سوں ھے عیاں
ھرگز وہ آب و رنگ نہیں شب چراغ میں

تجھہ شوق کی اگن سوں سنہ جل گیا تمام
فی الجملہ اس کا رنگ ھے لالے کے داغ میں

تجھہ وصل کے خیال سوں غافل نہیں ولی
رھتا ھے رات دن وہ اسی کے سراغ میں

———:o:———

ہ (۲۴۵)

رکھتا ھوں شمع آہ سجن کے فراق میں
حاجت نہیں چراغ کی میرے رواق ‡ میں

آب حیات وصل سوں سینے کو سرد کر
جلتا ھوں رات دن مہیں پیا تجھہ فراق میں

سن کو خبر صبا سوں گریباں کوں چاک کر
نکلے ھیں گل چمن سوں ترے اشتیاق میں

اے دل عقیق لب کے یہ آے ھیں مشتری
موتی نہ بوجھہ زھرہ جبیں کے بلاق میں

* (ن) دیکھا جو بیو لال کوں اکثر میں † پیالہ ‡ محل

تیرے سخن کے نغمۂ رنگین کوں سن (ولی)
ڈوبا عرق کے بیچ عراقی * عراق میں

———:o:———

(۲۴۶) ۷

جب لگ نہ دیکھا تھا تجھے دل بند تھا اوراق میں
تیری بھنواں کوں دیکھکر جزداں چھوڑا طاق میں
مشرق سوں مغرب لگ سدا پھرتا ہے ہر ہر گھر ولے
اب لگ سرج دیکھا نہیں ثانی ترا آفاق میں
دل مست جام بےخودی اُس انجمن میں کیوں نہ ہو
جیوں موج مے ہے ہر ادا ساقی سیمیں ساق میں
تیرے دہن کوں دیکھکر اے نو بہار عاشقاں
جیوں غنچۂ گل ہر سحر جاتا ہوں استغراق میں
اے صبح تجکوں نہیں خبر اُس مطلع انوار کی
ہر چند عالم‌گیر ہے تو حکمت اشراق میں
آیا ہے جب سوں دید میں وہ نور چشم عاشقاں
جیوں نور بستا ہے سدا مجھہ دیدۂ مشتاق میں
تیری تواضع دیکھکر برجا ہے اے جان (ولیؔ)
گر بو علی سینا لکھے دفتر ترے اخلاق میں

———:o:———

(۲۴۷) ۷

ہوا تو خسروِ عالم سجن! شیریں مقالی میں
عیاں ہے بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں

---

* شاعر

جو کیفیت سیہ مستی کی تجھہ انکھیاں میں هے ظالم !
نہیں وہ رنگ مستی کا شراب پرتگالی میں

تری زلفاں کے حلقے میں دسے یوں نقش رخ روشن
کہ جیسے هند کے بھیتر لگیں دیوے دوالی میں

اگر چہ هر سخن تیرا هے آب خضر سوں شیریں
ولے لذت نرالی هے پیا تجھہ لب کی گالی میں

کہو اُس نور چشم و پستہ لب کوں آ شتابی * سوں
کہ جیوں بادام میں دو مغز سوویں یک نہالی † میں

نظر میں نہیں هے مردوں کی صلابت اهل زینت کی
نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں

(ولی) کے هر سخن کا وہ هوا هے موبمو خواهاں
جوکئی پایاهے لذت تجھہ بھواں کے شعر حالی میں

———: o :———

ہ (۲۴۸)

چھپا هوں میں صداے بانسلی میں
کہ تا جاؤں پری رو کی گلی میں

نہ تھی طاقت مجھے آنے کی لیکن
بزور آہ پہنچا تجھہ گلی میں

عیاں هے رنگ کی شوخی سوں اے شوخ
بدن تیرا قباے صندلی میں

جو هے تیرے دهن میں رنگ و خوبی
کہاں یہ رنگ' یہ خوبی کلی میں

* (ن) آشنائي † بچھونا —

کیا جیوں لفظ میں معنیٰ سری جن
مقام اپنا دل و جان ولی میں

———:o:———

۵ (۲۴۹)

تجھ عشق کی اگن میں* سجن جل گیا ہوں میں
تیری گلی کی خاک سوں جا† رل‡ گیا ہوں میں

تجھ سوز میں جلا ہے جو دل شمع کی نمن
پروانہ ہوکے اُس کے اُپر بل$ گیا ہوں میں

اے آفتاب دیکھ ترے مکھ کی روشنی
بے تاب ہوکے موم§ نمن گل گیا ہوں میں

یہ پھر|| کے دیکھنا ترا مجھ دل پہ گھات ہے
تیری نگہ کے رمز کوں اٹکل گیا ہوں میں

تجھ دل کا دیکھ سوز ادھک اے ولی مدام
بولا پتنگ ہاتھ کوں یہاں مل گیا ہوں میں

———:o:———

۷ (۲۵۰)

دل نے تسخیر کیا شوخ کوں حیرانی میں
آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی میں

خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کوں
نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی میں

---

* (ن) سوں † (ن) کاجل ‡ مل $ قربان
§ (ن) منہ کے || ہر پھر

جوہر آئینہ تجھہ خط کی سنا جب سوں خبر
موج گوہر کی نمن غرق ہوا پانی میں

خط کا آخر کوں ہوا رخ پہ پری رو کے گزر
مور کوں راہ ملی ملک سلیمانی میں

دل بے تاب کہ اک آن نہیں اُس کوں قرار
زلف دلدار سیں ہمسر ہے پریشانی میں

گل رخاں بات اپس دل کی مجھے کہتے ہیں
بسکہ ہوں شہرۂ آفاق سخن دانی میں

جز ولی بات اپس دل کی کسی پاس نہ کہہ
راہ ہر دل کوں نہیں مطلب پنہانی میں

---:0:---

ہ (۲۵۱)

باندھا ہے جب سوں شوخ نے خنجر کمر منیں
سب گلرخاں کے جیو پڑے ہیں خطر منیں

جو آب و رنگ تیرے سخن میں ہے اے سجن
ہرگز وہ آب و رنگ نہیں ہے گُہر منیں

ہر وقت طبع راغب شربت ہے اے صنم
شاید ترے لباں کا اثر ہے شکر منیں

جمعیت آسماں سوں توقع بجا نہیں
ہیں آفتاب و ماہ ہمیشہ سفر منیں

قوس قزح کا مصرع ثانی ہو اے ولی
تعریف اُس بھواں کی لکھوں جس سطر منیں

---:0:---

(۲۵۲) ۷

سحر پرداز ہیں پیا کے نین
ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین

اے دل اُس کے اگے سنبھل کر جا
تیغ بر کف ہیں میرزا کے نین

دل ہوا مجھہ سے آج بیگانہ
دیکھہ اُس رمز آشنا کے نین

جگ میں اپنا نظیر رکھتے نہیں
دلبری میں وہ دلربا کے نین

نرگسستان کوں دیکھنے مت جا
دیکھہ اس نرگسی قبا کے نین

وہ ہے گلزار آبرو کا گل
حق نے جس کو دیے حیا کے نین

اے (ولی) کس اگے * کروں فریاد
ظلم کرتے ہیں بے وفا کے نین

———: o :———

(۲۵۳) ۵

جو کہ تجھہ پر نگاہ کرتا نہیں
وہ اپس کی خودی بسرتا نہیں

کیوں کہ سیری ہو حسن سوں تیرے
دھوپ کھانے سوں پیٹ بھرتا نہیں

پی کے لب سوں پیا جو آب حیات
دور آخر تلک وہ مرتا نہیں

* (ن) کنے

غیر تیرے خیال کے اے شوخ
دل سیں میرے دو جا اُترتا نہیں

اے (ولی) اس کے نقش عالی کوں
غیر مانی دوجا چترتا نہیں

———: ٥ :———

(۲۵۴)

جو پی کے نام پاک پہ جی سوں فدا نہیں
راضی کسی طرح ستی اُس سوں * خدا نہیں

اے نور جان دیدہ ترے انتظار میں
مدت ہوئی پلک سوں پلک آشنا نہیں

عشاق مستحق ترحم ہیں اے عزیز
اُن کے شکستہ † حال پہ سختی روا نہیں

ترشی اپس جبیں سوں نکال اے شکر بچن
عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہیں

اے نو بہار حسن و گل باغ جان و دل
افسوس ہے کہ تجھہ منیں رنگ وفا نہیں

ترک لباس بسکہ کیا ہوں جہاں میں
تیری گلی کی خاک ورا ‡ مجھہ قبا نہیں

ڈالے اُکھاڑ کوہ کوں جیوں کاہ اے (ولی)
عاشق کی سرد آہ کہ جس میں صدا نہیں

———: ٥ :———

* (ن) پر † (ن) فریب ‡ سوا

(۲۵۵)

مجھے گلشن طرف جانا روا نہیں
اگر گلشن میں وہ رنگیں ادا نہیں

بغیر از نقد جان پاک بازاں
متاع حسن کا دوجا بہا نہیں

کیا ہے عاشقاں کے خوں سوں رنگیں
کف خوں ریز پر رنگ حنا نہیں

سنا ہوں تجھ نگاہ باحیا سوں
کہ ہرگز چشم نرگس میں حیا نہیں

تری زلفاں کے سنبل کا سحر کی
ہوائے عشق بازاں ہے صبا نہیں

ترا قد دیکھکر کہتی ہے قمری
کہ ہرگز سرو میں ایسی ادا نہیں

ترا مکھ دیکھنا ہے واجب العین
ادائے فرض میں خوف و رجا نہیں

عجب ہے اے در دریائے خوبی
کہ تیرا دل مروت آشنا نہیں

ولی گلرو کی دانش پر نظر کر
بہار حسن کوں چنداں بقا نہیں

———:o:———

۷ (۲۵۶)

مرے غم دفع کرنے کا وہ عالی جاہ قاصد نہیں
تو آوے کیوں مرے نزدیک کچھ گمراہ قاصد نہیں

هوا هے مجکوں یوں معلوم اس بے دست گاهی میں
که مجهه احوال پہنچانے کوں غیر از آه قاصد نہیں

دجے کوں مطلع کرنا نہیں غیرت روا رکهتی
همن سے بے سر و ساماں نزک اس راه قاصد نہیں

جو میرے جان و دل کا حال هے تجهه هجر میں ساجن
تجهے وه حال پہنچا تا کروں کیا آه قاصد نہیں

بجز وجدان دلبر کئی نه پاوے حال عاشق کا
تو میرے راز کے نامے ستی آگاه قاصد نہیں

نه پاوے شاهد معنی اپس کوں جو کیا خالی
خبر یوسف کی پہنچانے کوں غیر از چاه قاصد نہیں

ولی کیوں کر لکهوں اُس بے خبر کوں درد دل اپنا
لجانے درد نامے کوں کوئی دل خواه قاصد نہیں

---:o:---

۹ (۲۵۷)

سجن کے باج عالم میں دگر نہیں
همیں* میں هے رلے هم کو خبر نہیں

عجب همت هے اُس کی جس کوں جگ میں
بغیر از یار دوجے پر نظر نہیں

نه پاوے صنعت دل راز الهی
جسے نرمی سوں دل کی درد سر نہیں

هوا نہیں جب تلک خالی اپس سوں
گرفتاراں میں هرگز معتبر نہیں

---

* (ن) همن

نہ دیویں راہ تجکوں ملک دل میں
وفا کا جب تلک تجھہ میں اثر نہیں

اپس کے مدعا کے آشیاں کوں
نہ پہنچے جب تلک ہمت کے پر نہیں

نہ پوچھو درد کی بے درد سوں بات
اُسے کیا ہے خبر جس کوں خبر نہیں

ہوا ہوں جیوں کماں خم زور غم سوں
سنے میں تیر ہے آہ جگر نہیں

ولی اُس کی حقیقت کیوں کہ بوجھوں
کہ جس کا بوجھنا حد بشر نہیں

———:0:———

۷ (۲۵۸)

مجکوں تجھہ بن کسی سوں کام نہیں
فکر و ناموس و ننگ و نام نہیں

صف عشاق کوں بکعبہ قسم
غیر آوارگی اسـلام نہیں

قاصد دل نہیں ہے غیر از آہ
اثر درد بن پیـغام نہیں

گرچہ لچھمن ترا ہے رام ولے
اے سجن تو کسی کا رام نہیں

زندگی جام عیش ہے لیکن
فائدہ کیا اگر مدام نہیں

عشق اُس کا ہے نا تمام جسے
پی کی خاطر کا اہتمام نہیں

باغ میں سرو نخل آ کہ دسے
اے ولی گر وہ خوش خرام نہیں

———:o:———

(۲۵۹) ۵

خوش قداں دل کوں بند کرتے ہیں
قام اپنا بلـــــند کرتے ہیں ق
اپنے شیریں سخن کوں دے کے رواج
سرو بازار قنـــــد کرتے ہیں
جس کوں بے تاب دیکھتے ہیں اُسے
اپنے اوپر سپنـــــد کرتے ہیں
بند کرنے کوں عاشقاں کے سدا
زلف اپنی کمنـــــد کرتے ہیں
اے ولی جو کہ ہیں بلند خیال
شعر میرا پسند کرتے ہیں

———:o:———

(۲۶۰) ۷

خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہہ میں غلام کرتے ہیں
دیکھ خوباں کوں وقت ملنے کے
کس ادا سوں سلام کرتے ہیں
کیا وفادار ہیں کہ ملنے میں
دل سوں سب رام رام کرتے ہیں
کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں ولے
کام اپنا تمام کرتے ہیں

کھولتے ہیں جب اپنی زلفاں کوں
صبح عاشق کوں شام کرتے ہیں

صاحب لفظ اُس کوں کہہ سکیے
جس سوں خوباں کلام کرتے ہیں

دل لجاتے ہیں اے ولی میرا
سرو قد جب خرام کرتے ہیں

---:o:---

۵ (۲۶۱)

گُل مقصد کا ھار ڈالے ہیں
نقد ھستی جو ھار ڈالے ہیں

کیوں نہ ھو راہ عشق نشتر زار*
تیری پلکاں نے خار ڈالے ہیں

دیکھہ اُس کے نین کے خنجر کوں
چشم آھو کوں وار ڈالے ہیں

کیوں کہ نکلے برہ کے کوچے سوں
زلف تیری نے مار ڈالے ہیں

اے ولی شہر حسن کے اطراف
خط سوں اُس کے حصار ڈالے ہیں

---:o:---

۷ (۲۶۲)

صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں
پاکبازی ہے شمع راہ یقیں

* (ن ا زن)

خوشہ چین جہاں جاناں ہیں
خرمن ماہ و خوشۂ پرویں

ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
بات کہنا نبات سوں شیریں

قد سوں تیرے عیاں ہے اے جاناں
صورت ناز و معنی تمکیں

بسکہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے
چشم میری ہے دامن گلچیں

زلف تیری ہے اے وفا دشمن
دشمن دین و دشمن آئیں

اے ولی تب نہاں ہو لیل فراق
جب عیاں ہو وہ آفتاب جبیں

---:o:---

۷ (۲۹۳)

فرش گر عاشق کریں تجھ راہ میں اپنے نین
تو نزاکت سوں رکھے نہیں اُس اُپر اپنے چرن

تجھ لباں کے رنگ کی خوبی کا کیا بولوں بیاں
چشم عاشق جب سوں ہیں کان بدخشاں و یمن

خط کے تئیں رحل زمرد دیکھ تیری اہل فضل
بولے مصحف کھول کر کُرسی پہ بیٹھا ہے سخن

شمع لے انگشت حسرت مکھ میں سرتاپا جلی
جب ایس کے مکھ سوں تو روشن کیا ہے انجمن

پھول کی پکھری پہ جو مارا ہے چنگل رنگ نے
دل نے توں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرہن

ملہ پہ شیریں دل میں سنگیں حال معشوقوں کا دیکھ
کیوں نہ مارے غم سوں تیشہ سر پر اپنے کوہکن
اے ولی اس کی گلی کا دل یاد کرتا ہے مدام
کیوں کرے نہیں یاد ہے ایمان الحب الوطن

---:o:---

(۲۶۴)

۷

سب چمن کے گلرخاں کا تو ہے زیب اے گلبدن
گلبدن تجھسا نہ دیکھا گرچہ دیکھا سب چمن
انجمن میں تجھ ورا دوجا نہیں گتی زیب ور
زیب ور تجھسا نہیں مانند شمع انجمن
خوش بچن تیرا فصاحت میں ہے مستغنائے وقت
وقت گر پاؤں تو تجھ مکھ سوں سنوں میں خوش بچن
برھمن تجھ مکھ کوں دیکھا پاس ھندو زلف کے
زلف کے تاراں جنیؤ * کرکے سمجھا برھمن
دھن کے کالاں پر یہ بالاں کوں جو دیکھا مثل کال
کال نے اس خال کوں محبوب سمجھا مال و دھن †
تجھ دھن کی لذتاں میں سو پایا سیب کوں
سیب کوں ہے چاہ تب سوں جب سوں دیکھا تجھ ذقن
کئی جتن ‡ سوں شعر بولا ہے ولی تجھ شوق سوں
شوق سوں جو برھمن رکھ اس کوں کر کرکے جتن

---

* بر وزن فعولن

† اس شعر کا مہفوم سمجھ میں نہیں آیا - کالے (ردیف) کی رعایت سے دھن پر فسہ لگا دیا ہے ---

‡ کئی چند

(۲۹۵)

مجکوں ہے دارالامن پیو کا نقش چرن
پیو کا نقش چرن مجکوں ہے دارالامن

پیو کا شیریں بچن مجکوں ہے آب حیات
مجکوں ہے آب حیات پیو کا شیریں بچن

اے مہ سہیں بدن مکھہ کوں اپس کے دکھا
مکھہ کوں اپس کے دکھا اے مہ سہیں بدن

مجھہ سوں گیا ماو من دیکھکے تیرے نین
دیکھکے تیرے نین مجھہ سوں گیا ماؤ من

تجھہ سوں لگی ہے لگن اے گل باغ حیا
اے گل باغ حیا تجھہ سوں لگی ہے لگن

زلف تیری برھمن مکھہ ہے ترا آفتاب
مکھہ ہے ترا آفتاب زلف تیری برھمن

دستۂ گل ہے سخن سن یہ بچن اے ولی
سن یہ بچن اے ولی دستۂ گل ہے سخن *

---

* ردیف نون میں پانچ اشعار کی ایک غزل اور دیکھی گئی جو ایک دیوان قلمی کے سوا کسی اور میں نہیں اور اتفاق سے وہ صفحہ دوسرے صفحہ سے ایسا وصل ہوگیا ہے کہ ادھر کے حروف ادھر چپک گئے ہیں۔ بہ مشکل دو شعر مکمل اور باقی نا مکمل پڑھے گئے جن کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ ناظرین اگر کہیں اور پوری غزل پائیں تو تصحیح کر لیں:—

وصف اس زلف چلیپا کا اگر انشا کروں
......اخر اول موجۂ دریا کروں

باقی صفحہ آئندہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۶)

دیدۂ پر اشک میری گر مدد گاری کرے
ابر نیساں کی نمن گلچی گہر پیدا کروں

ہو میسر مجکوں سیر جنت فردوس نت
......اس.... کی بند قبا.......کروں

باغ میں وہ گلبدن..................
.....لالہ کوں لے کر ساغر و صہبا کروں

مثل مجنوں ہوں(ولی)میں ساکن دشت جنوں
دل کے تئیں اُس رشک لیلیٰ کا اگر شیدا کروں

ردیف و
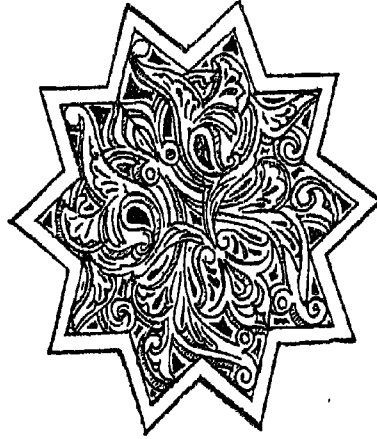
(۲۶۶)

ہر رات اپنے لطف و کرم سوں سلا کرو
ہر دن کوں عید بوجھہ گلے سوں لگا کرو

وعدہ کیا تھا رات کہ آویں گے صبح کوں
اے مہربان وعدے کوں اپنے وفا کرو

حق تجھہ سوں ہم کلام رکھے مجکوں* رات دن
اس بات سوں مدام رقیباں جلا کرو

کب لگ رکھو گے طرز تغافل کوں دل منیں
ٹک کان دھر کے حال کسی کا سنا کرو

جب لگ ہیں آسمان و زمیں جگ میں برقرار
جیوں پھول اس جہاں کے چمن میں ہنسا کرو

آیا ہوں احتیاج لے† تم پاس اے سجن
اپنے لباں کے خضر سوں حاجت روا کرو

یک بات ہے (ولی) کی سنو کان دھر سجن!
میری انکھیاں کے باغ میں دائم رہا کرو

———:O:———

(۲۶۷)

چاہو کہ ہوش سر سوں اپس کے بدر کرو
یک بار اُس پری کی گلی میں گزر کرو

ہے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو
اُس زلف تابدار کی تعریف سر کرو

بوجھو ہلال چرخ کوں ابروے پیر زال
اُس کی بھواں کے خم پہ اگر ٹک نظر کرو

---

* دن ہمکلام مجکو رکھے اُس سے   † بھیک مانگتا

اُس گل کے گروصال کی ھے دل میں آرزو
شبنم نمن تمام انکھاں اپنی تر کرو

اے دوستاں پتنگ ھوا ھوں میں ھوش سوں
پیتم کا ناوں لے کے مجھے بے خبر کرو

پہنچا ھے جس کے ھجر کی سختی سوں حال نزع
اُس بے خبر کوں حال سوں* میرے خبر کرو

ھر شعر سوں ولی کے عزیزاں بیاض میں
مسطر کے خط کوں رشتۂ سلک گہر کرو

———:0:———

(۲۶۸) ٥

وحشی ملک عدم کوں تمہیں تسخیر کرو
خون عنقا کے اگر رنگ سوں تصویر کرو

دل دیوانۂ عاشق کوں دو جی قید نہیں
زلف کی موج سوں اُس پگ منیں زنجیر کرو

گرد خجلت کوں ندامت کے انجھو ساتھ ملا
مورد رحمت حق اس ستی تعمیر کرو

صفحۂ نین پہ پتلی کی سیاھی لے کر
نقطۂ خال کی تعریف کوں تحریر کرو

عسق کہتا ھے ولی آکے باآواز بلند
اے جواناں تمہیں سب درد† کوں مل پیر کرو

———:0:———

* (ن) مرے کی † درد۔

(۲۶۹)

چاہو کہ پی کے پگ تلے اپنا وطن کرو
اول اپس کوں عجز میں نقش چرن کرو

ہے گلرخاں کوں ذوق تماشائے عاشقاں
داغاں ستی دلاں کوں اپس کے چمن کرو

ثابت ہو عاشقاں میں جلا جو پتنگ وار
تار نگاہ شمع سوں اُس کا کفن کرو

گر آرزو ہے دل میں ہم آغوشی صنم
انچھواں سوں اپنے سیج پہ فرش سمن کرو

چاہو کہ ہو ولی کی نمن جگ میں دوربیں
انکھیاں میں سرمہ پیو کی خاک چرن کرو

(۲۷۰)

مت تمھیں انتظار ماہ کرو
ماہ رو کوں چراغ راہ کرو

سفر عشق کا اگر ہے خیال
ہمت دل کوں زادراہ کرو

مکھ دکھاوے گا یوسف معنی
دل سوں گر دیکھنے کی راہ کرو

عاشقاں! عاشقی کے دعوے پر
آہ وزاری کوں دو گواہ کرو

گل و بلبل کا گرم ہے بازار
اس چمن میں جدھر نگاہ کرو

سرخ روئی ہے عاشقاں کی تمام*
گر رقیباں کوں روسیاہ کرو

---

* (ن) مدام

حال دل پر ولی کے اے جاناں
نظر لطف گاہ گاہ کرو

---:o:---

(۲۷۱)

صحبت غیر میں جایا نہ کرو
درد منداں کوں کُڑھایا نہ کرو

حق پرستی کا اگر دعویٰ ھے
بے گناھاں کوں ستایا نہ کرو

اپنی خوبی کے اگر طالب ھو
اپنے طالب کوں جلایا نہ کرو

ھے اگر خاطر عشاق عزیز
غیر کوں درس دکھایا نہ کرو

مجکوں ترشی کا ھے پرھیز صنم
چین ابرو کوں دکھایا نہ کرو

دل کوں ھوتی ھے سجن! بے تابی
زلف کوں ھاتھہ لگایا نہ کرو

نگہہ تلخ سوں اپنی ظالم
زھر کا جام پلایا نہ کرو

ھم کوں برداشت نہیں غصے کی
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو

پاکبازاں میں ولی ھے مشھور
اُس سوں چھرے کوں چھپایا نہ کرو

---:o:---

(۲۷۲)

شوخی و ناز سوں عشاق کوں حیراں نہ کرو
گردش چشم کوں غارت گر ایماں نہ کرو

فکر جمعیت اپس دل میں کئے ہیں زہاد
زلف کو کھول غریبوں کوں پریشاں نہ کرو

عشق کا داغ ہے مشتاق* نمک کا دائم
لب دلدار بنا اس کا نمک داں نہ کرو

تب تلک بوے محبت کی نہ پاؤ ہرگز
جب تلک گل کی نمن چاک گریباں نہ کرو

لب تمہارے ہیں شفا بخش ولی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

———:0:———

(۲۷۳)

عالم کون تیغ ناز سوں بے جاں نکو کرو
غمزے سوں اپنے غارت ایماں نکو کرو

جمعیت آرزو ہے فلاطوں کوں خم منیں†
زلفاں دکھا کے اس کوں پریشاں نکو کرو

آئینۂ جہاں منور کوں کر عیاں
خوباں خود پرست کوں حیراں نکو کرو

زاہد چلا ہے صورت محراب دیکھکر
ابرو دکھا کے اس کوں پشیماں نکو کرو

ہے روز حشر روز مکافات ہر عمل
ہر اک کوں قتل خنجر مژگاں نکو کرو

---

* (ن) محتاج   † (ن) جگ منیں

در کار ہے نثار* کرن گوھر اے† عاشقاں
انچھواں کوں صرف گوشۂ داماں نکو کرو
مدت سوں تجھہ نگاہ کا مشتاق ہے ولی
کن نے کہا غریب پر احسان نکو کرو

———:O:———

(۲۷۴) ۵

غفلت میں وقت اپنا نہ کھو! هشیار هو، هشیار هو
کب لگ رهے گا خواب میں، بیدار هو بیدار هو
گر دیکھنا هے مدعا اس شاهد معنی کا رو
ظاهر پرستاں سوں سدا بیزار هو بیزار هو
جیوں چند داغ عشق کوں رکھہ سر پر اپنے اولا
تب فوج اهل درد کا سردار هو سردار هو
وہ نو بہار‡ عاشقی هے جیوں سحر جگ میں عیاں
اے دیدہ وقت خواب نہیں بیدار هو بیدار هو
مطلع کا مصرع اے ولی ورد زباں کر رات دن
غفلت میں وقت اپنا نہ کھو هشیار هو هشیار هو

———:O:———

(۲۷۵) ۱۱

اے دل سدا اس شمع پر پروانہ هو پروانہ هو
اس نو بہار حسن کا دیوانہ هو دیوانہ هو
اے یار گر منظور هے تجھہ آشنائی عشق کی
هر آشنائے عقل سوں بے گانہ هو بے گانہ هو

---

* (ن) نیاز † بیک حرکت
‡ (ن) وہ نور چشم عاشقاں

میری طرف ساغر بکف آیا ہے وہ مست حیا
اے دل تکلف بر طرف مستانہ ہو مستانہ ہو

اُس آشنائے گوش سوں ہونا ہے مجکوں آشنا
دریائے دل میں اے بچن* دردانہ ہو دردانہ ہو

میرے سخن کوں مہر سوں سنتا ہے وہ رنگیں ادا
اے سرگزشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

چاہے کہ شاہ حسن کوں لاوے اپس کے حکم میں
ٹک عشق کے میدان میں مردانہ ہو مردانہ ہو

جاری رکھے گا کب تلک رسم جفا و جور کوں
اے جان من ہر دل منیں جانانہ ہو جانانہ ہو

مجکوں خمار ہجر سوں پیدا ہوا ہے درد سر
اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو

اس وقت پیتم کی نگہہ کرتی ہے† مشق دلبری
یہ آن غفلت کی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو

اے عقل کب لگ وہم سوں یکجا کرے گی خار و خس
آیا ہے‡ سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو

عالم میں تجکوں اے ولی ہے فکر جمعیت اگر
ہر دم خیال یار سوں ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

———:o:———

ن (۲۷۹)

نہ دو آزار میرے دل کوں اے آرام جاں سمجھو
یہ خوبی کچھ سدا رہتی نہیں اے مہرباں سمجھو

---

* (ن) سخن † (ن) نظارے کی مشق ‡ (ن) آتے ہی

کیا ہے پیچ و تاب عشق نے بے تاب مجھ دل کوں
ہوا ہوں مو ستی باریک اے نازک میاں سمجھو

تمہارے نین نے زخمی کیا تیر تغافل سوں
کروگے کب تلک یہ ظلم اے ابرو کماں سمجھو

تمہاری خیرخواہی کا بیاں ہے مجھ زباں اوپر
یقیں ہے مہرباں ہو مجھ پہ گر میرا بیاں سمجھو

سخن کے آشنا سوں لطف رکھتا ہے سخن کہنا
ولی سوں بات کرنا ہے بجا اے دلستاں سمجھو

(۲۷۷) ۵

ترا قد یو رشک قیامت اچھو
قیامت تلک یہ سلامت اچھو

تو خوباں کی صف میں ہوا بے نوا
مسلم تجھے یو امامت اچھو

ترے حسن کوں جس نے دیکھا نہیں
نصیبوں میں اُس کے ندامت اچھو

تجھے دیکھ جو کئی لجاوے حسد
سدا اُس کوں حاصل ملامت اچھو

ترا ذکر کرتا ہے دائم ولی
بچن اُس کے نت با کرامت اچھو

ردیف ہ

(۲۷۸) ۵

سجن ٹک ناز سوں مجھ پاس آ آهسته آهسته
چھپی باتاں اپس دل کی سنا آهسته آهسته

غرض گویاں کی باتاں کوں نہ لا خاطر منیں هرگز
صنم اس بات کوں خاطر میں لا آهسته آهسته

هر اک کی بات سننے پر توجھہ مت کر اے ظالم
رقیباں اس سبب هوں گے جدا آهسته آهسته

مبادا محتسب سرمست* سن کر تان میں آوے
طنبورا آہ کا اے دل بجا آهسته آهسته

ولی هرگز اپس کے دل کوں سینے میں نہ رکھہ غمگیں
کہ بر لاوے گا مطلب کوں خدا آهسته آهسته

---

(۲۷۹) ۷

کیا تجھہ عشق نے ظالم خراب† آهسته آهسته
کہ آتش گل کوں کرتی ھے گلاب آهسته آهسته

وفاداری نے دلبر کی بجھایا آتش غم کوں
کہ گرمی دفع کرتا ھے گلاب آهسته آهسته

عجب کچھہ لطف رکھتا ھے شب خلوت میں گلرو سوں
سوال‡ آهسته آهسته جواب آهسته آهسته

مرے دل کوں کیا بے خود تری انکھیاں نے$ اے ظالم
کہ جیوں بے هوش کرتی ھے شراب آهسته آهسته

---

* (ن) بد مست † (ن) مجھہ عشق نے ظالم کو آب
‡ (ن) خطاب $ (ن) آخر کو

ہوا تجھ عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی
کہ جیوں گلتا ہے آتش سوں کباب* آہستہ آہستہ

ادا و ناز سوں آتا ہے وہ روشن جبیں گھر سوں
کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

ولی مجھ دل میں آتا ہے خیال یار بے پروا
کہ جیوں انکھیاں منیں آتا ہے خواب آہستہ آہستہ

———:o:———

۴ (۲۸۰)

سجن تم مکھ ستی کھولو نقاب آہستہ آہستہ
کہ جیوں گل سوں نکستا ہے گلاب آہستہ آہستہ

ایا نکہت کی گرمی سوں پسینا جب زنخداں پر
کہ جیوں خم سوں نکستی ہے شراب آہستہ آہستہ

ہزاراں لاکھ خوباں میں سجن میرا چلے یوں کر
ستاروں میں چلے جیوں ماہتاب آہستہ آہستہ

سلونی سانوری پیتم ترے موتی کی جھلکاں نے
کیا عقد ثریا کوں خراب آہستہ آہستہ†

---

* (ن) گلاب

† راقم حروف کے کتب خانہ میں جو دیوان ہے صرف اُس میں یہ غزل نا تمام دیکھی گئی۔اگرچہ غزل کے سات شعر اُس دیوان کے حاشئے پر لکھے گئے تھے مگر جلد ساز نے تین شعروں کو بالکل کاٹ دیا۔اب تک اور کسی مطبوعہ و غیر مطبوعہ دیوان میں اس غزل کا پتا نہیں چلا۔البتہ ایک گورکھپوری دیوان میں تیسرا اور چوتھا شعر دیکھا گیا جس سے گمان ہوتا ہے کہ یہ غزل ثانی بھی ولی ہی کی ہے۔چونکہ بقیہ تین شعروں کے درمیانی دو ایک لفظ حاشئے پر رہ گئے ہیں اس لئے اُن کی نقل ضروری نہیں سمجھی—

۷ (۲۸۱)

ہوا ظاہر خط روے نگار آہستہ آہستہ
کہ جیوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ

کیا ہوں رفتہ رفتہ رام اُس کی چشم وحشی کوں
کہ جیوں آہو کوں کرتے ہیں شکار آہستہ آہستہ

جو اپنے تن کوں مثل جوئبار اول کیا پانی
ہوا اُس سرو قد سوں ہمکنار آہستہ آہستہ

برنگ قطرۂ سیماب میرے دل کی جنبش سوں
ہوا ہے دل صنم کا بے قرار آہستہ آہستہ

اُسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل
جو گلرویاں میں پایا اعتبار آہستہ آہستہ

مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے میں سری حسن کے
گیا کعبے کوں یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ

ولی مت حاسداں کی بات سوں دل کو مکدر کر
کہ آخر دل سوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

---:O:---

۵ (۲۸۲)

ہوے ہیں رام پیتم کے نین آہستہ آہستہ
کہ جیوں پھاندے میں آتے ہیں ہرن آہستہ آہستہ

مرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا
لگی اُس شمع سوں آخر لگن آہستہ آہستہ

گریباں صبر کا مت چاک کر اے خاطر مسکیں
سنے گا بات وہ شیریں بچن آہستہ آہستہ

گل و بلبل کے سودے میں خلل ہووے تو برجا ھے
چمن میں جب چلے وہ گلبدن آھستہ آھستہ
ولی سینے میں میرے پنجۂ عشق ستمگر نے
کیا ھے چاک دل کا پیرھن آھستہ آھستہ

—:o:—

(۲۸۳) ۵

تجھ مکھ پہ جو اُس خط کا اندازہ ھوا تازہ
اب حسن کے دیواں کا شیرازہ ھوا تازہ
پھولاں نے اپس کا رنگ ایثار کیا تجھ پر
تجھ مکھ پہ جب اے سوھن یہ غازہ ھوا تازہ
اس حسن کے عالم میں تو شہرۂ عالم ھے
ھر نکھ سوں ترا جگ میں اندازہ ھوا تازہ
سینے سوں لگانے کی ھوی * دل کوں اُمنگ تازی
آپس ستی جب تجھ میں خمیازہ ھوا تازہ
جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ھوے باسی
جب شعر ولی تیرا یو تازہ ھوا تازہ

—:o:—

(۲۸۴) ۷

گریاں ھے ابر چشم مری اشکبار دیکھ
ھے برق بے قرار مجھے بے قرار دیکھ
فردوس دیکھنے کی اگر آرزو ھے تجھ
اے جیو پی کے مکھ کے چمن کی بہار دیکھ

---

* بروزن فع

حیرت کا رنگ لے کے لکھے شکل بے خودی
تیرے ادا و ناز کوں معنی نگار دیکھ

وہ دل جو تجھ دتن* کے خیالاں سوں چاک تھا
لایا ہوں تیری نذر بجاے انار دیکھ

اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس
سینے میں عاشقاں کے اُٹھا ہے غبار دیکھ

تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے
اے بوالہوس نہ پی کی طرف بار بار دیکھ

تجھ عشق میں ہوا ہے جگر خون و داغدار
دل میں ولی کے بیٹھکے یو لالہ زار دیکھ

———:o:———

(۲۸۵)

جی چل بچل ہوا ہے چنچل تیری چال دیکھ
دل جا پڑا خلل میں ترے مکھ کا* خال دیکھ

ہر شب ہوں پیچ و تاب میں تجھ زلف کے سبب
گل کر ہوا ہوں بال نہن تیرے بال دیکھ

خوباں جو تجھ پہ رشک لجاویں تو کیا عجب
جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکھ

اے نو بہار حسن تو گلشن میں جب چلا
گل کر ہوے گلاب گلاں تیرے گال دیکھ

مت کہہ اپس کے حال کوں رمال کے اگے
مصحف میں اُس جمال کے اے جیو فال دیکھ

---

* دانت † (ن) پہ

دونوں جہاں کی* عید کی ہے آرزو اگر
پیتم کے ابروؤں پہ دو شکل ہلال دیکھہ

دل پیچ و تاب میں ہے ولی کا مثال موج
تجھہ زلف تابدار کا پر پیچ حال دیکھہ

———:0:———

(۲۸۶) ۵

آج دستا ہے حال کچھہ کا کچھہ
کیوں نہ گزرے خیال کچھہ کا کچھہ

[illegible]ل بے دل کوں آج کرتی ہے
شوخ چنچل کی چال کچھہ کا کچھہ

مجکوں لگتاہے اے پری پیکر
اج تیرا جمال کچھہ کا کچھہ

اثر بادۂ جوانی ہے
کرگیا ہوں سوال کچھہ کا کچھہ

اے ولی دل کوں آج کرتی ہے
بوے باغ وصال کچھہ کا کچھہ

———:0:———

(۲۸۷) ۷

تیرے نین کا دیکھکے ہے خانہ آئنہ
ہے تجھہ نگاہ مست کا دیوانہ آئنہ

اے شمع سر بلند ترا نور دیکھکر
سب جو ہوا کیا* ہے سو پروانہ آئنہ

---

* (ن) گیا - گئے ہیں

صافی اپس کی لئے کے سنوارا ھے شوق سوں
رکھنے کوں تجھہ خیال کا کاشانہ آئنہ

جب سوں پڑا ھے عکس ترا آئنے بھتر
تب سوں لیا ھے مشکل پری خانہ آئنہ

تجھہ صاف مکھہ پہ دیکھکے یوخط جوھراں
زنجیر پگ میں ڈال ھے دیوانہ آئنہ

تجھہ نین کی یہ دیکھہ کے پتلی کوں اے صنم
سر تا قدم ھے صورت بتخانہ آئنہ

مانند اس ولی کے ھوا مست و بے خبر
تجھہ نین کا پیا ھے جو پیمانہ آئنہ

:o:

۷ (۲۸۸)

ترے غم میں مرے نیناں سوں گر جاری ھوں جیحوں اُٹھہ
کریں تعظیم اس سیلاب انجھو کی کوہ و ھاموں اُٹھہ

ترے قامت کی بالائی میں گر مصرع کروں موزوں
سرو قد سوں کرے تعظیم میری سرو موزوں اُٹھ

شکست فوج دل آساں ھے گر نیناں ترے ظالم
نگہہ کی تیغ کوں لے کر کریں گر شب کوں شبخوں اُٹھہ

اگر تجھہ حسن کی شہرت سنے اے غیرت لیلیٰ
عجب نہیں گر قبر سیتی چلے رسوا * مجنوں اُٹھا

ھماری نیک بختی سرپہ تیرے سایہ گستر ھے
عجب کیا گر تری خدمت منیں آوے ھمایوں اُٹھہ

* ن) رسوا ھو

تری بیمار چشماں کی حقیقت کس پہ ظاہر ہے
گیا ہے بندسر * عالم کے عرصے سوں فلاطوں اُٹھ

ولی تیری نگاہ مست کی تعریف گر بولے
تو استقبال کوں آوے ہزاراں چشمے کوں اُٹھ

—;o;—

ہ (۲۸۹)

سن تو دل! کیوں تو پڑا اُس بت عیار کے ہاتھ
کوئی آتا ہے بھلا ایسے ستمگار کے ہاتھ

دام میں آن کے صیاد سوں بلبل نے کہا
بیچنا مجکوں کسی آئنہ رخسار کے ہاتھ

بوسے ان ہاتوں کے لیتا ہوں میں ہردم ہر آن
کیوں مدت سوں رہے ہاتوں دلدار کے ہاتھ

جلد پھر اُس کوں ملاوے کہ مجھے دور رکھے
ایسی ہے بات مرے حضرت غفار کے ہاتھ

حشر کا خوف ولی کوتونہیں ہے واللہ
ہے شفاعت جو وہاں احمد مختار کے ہاتھ

---

* (ن) سر بسر

ردیف ی

(۲۹۰) ۵

مدعا کے پی کوں لکھوں میں اپس کی بے تابی
لیا نین کی سفیدی سوں کاغذ آبی

لکھا پلک کے قلم سوں میں اے کماں ابرو
جگر کے خون سوں تجھ تیغ کی سیہ تابی

ہوا ہے جب سوں وہ نور نظر انکھاں سوں جدا
نہیں نظر میں مری تب سوں غیر بے خوابی

لگیہ کے جہاز کا پھل تو ہے اے بہار کرم
تیرے * جہاں کے گلشن میں نت ہے سیرابی

ولی خیال میں اُس مہ کوں جو کوئی کہ رکھے
تو خواب میں نہ دسے اس کوں غیر مہتابی

———:O:———

(۲۹۱) ۵

آیا وہ شوخ باندھ کے خنجر کمر ستی
عالم کوں قتل عام کیا یک نظر ستی

طاقت رہے نہ بات کی پھر انفعال سوں
تشبیہ تجھ لباں کوں اگر دوں شکر ستی

غم نے لیا ہے تب سوں مجھے پیچ و تاب میں
باندھا ہے جب سوں جیو کوں اس مو کمر ستی

غم کے چمن کوں باد خزاں کا نہیں ہے خوف
پہنچا اس کوں آب مری چشم تر ستی

* (ن) اگر درخت کوں اُمید کے ہو سیرابی

یکبار جاکے دیکھہ ولی اس درس کے تئیں
لکھتا ھوں جس کے وصف کوں آب گہر ستی

——:0:——

۷ (۲۹۲)

اُس سوں رکھتا ھوں خیال دوستی
جس چہرے پر ھے خال دوستی

خشک لب وہ کیوں رھے عالم منیں
جس کوں حاصل ھے زلال دوستی

شمع بزم اھل معنی کیوں نہ ھوے
جس اُپر روشن ھے حال دوستی

اُس سخن سوں آشنا ھے درد مند
درد دوری ھے وبال دوستی

اے سجن تجھہ مکھہ کے مصحف میں مجھے
دیکھنا برجا ھے فال دوستی

فیض سوں تجھہ قد کے اے رنگیں بہار
تازہ و تر ھے نہال دوستی

اے ولی ھر آن کر مشق وفا
ھے وفا داری کمال دوستی

——:0:——

۹ (۲۹۳)

جو کُئی ھر رنگ میں اپنے کوں شامل کر نہیں گنتے
ھمن* سب عاقلاں ملؔ اُس کوں عاقل کر نہیں گنتے

---

* ھم † (ن) میں

مدرس مدرسے میں گر نہ دیوے* درس درشن کا
تو آس کوں عاشقاں اُستاد کامل کر نہیں گنتے

خیال خام کوں جو کُئی کہ دھووے صفحۂ دل سوں
تصور کے مطـــالب کوں وہ مشکل کر نہیں گنتے

جو بسمل نہیں ہوا تیری نگہہ† کی تیغ کا بسمل
شہیداں جگ کے اُس بسمل کوں بسمل کر نہیں گنتے

پرت کے پنتھ میں جو کُئی سفر کرتے ہیں رات اور دن
وہ دنیا کوں بغیر‡ از چاہ بابل کر نہیں گنتے

نہیں جس دل میں پی کی یاد کی گرمی کی بے تابی
تو ویسے دل کوں سارے دلبراں دل کر نہیں گنتے

رہے محروم تیری زلف کے مہرے سوں وہ دائم
جو کُئی تیری نین کوں زہر قـــاتل کر نہیں گنتے

نہ پاویں وہ جہـــاں میں لذت دیوانگی ہرگز
جو تجھ زلفاں کے حلقے کوں سلاسل کر نہیں گنتے

بغیر از معرفت سب بات میں گر کُئی اچھے کامل
ولی سب اہل عرفاں اُس کوں کامل کر نہیں گنتے

———:o:———

ہ (۲۹۴)

بزرگاں کن جو کُئی اپنے§ کوں ناداں کر نہیں گنتے
سخن کے آشنا اُن کوں سخنداں کر نہیں گنتے

طریقہ عشق بازاں کا عجب نادر طریقہ ہے
جو کُئی عاشق نہیں اُس کوں مسلماں کر نہیں گنتے

---

* بولے † (ن) نین ‡ (ن) بہر § آپس

گریباں جو ہوا نہیں چاک بے تابی کے ہاتھوں سوں
گلے کا دام ہے اُس کوں گریباں کر نہیں گنتے

عجب کچھ بوجھ رکھتے ہیں سر آمد بزم معنی کے
تواضع نہیں ہے جس میں اُس کوں انساں کر نہیں گنتے

(ولی) راہ محبت میں وفا داری مقدم ہے
وفا نہیں جس میں اُس کوں اہل ایماں کر نہیں گنتے

———:o:———

د (۲۹۵)

سجن! تجھ بن ہمن گلشن کوں گلشن کر نہیں گنتے
بجز تیرے مہ روشن کوں روشن کر نہیں گنتے

سکندر کیوں نہ جاوے بھر حیرت میں کہ مشتاقاں
تمہارے مکھ اگے درپن کوں درپن کر نہیں گنتے

نہیں تیرے رقیباں سوں عداوت دل میں ہمنا * کے
مروت دوستاں دشمن کوں دشمن کر نہیں گنتے

اگر انجھواں کے گوہر سوں مکمل نہیں ہوا دامن
محبت مشرب اُس دامن کوں دامن کر نہیں گنتے

(ولی) دل میں ہمارے حاسداں کا خوف نہیں ہرگز
بجز دزدی کسی رہزن کوں رہزن کر نہیں گنتے

———:o:———

د (۲۹۶)

تجھ گوش میں کیا ہے جب سوں مکان موتی
اُس روز سوں ہوا ہے صافی کی کان موتی

بالی نہیں عزیزاں! عاشق کے مارنے کوں
تا گوش کھینچتا ہے زریں کمان موتی

* ہمارے

بے جا نہیں ہے لرزاں تجھ گوش میں سری جن!
سنگتا ہے تجھ تگۂ سوں دائم امان موتی

اے شوخ جب کیا ہوں تعریف تجھ دتن* کی
میرے سخن کوں سنکر پکڑا ہے کان موتی

بالی میں نازنیں کی رہتا ہے رات اور دن
مدت ستی (ولی) کا ہوکر پران موتی

———:o:———

(۲۹۷) ۷

کاں لگ بیاں کروں میں تجھ لعل لب کی شوخی
جس کن ہے موے † سوں کم دارالعرب کی شوخی

حیرت سوں نہیں پری کوں پر مارنے کی طاقت
دیکھے جو یک نظر بھر تجھ نازو چھب کی شوخی

گستاخ ہوکے مہندی تیرے قدم لگی ہے
کس رنگ سوں کہوں میں اُس بے ادب کی شوخی

ہیرے کا تجھ دنتن سوں روشن ہوا ہے ہردا
یاقوت سوں ادھک ہے تجھ رنگ لب کی شوخی

تجھ لب اگے ستی ‡ ہے پستے کوں پست کر کر
ہور شرم سوں لہو میں ڈوبی عنب کی شوخی

دل کرکے جیوں کھلونا تیرے اگے رکھا ہے $
منظور ہے جسے تجھ لہو و لعب کی شوخی

طفل طلب نے ہت سوں تجھ لب پہ دل بندھا § ہے
معذور رکھ (ولی) کے طفل طلب کی شوخی

———:o:———

* دانت † بال ‡ ملی $ (ن) نذر کیا ہے § باندھا

(۲۹۸)

کیا ہے جب سوں سہی سرو نوبہار کرے *
نگہہ کے پگ منیں نچھواں سوں ہے قطار کرے *

ہوا ہے بسکہ دوانہ † سجن کے قامت کا
قدم میں سرو کے ہے موج جوئبار کرے *

اگرچہ بندرہا وصل ظاہری میں ولے
خیال یار سوں دل کو سکے ‡ حصار کرے *

وہ راحت دل وجاں جب وہاں مقام کیا
ہوا ہے درد دل وجان بے قرار کرے *

میں اپنی آنکھوں کوں واللہ فرش راہ کروں
گزر جو میری طرف کوں وہ شہسوار کرے *

سجن کی بزم سوں کیوں جاسکوں ولی باہر
جو قید $ حلقۂ گیسوے پائدار کرے *

———:o:———

(۲۹۹) ۵

ترے قد کی نزاکت سوں دسے مجھ سرو جیوں لکڑی
ترے گلبرگ لب آگے خجل ہے پھول کی پکھڑی

کلاہ آبرو اُس کی اُتاری باغباں § بھوئیں پر
چمن میں پھول کی ڈالی تجھے جو دیکھکر اکڑی

ستم پرور سوں دکھ کہنا کتے پر لون لانا ہے
نہ کہیو سر اُسے جو کئی نہ بوجھے سر ہے یا لکڑی

---

* کیے ہوے † دیوانہ ‡ رہے $ (ن) کہ
§ (ن) باغ میں گلچیں

غریبی سوں نہ سمجھو سادہ دل بقال پرمن دوں
کہ جو کہا * اُن نے عاشق کوں بھوان کی ہاتھ لے تکڑی
نہ ہوے اے ولی حل ہرگز اُس کا عقدۂ مشکل
تہا شے سوں کہ جن نے دل منیں اپنے گرہ پکڑی

---:o:---

۵ (۳۰۰)

مجھ دل میں بے دل کے سدا وہ دلبرے جاناں بسے
جیوں روح قالب کے بھتریوں مجھ منیں پنہاں بسے
پتلی میں میرے نین کے بستا ہے دلبر عین یوں
پردے منیں ظلمات کے جیوں چشمۂ حیواں بسے
اس دلربا دلدار کا ہے تھور میرے دل منیں
یوں دل منیں رہتا ہے وہ جیوں دل منیں ایماں بسے
ہے دل مرا دریاے غم اور نقش اُس لب سرخ کا
رہتا ہے میرے دل میں یوں دریا میں جیوں مرجاں بسے
یوں دل میں میرے اے ولی بستا ہے وہ اہل شفا
سینے منیں جیوں بید کے ہر درد کا درماں بسے

---:o:---

۵ (۳۰۱)

یہ مرا رونا کہ ہے تیری ہنسی
آپ بس نہیں پر بسی ہے پر بسی
کل + رقیبوں میں کرم میرے اُپر
جز رسی ہے جز رسی ہے جز رسی

---

* (ن) کل عالم

رات دن جگ میں رفیق بے کساں
بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی

سست ہونا عشق میں تیرے صنم!
نا کسی ہے نا کسی ہے نا کسی

باعث رسوائی عالم ولی
مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی

---:0:---

۷ (۳۰۲)

زباں یار ہے از بسکہ یار خاموشی
بہار خط میں ہے برجا بہار خاموشی

سیاہی خط شب رنگ سوں مصور ناز
لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی

اُٹھا ہے لشکر اہل سخن میں حیرت سوں
غبار خط سوں صنم کے غبار خاموشی

ظہور خط میں کیا ہے حیا نے بسکہ ظہور
رہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی

ہمیشہ لشکر آفات سوں رہے محفوظ
نصیب جسکوں ہوا ہے حصار خاموشی

غرور زر سوں بجا ہے سکوت بے معنی
کہ بے صدا ہے سدا کوہسار خاموشی

ولی نگاہ کر اُس خط سرمہ رنگ کوں آج
کہ طور نور میں ہے سبزہ زار خاموشی

---:0:---

(۳۰۳)

کیوں نہ آوے نشۂ غم سوں دماغ عاشقی
بادۂ حیرت سوں ہے لبریز ایاغ عاشقی

اشک خوں آلود ہے سامان طغرائے نیاز
مہر فرمان وفاداری ہے داغ عاشقی

آب سوں دریا کے ہرگز کام نہیں عشاق کوں
گریۂ حسرت سوں ہے سرسبز باغ عاشقی

گر طلب ہے تجکوں راز خانۂ دل ہو عیاں
آہ کی آتش سوں روشن کر چراغ عاشقی

دردمنداں باغ میں ہرگز نہ جاویں اے ولی
گر نہ دیوے نالۂ بلبل سراغ عاشقی

ن (۳۰۴)

مشتاق ہیں عشاق تری بانکی* ادا کے
زخمی ہیں محباں تری شمشیر جفا کے

ہر پیچ میں چیرے کے ترے لپٹے ہیں عاشق
عالم کے دلاں بند ہیں تجھ بند قبا کے

لرزاں ہے ترے دست اگے پنجۂ خرشید
تجھ حسن اگے مات ملائک ہیں سما کے

تجھ زلف کے حلقے میں ہے دل بے سرو بے پا
ٹک مہر کرو حال اُپر بے سروپا کے

تنہا نہ ولی جگ منیں لکھتا ہے ترے وصف
دفتر لکھے عالم نے تری مدح وثنا کے

---

* (ن) نازو

(۳۰۵)

پریشاں عاشقاں کے دل فدا ہیں تجھ ستمگر کے
بلا گرواں ہیں جیوں جو ہر نمن تجھ تیغ و خنجر کے

دیے ہیں حق نے اس دنیا میں جنت کے تصور ان کوں
بجان و دل جو کئی مشتاق ہیں تجھ حور پیکر کے

ترے اس حسن عالمگیر کوں کھینچا اپس بر میں
مگر رکھتی ہے کیا یہ آرسی طالع سکندر کے

اگر چاھوں لکھوں تجھ لعل کے اوصاف رنگیں کوں
رگ یا قوت سوں اول بناوں تار مسطر کے

ولی تیرے سخن یا قوت سوں رنگیں ہوے لیکن
خریداراں جہاں بہیتر کہاں ہیں آج جو ہر کے

:0:

(۳۰۶)

تجھ مکھ کی آب دیکھ گئی آب آب کی
یہ تاب دیکھ تاب گئی آفتاب کی

تجھ حسن کے دریا کا سنا جوش جب ستی
پر نم ہیں اشتیاق سوں آنکھاں حباب کی

جگ، تجھ لباں کے دیکھ تبسم کوں سدا ستا
زنجیر پاے عقل ہے موج اس شراب کی

دیکھا ہوں جب سوں خواب میں وہ چشم نیمخواب
صورت خیال و خواب ہوئی مجکوں خواب کی

ہر* شعر میں ولی کے تو کر فکر سوں نگاہ
ہر بیت مجھ غزل منیں ہے انتخاب کی

---

* (ن) میرے سخن میں فکر سوں کر اے ولی نگاہ

(۳۰۷)

جس کو لذت ہے سخن کے دید کی
اُس کوں خوش وقتی ہے صبح عید کی

دل مرا موتی ہو' تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی

زلف نہیں تجھ مکھ پرائے دریائے حسن
موج ہے یہ چشمۂ خرشید کی

اُس کے خط و خال سوں پوچھو خبر
بوجھتا ہندو ہے باتاں بید کی

تجھ دہن کوں دیکھکر بولا ولی
یہ کلی ہے گلشن اُمید کی

---:0:---

(۳۰۸)

تجھ لب کی شیرنی سوں ہوئی دل کوں بستگی
تجھ زلف کی شکن نے مجھے دی شکستگی

تیرے نین کے دام میں بادام بند ہے
چھوڑی ترے لباں ستی پستے نے پستگی *

تجھ قد کی راستی نے کیا بند سرو کوں
آزادگی سوں آج ہوئی اُس کوں رستگی

تجھ زلف سحر ساز کے جلوے کے فیض سوں
بے طاقتی میں ہوش نے پائی ہے خستگی

مجلس سوں جب ولی کی وہ شیریں ادا اُٹھا
عشرت کے تار ساز نے پائی شکستگی

---

* (ن) بستگی

(۳۰۹)

۷

اُس کوں حاصل جگ میں ہو کیوں کر فراغ زندگی
گردش افــــلاک ہے جس کوں اَیاغ زندگی

بے عــزیزاں سیر گلشن ہے گل داغ الم
جفت احباب ہے معنی میں باغ زندگی

لب ہیں تیرے فی الحقیقت چشمۂ آب حیات
خضر خط نے اس سوں پایا ہے سراغ زندگی

جب سوں دیکھا نہیں نظر بھر کاکل مشکیں یار
تب سوں جیوں سنبل پریشاں ہے دماغ زندگی

آسماں میری نظر میں کُلبۂ تاریک ہے
گر نہ دیکھوں تجکوں اے چشم و چراغ زندگی

لالۂ خونیں کفن کے حال سوں ظاہر ہوا
بستگی ہے خال سوں خوباں کے داغ زندگی

کیوں نہ ہووے اے ولی روشن شب قدر حیات
ہے نگاہ گرم گُل رویاں چراغ زندگی

———:o:———

(۳۱۰)

۹

جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں* نہ بھاری لگے

نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک
جسے یار جانی سوں یاری لگے

نہ ہووے اُسے جگ میں ہرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

---

* (ن) جگ میں - پھر کے

هر اک وقت مجھ عاشق زار کوں
پیارے تری بات پیاری لگے
ولی کوں کہے تو اگر یک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

---:o:---

(۳۱۱) ۹

نرگس قلم ہوئی ہے سجن تجھ نین اگے
شکر ڈبی ہے آب میں تیرے بچن اگے
غنچے کوں گُل کے حال میں آنا محال ہے
تیرے دھن کی بات کہوں گر چمن اگے
ڈالا ہے تیرے چیرے نے غنچے کوں بیچ میں
ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیرہن اگے
ہے تجھ نین کے پاس مرا عجز بے اثر
زاری نہ جاوے پیش کدھی راہزن اگے
کر حال پر ولی کے پیا لطف سوں نظر
لایا ہے سر نیاز سوں تیرے چرن اگے

---.o.---

(۳۱۲) ۵

تعریف اُس پری کی جسے تم سناؤگے
تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤگے
جس وقت سر کروگے بیاں اُس کی زلف کا
سو داژدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤگے

• (ن) پاک

جس وقت اُس کے حسن کوں دیکھوگے بے حجاب
حیران ہوں کیوں کہ جامے میں اپنے سماؤگے
طوبیٰ طرف نہ دیکھو گے ہرگز نگاہ بھر
گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤگے
دوگے اگر ولی کوں خبر اُس کے لطف کی
آتش نمن رقیب کا سینہ جلاؤگے

---

۱۳ (۳۱۳)

ترا قد دیکھ اے سید معالی
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی
ترے پانواں کی خوبی پر نظر کر
ہوے ہیں گلرخاں جیوں نقش قالی
شفق لوہو میں ڈوبا سر سوں پگ لگ
تو باندھا سر پہ جب چیرا گلالی
ہوا تیرے خیالاں سوں سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی
تری انکھیاں دسیں مجھ یوں سیہ مست
پیا گویا شراب پرتگالی
گیا ہے خوف سوں اُڑ لعل کا رنگ
ترے یاقوت لب کی دیکھ لالی
خیال اس خال کا از بس ہے دلچسپ
نہیں دنیا میں یک دل اِس سوں خالی
ترے لب اور ترے ابرو کے دیکھ
پڑھوں شعر زلالی اور ہلالی

تری انکھیاں میں ڈورے دیکھکر سرخ
بنائی خلق نے ریشم کی جالی
کرے تا استراحت مجھہ انکھا میں
کیا ہے دو پلک توشک نہالی
اگر پوچھے وہ بے پروا مرا نانوں
کہوں * مشتاق رند لا ابالی
ہوے معزول خوباں جگ کے۔جب سوں
ہوا تو حسن کے کشور کا والی
ولی تب سوں ہوا ہم کار فرہاد
سنا جب سوں تری شیریں مقالی

———:0:———

٥ (۳۱۴)

کرتی ہے دل کوں بے خود اس دلربا کی گالی
گویا ہے جام حیرت اُس خوش ادا کی گالی
کس ناز و کس ادا سوں آتی ہے اے عزیزاں
ہے میرزا ادا میں اُس میرزا کی گالی
مدت کے بعد گرمی دل کی فرو ہوتی ہے
شربت ہے حق میں میرے اس بے وفا کی گالی
گلزار سوں جفا † کے کیوں جاسکوں میں باہر
کرتی ہے بند دل کوں گلگوں قبا کی گالی
جیوں گل شگفتگی سوں جامے میں نہیں سماتا
جب سوں سنا ولی نے رنگیں ادا کی گالی

---

* (ن) کہو † (ن) وفا

(۳۱۵) ۷

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی
آتا ہے جس پہ صادق مفہوم بے مثالی

وحشی نگہ کوں ہرگز مسند نشیں نہ پاوے
محروم صید سوں ہے ہر آن شیر قالی

جز رمزداں نہ پہنچے معنی کوں اُس کے ہرگز
مد نگاہ عاشق ہے مصرع خیالی

ابیات صاف و رنگیں رکھتا ہے مثنوی میں
تیرے لباں کا گویا شاگرد ہے زلالی*

جب لگ مری حقیقت تفصیل سوں نہ بوجھے†
ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لا اُبالی

غیرت سوں‡ کام فرما نامحرموں سوں مت مل
اے نوجواں نہیں ہے ہنگام خردہ سالی

آزردگی سوں اُس کی مت خوف کر ولی تو
ہے عین مہربانی اس مہرباں کی گالی

———:o:———

(۳۱۶) ۷

اگر گلشن طرف وہ نو خط رنگیں ادا نکلے
گل ریحاں سوں رنگ و بو شتابی پیشوا نکلے

کھلے ہر غنچۂ دل جیوں گل شاداب شادی سوں
اگر ٹک گھر سوں باہر وہ بہار دلکشا نکلے

غنیم غم کیا ہے فوج بندی عشق بازاں پر
بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے

---

* تخلص شاعر † (ن) بوجھ ‡ (ن) کوں

نثار اس کے قدم اوپر کروں انچھواں کے گوھر سب
اگر کرنے کوں دل جوئی وہ سرو خوش ادا نکلے

صنم آگے کروں کا نالۂ بے تاب کوں ظاھر
مگر اس سنگ دل سوں مہربانی کی صدا نکلے

رھے مانند لعل بے بہا شاھاں کے تاج اوپر
محبت میں جو گنگی اسباب ظاھر کوں بہا نکلے

بخیلی درس کی ھرگز نہ بھجوائے پری پیکر
ولی تیری گلی میں جب کہ مانند گدا نکلے

---:o:---

(۳۱۷)

اگر باھر اپس کے گھر سوں موھن یک قدم نکلے
تماشا دیکھنے اس کا ھر اک سینے سوں غم نکلے

ترے مکھ کے گلستاں کی اگر دوراں میں شہرت ھو
تو ھر یک مست ھوکر چھوڑ گلزار ارم نکلے

اگر اے رشک چیں جاوے تو کرنے سیر ملک چیں
تو ھر دیول سوں استقبال کوں تیرے صنم نکلے

ترے اس حسن پر مائل ھیں جگ کے زاھد و عابد
یہ شہرت سن عجب نہیں* گر یہودی سوں ادھم† نکلے

اگر ملک عرب میں تو دکھاوے‡ آنکھ کا جلوہ
تو اس کی دید کوں بے خود ھو آھوے حرم نکلے

---

* (ن) یوسف از ملک عدم
† کہا جاتا ھے کہ یہ بزرگ پہلے یہودی تھے۔ سلسلۂ نسب یہ ھے - ابراھیم بن ادھم بن سلیمان المنصور بلخی۔ سنہ ۱۶۱ یا سنہ ۲۶۶ ھجری میں وفات پائی —
‡ (ن) جاکے یک جاوہ

فجر کے وقت گر باہر چلے حمام کی جانب
تو جیوں سورج ہراک کے دل سوں یک چشمہ گرم نکلے
ولی سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لکھنا
تو جیوں دیوانہ زنجیرہ پک میں لے ہر اک قلم نکلے

———:o:———

ہ (۳۱۸)

اگر آک گھر سوں وہ گلگوں قبا شیریں بچن نکلے
مرے سینے سوں بے تابانہ آہ کوہکن نکلے
ہر اک نقش قدم سوں دستۂ گل جلوہ پیرا ہووے
اگر سیر گلستاں کوں وہ رشک صد چمن نکلے
ختن میں ہور خطا میں بوے آھو کی† نہ پاوے کئی
نگہہ کی تیغ قاتل لے اگر وہ من ہرن نکلے
بندھا ہے اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل پر
عجب نہیں ہے اگر سائے سوں اُس کے برھمن نکلے
چراغاں کوں‡ نہ ہووے گرمی بازار کیوں آخر
ولی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے

———:o:———

۹ (۳۱۹)

چھوڑ اے شوخ طرز خود کامی
مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
تجھ لب و زلف کے تماشے کوں
چاکنے آئے ہیں مصری و شامی

* زنجیر † (ن) کو ‡ (ن) کی۔کا

زلف تیری ہوئی ہے چرب زباں
حفظ کر کر قصیدۂ لامی

باغ میں تجھ انکھاں سوں پایا ہے
گل نرگس تخلص جامی

نامۂ حسن پر نگہ کر دیکھ
پی کی انکھیاں* ہیں مہر بادامی

اے نگیں لب کیا ہے حق نے تجھے
نو نہالان حسن میں نامی

چشم رکھتا ہوں اے سجن کہ پڑھوں
تجھ نگہ سوں قصیدۂ جامی

پستہ لب تجھ انکھاں کوں کر کر یاد
پہنتا† ہوں قبائے بادامی

اے ولی غیر عشق حرف دگر
پختہ مغزاں کے نزد ہے خامی

—:o:—

(۳۲۰) ہ

تری انکھیاں کوں دیکھے دل ہے آہوے بیابانی
تری زلفاں سوں جی ہے بستۂ دام پریشانی

ہوا ہے دل ہر اک عاشق کا نالاں مثل بلبل کے
ترے مکھ نے کیا ہے جب سوں جگ بھیتر گلستانی

ہوا یاقوت رنگیں دیکھ تیرے لعل رنگیں کوں
ہوا سرسبز جو تجھ خط میں دیکھا رنگ ریحانی

---

* (ن) چشم دلبر۔ † بسکون ھا

سجن تیری غلامی میں کیا ہوں سلطنت حاصل
مجھے تیری گلی کی خاک ہے تخت سلیمانی

ولی کوں گر ترے نزدیک کئی دیکھے تو یوں بوجھے
لگی ہے صفحۂ ہستی اُپر تصویر حیرانی

———.: o .:———

(۳۴۱) ۸

چیتے کوں نہیں دی ہے یہ باریک میانی
پائی ہے کہاں غنچے نے یہ تنگ دہانی

آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کوں
کرتی ہے نگہہ جس قد نازک پہ گرانی

دریا سوں مری طبع کے جوشاں ہے ہر اک شب
تجھ زلف کی تعریف میں امواج معانی

کیا تاب مرے دل کوں، کہ آئینۂ فولاد
تجھ حسن کی ہیبت سوں ہوا صورت پانی

ہو شہ مجھ احوال سوں واقف، کہ دیا ہے
تجھ زبدۂ آفاق کوں حق نے ہمہ دانی

دریا ستی نسبت ہے بجا طبع کوں میری
اس مرتبہ امواج سخن کی ہے روانی

معشوق کی سب گرمی ظاہر پہ نظر کر
پروانے کوں جیوں شمع سوں اخلاص زبانی

مت دور ہو یک آن ولی پاس سوں ہرگز
اے باعث جمعیت ایام جوانی

———.: o .:———

(۳۲۲)

ترا لب دیکھ حیواں یاد آوے
ترا مکھ دیکھ کنعاں یاد آوے

ترے دو نین جب دیکھوں نظر بھر
مجھے تب ترکستاں یاد آوے

تری زلفاں کی طولانی کوں دیکھے
مجھے لیل زمستاں یاد آوے

ترے خط کا زمرد رنگ دیکھے
بہار سنبلستاں یاد آوے

ترے مکھ کے چمن کے دیکھنے سوں
مجھے فردوس رضواں یاد آوے

تری زلفاں میں یو مکھ جو کہ دیکھے
اُسے شمع شبستاں یاد آوے

جو کئی دیکھے مری انکھیاں کوں روتے
اُسے ابر بہاراں یاد آوے

جو میرے حال کی گردش کوں دیکھے
اُسے گرداب گرداں یاد آوے

ولی میرا جنوں جو کئی کہ دیکھے
اُسے کوہ و بیاباں یاد آوے

—— ۰ ——

(۳۲۳)

اُس وقت مرے جیو کا مقصود بر آوے
جس وقت مرے برملیں وہ سیمبر آوے

انکھیاں کی کروں مسند* و پتلی کا کروں بالش†
وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے
اُس وقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی
جس وقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے
جامے منیں غنچے کی نمن رہ نہ سکوں میں
گر پی کی خبر لے کے نسیم سحر آوے
گر اُس مہ دلجو کا گزر میری طرف ہو
دل کے شجر خشک کوں پھر برگ و بر آوے
اُس وقت مجھے دعوی تسخیر بجا ہے
جس وقت میرے حکم میں وہ عشوہ گر آوے
تجھ چشم سیہ مست کے دیکھے ستی زاہد
تجھ زلف کے کوچے منیں ایمان بسر آوے
تجھ لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر
ہر شعر منیں لذت شہد و شکر آوے
جس آن ولی وصف کروں پی کے دہن کا
ہر شعر مرا غیرت سلک گہر آوے

—:o:—

(۷) (۴۳۴)

سرود عیش گاویں ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے
بجاویں طبل شادی کے‡ اگر وہ دل نواز آوے
خمار ہجر نے جس کے دیا ہے درد سر§ مجکوں
رکھوں نشہ نمن انکھیاں میں گر وہ مست ناز آوے

* (ن) پلکاں کا کروں فرش † تکیہ ‡ (ن) کا § (ن) دل

جنوں عشق میں مجکوں نہیں زنجیر کی حاجت
اگر میری خبر لینے کوں وہ زلف دراز آوے

ادب کے اهتمام آگے نہ پاوے بار وهاں هرگز
ترے سائے کی پابوسی کوں گر رنگ ایاز آوے

عجب نہیں گر گلاں دوڑیں پکڑ کر صورت قمری
ادا سوں جب چمن بھیتر وہ سرو سرفراز آوے

پرستش اُس کی میرے سر پہ هوے سرستی لازم
صنم میرا رقیباں کے اگر ملنے سوں باز آوے

ولی اُس گوهر کان حیا کی کیا کہوں خوبی
مرے گھر اس طرح آتا هے جیوں سینے میں راز * آوے

———:O:———

(۱۳) (۳۲۵)

جس وقت تبسم میں وہ رنگیں دهن آوے
گلزار میں غنچے کے دهن پر سخن آوے

تا حشر اُٹھے بوے گلاب اُس کے عرق سوں
جس بر منیں یکبار وہ گل پیرهن آوے

سایہ هو مرا سبز برنگ پر طوطی
گر خواب میں وہ نوخط شیریں بچن آوے

مجھ حال اُپر هالۂ مہ رشک لجاوے
جس وقت مجھ آغوش میں وہ سیم تن آوے

گر حال میں رقت کے ترے لب کوں کروں یاد
هر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے

---

* (ب) ناز

کھینچیں اپس انکھیاں منیں جیوں کمل جوڑ
عشاق کے گر ہاتھہ وہ خاک چرن آوے

یک دل کوں اپس حال میں اُس وقت نہ پاوے
جس وقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے

عالم میں ترے ہوش کی تعریف کیا ہوں*
ایسا تو نہ کر کام کہ مجھہ پر سخن آوے

گر ہند میں تجھہ زلف کی کافر کوں خبر ہو
لینے کوں سبق کفر کا ہر برہمن آوے

ہرگز سخن سخت کوں لاوے نہ زباں پر
جس ذہن† میں یکبار وہ نازک بدن آوے

تجھہ بر کے اگر وصف کوں تحریر کروں میں
ہر لفظ کے غنچے ستی بوے سمن آوے

تا حشر کرے سیر حیاتی‡ کے چمن میں
گر گور پہ عاشق کے وہ امرت بچن آوے

برجا ہے اگر جگ میں (ولی) پھرکے دجے بار
رکھہ شوق مرے شعر کا شوقی حسن□ آوے

—:o:—

(۳۲۶)

کسی کی گر خطا اوپر ترے ابرو پہ چیں آوے
نہ سمجھا کر سکے تجھہ کوں اگر فغفور چیں آوے

بجز تیرے دہن ہرگز نہ چاہوں دولت عنقا
اگر خرشید مانند فلک زیر نگیں⊙ آوے

* (ن) میں کی ہے † (ن) دہن ‡ (ن) خیاباں
□ شاعر ⊙ (ن) زمیں

نہ جاوے کچھ چراغاں سوں شب فرقت کی تاریکی
اُجالا تب ہو مجھ گھر میں کہ جب وہ مہ جبیں آوے

کہیں مجھ دل کوں سب مل خاتم سہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اُس میں گر ہوکر نگیں آوے

(ولی) مصرع فراقی کا پڑھوں تب جبکہ وہ ظالم
کمر سوں کھینچتا خنجر* چڑھاتا آستیں آوے

———:o:———

ہ (۳۲۷)

فلاطوں ہوں زمانے کا سجن جب مجھ گلی آوے
نہ پوچھوں طفل مکتب کر اگر وہاں بو علی آوے

سرود عشق مجھ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
اگر مجھ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے

تماشا دیکھنے تیرے دہن کا اے گلستاں رو
بہ رنگ گل نکل کر ہر چمن سوں ہر کلی آوے

کروں کیا اے سجن تجھ پر مرا افسوں نہیں چلتا
وگرنہ اک اشارت میں پری مجھ گھر چلی آوے

غرور حسن نے تجکوں کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھ گھر (ولی) آوے

———:o:———

ہ (۳۲۸)

اگر بازار میں خوبی کے وہ رشک پری آوے
عجب نہیں گر فلک سیتی سرج ہو مشتری آوے

* (ن) گریباں چاک ہوکر

قلم نرگس کی جب لے کر لکھوں تجھہ چشم کی خوبی
هزاراں آفریں کرتا سرے گھر عبہری * آوے

کبھی خاطر منیں خطرہ نہ آوے حور جنت کا
اگر یک بار مجھہ خلوت میں وہ رشک پری آوے

سجن ! میں خواب میں دیکھا ہوں تیرے مکہ کا آئینہ
عجب نہیں گر مرے گھر دولت اسکندری آوے

ولی رکھتا هوں سینے میں هزاراں گوهر معنی
دکھاؤں اپنے جوهر کوں اگر کئی جوهری آوے

———: ٥ :———

ه (۳۲۹)

ک بار گر چمن میں وہ نو بہار جاوے
لبل کے دل سوں گل کا سب اعتبار جاوے

آوے اگر کرم سوں مانند ابر رحمت
دیکھے سوں آب اُس کی دل کا غبار جاوے

بنچل کی بات لاوے طوطی اگر زباں پر
لبتہ آرسی کے دل سوں غبار جاوے

جاتی هے حاسداں کے یوں دل میں بیت میری
سینے میں دشمناں کے جیوں ذوالفقار جاوے

مستی نے تجھہ نین کی بے خود کیا ولی کوں
آوے جو بزم سے میں کیوں هوشیار جاوے

———: ٥ :———

* (ن) نرگس

۹ (۲۳۰)

تری زلفاں کے حلقے پر تو جب دریا پہ چل جاوے
عجب نہیں اے پری پیکر اگر گرداب بل جاوے

کہاں طاقت ہے ہر اک کوں کہ دیکھے تجھہ طرف ظالم
ترے ابرو کی یہ شمشیر رستم دیکھہ ٹل جاوے

لگے برسات انجھواں کی ہر اک کے دیدۂ ترسوں
جہاں مانند بجلی کے مرا چنچل چپل جاوے

تو جب نہانے کوں جاوے روز روشن جانب دریا
تری زلفاں کے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے

ترے فدوی ترے دربار آسکتے نہیں ہرگز
رقیب روسیہ جاوے تو اس گھر سوں خلل جاوے

چمن میں گر خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی
دل بلبل کے مانند * ہر گل خوش رنگ جل جاوے

کروں جب آہ و نالہ کا علم برپا ترے غم میں
مرے انجھواں کی فوجاں سوں ندی کا پور چل† جاوے

تری انکھیاں کی ہے تعریف ہر ہر بیت میں میری
غزالاں صید ہو آویں جہاں میری غزل جاوے

ولی ہے اس قدر صافی صنم کے صاف چہرے پر
کہ اُس کے وصف لکھنے میں قلم کا پگ پھسل جاوے

———:o:———

۵ (۲۳۱)

دل چھوڑ کے یار کیوں کہ جاوے
زخمی ہے شکار کیوں کہ جاوے

* بھوک نون † (ن) پل کھسل

جب لگ نہ ملے شراب دیدار
انکھیاں کا خمار کیوں کہ جاوے

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں
جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے

انچھواں کی اگر مدد نہ ہوے
مجھہ دل کا غبار کیوں کہ جاوے

ممکن نہیں اب ولی کا جانا
ہے عاشق زار کیوں کہ جاوے

———;o;———

۷ (۳۳۲)

اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرف جاوے
عجب نہیں باغ میں مالی کیسے پر اپنے پچتاوے

کہاں ہے تاب مانی کوں کہاں بہزاد کوں طاقت
کہ تیری ناز کی تصویر تجکوں لکھہ کے دکھلاوے

رکھے جیوں دانۂ تسبیح* عنبر طبلۂ دل میں
خیال خال دلبر عاشق بے دل اگر پاوے

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سوں تاب جی سوں صبر سر سوں ہوش لے جاوے

کیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کوں سرگرداں
نہیں کئی اس ہتیلے کوں ہماری بات سمجھاوے

کرے ہر زلف کوں زنجیر کر کرشانہ آویزی
اگر انصاف کوں وہ نازنیں تک کام فرماوے

---

* (ن) اپے رشتۂ

ولی ارباب معنی میں اُسے ہے عرش کا رتبہ
پری زادانِ معنی کوں جو کُئی کُرسی پہ بٹھلا رے

—:o:—

۱۰ (۳۳۳)

چمن میں جلوہ گر جب وہ گُل رنگیں ادا ہووے
خزانِ خاطرِ عاشق بہارِ مدعا ہووے

ہوا ہوں زرد و لاغر کاہ کے مانند تجھہ غم میں
بجا ہے گر کشش تیری بھواں کی کہربا ہووے

برنگ گردباد اس کوں کرے عالم میں سرگرداں
جسے عشق بلا انگیز خوباں رہنما ہووے

نہ چھوڑیں راستی روشن دلاں صبح قیامت لگ
اگر جیوں شمع ہر ہر آن تن سوں سر جدا ہووے

اپس کے کعبۂ مقصد کوں بے سعی سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی نا خدا ہووے

چمن میں دل کے جب گزرے خیال اُس سرو قامت کا
سراپا آہ سرد سینہ سرو خوش ادا ہووے

پڑھے گر فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے
شہادت گاہ عاشق چشمۂ آب بقا ہووے

نہ ہووے یک صبح نان گرم سورج سوں اُسے سیری
تمھارے درس کی نعمت کی جس کوں اشتہا ہووے

جدا اُس گوہر یکتا سوں ہونا سخت مشکل ہے
اگر یک آن ہم دریادلاں سوں آشنا ہووے

ولی مشکل نہیں ہرگز پہنچنا آب حیواں کوں
اگر خضر خط خوباں ہمارا رہنما ہووے

—:o:—

(۳۳۴) ۷

گرسی سوں وہ پری رو جب شعلہ تاب ہووے
بر جا ہے دل جلے کا سینہ کباب ہووے

جو تجھ سوں ہو مقابل وہ شرم سوں عجب نہیں
جیوں عکس آرسی میں گر غرق آب ہووے

تصویر تجھ پری کی دیکھا ہے جس نے اُس کا
بر جا ہے گر تخلص حیرت مآب ہووے

آلودہ کیوں نہ ہووے داماں پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے

شبنم میں غرق ہووے شرمندگی سوں ہر گل
وہ گل بدن چمن میں جب بے حجاب ہووے

تیرے لباں کے آگے بر جا ہے اے پری رو
گر آب زندگانی موج سراب ہووے

کیوں بے خودی نہ آوے اُوس وقت اے ولی مجھ
وہ سرو ناز پیکر جب نیم خواب ہووے

——:0:——

(۳۳۵) ۷

مجھ رخ سوں جب کنارے صبح نقاب ہووے
عالم تمام روشن جیوں آفتاب ہووے

آوے تو کیا عجب ہے شیشے پہ دل کے آفت
جس وقت وہ ستمگر مست شراب ہووے

جا ہے انجمن میں اُس دلربا کی اے دل
تار سوں نگہ کے تار رباب ہووے

کیوں کر رہے عزیزاں تاریکی شب غم
وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے

گرمی سوں دیکھتا ہوں تیری طرف اے گلرو*
تا وہ رقیب بد خو جلبل کباب ہووے

ہے ماہ نو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ
اے شہسوار آکر تیری رکاب ہووے

ہر ہر نگہہ سوں اپنی بے خود کرے ولی کوں
وہ چشم مست سر خوش جب نیم خواب ہووے

———;o;———

(۴۴۹)

اگر موہن کرم سوں مجھہ طرف آوے تو کیا ہووے
ادا سوں اُس قد نازک کوں دکھلاوے تو کیا ہووے

مجھے اُس شوخ کے ملنے کا دائم شوق ہے دل میں
اگر یکبار مجھہ سوں آکے ملجاوے تو کیا ہووے

رقیباں سوں نہ ملنے میں نہایت اُس کوں خوبی ہے
اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے

پیا کے قند لب اوپر کیا ہے ہت سرے دل نے
محبت سوں اگر ٹک اُس کوں سمجھاوے تو کیا ہووے

ولی کہتا ہوں اُس موہن سوں† ہر اک بات پردے میں
اگر میرے سخن کے مغز کوں پاوے تو کیا ہووے

———;o;———

---

* پھوکا حرکت   † (ن) کوں

(۳۳۷)

ر مجھہ کن* تو اے رشک چمن ہووے تو کیا ہووے
یہ میری کا تیرا مکھہ وطن ہووے تو کیا ہووے
سیہ روزاں کے ماتم کی سیاہی دفع کرنے کوں
اگر یک تن تو شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے
ی باتاں کے سننے کا ہمیشہ شوق ہے دل میں
یکدم تو مجھہ سوں ہم سخن ہووے تو کیا ہووے
موا † جو شوق میں تجھہ دیکھنے کے اے ہلال ابرو
اُسے انکھیاں کے پردے کا ‡ کفن ہووے تو کیا ہووے
ولی غنچہ نمن اک رات اس ہستی کے گلشن میں
اگر مجھہ بر میں وہ گل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

---:0:---

۹ (۳۳۸)

محبت میں تری فانی ہوے
ز و شب جو محو حیرانی ہوے
دیکھہ تجھہ ابرو کی جوہردار تیغ
جوہراں تلوار کے پانی ہوے
یہ نین کے خنجراں پر کر نظر
ے بازاں چشم قربانی ہوے
اے سجن تیری پرت کے دوست کے
دوستاں سب ' دشمن جانی ہوے
سوں تو کھایا ہے پان اے آفتاب
ے لعل لب بدخشانی ہوے

---

* پاس † مرا ‡ (ن) سوں

تجھ دھان کالعدم کی یاد سوں
بات میں عشاق سب فانی ہوے
تجھ دلتن کی دیکھ خوبی گوہراں
غرق دریاے پشیمانی ہوے
تجھ کوں جو دیکھے * یہاں اے صبح رو
جیوں سورج دل اُن کے نورانی ہوے
عشق میں اُس رشک لیلی کے ولی
دل مجنوں کے بیابانی ہوے

———:o:———

(۳۳۹)

۹

عشاق کی تسخیر کوں بالا یہ بلا ہے
یا ناز مجسم ہے کہ † تصویر ادا ہے
از بسکہ دل اُس رشک پری پر جو بندھا ‡ ہوں
ہر موسوں میرے رنگ جنوں جلوہ نما ہے
یا لفظ ہے رنگین ہم آغوش معانی
یا بر میں گل اندام کے گلرنگ قبا ہے
جاتا نہیں گلشن کی طرف صبح وہ گل رو
بوجھا ہے کہ وہاں آنہ سری باد صبا ہے
بیماری عاشق ہے تجھ انکھیاں ستی لیکن
صد شکر کہ تجھ لب منیں ہر دکھ کی دوا ہے
مجھ حال پر اے بو علی وقت نظر کر
تجھ نطق $ میں بوجھا ہوں کہ قانون شفا ہے

* جس نے دیکھا † (ن) یا ‡ (ن) باندھا
$ (ن) چشم

گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب نہیں
سایہ ترا مجھ سر کے اُپر بال ہما ہے

یک دید کا تو وعدہ کیا اپنی رضا سوں
راضی ہوں میں اُس پر کہ تری جس میں رضا ہے

پایا ہوں ولی سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چھتر حق میں مرے ارض و سما ہے

———:o:———

(۳۴۰) ۸

نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے
بلائے عاشقاں ناز و ادا ہے

تغافل شوخ کا عاشق کے حق میں
ستم ہے ظلم ہے جور و جفا ہے

کہا مژگاں نے اُس کی سو زباں سوں
کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے

نہ جاوے تجھ کوں چھوڑ اے گلشن ناز
مرا دل بلبل باغ وفا ہے

زہے دولت کہ دائم سایۂ یار
ہمارے سر پہ جیوں ظل ہما ہے

مرا دل کیوں نہ جاوے اس گلی میں
گلی اُس دل ربا کی دل کشا ہے

ہمیشہ عندلیب عاشقی کوں
گل مقصود تیرا نقش پا ہے

ولی آتے ہیں راہ عشق میں وہ
کہ جن کوں استقامت کا عصا

(۳۴۱)

کھر اُس دل ربا کی دل ربا ہے
نگہہ اُس خوش ادا کی خوش ادا ہے

سجن کے حسن کوں تک فکر سوں دیکھ
کہ یہ آئینۂ معنی نما ہے

یہ خط ہے جوہر آئینۂ راز
اسے مشک ختن کہنا بجا ہے

ہوا معلوم تجھہ زلفاں سوں اے شوخ
کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے

نہ ہوے کوہکن کیوں آہ عاشق
جو وہ شیریں ادا گلگوں قبا ہے

نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت
عزیزاں عاشقی کا اقتضا ہے

ولی کوں مت ملامت کر اے* واعظ
ملامت عاشقوں پر کب روا ہے

—:o:—

۲ (۳۴۲)

صنم میرا سخن سوں آشنا ہے
مجھے فکر سخن کرنا روا ہے

چمن میں وصل کے ہر جلوۂ یار
گل رنگیں بہار مدعا ہے

نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

---

* یک حرکت

تغافل نے ترے زخمی کیا مجھ
تری یہ کم نگاہی کیمیا ہے

نہیں واں آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ عاشق کربلا ہے

غنیمت بوجھ ملنے کوں ولی کے
نگاہ پاکبازاں کیمیا ہے

—:o:—

(۲۴۳)

دیکھا ہوں جسے وہ مبتلا ہے
خوباں کی نگہ نہیں بلا ہے

گر تجھکوں ہے عزم سیر گلشن
دروازۂ آرسی کھلا ہے

صیقل سوں تری ہواں کی اے شوخ
آئینۂ عشق کوں جلا ہے

تجھ باج نظر میں بلبلاں کی
گلشن نہیں دشت کربلا ہے

خوباں کا ہوا ہے سرد بازار
تجھ حسن کا جب سوں غلغلا ہے

جیوں شمع ہوا جو تجھ پر عاشق
وہ سر سوں قدم تلک جلا ہے

اے اہل ہوس نگاہ مت کر
بالائے سہی قداں بلا ہے

---

* (ن) نگاہ میں

یک دل نہیں آرزو سے خالی
بر جا ہے محال اگر خلا ہے
تسخیر کیا ہے گوش گل کوں
بلبل کا ولی عجب گلا ہے

-o-

(۳۴۴) ۴

گلستان لطافت میں ترا قد سرو رعنا ہے
ہمیشہ نازکی کے آبجو میں جلوہ پیرا ہے
عدم ہے تجھ دہن کا جگ میں ثانی اے پری پیکر
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
ہوا ہے دل نشیں وہ سرو قامت بسکہ مجھ دل میں
صنوبر گر مرے سائے سوں پیدا ہو تو برجا ہے
پریشانی کے مکتب کا معلم اُس کوں کہہ سکیے
تری زلف پریشاں کا صنم جس سر میں سودا ہے
ولی میری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم
پشیماں ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

-o-

۳۴۵ ۱۲
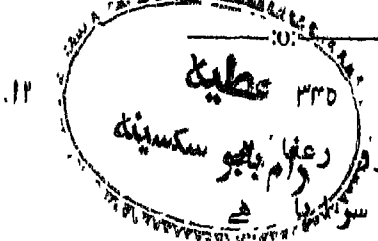
قد ترا رشک سرو رعنا ہے
معنی ناز کی سراپا ہے
تجھ بھواں کی میں کیا کروں تعریف
مطلع شوخ رمز و ایما ہے
ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ
نشۂ بے خودی دوبالا ہے

کیوں نہ ہر ذرہ رقص میں آوے
جلوہ گر آفتاب سیما ہے

نہ رہے اُس کے قد کوں دیکھہ بجا
سرو ہر چند پاے بر جا ہے

چمن حسن میں نگہہ کر دیکھہ
زلف معشوق عشق پیچا ہے

نہ کرے کیوں نثار نقد نیاز
جس کوں تجھہ ناز کی تماشا ہے

کیوں نہ مجھہ دل کوں زندگی بخشے
بات تیری دم مسیحا ہے

سنبل اس کی نظر میں جا نہ کرے
جس کوں تجھہ گیسوؤں کا سودا ہے

اس کے پیچوں کا کچھہ شمار نہیں
زلف ہے یا یہ موج دریا ہے

ترک کر اے رقیب فرعونی
آہ میری عصاے موسا ہے

آج تجھہ بن سوں ہے ولی گریاں
دیکھہ دل پور کا تماشا ہے

—:0:—

(۳۳۹) و

آج سرسبز * کوہ و صحرا ہے
ہر طرف سیر ہے تماشا ہے

---

* (ن) گلزار

چہرۂ یار و قامت زیبا
گلِ رنگیں و سرو رعنا ہے

معنی ناز و منعیٔ خوبی
صورت یار سوں ہویدا ہے

دم جاں بخش نو خطاں مجکوں
چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے

کمر نازک و دہان صنم
فکر باریک ہے معما ہے

ہو بہو اس کوں ہے پریشانی
زلف مشکیں کا جس کوں سودا ہے

کیا حقیقت ہے تجھ تواضع کی
یو تلطف ہے یا مدارا ہے

سبب دل ربائی عاشق
مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے

رات دن جوں ولی ہے محو خیال
جس کوں تجھ وصل کی تمنا ہے

———:o:———

۵ (۳۳۷)

نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خوں خوار آتا ہے
جگت کے خوب رویاں کا سپہ سالار آتا ہے

ہر اک دیدے کوں حکم آرسی ہے اُس کی جانب* سوں
جدھاں† وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے

* (ن) جلوے † جب

سرج کوں بوجھتا ھوں صبح کے تارے ستی کہتر
نظر میں میری جب وہ یار مہہ رخسار آتا ھے

صنوبر کے دل اوپر کیوں نہ ھو قائم قیامت تب
ادا سوں جب چمن بھیتر وہ خوش رفتار آتا ھے

مثال شمع کرتا ھے سلنے کی انجمن روشن
ولی جب نس* کوں مجھہ دل میں خیال یار آتا ھے

—:O:—

۵ (۳۴۸)

گلبدن کے جو پاس ھوتا ھے
مغز اس کا سو باس† ھوتا ھے

آ، شتابی، نہیں تو جاتا ھوں
کیا کروں جی‡ اُداس ھوتا ھے

کیوں کہ کپڑے رنگوں ترے غم میں
عاشقی میں لباس ھوتا ھے؟

تجھہ جدائی میں نہیں اکیلا میں
درد و غم آس پاس ھوتا ھے

اے ولی دلربا کے ملنے کوں
جی میں میرے ھلاس ھوتا ھے

—:O:—

۹ (۳۴۹)

کہاں ابرو پہ جو قرباں ھوا ھے
دل اُس کا تیر کا پیکاں ھوا ھے

* (ن) جس شب † معطر ‡ (ن) دل

بھواں تیغ و پلک خنجر نگہہ تیر

یو کس کے قتل کا ساماں ہوا ہے

مرا دل مجھہ سوں کر کے بے وفائی

پسند خاطر خوباں ہوا ہے

پیام جام دل سوں بادۂ خوں

جو بزم عشق میں مہماں ہوا ہے

عزیزاں کیا ہے پروانے کے دل میں

کہ جی دینا اُسے آساں ہوا ہے

طبیباں کا نہیں محتاج ہرگز

جسے درد بتاں درماں ہوا ہے

برنگ گل فراق گلرخاں میں

گریباں چاک تا داماں ہوا ہے

سواد خط خوباں دل کشی میں

بہار گلشن ریحاں ہوا ہے

ولی تصویر اُس کی جن نے دیکھی

مثال آرسی حیراں ہوا ہے

———:o:———

ہ (۳۵۰)

عشق نہیں یہ ہزبر آیا ہے

دشمن ہوش و صبر آیا ہے

دیکھہ اُس کی کلاہ بارانی

چاند پر آج ابر آیا ہے

مجھہ سوں وحشی ہیں گلرخاں گویا

ذوج آہو میں ببر آیا ہے

یا صنم کا ہے غمزۂ بے دیں
یا ولایت سوں شبر* آیا ہے
اے ولی کیا سبب کہ آج صنم
بر سر جور و جبر آیا ہے

---:o:---

۵ (۳۵۱)

سرج ہے شعلہ تری اگن† کا جو جا فلک پر جھلک لیا ہے
نمک نے اپنے نمک کوں کھو کر نمک سوں تیرے نمک لیا ہے
یہ در سوں تیرے جو نور چھکا سو اُس سوں تارے ہوے منور
یو چاند تجھ حسن کا جو نکلا فلک نے تجھ سوں اُچک لیا ہے
ترے درس کا یہ نور انور جدھاں سوں روشن ہوا ہے جگ میں
تدھاں سوں بجلی نے اُس چھک سوں اپس چھک میں چھک لیا ہے
ترے شکر لب کی کیا ثنا کہوں‡ کہ لعل جگ میں ہوا معزز
ترے لباں کی یہ دیکھ سرخی سو اُس نے رنگ و دمک لیا ہے
جو کھول لٹ کوں چلا لٹک کر جھپک چھک کر جو منہ دکھایا
سو لٹ کوں دیکھے ولی لٹک کر سجن نین میں اٹک§ لیا ہے

---:o:---

۵ (۳۵۲)

مست تیرے جام لب کا باغ میں لالا رہے
بے خودی کا ہاتھ میں اُس کے سدا پیالا رہے
شوق سوں تجھ سرو قد کے سرکشی پایا ہے سرو
سب نہالاں میں سخن اُس کا سدا بالا رہے

---

* (ن) گبر * شہر † (ن) حسن ‡ بر وزن فع § مقام

تجھہ لٹک چلنے کی کیفیت صنوبر نے سنا
تو گلاں کی انجمن میں مست و متوالا رہے

بے نشا ہے جس کے دل میں نہیں محبت کی شراب
شیشۂ خالی نمن مجلس سوں نروالا رہے

اُن انکھاں اور زلف کا از بسکہ دیکھا ہے طلسم
شعر تیرا اے ولی یو سحر بنگالا رہے

———:o:———

(۳۵۳) ۷

مکتب میں جس کے ھاتھہ ادا کی کتاب ھے
خوبی میں آج ھم سبق آفتاب ھے

ظاھر ھوا ھے مجھہ پہ ترے ناز سوں صنم
رنگیں بہار حسن بہار عتاب ھے

مانند مو ضعیف کیا اُس کے شوق نے
جس مو کمر کا نام نزاکت مآب ھے

کیفیت بہار ادا تب سوں ھے عیاں
وہ مست ناز جب ستی مست شراب ھے

تیرے نین کے عصر میں بے وقر ھے شراب
مے خانہ تجھہ نگاہ سوں دائم خراب ھے

دیوان میں ازل کے ملے جب سوں عشق و حسن
تب سوں نیاز و ناز میں باھم حساب ھے

پوشیدہ حال عشق رھے کیوں کر اے ولی
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ھے

———:o:———

(۳۵۴) ۷

عشق میں جس کوں مہارت خوب ہے
مشرب مجنوں طرف منسوب ہے

عاشق بے تاب سوں طرز وفا
جیوں ادا محبوب کی محبوب ہے

عشق کے مفتی نے یوں فتویٰ دیا
دیکھنا خوباں کا درس خوب ہے

لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
داغ دل مہر سر مکتوب ہے

غمزہ و ناز و ادائے نازنیں
ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

لکھہ دیا یوسف غلامی خط تجھے
گرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

ہر گھڑی پڑھتا ہوں* اشعار ولی
دل کوں حرت عاشقی مرغوب ہے

———:0:———

(۳۵۵) ۹

جسے اقلیم تنہائی میں انداز قیامت ہے
جبین حال پر اُس کی سدا رنگ سلامت ہے

گزر اُس سرو قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں
موذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

مجھے روز قیامت کا رہا نہیں خوف اے واعظ
خیال قامت رعنا مرے حق میں قیامت ہے

---

* (ں) ہے

ہوا ہے صورت دیوار زاہد گُنج خلوت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

ہوا ہے جو جبیں فرسا تری محراب ابرو میں
صف عشاق میں اُس کوں امامت ہے امامت ہے

سیہ بختی ہوئی جگ میں نصیب عاشق بے دل
یہ تجھہ زلف پریشاں کی پریشانی کی شامت ہے

نہ ہو ناصح کی سختی سوں مکدر اے دل شیدا
سدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے

شرف ذاتی ہے تجھکوں اے گل گلزار معشوقی
تجلی مکھہ اُپر تیرے سیادت کی علامت ہے

ولی جو عشق بازی میں حقیقت سوں نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گل باغ ندامت ہے

---:o:---

د (۳۵۶)

سرو میرا مہر سوں آزاد ہے
شوخ ہے بے درد ہے صیاد ہے

ہاتھہ سوں اُس غمزۂ خوں خوار کے
داد ہے بے داد ہے فریاد ہے

آب ہووے کیوں کہ دل اُس سرو کا
سخت ہے بے رحم ہے فولاد ہے

عشق میں شیریں بچن کے رات دن
آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

غم نہیں مجنوں کوں ہرگز اے ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

(۳۵۷) ۵

جس دلربا سوں دل کوں مرے اتحاد ہے
دیدار اُس کا مری انکھاں کی مراد ہے
رکھتا ہے بر میں دلبر رنگیں خیال کوں
مانند آرسی کے جو صاف اعتقاد ہے
شاید کہ دام عشق میں تازہ ہوا ہے بند
وعدے پہ گلرخاں کے جسے اعتماد ہے
باقی رہے گا جورو ستم روز حشر لگ
تجھ زلف کی جفا میں نپٹ امتداد * ہے
مقصود دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھ زباں کا ورد محمد مراد ہے

———:O:———

(۳۵۸) ۷

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بے داد ہے
کیوں نہ ہو فوارۂ خوں جوش زن رگ رگ ستی
ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فصاد ہے
یک گھڑی تجھ ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
مونس ودم ساز میری آہ ہے فریاد ہے
زلف اُس کی + دیکھکر یوں مجھ اُپر ظاہر ہوا
صید کرنے کوں ہمارے رغبت صیاد ہے
آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جا نماز زاہد عزلت نشیں برباد ہے

---

* (ن) اشتداد　　† (ن) تل سیانی

حرت شیریں اس ستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
اہل معنی کی زباں کیا تیشۂ فرہاد ہے
سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے ولی
باوجود خود نمائی کس قدر آزاد ہے

——.o.——

(۳۵۹) ۹

نہ بوجھو خود بخود موہن میں اڑ ہے
رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہے
ہراک زلفاں کے دیکھے نہیں اٹکتا
اٹکتا ہوں جہاں دل کی پکڑ ہے
کروں یوں سنگدل کے دل کوں تسخیر
زبر دستی میں بیجا پر* کا گڑ ہے
نہیں بلدار چیرا سر پر اُس کے
عزیزاں! نوجوانی کی اکڑ ہے
برستا ہے سجن کے مکھ اُپر نور
نگاہوں کی ہراک جانب سوں جھڑ ہے
عجب تیزی ہے تجھ پلکاں میں اے شوخ
دو عالم اس دودھارے سوں دُو ہڑ ہے
جگت، جوگی ہوا ہے دیکھ تجکوں
سرج جوگی، فلک جوگی کی سڑ ہے
کسی کی بات پر رکھتا نہیں گوش
ہٹیلے ہٹ بھرے میں سخت اڑ ہے

* بیجا پور

ولیؔ تو بحر معنی کا ہے غواص
ہر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

—: o :—

ہ (۲۹۰)

اُس کے نین سوں غمزۂ آہو پچھاڑ ہے
اے دل سمجھکے چل کہ اگے مار دھاڑ ہے
تجھ نین کے چمن سٹیں کیوں آسکوں میاں*
خاراں کے جھاڑ خنجر مژگاں کی باڑ ہے
جن کوں نہیں ہے بوجھ ترے حسن پاک کی
تنکا نزیک تن کے مثال پہاڑ ہے
نرگس کا پھول ان کے کوے سیر دمبدم
جو تجھ نگاہ مست کا کیفی کراڑ ہے
دل میں رکھا جدھاں سوں ولی تجھ دہن کی یاد
راز نمن تدھاں سوں سنے میں دراڑ ہے

—: o :—

۷ (۳۹۱)

عشق میں صبر و رضا درکار ہے
فکر اسباب وفا در کار ہے
چاک کرتے جامۂ صبر و قرار
دلبر رنگیں قبا در کار ہے
ہر صنم تسخیر دل یوں کر کرے
دل ربائی کوں ادا درکار ہے

---

* (ن) میں اب

زلف کوں واکر کہ شاہ حسن کوں
سایۂ بال ہما درکار ہے

رکھہ قدم مجھہ دیدۂ خوں بار میں
گر تجھے رنگ حنا درکار ہے

دیکھہ اس کی چشم شہلا کوں اگر
نرگس* باغ حیا درکار ہے

عزم اُس کے وصل کا ہے اے ولی
لیکن امداد خدا درکار ہے

———: ٥ :———

۷ (۳۹۲)

گلرخاں میں جس کے سر پر چیرۂ* زرتار ہے
زیب گلزار ادا وہ سرو خوش رفتار ہے

چہرۂ گلرنگ و زلف موج زن خوبی منیں
آیت جنات تجری تحتہا الانہار ہے

بسکہ بے دردان ہوے ہیں مجتمع چاروں طرف
بستۂ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے

زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس کا غم نہیں
سبزۂ خط دل آرا مرہم زنگار ہے

کیوں کہ جاوے بوالہوس اس کی گلی میں ہو دلیر
ہر نگاہ تیز اس کی تیر ہے تلوار ہے

کیوں نہ لیویں زاہداں تجھہ دیکھہ طرز برہمن
رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

---

* ن) طرۂ

مت نصیحت کر ولی کوں اے سخن نا آشنا
ترک کرنا عشق کا دشوار ھے دشوار ھے

———:o:———

۵ (۳۶۳)

بیاباں عاشقاں کو ملک اسکندر برابر ھے
ہر اک گوھر انجھو کا بخت کے اختر برابر ھے
جنوں کے ملک کے سلطاں کوں کیا حاجت ھے افسر کی
بگولا سر اُپر مجنوں کے سو افسر برابر ھے
جو کئی حاصل کیا ھے دولت عالی کوں سوزش میں
پھپھولا اس دل دریا بھتر گوھر برابر ھے
فنا کر کر جو کئی دنیا کی سمجھا زندگانی کوں
اُسے گزران کرنے کوں جنگل ہور گھر برابر ھے
ولی دیوان میں میرے تو دہ دفتر کی حاجت نہیں
کہ مجھہ دیواں میں ہر اک شعر سو دفتر برابر ھے

———:o:———

۷ (۳۶۴)

نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ھے
نگہہ میں اُس پری رو کی اثر ھے
اجھوں لگ مکھہ دکھایا نہیں اپس کا
سجن مجھہ حال سوں کیا بے خبر ھے
مروت ترک مت کر اے پری رو
محبت میں مروت معتبر ھے
ترے قد کے تماشے کا ھوں طالب
کہ راہ راست بازی بے خطر ھے

تری تعریف کرتے ہیں ملائک
ثنا تیری کہاں حد بشر ہے

بیان اہل معنی ہے مطول
اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

ولی مجھ رنگ کوں دیکھے نظر بھر
اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

———:o:———

(۳۹۵) ۷

نہ جانوں خط میں تیرے کیا اثر ہے
کہ جس دیکھے سوں دل زیر و زبر ہے

اُسے باریک بیں کہتے ہیں عاشق
نظر میں جس کی وہ نازک کمر ہے

نہ ہووے کیوں ہجوم راستبازاں
جہاں اُس سرو قامت کا گزر ہے

ہر اک سوں آشنا ہونا ہنر نہیں
پری رخسار سوں ملنا ہنر ہے

نہ پاؤں تجھ سوں گر سیب زنخداں
نہال عشق بازی بے ثمر ہے

رہیں گے خاک ہو تیری گلی میں
وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی مجھ دل کی آتش پر نظر کر
جہنم کی زباں پر الحذر ہے

———:o:———

مکھہ ترا آفتاب محشر ہے
نور * اُس کا جہاں میں گھر گھر ہے

رگ جاں سوں ہوا ہے خوں جاری
یاد تیری پلک کی نشتر ہے

پھونچتا † ہے دلوں کوں ہر جاگہہ
غم ترا روزی مقدر ہے

مکھہ تیرا بحر حسن ہے جاناں
زلف پر پیچ موج عنبر ہے

بات میٹھی ترے لباں کی صنم
حسد انگیز شیر و شکر ہے

قد سوں تیرے کبھو نہ پایا پھل
حق میں میرے درخت بے بر ہے

تجھہ بن اے نور بخش محفل دل
حال مجلس تمام ابتر ہے

آگ ہئی ہے بقدر نیزہ بلند
شمع نہیں آفتاب محشر ہے

دود آتش کیا ہے سرمۂ چشم
داغ دل دیدۂ سمندر ‡ ہے

صفحۂ دل پہ درد کوں لکھنے
رشتۂ آہ تار مسطر ہے

---

* (ن) سوز-شور
† بر وزن سوچتا
‡ (ن) آگ کا کیڑا

آہ * جیوں آرسی ہوئی ہے عزیز
خود نمائی جنوں کا جوہر ہے

سادہ رو ہیں ہمیشہ با عزت
آب نسدن محیط گوہر ہے

مجکوں پہنچی ہے آرسی سوں یہ بات
صاف دل وقت کا سکندر ہے

اے ولی کیا ہے حاجت قاصد
نامہ میرا پر کبوتر ہے

———;o;———

۱۵ (۳۶۷)

قبلۂ اہل صفا شمشیر ہے
ہادی مشکل کشا شمشیر ہے

غازیاں اہل سعادت کیوں نہ ہوں
سایۂ بال ہما شمشیر ہے

بوالہوس اُس کے اگے کیوں آ سکے
صورت دست قضا شمشیر ہے

کیوں نہ دشمن کے کرے سینے میں جا
ناخن شیر خدا شمشیر ہے

اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ
ظاہرا برگ حنا شمشیر ہے

زندۂ جاوید شہدا † کیوں نہ ہوں
موجۂ آب بقا شمشیر ہے

---

* (ن) آج † (ن) شہیداں

سالک راہ فنا کوں دم بدم
آخرت کی رہنما شمشیر ہے
صاحب ہمت کوں نت ہے دستگیر
مرشد حاجت روا شمشیر ہے
راہ غربت میں کہ مشکل ہے تمام
ناتوانوں کا عصا شمشیر ہے
دشمناں کیوں کر سکیں مکر و فریب
صیقل رنگ وغا شمشیر ہے
ہے کلید فتح باب مدعا
ناخن مشکل کشا شمشیر ہے
کیوں نہ ہووے آب سر سوں تا قدم
جوہر کان حیا شمشیر ہے
کیوں نہ ہووے قتل عاشق دم بدم
شوخ کی بانکی ادا شمشیر ہے
جس نے پکڑا گوشۂ آزادگی
اُس کوں موج بوریا شمشیر ہے
کعبۂ فتح و ظفر میں اے ولی
شکل محراب دعا شمشیر ہے

———:o:———

(۳۶۸) ۵

عاشقاں کی قید تیرا حسن عالم گیر ہے
بلبلاں کوں بند کرنے* موج گل زنجیر ہے

---

* (ن) کے واسطے ہر

تجھ نین کی ہے نگاہ راست تیر بے خطا
کج ادائی تجھ بھواں کی جوہر شمشیر ہے

حسن تیرا عالم علوی سوں دیتا ہے خبر
یہ دم عیسیٰ کی تیرے لب* منیں تاثیر ہے

کیا کہے حیراں تری تعریف اے آئینہ رو
مو بمو تیرا سراپا ناز کی تصویر ہے

اے ولی کہتے ہیں بلبل سن کے یو رنگیں سخن
غنچۂ گل کے اُپر جیوں بوے گل تقریر ہے

———:o:———

(۳۶۹) ۹

تشنہ لب کوں مے کے گر سینے منیں ناسور ہے
پنبۂ مینا اُسے جیوں مرہم کافور ہے

یاد سوں ساقی کے نس دن ہر پلک ہے شاخ تاک
اشک حسرت اُس اُپر جیوں خوشۂ انگور ہے

اُس کا دل ہرگز نہ ہو ویراں ازل سوں تا ابد
جس کا سینہ یاد سوں دلدار کی معمور ہے

نفس سرکش پر جو کئی پایا ہے یہاں فتح و ظفر
دار عقبیٰ کے بہتر الحق کہ وہ منصور ہے

تجھ تجلی کے صحیفے کا سرج ہے یک ورق
عکس تیری زلف کا جگ میں شب دیجور ہے

جو سیاہی ہور سفیدی سوں ہوا ہے آشنا
اہل بینش کی نظر میں وہ سدا منظور ہے

---

* (ن) دم

جلد رو ہو عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے نزیک
کاہلی کوں ست دے اے سالک کہ منزل دور ہے*

خاکساری جس کوں سلطانی ہے اس عالم منیں
کاسۂ خاکی اُسے جیوں چینی فغفور ہے

یار کے دیدار کا طالب ہے موسیٰ ہر زماں
اے ولی دربار اُس کا اُس کوں کوہ طور ہے

---

۷ (۲۷۰)

حسن کا مسند نشیں وہ دلبر ممتاز ہے
دلبراں کا حسن جس مسند کا پا انداز ہے

غیر حیرت ہے خبر اُس آئنہ رو کی کسے
راز کے پردے میں جس کی خامشی آواز ہے

اس نزاکت آفریں پر ناز ہے کیا ناز کا
سر ستی لے پا تلک سب ناز ہے سب ناز ہے

دل منیں آکر ہوا خلوت نشیں تیرا خیال
غم ترا سینے میں میرے راز کا ہمراز ہے

وہ اپس کے وقت کا منصور ہے عالم منیں
صدق سوں تجھ بات میں جو عاشق سرباز ہے

سوکھکر تجھ غم منیں یہ تن ہوا ہے جیوں رباب
رگ مری سینے میں میرے جیوں کہ تار ساز ہے

---

* میر تقی میر نے اپنے تذکرے میں یہ شعر اس طرح لکھا ہے —

جلد چل تک عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے کہیں
کاہلی کو رہ نہ دے سالک کہ منزل دور ہے

۱ یاد سوں اُس رشک گلزار اِرم کی اے ولی
رنگ کوں میرے سدا جیوں بوے گل پرواز ہے

—:o:—

۱۱ (۳۷۱)

لہریا چیرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے
دلربائی میں برنگ موج گل مہتاز ہے
موسم خط میں نہ کر فکر اے گل رنگیں ادا
سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے
روبرو ہونے میں اُس کے حال دل ظاہر ہوا
جلوۂ آئینہ رویاں کاشف ہر راز ہے
غیر سوں الفت پکڑنا ہجر میں درکار نہیں
دمبدم آہ دل بے تاب اگر دمساز ہے
زندگی میں طائر دل کوں خلاصی کیوں کہ ہو
پنجۂ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے
دردمنداں کی نظر سوں اُس کا گرنا ہے بجا
جو برنگ طفل اشک عاشقاں غماز ہے
زندہ کرنا استخواں کوں گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کوں تجھ ناز کا اعجاز ہے
دردمنداں کوں سدا ہے قول مطرب دل نواز
گرمی افسردہ طبعاں شعلۂ آواز ہے
بزم کوں رونق دیا ہے جب سوں وہ عالی مقام
رشتۂ آہ دل بے تاب تار ساز ہے
دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل نہیں ولی
سد راہ سینہ صافاں طالع ناساز ہے

اے ولی یہ مصرع موزوں ہے ہر گل * کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

—— :o: ——

۱۳ (۳۷۲)

مجھہ حکم میں وہ راست قد دل نواز ہے
جس کے ہر ایک قول میں عشرت کا ساز ہے

دمساز زہرہ رو ہے جو خالی ہے آپ سوں
نے کی صدائے خاص سوں واضح یہ راز ہے

کہتے ہیں کھول پردہ شناسان مدعا
جو اوج میں ہوا کے اُڑے شاہباز ہے

جب سوں رکھا ہوں عشق کی آتش اُپر قدم
تب سوں مثال عود مرا دل گداز ہے

اے بوالہوس نہ دل میں رکھہ آہنگ عاشقی
جاں باز عاشقاں پہ یہ دروازہ باز ہے

کرنے کوں سیر راہ حجاز و عراق عشق
عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہے

تو اصل دائرے میں ہے جگ کے ' دجے فرع
اوج و حضیض † بیچ توہی یکہ تاز ہے

تیرے خیال میں جو ہوا خشک جیوں رباب
مضراب غم کا ہاتھہ اُس اوپر دراز ہے

محراب تجھہ بھواں کی عجب ہے مقام خاص
ہر پنجگاہ اُس میں دلوں ‡ کی نماز ہے

---

* (ن) دل † پستی ‡ (ن) جس منیں دل

سن حرف راست باز کا مت مل رقیب سوں
ہرچند تیری طبع مخالف نواز ہے

خارا دلاں کی چشم کی نسبت کے فیض سوں
سرمے کوں اصفہان کے عجب امتیاز ہے

بولا تجھے صبا نے سر زلف یہ سخن
نو روز عاشقاں کا ترا حسن و ناز ہے

بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے ولی
اس شعر پر بجا ہے اگر مجکوں ناز ہے

———:o:———

۱۰ (۳۷۳

زلف موہن کی کہ عنبر بیز ہے
حسن کے دعوے کی دست آویز ہے

ہے گل رعنا بہار حسن کا
ناز تیرا جو نیاز آمیز ہے

شوق کے مرکب کوں راہ عشق میں
اے سجن تیری نگہہ مہمیز ہے

ہر پلک تیری کہ ہے تیغ فرنگ
عاشقاں کے مارنے کوں تیز ہے

ہاتھہ میں میرے نہ سمجھو تم بیاض
شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے

چاہتا ہوں دل ستی اے نازنیں
جنگ تیری وہ کہ صلح آمیز ہے

تجھہ سخن کے وصف لکھنے میں قلم
ابر نیساں کی نمن در ریز ہے

تجھ تغافل سوں ہوا ہے رونما
گریۂ عاشق کہ خوں آمیز ہے

دل مرا اے دلبر شیریں بچن
تجھ لباں کے شوق سوں لبریز ہے

اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بسکہ شوق انگیز ہے

———:O:———

ہ (۳۷۴)

ہر نگاہ شوق سرکش دشنۂ خوں ریز ہے
تیغ اُس ابرو کی ہر دم مارنے کوں تیز ہے

عشق کے دعوے میں اُس کی بات رکھتی ہے اساس
سنبل زلف پری سوں جس کوں دست آویز ہے

آج گلگشت چمن کا وقت ہے اے نو بہار
بادۂ گلرنگ سوں ہر جام گل لبریز ہے

جب سوں تیری زلف کا سایہ پڑا گلشن منیں
تب ستی صحن چمن ہر تھور* سنبل خیز ہے

سادہ رویاں کوں کیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا اے ولی از بسکہ شوق انگیز ہے

———:O:———

ہ (۳۷۵)

تحصیل دل کے ہوتے یہ سکھ کتاب بس ہے
دانائے منتخب کوں یہ انتخاب بس ہے

---

* (ن ۲ تار

مجهه حال کا کرے گر آکر سوال دلبر
تو لاجواب ہونا مجکوں جواب بس ھے
تاب کمر سوں تیری بے تاب بسکہ ہوں میں
مانند زلف خوباں مجهه پیچ و تاب بس ھے
جو عشق کے نگر کا ھے صوبہ دار جگ میں
مجنوں لیلی حسن اُس کا خطاب بس ھے
جوگئی ولی کے مانند پیتا ھے عشق کی مے
اُس برها کے جلے کوں دل کا کباب بس ھے

———: ٥ :———

٥ (۳۷۶)

عاشق کوں تجهه درس کا دائم خیال بس ھے
خاموش ہوکے رهنا اتناچه* قال بس ھے
گر خلق عید خاطر دیکھی ھے ماہ نو کوں
مجهه دل کی عید ہوتی ابرو ہلال بس ھے
گر کافر رو† کے دلبر‡ عالم کوں موهتے ہیں
مجهه دل کوں موہ لینے یہ خط و خال بس ھے
ہر دل ربا کوں ہرگز دیتا نہیں ہوں دل میں
دل بستگی کوں میری وہ بے مثال بس ھے
ہر چند اے ولی ہوں میں غرق بحر عصیاں
مجکوں شفیع محشر حضرت کی آل بس ھے

———: ٥ :———

۱۲ (۳۷۷)

ہم کوں شفیع محشر وہ دیں پناہ بس ھے
شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ھے

---

* (ن) اے شاہ † شہر بنگالہ ‡ (ن) معں لوگاں

خاطر سوں گئی * ہے خواہش اسباب دنیوی کی
ہمت برہ کی رہ میں مجھ زاد راہ بس ہے

جو صاف دل ہیں اُن کو درکار نہیں ہے زینت
جیوں آرسی، نہد کی سر پر کلاہ بس ہے

اسباب جنگ رکھنا درکار نہیں ہے ہم کوں
دشمن کے مارنے کوں اک تیر آہ بس ہے

نہیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی
تیری گلی میں آنا، یہ دستگاہ بس ہے

درکار نہیں ہے مسجد سجدے کوں عاشقاں کے
محراب تجھ بھواں کی اے قبلہ گاہ بس ہے

مت تیر اور کماں کی کر فکر اے خوش ابرو
عاشق کے مارنے کوں سیدھی نگاہ بس ہے

تجھ عشق کے جلے کوں کیا کام چاندنی سوں
تجھ حسن کا تماشا اے رشک ماہ بس ہے

بے جا ہے بادشاہی ہر خوب رو کوں دینا
خوبی کے تخت اوپر اک بادشاہ بس ہے

دل لے گیا ہمارا جادو سوں وہ پری رو
دیوانگی ہماری اس پر گواہ بس ہے

درکار نہیں کہ دیکھوں ہر اک ادا کوں تیری
تجھ چال کا تماشا آ کج کلاہ بس ہے

غم نہیں اگر رقیباں آتے ہیں چل ولی پر
اے دوست تجھ کرم کی مجکوں پناہ بس ہے

———.O.———

* (ن) بروزن فع

(۳۷۸)

آج ہر گل نور کی فانوس ہے
کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے

گر نہ نکلے سیر کوں وہ نو بہار
ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے

اے صنم تیرے دھن کے شوق سوں
ہر کلی میں نغمۂ ناقوس ہے

نور سوں تجھہ یاد کی اے شمع رو
پردۂ دل پردۂ فانوس ہے

دیکھکر اُس کی ادا و ناز کوں
ہر پری کوں خواهش پا بوس ہے

دل نہ دے دوجے کوں غافل بوجھہ اسے
کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے

دیکھنے سوں سیر نہیں ہوتا ولی
مدعا اُس کا کنار و بوس ہے

---

۷ (۳۷۹)

سرو میرا جب ستی گل پوش ہے
ہر طرف سوں بلبلاں کا جوش ہے

اے سجن یک بات ہے لیکن اُسے
بوجھتا ہے وہ کہ جس کوں ہوش ہے

گول پگھڑی کے نہ پھر ہرگز تو گرد
گول پگھڑی حسن کا سر پوش ہے

دیکھنا تجھ قد کا اے نازک کمر
باعث خمیازۂ آغوش ہے

اب خلاصی عشق سوں ممکن نہیں
دام دل؛ زلف دودامی پوش ہے

کیوں نہ ہو امید کا روشن چراغ
شمع محفل ساقی مے نوش ہے

ہر سخن تیرا لطافت سوں ولی
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

—— :o: ——

(۳۸۰) ۵

دل طلبگار ناز مہوش ہے
لطف اُس کا اگرچہ دل کش ہے

مجھ سوں کیوں کر ملے گا حیراں ہوں
شوخ ہے بے وفا ہے سرکش ہے

کیا تری زلف، کیا ترے ابرو
ہر طرف سوں مجھے کشاکش ہے

تجھ بن اے داغ بخش سینۂ و دل
چمن لالہ دشت آتش ہے

اے ولی تجربے سوں پایا ہوں
شعلۂ آہ شوق بے غش ہے

—— :o: ——

(۳۸۱) ۱۱

ہر طرف ہنگامۂ اجلاف ہے
مت کسو سوں مل اگر اشراف ہے

هر سحر تجھ نعمت دیدار کی
آرسی کوں اشتہاے صاف ہے

نہیں شفق ہر شام تیرے خواب کوں
پلجۂ خرشید مخمل باف ہے

نقد دل دو جے کوں دینا تجھ بغیر
حق شناساں کے نزک اسراف ہے

کیا کروں تفسیر غم ہر اشک چشم*
راز کے قرآن کا کشاف ہے

مست جام عشق کوں کچھ غم نہیں
خاطر ناصح اگر نا صاف ہے

وسوسے سوں دل کے مت کر قلب زر
سینہ صافاں کی نظر صراف ہے

جب سوں وہ آتا ہے ہمراہ رقیب
درد مندان کا مکاں اعراف ہے

رحم کرتا نہیں ہمارے حال پر
شوخ ہے سرکش ہے بے انصاف ہے

صورت نارستہ خط ہے جلوہ گر
اس قدر چہرہ صنم کا صاف ہے

اے ولی تعریف اُس کی کیا کروں
ہر طرح مستغنی از اوصاف ہے

———:o:———

* (ن) قطرہ اشک

۵ (۳۸۲)

ھر چند کہ اُس آھوے وحشی میں بھڑک ھے
بے تاب کے دل لینے کوں لیکن ندھڑک ھے

عشاق پہ تجھہ چشم ستمگار کا پھرنا
تروار کی اوجھڑ ھے یا کٹّے کی سڑک ھے

گرمی سوں تری طبع کی ڈرتے ھیں سیہ بخت
غصے سوں کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ھے

تیری طرف انکھیاں کوں کہاں تاب کہ دیکھیں
سورج سوں زیادہ ترے جامے کی بھڑک ھے

کرنے کوں ولی عاشق بے تاب کوں زخمی
وہ ظالم بے رحم نپٹ ھی ندھڑک ھے

———:o:———

۱۴ (۳۸۳)

اے دوست تیری یاد میں دل کوں کہاں ھے
نقش مراد آئینہ تیرا خیال ھے

ھے راستی سوں قد کوں ترے رتبۂ بلند
جنت میں اُس کے عشق سوں طوبیٰ نہال ھے

حاجت نہیں ھے شمع کی اُس انجمن منئیں
جس انجمن میں شمع سجن کا جمال ھے

آ اے مہ دو ھفتہ مرے پاس ایک روز
ھر آن تجھہ فراق کی سینے پہ سال ھے

ھم سایۂ بتاں نے کیا قد مرا دوتا
اس مدعا پہ طرۂ خمدار دال ھے

زاہد کوں مثل دانۂ تسبیح ایک آن
کرچے ستی رہا سوں* نکلنا محال ہے

لازم ہے درس یار کی تحصیل رات دن
ہر مدرسے کے بیچ یہی قیل و قال ہے

جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا
بے تاب جی پہ میرے عجب وجد و حال ہے

اے عاشقاں کی عید تامل سوں کر نظر
تیری بھواں کی یاد میں تن جیوں ہلال ہے

گل سو† زبان حال سوں کہتا ہے یہ بچن
غنچے نوں تجھ دھن سوں سدا انفعال ہے

روے زمیں کا خال ہے زینت میں اے صنم
تیرا جو مثل نقش قدم پائمال ہے

تیری نین کی یاد میں جن نے سفر کیا
اُس کے سفر کی راہ نگاہ غزال ہے

بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے سجن
کعبے میں تجھ جہاں کے تل جیوں ہلال ہے

خاموش گر رہا ہے ولی تو عجب نہیں
غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

———:o:———

(۳۸۴) ۷

حسن تیرا سرج پہ فاضل ہے
مکھ ترا رشک ماہ کامل ہے

---

* (ن) کے † (ن) گلشن

حسن کے درس میں لیا جو سبق
مجھہ نزک فاضل و مکمل ھے

رات دن تجھہ جھال روشن کوں
فضل پروردگار شامل ھے

جس کوں تجھہ حسن کی نہیں ھے خبر
بے گماں وہ جہاں میں غافل ھے

زادرہ دل سوں جو بغل میں لیا
عشق کے پنتھہ میں وہ عاقل ھے

عشق کی راہ کے مسافر کوں
ھر قدم تجھہ گلی میں منزل ھے

اے ولی طرز عشق آساں نہیں
آزمایا ھوں میں کہ مشکل ھے

—;o;—

(۳۸۵) ۷

نشہ بخش عاشقاں وہ ساقی گلفام ھے
جس کی انکھیاں کا تصور پے خودی کا جام ھے

نہولنا زلفاں کا کچھہ درکار نہیں اے خوش ادا
یک نگاہ ناز تیری دو جہاں کا دام ھے

آفتاب آتا ھے محرم ھو کے تجھہ کوچے طرف
صبح صادق اُس کے بر میں جامۂ احرام ھے

دل کوں جمعیت ھے جب جاتا ھے دنبال صنم
آرسی کے ساتھہ میں سیماب کوں آرام ھے

مت قدم رکھہ اُس طرف اے زاھد خلوت نشیں
غمزۂ خونخوار اُس کا دشمن اسلام ھے

جس صنم کی سرکشی کا جگ میں ہے صیت* بلند
شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ہے

اے ولی کیوں خشک مغزی کا نہیں کرتا علاج
یاد اُن انکھیاں کی تجھ کوں روغن بادام ہے

---:o:---

(۳۸۶) ۵

اُس سرو خوش ادا کوں ہمارا سلام ہے
اُس یار بے وفا کوں ہمارا سلام ہے

لیتا نہیں سلام ہمارا حجاب سوں
اُس صاحب حیا کوں ہمارا سلام ہے

اُس باج دل میں میرے نہیں اور مدعا†
اُس دل کے مدعا کوں ہمارا سلام ہے

ناز و ادا سوں دل کوں میرے مبتلا کیا
اُس نازنیں پیا کوں ہمارا سلام ہے

آرام جان و دل ہے ولی جس کا دیکھنا
اُس جان دلربا کوں ہمارا سلام ہے

---:o:---

(۳۸۷) ۵

اُس شاہ نو خطاں کوں ہمارا سلام ہے
جس کے نگین لب کا دو عالم غلام‡ ہے

سرشار انبساط ہے اُس انجمن منیں
جس کوں خیال تیری انکھاں کا مدام ہے

---

*(ن) شہرت †(ن) اُس باج دل میں میرے دوجا نہیں ہے مدعا
‡(ن) میں نام

جس سر زمین میں تیری بھواں کا بیاں کروں
خوبی ہلال چرخ کی وہاں ناتمام ہے

جب لگ ہے تجھ گلی میں رقیب سیاہ رو
تب لگ ہمارے حق میں ہر اک صبح شام ہے

تنہا نہ بند عشق میں تیری ہوا ولی
یہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

———:0:———

(۳۸۸) ۷

ترا مجنوں ہوں صحرا کی قسم ہے
طلب میں ہوں تمنا کی قسم ہے

سراپا ناز ہے تو اے پری رو
مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے

دیا حق حسن بالا دست تجکوں
مجھے تجھ سرو بالا کی قسم ہے

کیا تجھ زلف نے جگ کوں دوانا
تری زلفاں کے سودا کی قسم ہے

دو رنگی ترک کر یکرنگ ہو* مل
تجھے تجھ قد رعنا کی قسم ہے

کیا تجھ عشق نے عالم کوں مجنوں
مجھے تجھ رشک لیلی کی قسم ہے

ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشم شہلا کی قسم ہے

———:0:———

* (ن) ہو ایکسا ہے مجھ

(۳۸۹)

صنم میرا نپٹ روشن بیاں ہے
برنگ شعلہ سر تا پا زباں ہے
نظر کرنے میں دل اُس کا لیا ہوں
کہمند گل نگاہ بلبلاں ہے
بجا ہے گر وہ سرو گلشن ناز
ہماری راستی پر مہرباں ہے
وفا کر حسن پر مغرور مت ہو
وفاداری بہار بے خزاں ہے
صنم مجھہ دیدہ و دل میں گزر کر
ہوا ہے باغ ہے آب رواں ہے
ہوا تیر ملامت کا نشانہ
نظر میں جس کی وہ ابرو کماں ہے
ولی اُس کی جفا سوں خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحاں ہے

———:o:———

۷ (۳۹۰)

یو تل زنگی و خط مشک ختن ہے
سخن مصری و لب کان یمن ہے
مرے پر* کھینچتے ہیں تیغ ہندی
ترے ابرو کہ چیں جن کا وطن ہے
ہوے ہیں دنگ تصویر فرنگ† دیکھہ
تری صورت کہ یہ رشک وسن‡ ہے

---

* مجھہ پر   † نون مخلوط   ‡ (ن) زسن

دسے تیرے نین میں کا نور و دیس
تری باتاں میں بنگالے کا فن ہے
ترے لب میں دسے لعل بدخشاں
سخن تیرا ہر اک در عدن ہے
تری یہ زلف ہے شام غریباں
جبیں تیری مجھے صبح وطن ہے
ولی ایران و توراں میں ہے مشہور
اگرچہ شاعر ملک دکن ہے

———: o :———

۹ (۳۹۱)

شکار انداز دل وہ منہرن ہے
لقب جس شوخ کا جادو نین ہے
ہوا ہے جو شہید لالہ رویاں
برنگ داغ دل خونیں کفن ہے
نہیں درکار گلگشت چمن زار
بہار عاشقاں وہ گلبدن ہے
کرے گی سنگدل کے دل میں جانقش
صدائے بے دلاں فرہاد فن ہے
بجا ہے اُس کوں کہنا خسرو وقت
نظر میں جس کی وہ شریں بچن * ہے
ترا قد اے بہار گلشن ناز
مثال سرو زیب صد چمن ہے

---

* (ن) سجن

خودی سوں اولاً خالی ہو، اے دل
اگر اُس شمع روشن کی لگن ہے

غلام و فدوی درگاہ احمد
سدا اُس کی زباں پر یہ بچن ہے

ہوا جو خادم شاہ ولایت
ولی ہے والی ملک سخن ہے

---:o:---

(۳۹۲) ||

عارفاں پر ہمیشہ روشن ہے
کہ فن عاشقی عجب فن ہے

* دشمن دیں کا دین دشمن ہے
راہزن کا چراغ روشن ہے

کیوں نہ ہو مظہر تجلی یار
کہ دل صاف مثل درپن ہے

عشق بازاں ہیں تجھ گلی میں مقیم
بلبلاں کا مقام گلشن ہے

سفر عشق کیوں نہ ہو مشکل
غمزۂ چشم یار رہزن ہے

بار مت دے رقیب کوں اے یار
دوستاں کا، رقیب، دشمن ہے

تنگ چشمی ہے راہ بے بصری
گرچہ مقدار چشم سوزن ہے

---

* یہ مطلع تذکرۂ میر میں ہے۔

مجکوں روشن دلاں نے دی ہے خبر
کہ سخن کا چراغ روشن ہے
گھیر رکھتا ہے دل کوں جامۂ تنگ
جگ منیں دور دور دامن ہے
عشق میں شمع رو کے جلتا ہوں
حال میرا سبھوں پہ روشن ہے
اے ولی تیغ غم سوں خوف نہیں
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

———:o:———

(۳۹۳) ۱۰

تیرے لب پر جو خط عنبریں ہے
خط یاقوت سوں نقش نگیں ہے
چمن آرائے باغ خوش ادائی
نہال قد سر و گل جبیں ہے
کہو زاہد سوں جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاق فردوس بریں ہے
نہ آوے گی کدھی لکھنے میں ہرگز
مصور یو ادائے نازنیں ہے
ہمیشہ دیکھتی ہے تجھ کمر کوں
نگہہ میری سدا باریک بیں ہے
مرے حق میں عنایت نامۂ یار
مثال شہپر روح الامیں ہے
کرے ایک آن میں جگ کوں دوانہ
نگہہ تیری کہ جادو آفریں ہے

نہیں گل برگ گلشن میں اے لالن
ترے گلگوں کا یو داماں زیں ہے
سویدا کی نہط جاوے نہ ہرگز
خیال اُس خال کا جو دل نشیں ہے
ولی جن نے سنا میرے سخن کوں
زباں پر اُس کے ذکر آفریں ہے

———:o:———

۷ (۳۹۳)

ہر ایک سوں متواضع ہو سروری یہ ہے
سنبھال کشتی دل کوں قلندری یہ ہے
نکال خاطر فاتر سوں جام جم کا خیال *
صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ہے
تو جان بوجھہ ' اجانا ہوا سو میں بوجھا
کہ زندگی منیں مقصود زر گری یہ ہے
خیال یار کوں رکھہ اپنے دل میں محکم کر
کہ عاشقاں کے نزک شیشۂ پری یہ ہے
بسا عزیز ہیں تجھہ مکھہ کے آفتاب پرست
تو جلوہ گر ہو کہ اب ذرہ پروری یہ ہے
ٹک اک نقاب اُٹھا کر اپس کا منہ دکھلا
کہ دلبراں کے نزک حق دلبری یہ ہے
بسار دل سوں اپس کے تو یاد خاقانی
ولی کوں دیکھہ کہ اب رشک انوری یہ ہے

———:o:———

* (ن) غم

۱۰ (۳۹۵)

نکل اے دلربا گھر سوں کہ وقت بے حجابی ھے
چمن میں چل بہار نسترن ھے ماھتابی ھے

کسی کی بات سنتا نہیں کسی پر رحم کرتا نہیں
ھٹیلا ھے ستمگر ھے جفاجو ھے شرابی ھے

گیا ھے جب سوں وہ گلرو چمن میں مے کشی کرنے
ھر اک گل صورت ساغر ھر اک غنچہ گلابی ھے

مرے پیتم کے ابرو پر یہ مشکیں خال ھے دلکش
ویا اُستاد کے نقطے کی بیت انتخابی ھے

گلی میں اُس ستمگر کی نہ جا اے دل نہ جا اے دل
کہ جاں بازی میں آفت ھے قیامت ھے خرابی ھے

کسے طاقت ھے انکھیاں کھول کر دیکھے تری جانب
جھلک تجھ حسن روشن کی شعاع آفتابی ھے

تمھارے اے سجن مدت سوں فدوی ھیں دعا گو ھیں
ھمن سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ھے

وفاداری بہار گلشن خوبی ھے اے گل رو
نہ بوجھو سرسری ھرگز سخن میرا کتابی ھے

بہار عاشقی کوں تازہ کرنا اے گل رعنا
تلطف ھے مدارا ھے کرم ھے بے عتابی ھے

ولی پایا رباعی چار ابرو کا تصور کر
تخلص چشم گریاں کا بجا ھے گر سحابی ھے

-O-

(۳۹۶)

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد* کا اعتبار کھوتی ہے

کیوں کہ حاصل ہو مجکوں جمعیت
زلف تیری قرار کھوتی ہے

ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب
مجھ انکھاں کا خمار کھوتی ہے

کیوں کہ ملنا صنم کا ترک کروں
دلبری اختیار کھوتی ہے

اے ولی آب اُس پری† رو کی
میرے دل کا غبار کھوتی ہے

:0:

(۳۹۷) ۷

دل کوں تجھ باج بے قراری ہے
چشم کا کام اشک باری ہے

شب فرقت میں مونس و ہمدم
بے قراری و‡ آہ و زاری ہے

اے عزیزاں مجھے نہیں برداشت
سنگ دل کا فراق بھاری ہے

فیض سوں تجھ فراق کے ساجن
چشم گریاں کا کام جاری ہے

* (ن) حسن ۔ عشق † (ن) کے چہرے کی
‡ (ن) بے قراروں کو

فوقیت لے گیا ہوں بلبل سوں
گرچہ وہ منصب* ہزاری ہے

عشق بازی کے حق منیں قاتل
ہر نگہ خنجر و کٹاری ہے

آتش ہجر لالہ روسوں ولی
داغ سینے میں یادگاری ہے

———:0:———

(۳۹۸) ۵

تجھ بنا مجھکوں بے قراری ہے
میری انکھیاں سوں اشک جاری ہے

کیوں نہ ہو چاک چاک میرا دل
شوخ کے ہاتھ میں کٹاری ہے

یک نگہ سوں کیا ہے مست مجھے
اُس کی انکھیاں میں کیا خماری ہے

تیرے ابرو نے مجکوں قتل کیا
کیا بلا اُس میں آبداری ہے

اب ولی نے یہ تیری صورت حسن
صفحۂ دل اُپر اُتاری ہے

———:0:———

(۳۹۹) ۷

عشق بے تاب جاں گدازی ہے
حسن مشتاق دل نوازی ہے

---

* (ن) منصب میں وہ

اشک خونیں سوں جو کیا ھے وضو
مذھب عشق میں نمازی ھے

جو ھوا راز عشق سوں آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ھے

پاک بازاں سوں یوں ھوا معلوم
عشق مضمون پاکبازی ھے

جا کے پہنچی ھے حد ظلمت گوں
بس کہ تجھہ زلف میں درازی ھے

تجربے سوں ھوا مجھے ظاھر
ناز مفہوم بے نیازی ھے

اے ولی عشق ظاھری کا سبب
جلوۂ شاھد مجازی ھے

———:o:———

۹ (۴۰۰)

کوچۂ یار عین کاسی ھے
جوگی دل وھاں کا باسی ھے

پی کے بیراگ کی اُداسی سوں
دل بھی بیراگی و اُداسی* ھے

اے صنم تجھہ جبیں اُپر یہ خال
ھندوے ھردوار باسی ھے

زلف تیری ھے موج جمنا کی
پاس تل اُس کے جیوں سناسی ھے

---

* اُداس

گھر ترا ھے یہ رشک دیول چین
اس میں مدت سوں دل اُپاسی ھے

یہ سیہ زلف تجھہ زنخداں پر
ناگنی جیوں کنوئیں پہ پیاسی ھے

طاس خرشید فرق ھے جب سوں
بر میں تورے الماس طاسی ھے

جس کی گفتار میں نہیں ھے مزا
سخن اُس کا طعام باسی ھے

اے ولی جو لباس تن پہ رکھا
عاشقاں کے نزک لباسی ھے

———:0:———

(۴۰۱) ۵

ترا مکھہ مشرقی۔حسن انوری۔جلوہ جمالی ھے
نین جامی۔جبیں فردوسی۔و ابرو ھلالی ھے

ریاضی فہم و گلشن طبع و دانا دل۔علی فطرت
زباں تیری فصیحی و سخن تیرا زلالی ھے

نگہہ میں فیضی و قدسی سرشت طالب و شیدا
کمال بدر دل اھلی و انکھیاں سو غزالی ھے

تو ھی ھے خسرو روشن ضمیر و صائب و شوکت
ترے ابرو یہ مجھہ بیدل کوں طغرائے وصالی ھے

ولی تجھہ قد و ابرو کا ھوا ھے شوقی و مائل
تو ھر اک بیت عالی اور ھر اک مصرع خیالی ھے

———:0:———

۹ (۴۰۲)

نہ پوچھو خود بخود اس شوخ میں صاحب کمالی ہے
نگاہ پاکبازاں حسن کے گلشن کا مالی ہے

نہ جانوں کیا بلا لاوے گی اُس کے کان سوں لگ کر
بلاے جان مشتاقاں کہ جس کا کانوں بالی ہے

سدا اُس سرو کا وصف آتا ہے زباں اوپر
عزیزاں طبع میں میری عجب نازک خیالی ہے

زباں پر قمریاں کی یہ سخن جاری ہے گلشن میں
کہ عشق سرو قد رکھتا ہے جس کا فکر عالی ہے

ہمیشہ جیوں صنوبر راستبازاں وجد کرتے ہیں
مگر قد پری رو مصرع برجستہ حالی ہے

عیاں ہے شان بیت ابروی تجھ چشم جادو سوں
کرشمہ تجھ بھواں میں معنی بیت ہلالی ہے

کہا اُس شکریں گفتار نے میرا سخن سن کر
کہ طوطی کی زباں اوپر عجب شیریں مقالی ہے

نہ جانوں کس پری رو کا گزر ہے آج مجلس میں
کہ حیرت سوں ہر اک گل رو برنگ نقش قالی ہے

ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی
نہ رہنا اُس کی صحبت میں نپٹ بے اعتدالی ہے

---:o:---

۹ (۴۰۳)

باغ ارم سوں بہتر موہن تری گلی ہے
ساکن تری گلی کا ہر آن میں ولی ہے

تجھ عشق کی سدا سوں لبریز ہوں سراپا
ہر استخواں میں میری آواز بانسلی ہے
لے ہیں اہل دل سب یہ بات تہ دلی سوں
رت کا دل بغل میں قرآن ہیکلی ہے
تجھ مکھ پہ گرچہ نو خط باریک ہے و لیکن
انکھیاں کوں نور دینے جیوں قطعۂ جلی ہے
بد ہے کہ ہووے مجھ درد سر کا درماں
ئے کا رنگ تیرا اے شوخ صندلی ہے
یکبار دل جلے کوں آتیرا کدھی نہ دیکھا
تیری نگاہ ظالم مانند بیجلی ہے
نہیں ہے تجھ بن اک آن خواب راحت
ہ مرے سرہانے ہر چند مخملی ہے
ہرگز ترے دھن میں نہیں رنگ و بو سخن کا
گویا دھن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے
مجکوں کہا سجن نے لاؤں گا بندگی میں
زمرے میں شاعراں کے ہر چند تو ولی ہے

———:0:———

۹ (۴۰۴)

ہیں تیرے وہ خوش خرامی ہے
سوں تجھ نازکی تمامی ہے
گرچہ سب خوب رو ہیں خوب ولے
سرو میرا سبھوں میں نامی ہے
پلک تیری اے نگہہ بد مست
بخشی میں شعر جامی ہے

آتش شوق زلف سوں تیری
دل عاشق کباب شامی ہے

سرو کوں با وجود آزادی
تجھ ستی دعوی غلامی ہے

جو بندھا تجھ نگین لب سوں دل
اُس کوں عالم میں نیک نامی ہے

آتش عشق سوں نکل چلنا
عشق بازاں کے حق میں خامی ہے

تب کا مشتاق جی ہے لچھمن سوں*
کشن سوں جب کہ رام راسی ہے

اے ولی اُس کی بیت ابرو میں
معنی نسخۂ حسامی ہے

———:o:———

(۳۰۵)

گرچہ طناز یار جانی ہے
مایۂ عیش جاودانی ہے

یاد کرتی ہے خط کوں زلف صنم
کام ھندو کا بید خوانی ہے

تجھ سوں ہرگز جدا نہوں اے جاں
جب تلک مجھ میں زندگانی ہے

آشنا تو نہال سوں ہونا
ثمرۂ گلشن جوانی ہے

*(ن) میں

دل میں آیا ھے جب سوں سرو رواں
تب سوں مجھہ شعر میں روانی ھے
اے سکندر نہ ڈھونڈ آب حیات
چشمۂ خضر خوش بیانی ھے
وقت مرنے کے بولتا ھے پتنگ
کہ محبت رفیق جانی ھے
گرچہ پابند لفظ ھوں لیکن
دل مرا عاشق معانی ھے
اے ولی فکر صاف صاحب دل
گوھر بحر نکتہ دانی ھے

—— ۰ ——

۹ (۳۰٦)

مو بمو میں تجھہ غم سوں' ضعف و ناتوانی ھے
ٹک کرم کرو ساجن' وقت مہربانی ھے
دیکھنے سوں خوباں کے' منع مت کر اے زاھد
موسم بزرگی نہیں' عالم جوانی ھے
جیو یاد کرتا ھے' نو بہار کے خط کوں *
رات دن برھمن کا' کام بید خوانی ھے
کنج غم میں تنہا نہیں عاشق بلا انگیز
کہ† شب جدائی میں' آہ یار جانی ھے

---

* (ن) حق کی یاد کرتا ھے' نو بہار خط کو دیکھہ
† کاف کا ایسا اشباع اھل فارس کے کلام میں بکثرت پایا جاتا ھے' متقدمین اُردو اور خصوصاً ولی کا یہ استعمال قابل تعجب نہیں —

ک سخن ترے لب سوں، اے مسیحِ روح افزا
حق میں جاں نثاروں کے، آب زندگانی ہے

تجھ سوں ہمنشیں ہونا، اے گل بہار دل
وجہہ شادمانی ہے، عیش جاودانی ہے

نام اُس دو رنگے کا، کیوں نہ ہو گل رعنا
چہرہ ارغوانی ہے، جامہ زعفرانی ہے

جب سوں نو خط گلرو، جلوہ گر ہے گلشن میں
سبزہ کہربائی ہے، رنگ گل خزانی ہے

سادہ رو جہاں کے سب گوش رکھکے سنتے ہیں
اے ولی سخن تیرا، گوہر معانی ہے

———:o:———

ن (۴۰۷)

تجھ کوں خوباں میں بادشاہی ہے
سر اُپر سایۂ الٰہی ہے

باعث دلربائی عـــاشق
خوش نگاہوں میں خوش نگاہی ہے

کم نکلنے میں اُس پری رو کے
عشق یاراں کی خیر خواہی ہے

جگ میں تیری بھواں کی شہرت سوں
کشتی عاشقاں تباہی ہے

قتل عشاق پر بندھی ہے کمر
غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے

شاہ خوباں کے رخ پہ سبزۂ خط
حسن کی فوج کی سپاہی ہے

کیوں نہ ہو عشق باز خسرو وقت
عشق کا داغ چتر شاہی ہے

تو خطاں کی طرف نہ جا زاہد
زہد و تقویٰ کی وہاں مناہی ہے

عشق بازاں میں ہے ولی ثابت
طالب گلرخاں کماہی ہے

———.o.———

(۴۰۸) ۷

مت تصور کرو تجھہ دل کوں کہ ہرجائی ہے
چمن حسن پری رو کا تماشائی ہے

گلرخاں کیوں نہ کہیں تجکوں سکندر طالع
جلوہ گر بر میں ترے جامۂ دارائی ہے

یاد کرتا ہے سدا مصرع زنجیر جنوں
دل بے تاب کہ تجھہ زلف کا سودائی ہے

چشم خوں بار کوں رونے سے نہیں ہرگز غم
خط شب رنگ ترا سرمۂ بینائی ہے

دیکھکر اُس کوں ہوے سرو و صنوبر پابند
اس قدر قد میں ترے جلوۂ رعنائی ہے

شیخ مت گھر سوں نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تری باعث رسوائی ہے

اے ولی رہنے کوں دنیا میں مقام عاشق
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

———:o:———

۷ (۳۰۹)

جب کیا رات کوں تجھ زلف نے بے تاب مجھے
تب پریشانی میں جیوں کال دسا خواب مجھے

تیرے غبغب کے خیالاں میں پھنسا جب ستی دل
عشق نے بھوں میں غم کے کیا گرداب مجھے

مضطرب عشق سوں ہوں مجکوں ملامت نہ کرو
تپش دل نے کیا رشتۂ سیماب مجھے

جب کیا چاہ ترے چاہ زنخداں کا یہ دل
چرخ گرداں نے دیا گردش دولاب مجھے

خم ہوا قوس قزح اُس کا خم ابرو دیکھ
جن نے دیوار میں غم کے کیا گرداب مجھے

چمن امید کا گرمی سوں گلہ کی جو سکھا
ابر رحمت نے کیا فیض سوں سیراب مجھے

جم کے رتبے سوں ولی مرتبہ اوپر ہے اگر
جام میں دل کے میسر ہو مے ناب مجھے

———: ۵ :———

۹ (۳۱۰)

سر خوشی حاصل ہوئی ہے آج گونا گوں مجھے
سبزی خط نے دیا ہے نشۂ افیون مجھے

کشتۂ ملت نہیں میناے نرگس کا کبھی
ہے خیال چشم خوباں بادۂ گلگوں مجھے

لالہ و گل مجھ سوں لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد
گلرخاں کے عشق نے جب سوں کیا ہے خوں مجھے

۱

هوش کھونا عاشق بے دل کا کچھ مشکل نہیں
نام لے اُس رشک لیلی کا کرو مجنوں مجھے

کیوں نہ ہووے آہ میری همسر سر و بلند
یاد آیا ہے عزیزاں وہ قد موزوں مجھے

کثرت اسباب دل لینے کوں کچھہ درکار نہیں
یک نگاہ لطف سوں کراے صنم مفتوں مجھے

آبرو کی کس سوں راکھوں جگ منیں چشم طمع *
هر گھڑی کرتے ہیں رسوا دیدۂ پر خوں مجھے

کیا هوا گر عقل دور اندیش کی سنتا هوں بات
هوش سوں دھووے کا آخر وہ لب مے گوں مجھے

اے ولی رکھہ دل میں آوے وہ صنم آهنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

---:o:---

۹ (۴۱۱)

کیوں نہ حاصل هو رم آهو مجھے
اُس کی انکھیاں نے کیا جادو مجھے

رات آنے کہکے پھر آیا نہیں
پیچ دیتا ہے وہ مشکیں مو مجھے

اے عزیزاں کیا کروں ، اخلاص کی
پہونچتی نہیں گلبدن سوں بو مجھے

کیوں کہ بیٹھوں گوشۂ آرام میں
کھنیچتا ہے وہ کہاں ابرو مجھے

---

* (ن) اُمید

بلبل نالاں ہوا ہوں درد سوں
جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے
شوخی چشم پری کا رنگ ہوں
حیرت افزا ہے رم آہو مجھے

دھیان میں بستا ہے وہ خرشید رو
گرمی غم سوں ہوئی ہے خو مجھے
اے ولی ہے جگ میں محراب دعا
قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

———:o:———

ہ (۴۱۲)

تجھ نگاہ مست سوں حاصل ہے مدہوشی مجھے
تجھ لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے
غیر سوں خالی کیا ہوں دل کوں اپنے جیوں حباب
تجھ نگہ نے جب سوں بخشی خانہ بردوشی مجھے

جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب
عیش سلطاں نے دیا فیض قدح نوشی مجھے
تجھ کمر کی تاب پر طاقت ربائی ختم ہے
جس نزاکت نے دیا میل ہم آغوشی مجھے

اے ولی از بسکہ اُس کی یاد میں ہے محو دل
غیر کے خطرے سوں نسدن ہے فراموشی مجھے

———:o:———

ہ (۴۱۳)

حافظے کا حسن دکھلاتا ہے نسیانی مجھے
ہے کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے

موج زن ہے دل میں میرے ہر زین میں پیچ و تاب
جب سوں تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے
کیوں پری رویاں نہ آویں حکم میں میرے تمام
تجھ دہن کی یاد ہے مہر سلیمانی مجھے
یک پلک دوجے پلک سوں نہیں ہوئی ہے آشنا
جب سوں تیرے حسن نے بخشی ہے حیرانی مجھے
اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا
مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

———:o:———

(۳۱۴) ۸

مدت ہوئی سجن نے کتابت نہیں لکھی
آنے کی اپنے رمز و کنایت نہیں لکھی
میں اپنے دل کی تجکوں حکایت نہیں لکھی
تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی
کرتا ہوں اپنے دل کی نمن چاک چاک اُسے
جو آہ کے قلم سون کتابت نہیں لکھی
تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے
ہرگز کسی نے ناز کی صورت نہیں لکھی
مارا ہے انتظار نے مجکوں ولے ہنوز
اُس بے وفا کوں دل کی حقیقت نہیں لکھی
وہ دل ہے نورحق ستی فارغ کہ جس منیں
مصحف سوں تجھ جمال کے آیت نہیں لکھی
کیوں سنگدل تمام مسخر ہوے؟ اگر
طالع میں میرے کشف و کرامت نہیں لکھی

ڈرتا ھوں سادگی ستی موھن کی اے ولی
اُس خوش سوں رقیب کی غیبت نہیں لکھی

———:o:———

۷ (۴۱۵)

پڑا حیرت میں دل اُس حسن عالمگیر کے دیکھے
مصور دنگ ھے جس جلوۂ تصویر کے دیکھے

ھوا جی محو یوں اُس زلف خم در خم کے دیکھے سوں
کہ جیوں ھوتی ھے طالب کی حقیقت پیر کے دیکھے

تری زلفاں کے پیچوں سوں مرے دل کو اندیشہ نہیں
کہ دیوانے کوں جیوں پروا نہیں زنجیر کے دیکھے

مرا دل دیکھکر غمزے کوں تیرے ھوی* ھے خوش وقتی
کہ جیوں ھوتی ھے شادی شیر کوں نخچیر کے دیکھے

کھلا یوں دل مرا تیری نگاہ تیز کی خاطر
کماں آغوش جیوں کر کھولتی ھے تیر کے دیکھے

ترے مکھہ کے صفے‌ا پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے
تعجب میں ھیں سب خطاط اس تحریر کے دیکھے

ولی کے دل کوں یوں ھوتی ھے راحت تجھہ گلی بھیتر
کہ جیوں ھوتی ھے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

———:o:———

۵ (۴۱۶)

شکر، وہ جان گئی، پھر آئی
عیش کی آن گئی پھر آئی

---

* بر وزن ٗ، ا صفحے

تیرے آنے ستی اے راحت جاں
شہر کی جان گئی پھر آئی

پھر کے آنا ترا ہے باعث شوق
جس طرح تان گئی پھر آئی

تیرے آنے ستی اے مایۂ حسن
عشق کی شان گئی پھر آئی

اے ولی قند مکرر ہے یہ بات
شکر وہ جان گئی پھر آئی

———:o:———

۸ (۴۱۷)

ترا مکھہ ہے چراغ دلربائی
عیاں ہے اُس میں نور آشنائی

لکھا ہے تجھہ قد اوپر کاتب صنع
سراپا معنی نازک ادائی

تو ہے سر پاؤں لگ از بسکہ نازک
نگہہ کرتی ہے تجھہ پگ کوں حنائی

ہوا تیری نگہہ کی بسکہ ہے مجھہ
ہوا ہے دل مرا تیر ہوائی

ثنا تیری کیا ہوں ورد از بس
بجا ہے گر کہیں مجکوں ثنائی

محبت میں تری اے گوہر پاک
ہوا ہے رنگ میرا کہربائی

تری انکھیاں کی مستی دیکھنے میں
گئی ہے پارسا کی پارسائی

ولی جلتی* ہے ہر شب بزم میں شمع
پتنگ میں دیکھکر عشق ریائی

---:o:---

(۴۱۸)

۹

سجن میں ہے شعار آشنائی
نہ کیوں ہو دل شکار آشنائی

صنم! تیری مروت پر نظر کر
ہوا ہوں بے قرار آشنائی

نپٹ دشوار ہے مجھہ دل پر اے جان
زمان انتظار آشنائی

ہوا معلوم تجھہ ملنے سوں لالن
کہ رنگیں ہے بہار آشنائی

حیا کے آب سوں باغ وفا میں
رواں ہے جوئبار آشنائی

وفا دشمن نہ ہو اے آشنا رو
وفا پر ہے مدار آشنائی

مروت کے ہمیشہ ہاتھہ میں ہے
عنان اختیار آشنائی

مدارا ترک مت کر اے حیا دوست
مدارا ہے حصار آشنائی

ولی اس واسطے گریاں ہوں ہر آن
کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی

---:o:---

* (ن) ہلستی

(۴۱۹) ہ

تجھ مکھ کا رنگ دیکھ کنول جل میں جل گئے
تیری نگاہ گرم سوں گل گل پگھل گئے

ہر اک کوں کیا ہے تاب جو دیکھے تری طرف
شیراں تری نگاہ کی دہشت سوں ٹل گئے

صافی ترے جمال کی کاں لگ بیاں کروں
جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے

مرنے سوں پہلے جو کہ موے اس جگت منیں
تصویر کی نمط وہ خودی سوں نکل گئے

پائے ہیں جو کہ لذت دین جگ میں اے ولی
دنیا میں ہاتھ اپنے وہ حسرت سوں مل گئے

———:0:———

(۴۲۰) ہ

اندوہ و غم کی بات ترے باج بن گئی
آواز میری آہ کی پھر تا گگن گئی

تا حشر اُس کا ہوش میں آنا محال ہے
جس کی طرف صنم کی نگاہ نین گئی

سرمے کا منہ سیاہ کیا اُن نے جگ منیں
جس کی نین میں پیو کی خاک چرن گئی

تنہا سواد ہند میں شہرت نہیں صنم
تجھ زلف مشکبو کی خبر تا ختن گئی

اب لگ ولی پیا نے دکھایا نہیں درس
جیوں شمع انتظار میں ساری رین گئی

———:0:———

(۴۲۱)

دیکھہ دستار بسنتی ساقی سر شار کی
کھل گئی هیں آج انکھیاں نرگس بیمار کی
بات رہ جاے گی قاصد وقت رهنے کا نہیں
دل تڑپتا هے شتابی لا خبر دلدار کی
بات کہنے کا کبھی جو وقت پاتا هے غریب
بھول جاتا هے وہ سب کچھہ دیکھہ صورت یار کی
معرکے میں عشق کے هر بوالهوس کا کام کیا
دیکھہ حالت کیا هوئی منصور سوں سردار کی
اے ولی اُس بے وفا کی مہربانی پر نہ بھول
دل کا دشمن هے مگر کرتا هے باتیں پیار کی

———:o:———

۸ (۴۲۲)

عجب معشوق لڑکا سرهتا هے
متھائی* قند شکر سوں متھا هے
سجن هے سانولا سج کا سجیلا
کٹیلا اور هٹیلا ات پٹا هے
سدا طالب دل اپنا وارتا هے
بخشوہ سر اُپر راؤ بٹھا هے
مہاراجا هے ملک دلبری کا
بفوج حسن جیوں هاتی چھٹا هے
دو چشمت بچھو و خونریز ابرو
دو بانکی زلف مشکینش پٹا هے

* (ن) متھا هے

نظر کرتا ھے مجھپر یار کج کر
بھلا راوت سپاھی ھت چھٹا ھے

بیک نیم نگاہ دلربائی
ھزاراں عاشقاں کا گھر کٹا ھے

معافی کوں گیا تھا دل دیوں کا
ولی یو بات کہکر سب ھٹا ھے*

———: ٥ :———

* دیوان ھذا میں غزلوں کی ترتیب ایک خاص حیثیت سے کی گئی ھے۔ یعنی ھر ردیف میں قوافی کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ھے۔ مثلاً ردیف یا میں جس قدر غزلیں (ھے) کی ردیف کے ساتھ ھیں اُن میں پہلے وہ غزلیں درج ھیں جن کے قوافی میں حرف روی (الف) ھے۔ اس کے بعد وہ قافیے جن میں (ب) اسی طرح جتنے حروف میں غزلیں ھیں وہ ابجد کی ترتیب سے مندرج ھیں۔ اس کو ایجاد بندہ نہ سمجھنا چاھیے بلکہ اکثر قلمی دیوانوں میں یہی التزام دیکھا گیا جس سے پتا چلتا ھے کہ اس ترتیب کے موجد بھی (ولی) ھی تھے۔ چوں کہ یہ غزل ایک دیوان کے سوا اور دیوانوں میں نہیں دیکھی گئی اور پھر اُس دیوان میں بھی خمسوں کے ساتھ درج تھی اور نیز بعض مصرعے صاف طور سے پڑھے نہیں گئے۔ ان وجوہ سے بغیر التزام ترتیب آخر میں لکھی گئی۔ خمسہ جات میں بعض غزلیں ایسی ملیں کی جو دیوان ھذا کی ردیف متن میں نہیں لکھی گئیں۔ اس کا سبب کچھہ تو سہو نقالی ھے اور زیادہ تر یہ اشتباہ کہ اُن غزلوں کے آخر شعر میں (ولی) کا تخلص نہیں اس لئے قیاس کیا گیا کہ (ولی) نے کسی دوسرے کے اشعار کو مخمس کیا ھے۔ اس غزل کے تیسرے شعر کا دوسرا مصرع نسخۂ منقول عنہ میں بالکل نہیں پڑھا گیا۔ روش تحریر کو مد نظر رکھکر قیاساً موزوں کر دیا ھے۔ اس غزل کا انداز گفتار بتاتا ھے کہ (ولی) کا ابتدائی کلام ھے نیز یہ کہ تخمیس ھی کے لئے یہ غزل کہی گئی ھے—

مستزاد (۷)

(۱)

بے تاب کیا شوق نے مجھ دل کوں بدن میں
گل پیرہناں کا
جیوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں
رنگیں دہناں کا

مجھ دل کی لگن عشق سوں گردش میں ہمیشہ
تنہا نہیں خرشید
مشتاق ہو پھرتا ہے سدا ماہ گگن میں
سیمیں بدناں کا

مت بوجھ کہ ہے آپ سوں وحشت منیں آہو
اے کشتۂ خوباں
پھیلا ہے سحر جا کے ہر اطراف ختن میں
جادو نیناں کا

رکھتا ہے محبت کا سدا داغ جگر پر
ہر لالۂ رنگیں
تجھ عشق سوں کیا حال ہے ٹک دیکھ چمن میں
خونیں کفناں کا

فرہاد کی آتی ہے سدا روح صبا ہو
مجھ شعر کو سننے
مذکور ہے از بسکہ ولی میرے سخن میں
شیریں بچناں کا

—— :o: ——

والہ

(۲)

۵

لاگی ہے لگن تم سوں چھڑا کون سکے گا
ہے کس میں یہ قدرت
اب مجکوں وطن اپنے لجا کون سکے گا
کر دل سوں رفاقت

ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اوپر
اے ہند کے بالکے
دامن کوں ترے ہاتھ لگا کون سکے گا
نہیں زور نہ طاقت

ہوں خاک تمھاری ہی گلی کا اے* سری جن
نہیں کام کفن سوں
اب مجکوں جنازے میں اُٹھا کون سکے گا
یوں کر ہے حقیقت

مت مار ولی کوں میں یہ کہتا ہوں، کہا کر
سن بات ہماری
اس ہجر کے طومار کو پا کون سکے گا
بن غمزہ ظرافت

———:o:———

* بیک حرکت

ولہ

(۳)

بخشے ہیں اپس رنگ سوں اس گل ترے گالاں
لالے کوں تجھل
دستے ہیں ترے گال کے اُپراں یو بالاں
جیوں باغ میں سنبل
مدت ستی تجھ مکھ کے تصور کوں لکھا ہوں
سینے کی پٹی * پر
روشن ہیں ترے رنگ کی خاطر میں خیالاں
گلشن منیں جیوں گل
تجھ عشق کی بتی ستی بے تاب ہیں یوں دل
جیوں آگ پہ اسگند
تجھ یاد کے گلزار میں عشاق ہیں نالاں
پھولوں میں جیوں † بلبل
صحرا کے تماشے کوں اگر دل منیں رکھکر
گھر سوں چلے باہر
انکھیاں کوں کریں فرش خوشی ہوکے غزالاں
جنگل کے بہتر گل
تجھ پلتھ کی مجلس منیں کیفیت مے سن
دل جوش میں ہے یوں
سرخوش ہو کے ‡ جیوں رنگ میں آتے ہیں قوالاں $
سن شیشے کی قلقل

---

* پٹا † بیک حرکت ‡ بروزن رکے $ بغیر تشدید

تجھ حسن مبارک کوں جو دیکھا ہے ولی نے
بولا ہے سخن یو
اس مکھ کے صحیفے منیں دیکھے ہیں جو فالاں
خوش اُن کا تفاول

—:o:—

ولہ

(۴)

۵

کینا ہے نظر جب ستی تجھ رشک پری پر
کھویا ہے چمن من
باندھا ہے جو گنی جیو کوں تجھ عشوہ گری * پر
پھرتا ہے وہ بن بن

دیکھے سوں ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر
بولا مجھے یوں دل
کیا خوب اُتھا نقش عقیق جگری پر
خرشید سوں روشن

چنچل نے نظر ناز سوں آہو پہ کیا نہیں
نرگس کی ہے سوگند
قربان ہوا اُس چشم کی والا نظری پر
عشاق کا تن من

ہموار کیا میرے اُپر تیغ زباں کوں
از بس کہ ہے طرار
باندھے ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر
وہ شاہد پر فن

* (ن) چھند بھری

پوچھا ہے وای تب ستی موہن نے سرج کوں
ذرے سوں بھی کمتر
کرتا ہے نظر جب ستی دستار ذری پر
لے ہاتھہ میں درپن

—–°o°–—

وله

(۵)

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے
ان عشوہ گراں میں
کس شوخ ستمگر نے اُسے پیچ دیا ہے
ان مو کمراں میں
اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہہ کا
گر کام نہیں یہ
دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے
جادو نظراں میں
ظاہر میں ترو تازہ و باطن میں ترا داغ
رکھتا ہے جو دائم
جیوں لالہ اُسے بوجھہ کہ نیرنگ دیا ہے
خونیں جگراں میں
عاشق کوں ہے بے تابی و بےطاقتی دل
سر مایۂ بینش
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ہے
ہے بے بصراں میں

تنہا نہیں سر شار ولی شوق سوں تیرے
اے ساقی بد مست
تجھہ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ھے
ھے بے خبراں میں

———: o :———

ولہ

۲ (۶)

گئے رات معراج وہ عرش اُپر
بلغ العلیٰ بکمالہ
کھلے پردے سب بھید کے سربسر
کشف الدجیٰ بجمالہٖ

ھوئی حق کی اُن پرسو حب کی نظار
حسنت جمیع خصالہ
ھوا حکم حق کا محباں اُپر
صلو علیہ وآلہ

———: o :———

ولہ

۶ (۷)

ھرگز تو نہ لا ساتھہ رقیب دغلی کوں
سن بات ھماری
مت راہ دے خلوت منیں ایسے خللی کوں
مت مار کٹاری *

---

* (ن) بت مار لٹاری

اے زھرہ جبیں کشن ترے مکھہ کی کلی دیکھہ
لے ھاتھہ میں دت کوں
گاتا ھے ھر اک صبح اُتھہ رام کلی کوں
با زار و نزاری

ترے لب یاقوت اُپر خط خفی دیکھہ
اے نو خط ریحاں
خطاط جہاں نسخ کیا خط جلی کوں
کیوں ھے تو غباری

میں دل کوں ترے ھاتھہ دیا روز ازل سوں
ھیہات پیارے
مت دل سوں بسار اپنے محب ازلی کوں
میں پیت سنوا ری

اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبیں پر
با صدق و صفا میں
کرتا ھوں ھر اک دم سنیں دم ناد علی کوں
عوذاً لک باری

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ
اے دلبر جانی
ھر روز ترا نانوں وظیفہ ھے ولی کوں
در لیل و نہاری

———:o:———

مخمسات (۱۲)

(۱) ۷

تجھ قد نے مجھ نگاہ کوں عالی نظر کیا
تجھ مکھ نے شوق بدر کوں دل سوں بدر کیا
لب نے ترے عقیق کوں خونیں جگر کیا
مستی نے تجھ نین کی مجھے بے خبر کیا
دل کوں مرے بھواں نے تری جیوں بھنور کیا

تجھ چشم نیزہ باز کی جرات کوں دل میں رکھ
تیری بھواں کی تیغ کی دہشت* کوں دل میں رکھ
پلکاں کے خنجراں کی صلابت کوں دل میں رکھ
تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کوں دل میں رکھ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

ہے تجھکوں مرتبے منیں کیواں سوں برتری
تجھ مکھ کوں دیکھ دنگ ہیں کیا حور کیا پری
نا ہید میں کسی نے نہ دیکھی یہ دلبری
تجھ مہر کا ہوا ہے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا

تیرا فراق تھا دل و سینہ پہ مثل سل
مدت سوں دل رہا تھا ترے غم میں پا بگل
دیکھا نہ تھا میں خواب میں آرام ایک تل
تب سوں ہوا ہے مشعل ایلی کی شکل دل
جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا

* (ن) ضربت

تیرے درس میں علم معانی پڑھا ہے جی
تجھ مکھ کو دیکھ شرح بھی* شمسیہ کی لکھی
لیلاؤتی تو† خواب میں پائی ہے منتہی
ہر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی
تیرے دہن کوں دیکھ سخن مختصر کیا
شہرت کا تیری جگ میں بجا ہر طرف دہل
تجھ سروقد کوں دیکھ ہوے بند جزو و کُل
سرشار تجھ نین کے نشے سوں ہے جام مل
حق تجھ عذار دیکھے سر چاہے رنگ گُل
پیدا ترے لباں ستی شہد و شکر کیا
تیری معاونت میں ہیں نت مرتضیٰ علی
تو اس سبب سوں ملک سخن میں ہوا بلی
خرشید کی نہن ہے تری طبع منجلی
تیرا یہ شعر جگ میں مؤثر ہے اے ولی
تو دل منیں ہر ایک کے جاکر اثر کیا

———: ٥ :———

وله

(۲) ٥

مطلب نہیں ہے ہم کوں حسیناں! نعیم کا
کچھ خوف نہیں ہے ہم کوں عزیزاں جحیم کا
بندہ ہوں صدق دل سوں نبی الکریم کا
مجھ درد پر دوا نہ کرو کچھ حکیم کا
بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

* (ن) کھی شیشے نے تبھی † (ن) یوخیال

هریک حرف نہ پاوے بنا لب بہ لب ستی
پایا ہوں علم عشق معانی قطب ستی
پیدا ہوا ہے عشق کہو کس سبب ستی
دیکھا ہوں قد و زلف و دہن پی کا جب ستی
کیتا ہوں جب سوں ورد الف لام میم کا

کاں ہے عزیز خسرو کیواں کوں مرتبہ
فغفور چین و کشور سلطاں کوں مرتبہ
جو حق دیا ہے عاشق بے جاں کوں مرتبہ
جنت میں کب دیا ہے وہ رضواں کوں مرتبہ
جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

رونے سوں میرے فکر تجھے ذرہ وار نہیں
مجھ دل میں بن فراق ترے اور خار نہیں
یک پل ترے فراق کی مجکوں بسار نہیں
پی کے نزک انچھو کوں مرے کچھ وقار نہیں
عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا

هادی یو عشق پاک کے عالم میں ہیں علی
اُن کے محب کوں حق نے ہے دی طبع منجلی
اُن کے عدو کے قلب میں ہے سخت کھلبلی
کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

———:o:———

وله

(۳) ۹

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیمتن ہرگز
نہو اے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز
نہ مل مائل ہو ہر طوطی سوں اے شکر شکن ہرگز
نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
ہر اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز

فصیحاں خلق کے سارے تجھے شیریں بچن کہتے
پشانی روز روشن اور زلف کالی رین کہتے
مبصر ہر جواہر کے تجھے در عدن کہتے
جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھہ اپنے چرن ہرگز

سدا مشتاق ہے طوبیٰ ترے قد جیوں صنوبر کا
تجلی میں ترا یہ مکھہ اہے خرشید محشر کا
دھن تیرا سو خیر انجام ہے یہ جام کوثر کا
تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بجز تجھہ روح کے قائم نہ ہو جگ کا بدن ہرگز

دو رخسارے ترے روشن یہ دو انور ستارے ہیں
ترے چنچل نین آگے چکارے کیا چہ کارے ہیں
عزیزاں مصر کے سارے تری خاطر سنوارے ہیں
زلیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
نہ کر مسکن ہر اک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز

تو ہے محبوب عالم کا ولے عالم سوں ہو یکسو
تو محبوباں میں عنقا ہے نکو دکھلا کسی کو رو

جو آتشداں کیا دل کوں لجا وہاں زلف عنبر بو
بغیراز عیدمت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو
نہ مل مہتاب میں بھی کس سوائے چندر بدن ہرگز

جو تیرے عاشق صادق ہیں ان کوایں وآں سوں کیا
جو تجھہ برہا کے آوارہ ہیں اُن کوں خاں نہاں سوں کیا
جو دھو یا ہاتھہ اپس جی سوں اُسے مطلب جہاں سوں کیا
جو شائق شمع رو کا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھرنا مثل پروانے کے پروائے کفن ہرگز

نشانی حق کے پانے کی جہاں کی بے نیازی ہے
کشائش کام اپنے کی جگت کی کار سازی ہے
تواضع خاکساری ہے ہماری سر فرازی ہے
حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے
وہ پائے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ہرگز

سمجھہ اے عاشق صادق تجھے غم عین راحت ہے
رقیب ناملائم کی ملامت پر ملاحت ہے
خلق کی سخت گوئی یہ کلام پر فصاحت ہے
دم تسلیم سوں باہر نکلنا سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز

ولی اس منزل مشکل میں ثابت رکھہ قدم اپنا
نظر میں رکھہ ہر اک لمحے میں احوال عدم اپنا

اپس مرشد کوں دائم بوجھہ رہبر دمبدم اپنا
غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
نہ پہنچیے گا بغیراز شوق تاحب الوطن ہر گز

———:o:———

ولہ

(۴)

عاشق ترے جہاں پہ شیدا ہوے اتاں
وہ دل میں آئینے سوں مصفا ہوے اتاں
جو رنگ سوں خودی کے تجلی ہوے اتاں
طالب ترے سو طالب مولی ہوے اتاں
تب عاشقاں کی صف میں تماشا ہوے اتاں

رخسار یہ دو مطلع انوار ہیں ترے
مشہور حسن خلق سوں اطوار ہیں ترے
عشاق کے برہ منیں بیمار ہیں ترے
کے دل زلف کے بند میں گرفتار ہیں ترے
ہو کر اسیر جگ منیں رسوا ہوے اتاں

مشہور جگ میں نام سوں تو ماہرو رہے
اپنے دکھوں کے درد کا تو دکھہ سرو رہے
تیری صورت * انکھاں کے اگے روبرو رہے
تجھہ کو جگت میں حسن سوں نت آبرو رہے
خوبی ستی بہار کے دریا ہوے اتاں

---

* بروزن نرت

تجھ روپ کے دریا میں دو رخسار ھیں کنول
عالم کے دلبراں میں اتا تو ھے خوش شکل
تیرے اگے سوں ناٹھ * گئے دلبراں سکل
تری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ† تھے چنچل
وحشی ھو اُٹھکے جانب صحرا ھوے اتال

ھے چاند کی نمن تو خوبی کے گگن منیں
ھے شمع کی نمن تو ھر اک انجمن منیں
گلزار ھے بہار سوں بے شک دکن منیں
جو تھے تماشا بین دکن کے چمن منیں
تجھ گل اُپر وہ بلبل شیدا ھوے اتال

تجھ برھا کے غنیم نے گھیرا ھے ملک دل
آرام نہیں ھے جیو کے کشور کوں ایک تل
نیناں تری یہ ملک کوں لوٹیں پلک سوں مل
ھمت کوں مار صبر کوں کٹے نپٹ خجل †
ھم نا کے دل ستانے کوں سنتا‡ ھوے اتال

کہتا ھوں تجکوں دل ستی سن بات اے صنم
عاشق اُپر اتا تو نہ کر جور ھور ستم
تیغ تغافلی کوں نہ ست اُس پہ دمبدم
تیری صفت کے بیچ جو کرتا ولی ختم
تو شعر اس کے جگ میں ھویدا ھوے اتال

---

* اُٹھ (ن) † چلچل ‡ دکھ (ن) سہدا

وله

(٥) ۹

گلشن میں مجھہ سنے کے اے* صاحب جہاں چل
مجھہ دل کے چار باغ میں اے نو نہال چل
مجھہ طبع کے چمن میں اے* رنگین خیال چل
میری نگہ کی رہ پہ اے* فرخندہ فال چل
ہے روز عید آج اے* ابرو ہلال چل

تجھہ زلف مشکبو کی چلی باس گھر بہ گھر
اس بوسوں آج مست ہیں کیا جن و کیا بشر
دل تجھہ نگہہ کے دام میں ہے بند سر بسر
تیری نگہ کی دید کوں اے نور ہر نظر
شک نہیں اگر ختن ستی آوے غزال چل

عالم کے خشک و ترنے کیا دل کوں بحر و دشت
کس اہل دل کوں جا کے کہوں دل کی سر گزشت
مجھہ راز دل کا آج پڑا بام پر سوں طشت
ممکن نہیں ہے تن کی طرف اس کی باز گشت
جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی فال چل

ہے سبزہ زار حسن سراپا سواد ہند
خوبان بانکے سوں بھرا ہے بلاد ہند
عشاق باصفا کے ہے سینے میں یاد ہند
پیتم کی زلف بیچ وسا مجھہ سواد ہند
اس راہ ماربیچ میں اے دل سنبھال چل

---

* بیگ حرکت

یہ حرف راست جا کے کہو خرقہ پوش کوں
اے کج خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کوں
دیتے نہیں ہیں* ساغر دل خود فروش کوں
وحدت کے مے کدے میں نہیں باز ہوش کوں
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدہ کو ڈال چل

دین محمدی سوں ہے دو جگ کی آبرو
مطلوب ہے یہ اُس کوں جو ہے کفر کا عدو
کر مختصر جہاں منیں دنیا کی جستجو†
اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہگزر میں بزرگوں کی چال چل

بوجھا ہوں دل کے فیض سوں سارے جگت کی گت
آوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت
بد خصلتی کے گل میں نہیں بوے عافیت
گر عافیت‡ کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل

دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے
وہاں کی شراب صاحب معنی کوں ہضم ہے
عالی ہیں بخت اُن کے جنوہیں وہاں کا عزم ہے
اُس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے
سایہ نمن تو پیر کے دائم دنبال چل

تجھ باج جان و دل کوں نشاط و طرب نہیں
دل بستگی زلف سوں تری بے سبب نہیں

---

* (ن) ملتا نہیں ہے   † (ن) ڈھنڈو   ‡ (ن) عاقبت

کہتا ہوں حرف راست اگرچہ ادب نہیں
آیا تری طرف جو ولی تو عجب نہیں
آتے ہیں تجھہ گلی منیں صاحب کہاں چل

———:o:———

ولہ

۱۰ (۶)

ناز سوں آ تجھے خدا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم

بوالہوس تجھہ اُپر رکھے ہے نظر
جب سوں تجھہ حسن کی سنی ہے خبر
حرف میرا سن او پری پیکر
کم نہائی کوں مدعا کر کر
مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم

دل کوں تجھہ عشق سوں ہے غمناکی
لیکن اس سوں نہیں ہوں میں شاکی
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھہ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں صدا رجا کی قسم

گر سخن فہم تجکوں پاؤں گا
حال دل کا تجھے سناؤں گا

بندہ بے درم کہاؤں کا
یک* قدم چھوڑ کر نہ جاؤں کا
مجکوں ھے تیری خاک پا کی قسم

سب رقیباں ھیں کور دیدوں کے
ست ھو فرماں میں اُن یزیدوں کے
سہو کر حرف ان پلیدوں کے
اطف سوں آ طرف شہیدوں کے
تجکوں ھے شاہ کربلا کی قسم

عشق کے درس کا ھوں میں اُستاد
طفل مکتب ھے مجھہ اگے فرہاد
بندہ تیرا ھوں گرچہ ھوں آزاد
بسکہ رکھتا ھوں تجھہ قدم کی یاد
دل ھوا خوں سرا حنا کی قسم

شوق تیرا ھوا ھے جس کوں امام
اُن نے پایا ھے مدعاے تمام
عشق تیرے میں ھے حیات دوام
عاشقوں کوں نہیں ھے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

سرکشوں سوں ھے راہ عرفاں دور
اُن کوں یک آن نہیں ھے بار حضور
خود نمائی کا ترک یہاں ھے ضرور
خاکساری ھے حق اگے منظور
خاک درگاہ مصطفا کی قسم

* (ن) یہ

نقش دنیا کا کھینچ مت دل پر
دشمن ہوش* ہے محبت زر
عشق کی راہ میں قدم کوں دھر
دل سوں اپنے نکال رھم و خطر
راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم
معرفت حق کی کام مشکل ہے
چشم ظاہر بیں اس سوں غافل ہے
اے ولی علم سوں یہ حاصل ہے
علم انسان کوں مکھل ہے
گل گلزار ھل اتیٰ کی قسم

———:o:———

ولہ

(۷) ۸

نیرنگی ترے لب کی مسیحا پہ لکھا ہوں
افسوں ہے جنوں نسخۂ ایما پہ لکھا ہوں
ہر چند کہ غم کوں دل رسوا پہ لکھا ہوں
تصویر تری جان مصفا پہ لکھا ہوں
یو نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں
اے سرو گل اندام عبث دنگ ہوا توں
جیوں غنچۂ تصویر کے دل تنگ ہوا توں

---

* (ن) جہو

شبنم کی گلابی کے اُپر سنگ ہوا توں
سجھہ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا توں
تیری بو دورنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

در در ہے بھٹکتا ترے یو * دل کے سبب سجھہ
رونے سرے نے گوہر رکھا گل کے سبب سجھہ
معلوم ہوا آج ترے دل کے سبب سجھہ
یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب سجھہ
یو صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

خرشید لیا ہار کے سر بام سحر پر
پروانۂ مجلس نے دیا جیو شرر پر
مجنوں نے دیا شوق بیا بان کے گھر پر
فرہاد لکھا صورت محبوب حجر پر
میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں

دو پہر تری زلف سوں † سجھہ رات ہے کالی
گلزار کے پھل ‡ بانس سوں صیاد کی جالی
طاؤس تری تاج سری $ دیکھکے خالی
اے مردمک چشم تجھہ انکھیاں کی یو لالی
نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں

از بسکہ ہے تجھہ دور میں عافیت مستی
سب عشرت و آرام ہے در کلفت مستی

---

* اس مخمس میں بعض جگھہ الفاظ صاف نہیں پڑھے گئے مجبوراً باعتبار کشش حرفوں کی نقل اُتاردی ہے —

† (ن) کی ‡ پھول $ کلغی

زاهد نہ ہو ہر صبح کوں شب * نیت مستی
تجھ نرگس مخمور کی کیفیت مستی
اکثر خط ساغر ستی صہبا پہ لکھا ہوں

اُس سرو بلا کوں جو قیامت کا لقب ہے
ہر دل کے اُپر سہر ہے ہر سر کے عقب ہے
نالہ ہو رسا کیا کہ رسا زلف کی شب ہے
اے آہ بلندی تجھے اُس قد کے سبب ہے
تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں

ہے بوسۂ دلدار میں توصیف کا نکتہ *
یک دل کوں ہویدا جو ہے تشریف کا نکتہ *
خرشید فلک ہے سری تصنیف کا نکتہ *
اُس کے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ *
صنعت سوں ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

—:o:—

ولہ

(۸) ۷

تیرے قدم کے فرش رہ میرے نین سب دن اچھو
تجھ نقش پا مجھ سیس کا حب الوطن سب دن اچھو
مجھ چاہ کے یوسف کوں یہ چاہ ذقن سب دن اچھو
غنچہ نمط تجھ باس کا دل پیرہن سب دن اچھو
سجھ نین کی نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

---

* (ن) نقطہ

تجھ نور کی بخشش ستی یہ سرخ ارر چندر ہوا
تیری زلف کی باس سوں یہ مشک* ارر عنبر ہوا
یک پل میں تیرا مرتبہ افلاک سو بر تر ہوا
پیاسے محباں دیکھکر تو ساقی کوثر ہوا
فردوس سوں بھی بڑھکے ہے یہ انجمن سب دن اچھو

یس و طہ والضحیٰ نازل ہوے تجھ شان میں
واللیل اور والشمس ہے تجھ زلف و مکھ کے دھیان میں
افلاک سب پیدا ہوے لولاک کے احسان میں
تجھ یاد سوں راحت اچھو ہر مؤمناں کی جان میں
تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو

تجھ گل نے دل جا کردیا گلزار میں ہر گل کے تئیں
پیچوں میں پھانسا زلف نے ہر حور کی کاکل کے تئیں
تجھ زلف و مکھ نے مبتلا کینے ہیں جز و ہور کُل کے تئیں
سائے سوں اپنے کردیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
اے رشک گلزار ارم تیرا چمن سب دن اچھو

دل کی صدف میں کر جتن تجھ عشق کا گوہر رکھوں
سینے کے معدن کے بھتر تجھ نیہ کا جوہر رکھوں
دائم سخن کے لب اُپر تجھ قول کی شکر رکھوں
ہر دم طبع کے سیس پر تجھ یاد کا افسر رکھوں
تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو

مجھر جلانے کا حکم خرشید کوں ہردن کیا
ہر رات مہ کے ہات میں تو نورکی مشعل دیا
تاروں نے موتی کے طبق پاے ہیں تجھ سے اے پیا
تیرے کرم کے ہاتھ سوں موسیٰ یدبیضا لیا

ھمدم دم عیسیٰ سوں ھو امرت بچن سب دن اچھو
تجھ باج ' مخصوص جہاں وے ذات عالی چار ھیں
اس اُمت غم ناک کے وے چار سب غمخوار ھیں
جن کو محبت اُن کی نہیں بے شک وہ نا ھنجار ھیں
جوان سوں رو گرداں ھوے دونوں جہاں میں خوار ھیں
اِن کی محبت کا ولی دل میں وطن سب دن اچھو

———:o:———

ولہ

(۹) ۸

سجن کا ذکر میں نسدن رٹتا ھے
گراں زخم ستم دل پر بٹھا* ھے
درہ اُس کی سیں عاشق بولتا ھے
عجب معشوق لڑکا سرھتا ھے
مٹھائی قند شکر سوں مٹھا ھے
نہیں مانند تو اے چھبیلا
گلستان جہاں از تو رنگیلا
نگاہ چشم تو افعی تسیلا
سجن ھے ساذورا † سج کا سجیلا
کٹیلا اور ھٹیلا اٹ پٹا ھے
گریباں عاشق از غم پھاڑ تا ھے
قمار عشق میں دل ھار تا ھے

* بیٹھا
† سانولا

بغمزہ تیر مژگاں مارتا ھے
سدا طالب دل اپنا وار تا ھے
بعشوہ سر اُپر راؤ بٹھا ھے

سو جادوں شاہ ھے حور و پری کا
سجن میرا ھراک جادو گری کا
خجل پیش تو لعل جوھری کا
مہاراجا ھے ملک دلبری کا
بفوج حسن جیوں ھاتی چھٹا ھے

فدا کرتا ھوں دل برتار ھر سو
چہ گویم شکوہ زاں یار بد خو
خجل پیش نگاھش نین آھو
دو چشمت بچھو و خوں ریزا برو
دو بانکی زلف مشکینش پٹا ھے

قلندر* ھو' پھرا ھوں مال تج کر
رکھا ھے عشق میں بس پاے رج کر
لوری کوں جب کھڑی کرتا ھوں سج کر
نظر کرتا ھے مجھپر یار کج کر
بھلا راوت سپاھی ھت چھٹا ھے

مبند اے دل بلا ھے آشنائی
قیامت می شود روز جدائی
گئی یک بار شرم و نا رسائی
بیک نیم نگاہ دلربائی
ھزاراں عاشقاں کا گھر کٹا ھے

---

*اس مخمس کے بھی بعض الفاظ نہیں پڑھے گئے ۱۲-

رسوائی عشق کی میں جا جیوں گا
برھمن ھوے کر صدقہ لیوں گا
سجن کوں تا قیامت اھہ ھوں گا
معافی کوں گیا تھا دل دیوں گا
ولی یہ بات کہکر سب ھٹا ھے

—— ; * ; ——

وله

(۱۰)

نہ تنہا حسن خوباں دلربا ھے
ادا فہمی سخن دانی بلا ھے
سخن داں آشنا فضل خدا ھے
صنم میرا سخن سوں آشنا ھے
مجھے فکر سخن کرنا بجا ھے

لٹک سوں آ* او سرو کہک رفتار
دکھا اپنی جھلک اے لالہ رخسار
کیا ھے دل کوں میرے صحن گلزار
چمن میں وصل کے ھر جلوۂ یار
گل رنگیں بہار مدعا ھے

لیا ھے گھیر عشق بے ریا مجھ
ہوہ آزار و بے صبری دیا مجھ
پیالا دیدار کا شربت پیا مجھ
تغافل نے ترے زخمی کیا مجھ
تری یہ کم نگاھی نیمچا ھے

---

* بیک حرکت،

عجب تجھ بر میں ہے اے یار جانی
نشاط دل لباس زعفرانی
ترے جلوے سوں پایا ہوں جوانی
نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

صف مژگان خوباں ملکے یکسر
اُٹھے ہیں عاشقاں پر کھینچ جہدھر
ادا کا ہر طرف اُمڈا ہے لشکر
نہیں وہاں آب غیر از آب خنجر
شہادت گاہ عاشق کربلا ہے

وفا ہے بادشاہ عاشقی میں
تجمل ہے سپاہ عاشقی میں
نہیں شوخی نگاہ عاشقی میں
وہی* آتے ہیں راہ عاشقی میں
کہ جن کو استقامت کا عصا ہے

گدا ہیں جو محبت کی گلی کے
سدا وہ ہم سفر ہیں بیجلی کے
نہیں بلبل وہ ہر گل کی کلی کے
غنیمت بوجھ ملنے کوں ولی کے
نگاہ پاکباز اں کیمیا ہے

---

*اس ردیف و قوافی میں کئی غزلیں دیوان میں موجود ہیں اور یہ شعر ایک غزل کا مقطع ہے۔ وہی کی جگہ ولی ہے مگر چوں کہ تخمیس میں وہی کا لفظ تھا اس لیے وہی لکھا گیا —

ولہ

(۱۱) ۵

یا قوت لب تیرے سجن یہ دل مرے کا قوت ہے
اور خیال تیرا دل منیں جیوں کان میں یاقوت ہے
شہرت سوں تیرے حسن کی معمور سب نا سوت ہے
تجھ* یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھ عشق کا مجھ دل منیں جبروت اور لا ھوت ہے

وہ شاد ہے دنیا میں دل جو پر ھوا تجھ غم ستی
زخمی تری شمشیر کا بیزار ہے مرھم ستی
جم جم جو ہےتجھ سوز میں ڈرتا نہیں وہ جم ستی
جم گرچہ غالب دم پہ ہے قائم ہے جی تجھ دم ستی
نہیں دم کی کچھ پروا اُسے جو عاشق مبہوت ہے

تجھ شوق سوں یہ دل مرا تجھ مکھ نہن د رپن ھوا
تجھ عشق کے گوھر ستی سینہ مرا معدن ھوا
تجھ مکھ سرج کی تاب سوں یہ جی مرا روشن ھوا
تجھ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ھوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے

تیرا برہ آکر بسا مجھ خاطر رنجور میں
آوارگی لے کر ستا اس سینۂ معمور میں
ڈالا اگن مجھ دل میں یوں جیسے اگن تھی طور میں
ثابت سجن کے عشق سوں جیو ں حال تھا منصور میں
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات و ر مثبوت ہے

---

*مخلوط یاء ـ

تجھ شوق کے دریا میں دل ماھی نمن پیراک* ھے
کر صید اس کوں اے سجن یہ تجھ شکار پاک ھے
تجھ ماہ بن جگ میں ولی مشہور اور غمناک ھے
تجھ جان بن دل کا کفن بے شک کمرل جیوں چاک ھے
تجھ غم منئیں جوک جوک سجن یہ تن مرا تابوت ھے

———:o:———

ولہ

D (۱۲)

مشق کر اے دل سدا تجرید کی
عاشقی ھے ابتدا توحید کی
ترک مت کر گفتگو تفرید کی
جس کوں لذت ھے سجن کے دید کی
اُس کوں خوش وقتی ھے صبح عید کی
اے صنم یک دم نہیں تجھ سوں جدا
دور مت بوجھ آپ سوں اے خوش لقا
جیو سوں حاضر ھوں خدمت میں سدا
دل مرا موتی ھو تجھ بالی میں جا
کان میں کہتا ھے باتاں بھید کی
چھب ھے تیری نشۂ صہبائے حسن
رنگ ھے تیرا چمن آرائے حسن
قد ھے تیرا رحمت والائے حسن
زلف نہیں تجھ مکھ پہ اے دریائے حسن
موج ھے یہ چشمۂ خرشید کی

* (ن / تیراک

خردسالی میں ہے شوخی معتبر
اس سبب ہیں عاشقاں خونیں جگر
مہرباں ہو خط نمایاں ہو اگر
اُس کے خط کی خال سوں پوچھو خبر

بوجھتا ہندو ہے باتاں بیہ کی

بر میں تیرے ہے لباس صندلی
رنگ گُل ہے تجکوں فرش مخملی
جنت فردوس ہے تیری گلی
تجھہ دھن کوں دیکھکر بولا ولی

یہ کلی ہے گلشن اُمید کی

———:o:———

ترجیع بند (۲)

(۱) $\frac{۷}{۸}$

مرے دل میں وہ سرو گلفام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
رخ روشن و زلف مشکین یار
مجھے یاد ہر صبح و ہر شام ہے

خلاصی نہیں تا دم زندگی
نگہہ شوخ کی جیو کا دام ہے
برہ میں طلب مت کرو صبر کوں
برہ دشمن صبر و آرام ہے

جو دل یار کی مجکوں دیوے خبر
نہیں دل وہ جمشید کا جام ھے

شب و روز مجھہ عاشق زار* کوں
فراموش کرنا ترا کام ھے

سدا تجھہ پری رو کی خدمت منیں
یہی دردمنداں کا پیغام ھے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ھوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ھوں

کہاں ھے عزیزاں! وہ رشک پری
کہ جس ماہ رو کا ھے جگ مشتری

کہاں ھے وہ گلزار باغ وفا
کہ ھے شان اُس کی سدا دلبری

کرے جگ میں شرمندہ خرشید کوں
اگر بر میں پہنے لباس زری

وھی ھے مرے حرف کا قدر داں
کہ جوھر نہ بوجھے بجز جوھری

کرے کیوں نہ عشاق کے دل کوں بند
کہ رکھتا ھے انکھیاں میں جادو گری

عزیزاں کسی غیر کوں مت کہو
رقیباں کی دیکھا ھوں میں زرگری

کہو جاکے میری طرف سوں اُسے
تخلص ھے جس چشم کا عبہری

---

* : ن) پاک

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

بزور نزاکت بزور ادا
صف گلرخاں کا ہے تو مقتدا

مددگار تھے جب تلک بخت سعد
نہ رہتا تھا یک آن تجھ سوں جدا

یکایک ترے ہجر نے اے صنم
لیا محو سب عشرت ابتدا

کروں تجھ سوں کیوں آرزوے جواب
سدا دوہ تھکیں ہے بے صدا

ترے غم سوں تپتی ہے چھاتی مری
ہوے اشک سوں دو نین نربدا

بجا ہے سلو گر مرا التماس
کہ سنتے ہیں شہ عرض حال گدا

تغافل کو مت کام فرما سجن
مری بات سنکر براے خدا

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے دیکھنے کوں اے نرگس نین
چلے چھوڑ آھو دیار ختن

وہ مانند شمشیر فانی ہوا
جو دیکھا ترے ابروے تیغ زن

تری یاد کرنے سوں اے نو نہال
ہوا دل مرا رشک صحن چمن

کمر بستۂ سرز ہوں جیوں پتنگ
لگی تجھہ سوں اے شمع جب سوں لگن

کیا دل نے تیری گلی میں مقام
کہ دائم ھے بلبل کا گلشن وطن

دیا جی جو تجھہ فتنۂ ناز کوں
ھزا صبح محشر سوں اُس کا کفن

سرا پا بدن گل کے پانی ھزا
ترے غم سوں جیوں شبنم اے گُلبدن

شتابی خبر لے کہ بے تاب ھوں
ترے عشق میں بے خورو خراب ھوں

ترے ابروؤں کا جو دیکھا کمال
گدائی کا کاسہ لے آیا ھلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ھزا نجم کا بدر سوں اتصال

فراموش دل سوں کیا دور کوں
نظر جس کوں آیا ھے تیرا جمال

عجب رزز تھا اور عجب وقت تھا
جدائی کا ھر گز نہ تھا احتمال

نہایت کوں ھووے گاسی پارہ دل
ترے مکھہ کے مصحف سوں نکلی ھے فال

جو کچھہ اس سوں ظاھر ھوا تھا مجھے
ھوا ھے وھی حال اے نو نہال

تمنا نہیں اور کچھہ دل منیں
سدا تجھہ سوں میرا یہی ھے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

کہو بات اُس شوخ بے باک کی
حقیقت کہو اُس ستم ناک کی

ہوا مجھ پہ ظاہر کہ ہر سیس کوں
لیاقت نہیں تیرے فتراک کی

زمیں پر رکھا جب سوں اُس نے قدم
ہوئی شان اُس روز سوں خاک کی

ہوئی برق شاگرد آخر کوں آ
ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی

شراب جوانی سوں سرشار ہے
کہاں آہ* سنتا ہے غمناک کی

سدا عاشقاں کھینچتے ہیں جفا
جفا کار ہے گردش افلاک کی

اپس ناز کے مت ہو فرمان میں
قسم ہے تجھے ایزد پاک کی

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خوروخواب ہوں

ترے مکھ کا† اے ناز نیں یو نقاب
جھلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
ترا قد ہے یو مصرع انتخاب

---

* ن) بات † (ن) پہ

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں
تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب
نظر کر کے تجھ مکھ کی صفائی اُپر
ہوئی آرسی شرم سوں غرق آب
ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
عجب نہیں اگر آب ہووے گلاب
کریں بخت میرے اگر ٹک مدد
ولی اُس سجن سوں ملوں بے * حجاب
تعلل تغافل کا اب وقت نہیں
مرا حال سن کر اے عالی جناب
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

———:o:———

ولہ

درمدح قدوۃالعارفین شاہ وجیہ الدین

(۲) $\frac{5}{11}$

اے تو مقبول سرور عالم
وے تو فہرست دفتر عالم
جلوہ گر تو ہے آفتاب یقین
تجھ سوں روشن ہے پیکر عالم

---

* ن : حساب

علم ظاہر و علم باطن سوں
تو ہے عالم میں رہبر عالم

دل عرفاں سرشت ہے تیرا
مظہر خلق و مظہر عالم

ہے زمیں پر یہ آستان شریف
مرجع خلق و منظر عالم

نام تیرا ہے ورد صاحب ورد
ذات تیری ہے مفخر عالم

دستگیری ہے تیری ظاہری نت *
جب کہ بر پا ہو محشر عالم

ہے ترے نام پر سدا قرباں
روز و شب سال و مہ سر عالم

تجھ اُپر جیوں سرج ہویدا ہے
مطلب جملہ مضمر عالم

اِس زمانے میں حق نے تجکوں کیا
مہتر خلق و بہتر عالم

اے امام جمیع اہل یقین
قبلۂ راستاں وجیہ الدین

اے تو ہے آفتاب عالم تاب
فیض تیرے سوں جگ ہے مقصد یاب

دل ترا کان علم و بحر عمل
ہر معانی ہے اس میں در خوش آب

* ن / تب

تجھ مبارک خرد کی * دیکھ ضیا
رشک سوں آفتاب ھے بے تاب

متفق ھو کے عاقلاں† نے کہا
دل کوں تیرے جگت میں لب لباب

فکر تیری ھے آب دانش و ھوش
ھر گُل عقل تجھ سے ھے سیراب

مکھ سوں تیرے بچن مبارک سن
گل کے گوھر ھوا سراپا آب

اے تو مجموعۂ فراست تام
دل ترا مطلب ھزار کتاب

تا قیامت گریز پا نہ اچھے
تجھ محبت کی آگ سوں سیماب

مانگتے ھیں مدد سوں تجھ شہ کی
روز و شب چند رستم و داراب

اس زمانے میں بے گماں بے شک
تجھ میں ھے سب طریقۂ اصحاب

اے امام جمیع اھل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

فیض تیرا ھے ابر نیسانی
دو جہاں پر کیا در افشانی

دل ترا مظہر تجلی حق
مکھ ترا رونق مسلمانی

---

* (ن) روے انور کی تیرے † (ن) عالماں

سجدہ کرنے کوں روز آتا ہے
چاند سرتا قدم ہو پیشانی
تیری درگہ کی خاک دیکھ، گیا
روے آب حیات سوں پانی
ہر سحر آفتاب کرتا ہے
تیرے روضے اُپر زر افشانی
عالماں دیکھ تجھ فصاحت کوں
ست دیے دعوئی سخن دانی
تجھ دل صاف سوں ہوئی ظاہر
آئنے میں تمام حیرانی
ہے ولایت کے تخت پر تجکوں
شوکت و حشمت سلیمانی
زندگی بخش ہے خیال ترا
یاد تیری ہے آب حیوانی
جن نے دیکھا ہے پاک مرقد کوں
اُن نے پایا ہے قرب حقانی

اے امام جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

اے شہ بحر و بر ہے تجھ سر پر
آسماں چتر و آفتاب افسر
تو ہے مقبول حق کی درگہ کا
روح تیری کوں عرش پر ہے گزر
کاں ملک کے ملائکہ دیکھیں
تجھ سوی کا دجا مہ انور

آسماں سوں اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر

ہے سزاوار انجمن میں تری
زہرہ آوے اگر ہو خنیاگر

وہ ہے روضہ زمیں اُپر تیرا
شش جہت جس کوں دیکھ ہے ششدر

کیا کہوں گنبد شریف کوں میں ق
اوج میں ہے فلک سوں وہ ہمسر

تجھ سے خرشید کوں وہ پایا ہے
کیوں نہ ہووے فلک سوں بالا تر

تجھ سوں سب خاندان کوں نت ہے شرف
اے مبارک نہاد پاک گُہر

دو جہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھ پہ یک کرم کی نظر

اے امام جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں

اے گُل گلشن حسین و حسن
تجھ سوں روشن ہوا زمین و زمن

عالم فرش سوں لجا بر عرش
حق نے جنت کیا ترا مسکن

فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت
بحر کا پر گُہر کرے دامن

گوہر فکر تجھ سوں ہے سیراب
جوہر عقل تجھ سوں ہے روشن

خلق یوں بہرہ تجھہ سوں پاتی ہے
فیض جیوں آفتاب سوں معدن
آسماں کے اُپر گداز ہے نت
شوق تیرے سوں ماہ سیمیں تن
عشق تیرے کی آگ میں خورشید
سر سوں لے پگ تلک ہوا ہے اگن
دیکھنے کوں ترے ہوا مشتاق
گُل نرگس سوں کھول چشم چمن
یوں تو ہے انتخاب عالم میں
جیوں کہ ہے آدمی میں نطق سخن
خوش بصارت بدل کیا ہے ولی
گرد تیرے قدم کی کُحل نین
اے امام جمیع اہل یقیں
قبلۂ راستاں وجیہ الدیں*

———: o :———

* اس ترجیع بند کو پڑھکر کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ولی نے شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا زمانہ پایا ہے - یہ بزرگ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کے مرید تھے اور سنہ ۹۹۸ ھجری میں فوت ہوے - ان کا مدرسہ اور خانقاہ اور مزار شہر احمد آباد میں واقع ہے جس کا فیضان تعلیم شاہ صاحب مبرور کے بعد بھی جاری رہا - چنانچہ ولی اپنے زمانے میں اُس مدرسہ و خانقاہ میں مقیم و مستفیض ہوتے رہے - اِن دونوں ترجیع بندوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولی نے اپنے آخر زمانے میں یا اُس وقت میں اس کی فکر کی ہے جب کہ وہ زبان کو بہت صاف کر چکے تھے اُن کے ابتدائی کلام میں جو پرانے اور دکنی محاورات و الفاظ بکثرت ملتے ہیں ان کا پتا اس میں نہیں—

قصائد (۶)

در حمد و نعت و منقبت و موعظت

۱۴۳ (۱)

لے زباں پر تو اول اول
نام پاک خدائے عز و جل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اس اُپر متفق ہیں اہل ملل

یاد اُس کی ہے سب اُپر لازم
شکر اُس کا ہے مدعائے سکل

آسماں اور زمیں نے سب ساکن
یاد کرتے ہیں اُس کوں ہر پل پل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے ق
وہ ہے سلطان بارگاہ ازل

اُس کے بھیتر اگر شناور ہوں
روز محشر تلک سکوں نہ نکل

بعد حمد خدائے بے ہمتا
یاد کر نعت سید مرسل

جس کی ہمت کی ہے ترازو میں
دو جہاں مثل دانۂ خردل

اُس کی مجلس میں آ ہوا ہے کھڑا
صف آخر میں جوہر اول

گر ہو وہ آفتاب گرم عتاب
آسماں جائیں مثل موم پگھل

دیکھ اُس کے جلال و عظمت کوں
بادشاہاں کا رنگ ہے دنگل

گر کرے بحر پر غضب کی نظر
ماھیاں جائیں جل کے بھیتر جل

اُس فصاحت اگے دسے سبکوں
نطق* سحباں عبارت سہمل

کاملاں سوں سنا ہوں یہ نکتہ
عشق اُس کا ہے ہادی اکمل

نام اُس کا ہے حرز ہر مؤمن
یاد اُس کی ہے دافع کلول †

دیکھ اُس زلف و مکھ کوں بے جا ہے
بحر اور بر میں عنبر و صندل

بعد اُس آفتاب انور کے
چار ہیں اہل علم و اہل عمل

صاحب صدق و عدل و علم و حیا
ایک سوں ایک اکمل و افضل

اُن کوں اصحاب میں سباقت ہے
دین کوں جو کیسے قبول اول

ہیں دُجے وہ کہ دین کے بل سوں
کفر کے دست و پا کوں کیلے شل

ہیں تیجے وہ کہ جن کے لوھو سوں
رنگ پکڑا کلام عز و جل

---

* (ن) لفظ † مصیبت

ختم خلفا کی کیا جن میں بات
جس کے رتبے کا عرش پر ہے محل

جب ہوا وہ سوار دلدل پر
فوج پر فوج دل پہ مارا دل

وہ ہے یکتاے دیں کہ جن نے کیا
لاینحل مشکل کوں ایک پل میں حل

نام اُس کا کہ جس کے تقوے سوں
زور نے زور بل نے پایا بل

ہے علی وہ کہ جس کی دہشت سوں
جی گیا دشمناں کا تن سوں نکل

خوف اُس کا عدو کی چھاتی پر
جیوں ہرن کے سلے اوپر چیتل

ہیں یہ چاروں ستون شرع متیں
دین کا ہے ان سوں مستقیم محل

مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کوں ان چار ذات سوں ہے بل

چار عنصر ہیں دین کے تن کے
چار دیوار باغ شرع نچھل

ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورتِ جدول

نام ان کا ہے عرش کے اوپر
گرچہ ظاہر ہیں آسماں کے تل

بعد ان کے ہیں دو امام جہاں
نور چشمِ پیمبر مرسل

ھردو سلطان کشور کونین
ھردو مقبول شاہ رزز ازل

ایک کا تن ھوا ھے اطلس سبز
ایک خوں سوں زمیں کیا مخمل

ملک ھستی میں دشمناں کے سبب
جوکہ گزرا ھے ان پہ حال کُبل

اس میں دم مارنے کی جاگہ نہیں
یہاں خموشی ھے سب ستی افضل

مقصد دو جہاں وہ پایا ھے
جو کیا جی کوں اُن اُپر بلبل

کرم حق ھے آرزو سب کی
ترک دنیں ھے مد عاے سکل

گل دنیا کوں زیب تاج نہ کر
یہ ھے سر پا تاک مھبل و دغل

اس سوں ھرگز نہ باندہ جی اپنا
کہ مبادا ھو دین بیچ خلل

ایک گھر میں رھے نہ نچلی یہ
طالب یار نو ھے یہ چنچل

اھل دانش نہ جائیں اس کے نزیک
طلب اس کی نہیں ھے جز اجھل

پر کدورت ھے سر سوں پانوں لگ
گرچہ ظاھر ھے صورت نرمل

یہ کسی سوں وفا نہ کی ھرگز
بے وفا ھے مدام یہ کسمل

مثل قاروں نہ باندہ مال سوں دل
مت زمیں زندگی میں' جاے نگل

اُس کی صحبت میں اے خجستہ خصال
نہیں حاصل بغیر * درد و کسل

یہ ہے پالغز طامعاں و حریص
اکثر اس دیکھکر گئے ہیں پھسل

ترک کر سب کوں بات میری سن
حرف شیریں ہے یہ ز شیر وعسل

مرتبہ بوجھہ عشق بازاں کا
یہ ہیں ملک وفا کے اہل دول

عالماں سوں پُچھا ہوں میں اکثر
عقدۂ دل کوں نہیں کیا ہے حل

جو کہا حال دل کوں میں جا کر
بے حجابانہ عشق کے آگل

مرحبا کہکے سجھہ بلایا پاس
عقدۂ راز کی بتایا کل

یوں کہا' دیکھہ درس شاہد راز
چھوڑ دے درس قطبی و منہل

پیچ اُس زلف کا نہ پاوے گتی
گر مطول پڑھے وگر اطول

لکھہ دیے اُس کوں بندگی کا خط
سب پری پیکران چین و چگل

اس قدر ہے وہ یار بے پروا
جب مرے عاشق، اُس کوں آوے کل

یوں نہ پوچھے کہ کیوں دوانے * نے
عشق میرے میں جی دیا تلمل

فیض سوں اُس نین کے اے بینا
نرگسستاں ہوا ہے سب جنگل

وحشت اُهواں کوں رام کرے
گر کرے یک نگاہ وہ چنچل

جب سوں اُس کا خرام دیکھے ہیں
چال اپنی بسر گئی منگل

وصف اُن گیسووں کا کیا بولوں
مشک جس کے اگے ہے بوے بصل

ہووے غیرت سوں سرکہ پیشانی
گر سنے اُس لباں کی بات عسل

جاں تلک ہیں جہاں میں سیمیں ساق
زرد رو اُس اگے ہیں جیوں پیتل

گرم رو ہو وہ گر چمن بھیتر
جیوں گل شمع گل پڑیں گل گل

جن نے اُس شمع روکوں دیکھا ہے
جیوں پتنگ† پر گئے ہیں اُس کے جل

ہو سکے اُس پری کا ہمزانو
آرسی دل کی جو کیا صیقل

---

* دیوانہ - † (نون مخلوط) —

جس رین میں اُسے نہ دیکھوں میں
ھے مرا جیو اُس اُپر بل بل

جیوں ستارے تتے فلک اوپر
یوں انجھو مکھہ اُپر پڑیں ڈھل ڈھل

عشق اُس کے کا جو کٹک دیکھا
عقل کی فوج میں پڑی ھل چل

دیکھہ اُس آفتاب کوں جا کر
کھول انکھیاں کوں اپنی مثل کنول

عشق مرشد سوں سن کے یہ باتیں
دل سوں ھر حرف پر گیا بل بل

تجھہ پیو کے گلے لگانے کوں
شوق میرا چلا کشادہ بغل

دور کر مکھہ اُپر سوں یہ گھونگھٹ
پاکبازاں سوں کیوں اتا ارجھل

اُس کے بالاں طرف چلا اُٹھہ دل
مثل دیوانہ پگ میں تھا سنگل

دیکھہ اُس دلربا کوں برقع میں
یوں کہا ھو کے مضطر وبیکل

ناخدا ترس آج سوں نہیں تو
تجکوں بوجھا ھوں میں ز روز ازل

مجھہ اُپر یوں ستم روانہ رکھہ
گر ھو خوف خدائے عز وجل

سن کے یہ بات مکھہ سوں پردے کوں
یوں اچھا یا دوس کوں دینے بدل

ہوے کل یا ر اپس میں ناز رلیاز
حسن دل کی کلی ہوا ہیکل

دیکھہ اس کوں کے یک بیک آیا
یہ سخن مجھہ زباں سوں بہار نکل

اس قدر ہے صفا ترے مکھہ پر
کہ گیا ہے نگہ کا پاؤں پھسل

وصف تیرے کا کوں نہ ہوں عازم
طبع یہاں درز تی ہے جیوں کو تل

اے شفا بخش ! تجھہ قدم کی خاک
درد کے دزد سر کا ہے صندل

تجھہ قدم میں جو کچھہ ہے رنگ صفا
نہ دیکھا اُس کوں خواب میں مخمل

وہ ہے تیری قبا ے دارائی
چرخ اطلس ہے جس اگے کھل

عشق تیرا ہے موج طوفاں جوش
جس سوں ہے عقل کی بنا میں خلل

تو تغافل سوں دل کوں کھینچتا ہے
بوجھی ہوی بات میں ہے کیا اٹکل

دل جو تجھہ زلف بیچ بند ہوا
کون کھولے یہ عقدۂ لاحل

دل ہے اسپند تب ستی جب سوں
غم میں تیرے ہوا ہے تن مشعل*

---

* (انگیٹھی) —

قد سوں تیرے یہ جی نہال ہوا
وصل تیرے سوں دل نے پایا پھل

جس کوں اے مہ نہیں ہے تیرا وصل
تنگ ہے اُس پہ نہ طبق کا محل

جو ہوا تجھہ سوں دور اے خرشید
ساہ کی مثل وہ پڑا گل گل

بسکہ دیکھا ہوں آب تجھہ مکھہ کی
آنسو آتے ہیں مجھہ نین میں اُبل

نور خرشید کی نمط اے شوخ
حسن تجھہ مکھہ اُپر کرے جھلجھل

دل نے بولا کہ یہ چھلاوا ہے
دیکھکر یہ ترا جھال نچھل

آھواں لکھہ دیے غلامی خط
دیکھہ تجھہ نین میں خط کاجل

دیکھہ تیری یہ چشم رشک غزال
مدح تیري میں یہ کہا ہوں غزل

---:0:---

غزل

اے یہ تیرے نین ہیں دو چنچل
دیکھنے جن کوں خلق آوے چل

عاشقاں پر چلا ہے یہ غمزہ
ھاتھہ میں لے کے تیغ تیز اجل

تجھ پلک کا بیان کیوں کہ کروں
جس کی ہے یاد مجکوں نت پل پل

اے عدیم المثال وہ نہ دکھے *
گر مکرر دکھے تجھے احول

یاد تیری بھواں کی مجھ دل میں
جیوں مچھی † کے گلے منیں ہے گل

دیکھ تیری نین میں پتلی کوں
عالماں میں پڑا ہے جنگ و جدل

ایک کہتے ہیں مکھ یہ کعبہ ہے
اس میں پتلی نے کیوں کیا ہے محل

اور ‡ ہیں اس اوپر کہ مسجد میں
کن نے ڈالا ہے طرح رنگ دیول

آخرش اتفاق سوں بولا
یہ ہے صنع خدائے عز و جل

اے مہ مہرباں کرم سیتی
شب تاریک بیچ گھر سوں نکل

ڈر نکو تیرے ساتھ آوے گی
آہ مجھ دل کی ہاتھ لے مشعل

اشک چشم اور غبار دل سوں لے
عاشقاں راہ میں گئے دل دل

ہاں مبادا پھسل پڑے اس ٹھار
ٹک نزاکت سوں یہاں سنبھال کے چل

---

* دیکھ سکے † مچھلی ‡ دوسرے —

کیا کہوں تجھ رقیب کے حق میں
بات جس کی ہے تلخ از حنظل

غیر اس کے کہ روز عشرت میں
ناگہاں اس کوں مکھ دکھاوے اجل

یوں رقیباں کی گفتگو ہے قبیح
جیوں کہ ارذل کی زشت ہے کلکل

اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
کہ ہے خیرالکلام قل و دل

ابر میں یہ نہ بوجھ نعرۂ رعد
باجتے وصل کی خوشی کے طبل

دل کوں شادی ہے کیوں نہ باجے آج
ہر طرف جگ میں تال اور مندل

خلق عالم میں حق کی حکمت سوں
جب تلک دکھ کو ہے دوا سوں خلل

زندگانی کے درد سر کا علاج
موت ہو دشمناں کے سر صندل

عمر تیری دراز ہو جگ میں
جب تلک ہوں مطول و اطول

اے (ولی) یہ قصیدۂ رنگیں
جگ میں رکھتا نہیں نظیر و بدل

جو ہیں پیاسے سخن کے اُن کے نزیک
شعر میرا ہے آب سوں نرمل

گوش حاسد میں جب پڑے یہ شعر
راکھ ہوجاے رشک سوں جل جل

در نعت حضرت خیرالبشر صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ و سلم

۲۹ (۲)

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
ہو فنافی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

یاد کے گلزار پر دو نین کر ابر بہار
بیچ کھا سینے میں دل کوں سنبلستانی کرے

مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے گا جو کُئی
مثل اسماعیل اول جی کوں قربانی کرے

جوش دے یکبارگی دریا کوں دل کے لہو* ستی
گوہر انچھواں کوں رو رو رنگ مرجانی کرے

جو اپس تن کوں گلاوے عشق میں ہر صبح و شام
وہچہ کامل ہو سو جیسے ماہ تابانی کرے

سرخرو ہو آبرو دو جگ میں پاوے اے عزیز
دل کوں لوہو کر اول لوہو سوں جو پانی کرے

عشق کی آتش میں جالے تن کوں جو کُئی رات دن
وہ قیامت لگ سو جیوں سورج درخشانی کرے

وہچہ پاوے مطلب راضیۃً مرضیۃً
محض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

ورد پڑھنے درد کا انچھواں کی تسبی ہاتھ لے
دل کوں کر سی پارۂ غم ذکر قرآنی کرے

---

* بروزن فع

عشق سوں فارغ جو گئی وہ نحس اکبر ہے مدام
ساتواں کھنڈ پر اگرایواں کیوانی کرے

وھچھہ دانا ہے تجھے گردون دوں کوں اے عزیز
ست کے دنیا کوں جو گئی جگ میں خدادانی کرے

اپنے مطلب کے سوں لیلی کا وہی دیکھے جمال
عشق میں دل کو جو مجنون بیابانی کرے

حشر میں شیریں ہو وہ حق سوں سنے شیریں بچن
شوق میں دل کوں جو فرھاد کہستانی کرے

بوریاے بے ریا کوں تخت سوں بوجھے ادھک
اُس اُپر ھوکرسلیماں شکر رحمانی کرے

جیوں انگوٹھی میں نگینہ یوں کرے تسخیر خلق
تخت دل کوں جو بہ از تخت سلیمانی کرے

زندگی پاوے ابدکی جگ منیں وہ خضر وقت
جو اپس کوں فدوی محبوب سبحانی کرے

یا محمد دوجہاں کی عید ہے تجھہ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھہ پہ قربانی کرے

وہ اچھے آزاد جو بازار میں تجھہ حسن کے
بندگی میں آپ کو جیوں ماہ کنعانی کرے

زینوا الحانکم کا گر سنے داؤد ناد
هووے خوش دربار پر تیرے خوش الحانی کرے

نوح تجھہ رحمت کی کشتی باج کہیں * پاوے نہ تھاہ
تجھہ غضب کا گر سمندر جوش طوفانی کرے

---

* فعع

رتبۂ عالی میں دیکھے حق نزیک اپنا کلام
گر کلیم اللہ آ ، تیری ثنا خوانی کرے
جسم کوں ست روح سوں آوے بہت مشتاق ہو
گر تری است خلیل اللہ کی مہمانی کرے
تب سیبھا فقر کے خط کوں سکھے† گا تجھہ نزیک
مشق کر نے فقر کی جب لوح پیشانی کرے
جس مکاں میں ہے تمھاری فکر روشن جلوہ گر
عقل اول آکے وھاں اقرار نادانی کرے
حکمتاں کی سب کتابوں دھو ستے‡ یکبار گی
گر فلاتوں تجھہ دبستاں میں سبق خوانی کرے
تجھہ قدم پر جو اپس کا سیس راکھے جیوں سرج
وہ قیامت لگ اپس چہرے کوں نورانی کرے
کیا ملک کیا انس رجن یہ جگ میں کس کوں ہے سکت
خط بنا تجھہ مکھہ کے جو تفسیر قرآنی کرے
دیکھہ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آوے شوق سوں
جب گلستاں ارم کی تو خرامانی کرے
عارفاں بولیں گے جان و دل سوں لاکھوں آفریں
جب ولی تیری مدح میں گو هر افشانی کرے

———:o:———

† سیکھے ‡ بھولے

در منقبت حضرت مولا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ

۳۳ (۳)

هر ایک رنگ میں جو دیکھا هوں چرخ کے نیرنگ
هوا هوں غنچه صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے گل بدناں جلوہ گر هوے هیں جہاں
اُڑا هے اُن کی تجلی سوں عاشقاں کا رنگ

یہ عاشقاں کے جلانے کوں مستعد هیں سدام
گوا * هے اُس کے اُپر نورشمع وحال پتنگ

سواے داغ کے پایا نہیں هوں باغ میں گل
ورائے خون جگر نہیں دسا مجهے گلرنگ

دسا نہیں جو گل بے وفا میں رنگ رفا
تو یو نچهه شور میں هیں بلبلاں خوش آهنگ

فلک کی دیکهکے خشکی جگت هوا بے دم
رها نہیں هے فوارے کے دل میں آب امنگ

اگرچه سرد هے دل ایک پر هے آتش سوں
گیا هے منهه پہ اپس کے اگن نے پردهٔ سنگ

هوا رباب رگاں خشک واستخواں بے مغز
یہ حال دیکهکے مجلس میں دنگ هے مردنگ

رهے بدن پہ طنبورے کے تار گنتی کے
غصے سوں اُس پہ جوا مفلسی نے مارا چنگ

---

* گواه

فلک ھے وہ کہ دکھو ! جن نے بے مروت ھو
سرج کوں سر سوں برھنہ کیا ھے مثل پھننگ

اثر کیا ھے ھر اک تن میں ناتوانی نے
ھوے ھیں اوم سوں عاجز جنگل میں شیر و پلنگ

نشانہ گاہ کیے قاتلاں کے دل کوں تمام
فلک کے قوس سوں چھوٹتے بلا کے جو جو خدنگ

یگانگت کو اول کی تمام بسری خلق
رکھی اپس میں عداوت مثال شیشۂ و سنگ

ظلم پہ دل ھے رکھے منہ میں حیف سوں الگی
لیا ھے خلق نے خاصیت تمام تفنگ

یہ آسمان ستمگر کی سر کشی دیکھو
تمام خلق سوں اڑتا ھے آپ ھو کے اکنگ

جو سیم ورز کی فکر میں قدم گھسا سو پنھسا
اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ

اپس کے دشمن بے دست وپا سوں کر پرھیز
اگر چہ خاک نشین ھے ولے گزندہ بھجنگ

جگت کے دیکھکے حالات لاعلاجی سوں
ھوے ھیں گوشہ نشیں اھل دانش و فرھنگ

ھو دستگیر مجھے یا علی ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ھے کہاں مجکوں تنگ

ترے جو شوق سوں حاصل کیا ھے معویت
ھے فقر فخر مجھے مجکوں فقر سوں نہیں ننگ

وہ شیر حق کہ جہاں میں وہ ناصر دیں ھے
کہ جس صدا سوں ھیں وحشی جنگل کے مست و تنگ

دنیا کے فتنۂ و طوفاں سوں وہ کنارے ہیں
جو اُس کے عشق کے دریا میں عاشقاں ہیں نہنگ

خدا نے فضل سوں اُس کوں کیا حصار دیں
فلک ہے جس کے قلے کی کھینہ ایک النگ

زمیں پہ وقت اُترنے کے اُس کے عدل کوں سن
گریز پا ہیں ستم آسماں کے لکھہ فرسنگ

یہ دو جہاں کے غم و عیش کوں تجا* وہ کوئی
جو کُئی کہ اُس کی محبت منیں ہوا ہے بھرنگ

خدا کے حکم سوں ہر پہلواں پہ ہو غالب
گر آستانے پہ آ اُس کے سر گھسے جیوں سنگ

سو اک غلام ہے خدمت میں اُس کی ترکش بند
کہ اُس کے پاس سکھے رستم آکے صیغۂ جنگ

وہ عبد بس ہے جنے† سرکشاں کو کر لے زیر
کہ نام مشتہر اُس کا ہے قنبر سرہنگ

خدا نے اُس کو دیا مرکب ایک دلدل نام
کیا دریا کوں جو یک پل میں لاکھہ بار النگ

بجائے سرمہ اگر خاک اس قدم کی لے
نین میں دل کے ستیں تیز رو جگت کے ترنگ

تو حشر لگ وہ مقدم ہوں باد صر صر سوں
وہ حال دیکھہ کے باد شمال ہو جب دنگ

شکستہ دل کوں مرے وہچہ مومیائی ہے
کہ نام پاک ہے اُس کا مدام صیقل زنگ

* مٹایا † جو

اُسی کی آل پہ لت ہے (ولی) بلا گرداں
کیا چراغ پہ اُس کے مدام جی کوں پتنگ

در مدح بیت‌الحرام

۲۰ (۴)

کیا ہے غم سجکوں اگر جگ میں نہیں مونس غم
آہ یہ بس ہے مرے درد کوں دل کے مرہم
جگ کی مجلس ستی دل سوز ہوے بسکہ عدم
شمع کے باج نہ دیکھا ہوں کہیں رشتۂ غم
شمع مجھ حال پہ دل جال اپس کا سب نس
ہوکے بے تاب دم صبح چلی ملک عدم
دل پر درد کوں دارو ہے اگن پر روغن
داغ پر داغ ہوا زخم پہ میرے مرہم
تجھ بن اے پاک گہر دل سوں ہوا حاصل مجھ
موج دریا کی نمن غم کے پچھے غم پٹے ہم*
عشرت جم کی نمن عیش اچھو تجھ کوں مدام
جام لب تیرے دھن کوں ہو مبارک جم جم
گل کوں غیرت سوں کیا تولچھہ گلاب اے ظالم
سینہ چاکاں کے اُپر کیا ہے اِتا جور و ستم
سیر کرنے کوں ترے مکھ کے چمن کی اے گل
جگ میں آیا ہے سو گلزار ارم ستی آدم

---

* غم

تیر تجھ عشق کا منگتا ہے اپس سینے میں
جیوں کماں چاند تواضع سوں فلک پر ہو خم

صاف تجھ مکھ پہ سوں کیوں عرق نہ ہو غرق حیا
جاں ہووے گل کے گہر آب مثال شبنم

گرمی حشر سوں دل کوں نہیں ہرگز سرے غم
تاب خرشید سوں نہیں آب گہر ہوتا کم

ہو کے غواص میں دریا میں بدن کے دیکھا
صدق دل ہے حقیقت سوں گہر کی محرم

دل کے دریا کوں ترقی کے اُپر نت ہے نظر
اُس کی نسبت ہے سمندر سوں ہر اک آن میں کم

خلقت حق میں تو عرفاں کی نظر کھول کے دیکھ
ذرے ذرے کے بھتر یہاں ہے جدا اک عالم

اُس کے مشتاق ہیں سب اہل زمیں اہل سما
شوق کا جس کے لیا چرخ پہ خرشید علم

خاکساراں کے انچھو حق کوں ہیں منظور نظر
جیوں کہ مقبول ہے خرشید کو بھوئیں سوں شبنم

آرسی دل کی سکے شمع نمن روشن کر
جو ہوا عشق میں پروانہ صفت جل کے بھسم

سیاہی * غم ہرئی ہے صبح نمن روشن و صاف
کہ وہ خرشید کرے گہر پہ سرے آکے کرم

راز اسرار کوں گنّی جگ کے صفے کے اوپر
گر منگے † لکھنے تو جیوں ہووے قلم سرسوں قلم

---

* یاے مخلوط † نون مخلوط

آگ دوزخ کی اچھے اُس پہ قیامت میں حرام
اے (ولی) صدق سوں دیکھا ہے جو گُئی بیت حرم

———:o:———

در مدح حضرت میراں محی الدین

قدس سرہ

۳۸ (۵)

دیکھے نظر سوں اگر یہ جمال نورانی
شرم سوں مصر بسے جاکے ماہ کنعانی

ترے جمال کی یہ آرسی جو گُئی دیکھے
تو حاصل اُس کوں نہ ہووے سوائے حیرانی

جنوں ہے یہ کہ اچھے جی کوں اُس کے جمعیت
تری زلف ہے جسے باعث پریشانی

ترے یہ غمزۂ خوں ریز سوں ہوا معلوم
کہ عاشقاں کوں اُسی سوں ہے عیدقربانی

ستمگراں کے اُپر فخر ہے ترا برجا
کہ تجھ عہد میں ہے جور و جفا کی ارزانی

ترے حکم منیں ہے کثرت جفا اس قدر
مرے نزیک وفا کی ہے جیوں فراوانی

ترے فراق نے عشاق کوں کیا امداد
غذائے خون جگر ہور لباس عریانی

تجھ اشتیاق کی آتش سوں سرفراز ہے دل
کہ سر پہ آگ کا شعلہ ہے تاج سطانی

تو مہر سرد سوں یوں مہرباں ہے عاشق پر
ننگے کے حال پہ جیوں موسم زمستانی

تري برہ میں جو دانش کی آرسی کوں رکھا
عیاں دسے ہے اُسے صورت پشیمانی

جگت میں تجھہ خم ابرو کی کج نگاہی دیکھ
ڈبے ہیں آب میں سر تا قدم ایمانی

یہ کیا ہے زلف سحر ساز جس کے دیکھے سوں
گئی ہے عابد و زاہد سوں سبحہ گردانی

تري یہ تیغ تغافل سوں خلق ہوئی بسمل
رہے ہیں دنگ ہو جیوں کر نگاہ قربانی

تري زلف سوں لیسے کافراں سرشتۂ کفر
ترے جمال سوں ہے رونق مسلمانی

کھڑے ہوے پہ کیسے سرو سے کئی آزاد
ہنسی ہو ہنس کوں دکھاوے تو گر خرامانی

تري کے ملک سو آکر ہوا سراپا چمن
یہ لعل لب کے تماشے سوں رنگ مرجانی

ترے چمن کی صبا گر کرے چراغ کوں گل
گل چراغ دسے جیوں گل گلستانی

حسن کے ملک اچھو تجھہ اُپر مسلم نت
اچھو ترے پہ مدد شہسوار گیلانی

(ولی) یہ وقت اگر اُس قدم سوں عار کرے
دکھے وہ پل میں صفا سوں گئی پشیمانی

امید وار ہوں تیري جناب سوں دائم
کہ دل مرے کوں کرے تو چراغ نورانی

عیاں ہے نام مبارک ترا (محی الدین)
ترے اسم میں ہے خرشید کی درخشانی
مکان حشر ہو فردوس کی نمن روشن
تری نگاہ کرے گر بہار افشانی
بجاے خاک عجب کیا جو آ کرے مسکن
تجھ آستاں کے اُپر سرمۂ صفاہانی
مشائخاں جو کیسے ہیں مدام کسب شرف
تری جناب سوں پائے ہیں قرب حقانی
وہ آفتاب نمط جگ منیں ہوا روشن
ترے جو نقش قدم پر گھسا ہے پیشانی
بغیر عالم باطن کسی پہ ظاہر نہیں
ترے سینے میں جو ہیں راز ہاے پنہانی
سخن ترا ہے نزک عاشقاں کے یوں مسند *
کہ جیوں کلام نبی یا کلام ربانی
تری مدد سوں ہے اکثر ضعیف کوں قوت
دیے ہیں مور کو یہاں حشمت سلیمانی
جگت کے بیچ وہ قانوں شفا† کا کیوں بوجھے
جو تجھ سوں فیض نہ لیوے حکیم یونانی
یہ ممکنات میں تمکیں ترے پہ ہوئی ہے ختم
اِتا جہاں منیں ہے ممتنع ‡ ترا ثانی
ہے تجھ نزک لطوی⊠ کوں حکم بد یہی⊠ کا
عیاں ہے دل پہ ترے بسکہ راز سبحانی

---

* مستند † کتاب معقول ‡ محال ⊠ قسم حکمت

یقیں ہے یہ کہ فلاطون و بو علی دونوں
ترے نزیک ہیں جیوں دو ڈک دبستانی*

زمیں میں جاکے چھپے منفعل ہو جیوں سحباں
ترے آگے جو کیے† دعوی سخن دانی

خدا کے فضل سوں مسند نشیں ہو تم اُس کے
بنی ہے نور سوں جس کے یہ شکل انسانی

تری گلی میں میسر ہو جس کوں بستر خاک
قصور ہے کہ منگے پھر کے قصر کیوانی

تری جناب سوں کینہ جو کئي کہ دل میں رکھے
تو اُس پہ طعن کریں سب یہود و نصرانی

ڈنوں جہاں میں کرے فخر ہر سخندان پر
تو گر قبول کرے اس (ولی) کی نادانی

یقیں ہے مجکوں کہ گر یہ قصیدہ رنگیں
سنیں تو وجد کریں انوری و خاقانی

——:*:——

درمدح حضرت شاہ وجیہ الدین نوراللہ مرقدہ

(۹)   ۳۷

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضل سبحانی
کیا ہے ابر نے رحمت سوں گوہر افشانی

یہ آب صاف میں گوہر کوں دیکھ خجلت سوں
صدف کی بیت میں گل کر ہوا ہے جیوں پانی

---

* (ن) فستانی   † کرے

تمام پات "یسبح بحمدہ" کے بحکم
زبان حال سوں کرتے ہیں ذکر سبحانی

قطار قطرۂ شبنم سوں آج سبزۂ خضر
لے* سبحہ ہاتھ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی

ہر اک طرف جو ہوئی بسکہ ریزش باراں
کیا ہے آج تفرج نے جوش طوفانی

اس آب روح فزا کے کمال لطف کوں دیکھ
چھپا ہے پردۂ ظلمت میں آب حیوانی

ہوئی ہے غنچہ نمن جگ کوں بسکہ جمعیت
عجب ہے اب رہے سنبل منیں پریشانی

ہر ایک قطرۂ شبنم ہے غیرت گوہر
ہر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی

ادب سوں حضرت حق کے ز بسکہ سوتے ہے
ہر اک کلی ہے سو جیوں کودک دبستانی

چمن میں اُس کے کرم نے دیا ہے حکمت سوں
ہر ایک پھول کی پکھڑی کوں رنگ مرجانی

یہ لطف دیکھ ہوا ہے دماغ بسکہ بحال
بدل ہوئی ہے اِتی حافظے سوں نسیانی

تمام ملک ہوا حق کے فضل سوں آباد
رہا نہیں ہے جگت میں نشان ویرانی

جو اس کے بھید کے پیاسے تھے وہ یہ پانی دیکھ
پیے ہیں آب نمط راز ہائے پنہانی

---

* بھک حرکت

زهے بہار حلاوت، زهے بہار طرب
که بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی

سو اس بہار میں آیا هے عرسِ حضرت کا
هوئی هے پھر کے عیاں حشمت سلیمانی

چراغ گرد میں روضے کے جو هوے روشن
هر اک چراغ هے جیوں آفتاب نورانی

هوا هے بسکه طراوت سوں یه مکاں سرسبز
هر اک سفال په دستا هے رنگ ریحانی

چراغ یہاں کے ستارہ نمن هیں گرداں نت
دیے هیں چرخ کوں تعلیم سبحه گردانی

هوا هے گنبد پرنور آج طبلۂ مشک
ز بسکه عود و عنبر کی هوئی فراوانی

قبر هے آج لطافت سوں غیرت* گلزار
کیا هے خلق نے اس پر جو بس گل افشانی

وہ جسم روح اور اُس کا هے جسم مرقد پاک
که جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی

یو دین پاک میں بے شک هے تو وجیه الدین
عدم هے آج زمیں کے اُپر ترا ثانی

تري طبع کوں دیا حق نے فہم پر مقصد
تری زباں کوں سزاوار هے سخن دانی

هے ملک دیں میں تري ذات کوں شہنشاهی
هے نقد علم ترا سکۂ مسلمانی

---

* (ن) صورت

هر اک کوں اُس سوں خبر نہیں ھے جگ کے صفحے پر
تجھے جو کشف ھوے رازھاے پنہانی

دیا ھے حق نے تجھے جامع الکمالاتی
عطا کیا ھے تری ذات کوں ھمہ دانی

عجب نہیں جو دوے* عقل کوں وہ آج سبق
جو اس جناب میں آکر کیا سبق خوانی

تجھہ آفتاب سوں جو کُئی کیا ھے کسب شرف
وہ سرخ رو ھے سو جیوں جوھر بدخشانی

رھیں اپس میں ابھی دنگ ھو سو جیوں تصویر
ملائکاں جو دکھیں یہ جمال نورانی

خدا کی یاد میں ازبسکہ محویت ھے تجھے
ھوی ھے ختم تری ذات پر خدا دانی

تو وہ ھے فیض رساں جگ میں اے مبارک ذات
کہ تجھہ سوں فیض لیے عالماں ربانی

تجھہ آستاں پہ سرج تاکہ آ کرے سجدہ
ھوا ھے سر سوں قدم تک تمام پیشانی

تری جناب سوں ھے فیض طالباں کوں مدام
ترے کرم سوں ھے اکثر کوں قرب حقانی

تری ھے ذات سراپا حقیقت انساں
اگرچہ حق نے دیا سب کوں شکل انسانی

ترے کرم سوں ھوا دل خوشی سوں آج بدل
وہ غم کہ طول میں تھا جیوں شب زمستانی

تجھہ آستان مبارک پہ مثل نقش قدم
رکھے ھیں سیس چہ ایرانی و چہ تورانی

تری جناب کا وہ صحن ھے سراپا نور
کہ جس کی خاک بہ از سرمۂ صفاھانی

وہ آب خضر سوں دل سرد کیوں نہ ھو دائم
یہ حوض پاک سوں جو کُئی کہ آپیا پانی

نزیک حوض کے کنوّاں * ھے آبروے نین
کہ جس کی چاہ میں دائم ھے ماہ کنعانی

عجب یہ جاے مبارک ھے مورد رحمت
نہیں ھے رات کہ نہیں اس میں ذکر قرآنی

وہ فیض بخش ھے مسجد مکاں بر جستہ
کہ جس کے وصف میں بولا ھوں کعبۂ ثانی

فلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ھے عجب
کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ھے تاج خاقانی

ھے آرسی کی نمط مدرسہ یہ روشن و صاف
نگاہ کوں ھے تماشے سوں اُس کے حیرانی

ترے جو ذکر میں رھتے ھیں ذاکراں دائم
ھے اُن کوں حضرت داؤد کی خوش الحانی

کیے ھیں وصف ترے گرچہ صد ھزاراں نے
ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی

نئے قلم ھے مرا نیشکر سوں شیریں تر
کیا ھوں بسکہ حلاوت سوں شکر افشانی

---

* بروزن فعلن

لکھا ھوں دل کوں (ولی) کے یہ مصرع عر فی
کہ ایں قصیدہ بیاضی * بود نہ دیوانی

———— : o : ————

مثنویات (۲)

۳۱ (۱)

الہی ! دل اُپر دے عشق کا داغ
یقین کے نین میں سٹ †کُحل ما زاغ

الہی ! عشق میں مشاق کر مجھ
اپس کے شوق کا مشتاق کر مجھ

شریعت کا جہاں ھے شارع عام
یہ تن کا ڈھانچہ کر آغاز و انجام

عیاں کر دل اُپر راز طریقت
سنے پر کھول ابواب حقیقت

پرکھنے معرفت کا جوھر صاف
اپس کے فرض سوں کر دل کوں صراف

---

* اھل عجم کا خاص دستور تھا اور اب بھی عام رواج ھے کہ بہتر اور نفیس کلام کو دیوان سے الگ ایک بیاض میں بطور انتخاب درج کرلیا جاتا ھے - ایسے کلام کو اصطلاحاً بیاضی کہتے ھیں - یہ خیال کہ یہ اصطلاح قیاسی ھے ٹھیک نہیں جب کہ عرفی سا مسلم اُستاد اپنے قصیدے میں کہتا ھے جو ابوالفتح کی شان میں لکھا ھے : —

زمانہ خواند و فلک بر بیاض دیدہ نوشت
کہ ایں قصیدہ بیاضی بود نہ دیوانی

† لگا

چمن میں شوق کے دل کھول جیوں گل
اسی گُل کے اُپر کر دل کوں بلبل

مجھے دے نقش گل سوں دل میں داغاں
مرے مقصد کے روشن کر چراغاں

برہ کی بارگھہ میں مجکوں جا دے
مجھے اس شوق کی عشرت سدا دے

یہ دل معمور کر جیوں شیشۂ مل
پریشانی نہ دے مانند سنبل

محبت کی عطا کر مے پرستی
اپس کی معرفت کی بخش مستی

جہاں کی فکر سوں آزاد کر مجھ
اپس کی یاد سوں آباد کر مجھ

برہ کے باغ میں دے آب داری
ہمیشہ رکھہ جھڑی نیناں کی جاری

مجازی کی مجالس سوں جدا رکھہ
مجھے اس پلنتہ سوں نا آشنا رکھہ

حقیقت کی زلف کا کھول بستار
سو یک یک تار کا مجھہ کر گرفتار

شتابی سوں دے اے ساقی مہرباں
برہ کا جام جیوں سورج درخشاں

کہ خرشید نبوت کی مدح میں
کنول کا دل کھلا سینہ کے دح * میں

---

* منتخب اللغات میں اس لفظ کے معنی کسی چیز کا زمین میں پوشیدہ کرنے کے لکھے ہیں مگر یہاں ربط کلام سے دوحہ (باغ) کا مخفف قیاسی معلوم ہوتا ہے۔

محمد وہ کہ جس کے حق میں لولاک
کہا ہے خالق املاک و افلاک

عجب گلزار ہے وہ مظہر گل
کہ ہے جس باغ کا خرشید اک گل

وهی ہے بے دلاں کا دل کشا باغ
وهی ہے عاشقاں کا سرهم داغ

اُسی کا ذکر ہے ایمان مومن
اُسی کی یاد اطمینان مومن

وهی ہے باغ اقدس سروردین
کہ جس کے باغ کا رضواں ہے گل چیں

کھلا کونین میں وہ دین کا گل
دو جگ مشتاق اُس کے مثل بلبل

دو عالم جسم وہ ہے جان عالم
نیناں اسرا * وهی سلطان عالم

دکھایا عاشقاں کوں عشق کی راہ
کیا عارف کوں عرفاں بیچ آگاہ

ہوا جو کوئی اُس گل سوں معطر
رہا وہ مست ہو تا روز محشر

کیا حق اُس ابوالارواح خاطر
مرتب چار دیوار عناصر

ہوا جب چار باغ دین روشن
شریعت کا کھلا اُس بیچ گلشن

* یہ لفظ پڑھا نہیں گیا

سنواری گرد اُس کے چار دیوار
حقیقت میں سمجھ‘ هیں یار وہ چار

وہ هیں مقبول درگاہ صمد کے
وهی هیں منتخب اس چار حد کے

دے * اے ساقی پیا پہ جام دو چار
کہ سائل هوں اُسی سے کا میں لاچار

جو بخشے وہ مجھے یک جوش مستی
فراموشی میں بھولے خود پرستی †

———:o:———

ایضاً در تعریف شہر سورت

۴۷ (۲)

عجب شہراں میں هے پر نور یک شہر
بلا شک وہ هے جگ میں مقصد دہر

رهے مشہور اُس کا نام سورت
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

جگت کی آنکھہ کا گویا هے یہ نور
اچھو اس نور سوں هر چشم بد دور

---

* بیک حرکت

† جیسا کہ مقدمے میں ظاهر کیا هے یہ مثنوی کسی کتاب (مثنوی) کا ایک تکڑا معلوم هوتی هے - اور غالباً وہ مثنوی دہ مجلس هوگی - اس خیال کی تائید قطعۂ تاریخ کے اُن دو شعروں سے هوتی هے جو اسی وزن میں کہے گئے هیں ‘ جن کو آیندہ صفحات پر درج کیا هے —

شہر جیوں منتخب دیوان ہے سب
ملاحت کی وہ گویا کھان ہے سب

سرج سن آب اُس کی جگ میں کانپا
سمندر موج زن رگ رگ میں کانپا

کنارے اُس کے اک دریاے تپتی
کہ دنیا دیکھنے کوں اُس کے تپتی*

کیا سب تن خجالت سوں یہ جیوں عرق
ہوا دریا اپس کے عرق میں غرق

شہر سوں ہے وہ ہم بازو ہمیشہ
دریا سوں ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

کہ آب خضر کی ہے اُس میں تاثیر
ہوا دیتی ہے اُس کی یاد کشمیر

وہاں اشنان جب کرتا ہے عالم
صبح ہور شام جپ†کرتا ہے عالم

عجب قلعہ ہے وہاں اک با قرینہ
انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ

نزک قلعے کے باڑا گھاٹ ہے وہاں
کہ دائم گلرخاں کی ہاٹ ہے وہاں

رہے اس حاشیے پر جاے آرام
طلسمی باغ وہاں ہوتا ہے ہر شام

اے ‡بلبل پاک بینی سوں نظر کر
کثافت کی نظر سوں بس حذر کر

---

* (ن) نہتی † (ن) سب ‡ بیک حرکت

کِھلے ہیں ہر طرف رخسار کے گُل
ہر اک گل کے نزک وہاں پر ہے سنبل

جو کُئی دیکھا ہے اُن کا باغ رخسار
ہوا اِک دید میں وہ محو دیدار

جو ہیں وہ محض تصویرات اخلاص
سو عاشق پروری میں وہچھہ ہیں خاص

کہاں ہے ساقی اخلاص انگیز؟
محبت کی کرے سی مجھہ اُپر ریز!

صفائی سوں کِھلے مجھہ جیو کا باغ
کروں اُس ڈردی کوں مرہم داغ

اھے (سورت) حقیقت کی نشانی
کہ ہیں معمور وہاں اہل معانی

شرافت میں یہ ہے جیوں باب مکّہ
تو ہے سب ملک پر اُس کا جو سکّہ

اگر دیکھے ہیں لوگاں شام و تبریز
نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز

کہ اُس بہیتر کئیے ایسے ہیں تجّار
کہ قاروں کوں نہیں اُن کے نزک بار

اِتی آتش پرستاںِ کی ہے بستی
سکھے نمرود واں آتش پرستی

فرنگی اِس میں اِتے ہیں کُلہ پوش
عدد وہاں جن کی گنتی میں ہے بے ہوش

وہاں ساکن اِتے ہیں اہل مذہب
کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ھیں وہ ابنائے آدم
ولے بیلش سیں رنگا رنگ عالم

بھری ھے سیرت و صورت سوں سورت
ھر اِک صورت ھے وھاں اُن مول *صورت

ختم ھے امرداں پر رو صفائی
ولے ھے بیشتر حسن نسائی

سبھا اِندر کی ھے ھر اک قدم میں
چھپا اِندر' سبھا کو لے عدم میں

کشن کی گوپیاں کی نہیں ھے یہ نسل
رھیں سب گوپیاں وہ نقل' یہ اصل

زلف اور مکھہ کے طالب سوں پُچھو بات
جیسے ھر دن ھے عید' ھر رات شبرات

ھزاراں اِس سبب شیدا ھیں بلبل
کہ ھیں وھاں غنچۂ لب دائما گل

نہ کُٹی دقت سوں کھینچے شوخ چنچل
وہ مکھہ کے باغ کن دیوار آنچل

نظر بھر کر دیکھو ھر گل بدن کوں
کہ ھے پردے سوں بے پروا اُنن کوں

رھے وھاں عاشقاں کوں عام آواز
کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

کسی کوں نہیں نظربازی بنا چین
کُھلے ھیں رات دن سب غرفۂ نین

---

* (ن) تصویر سورت

هر اک لب هیں سو جیوں یاقوت آں سول
کرے وہ بات جب میٹھے لباں کھول

وہ باتاں نہیں سراپا هے متھا قند
که جن باتاں اُپر هے نیشکر بند

پڑا شہراں بچن سن اُن کے بس جو
پھنسا اِس شہد میں جا کر مگس هو

هوا اُن کوں نکلنا کام دشوار
رها تھا آخری دم لگ گرفتار

شهر بھیتر جو آوے نهان کا دن
هندو کی قوم کے اشنان کا دن

هر اک جانب دکھوں میں فوج در فوج
تجلی کے سمندر کی اُٹھے موج

نین کی بیٹھه کشتی پر تو اے پاک
یه طے کر سهج میں موج خطرناک

مہرباں هو کے اے ساقی کوثر
کرم سوں کشتی مے مجکوں دے بھر

اپس کے لطف سوں کر دے عطا مے
جو اِس نشئے میں دریا کوں کروں طے

عبث باتاں هیں بس کر اے (ولی) تو
نه کر مقصد سوں اپنے کاهلی تو*

---

* یه اشعار بھی مثنوی نمبر (۱) کے هم وزن هیں بعض دیوانوں میں یه دونوں ٹکڑے بلا فصل لکھے هوے هیں - هم نے مضمون کی نوعیت دیکھکر جدا جدا درج کیا هے - اس مثنوی کے آخر شعر کا دوسرا مصرع پھر اُس خیال کی تائید کرتا هے که یه دونوں مثنویاں ضرور مثنوی ده مجلس یا کسی اور مثنوی کے حصے هیں —

قطعات (۶)

۱ در فراق گجرات ۱۳

گجرات کے فراق سوں ھے خار خار دل
بے تاب ھے سنے منیں آتش بہار دل
مرھم نہیں ھے اِس کے زخم کا جہاں منیں
شمشیر ھجر سوں جو ھوا ھے فگار دل
اول سوں تھا ضعیف پہ پا بستہ سوز میں
جیوں بال ھے آگن کے اُپر بے قرار دل
اِس سیر کے نشے سوں اول تر دماغ تھا
آخر کوں اِس فراق میں کھینچا خمار دل
میرے سنے میں آ کے چمن دیکھہ عشق کا
ھے جوش خوں سوں تن میں مرے لالہ زار دل
حاصل کیا ھوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ھے مجھہ شکیب سوں صبح بہار دل
ھجرت سوں دوستاں کے ھوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرھن کوں کیا تار تار دل
ھر آشنا کی یاد کی گرمی سوں تن منیں
ھر دم میں بے قرار ھے مثل شرار دل
سب عاشقاں حضور، اچھے پاک سرخ رو
اپنا اپس لہو سوں کیا ھے نگار دل
حاصل ھوا ھے مجکوں ثمر مجھہ شکست سوں
پایا ھے چاک چاک ھو، شکل انار دل

مجھ تن ہوا ہے بدن سوز ہجر سوں
اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل

افسوس ہے تمام کہ آخر کو دوستاں
اِس مےکدے سوں اُٹھکے چلا سدہ بسار دل

لیکن ہزار شکر (ولی) حق کے فیض سوں
پھر اُس کے دیکھنے کا ہے اُمیدوار دل*

———(۲)———

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا   نورِ حق تھا حجاب میں دیکھا
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا   یہ تماشا حباب میں دیکھا

———(۳)———

سجن کے حسن کا قرآں پڑھا ہم نے نظر کرکر
نہ پایا کچھ غلط اس میں دِکھا زیر و زبر کرکر

کلام العشق ہمنا کوں سنا حکمت سوں منطق میں
وگرنہ اس مطول کوں سنا تھا مختصر کرکر

———(۴)———

[1] نگاہ تیز و پلک تیز، غمزہ نسپر تیز
ہوے ہیں دل کے لئے یہ تمام نشتر تیز

---

* اس قطعے سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ولی گجراتی تھے حالانکہ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ یہاں بطور سیر و تفریح یا کسی تعلق خاص سے قیام پزیر تھے - نیز یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ شہر گجرات کے لئے یہ قطعہ کہا گیا ہے جبکہ وہ سید معالی کے ہمراہ صوبۂ پنجاب میں سرہند وغیرہ تک گئے ہیں—

[1] بمبئی کے چھپے ہوے دیوان میں یہ دونوں شعر ایک ساتھ اور ایک جگہ لکھے ہوے ہیں - پہلے شعر کا مقفی و مردف ہونا بتاتا ہے کہ دوسرے شعر میں بھی یہی التزام ہوتا مگر وہاں صرف قافیے پر انحصار ہے - چوں کہ دونوں شعروں میں بلحاظ مضمون یک گونہ ربط پایا گیا اس لئے بذیل قطعات درج کئے گئے —

رقیب پرجو چلے بس، تو اُس کوں چاک توکر
پکارے حشر تلک غم سوں وہ "بریز بریز"

(۵)

گنج مخفی کی نہیں کُنجی هے بسم اللہ بن
قفل دل کُھلتا نہیں هے گا همارا آہ بن
رود نیل آنکھوں سوں جاری هے ندي نالے هیں آب
باؤلی هوگئی هے یوسف کی زلیخا چاہ بن

(۶)

قطعہ تاریخ دہ مجلس منظوم

هوا هے ختم جب یو دردہ کا حال
گیارا سو پوتھا اکتالیسواں سال
کہا هاتف نے یو تاریخ معقول
"(ولی) کا هے سخن حق پاس مقبول"
۱۱۰ ھ ۱۴۱

رباعیات (۲۶)

(۱)

اے جیو دو عالم کا ترے مکھہ پہ فدا
محتاج تری ذات سوں سب شاہ و گدا
مجھہ عاجز بے کس پہ نظر رحم سوں کر
اے منظر هر ناظر و منظور خدا!

(۲)

مے خانۂ جگ کا جسنے سر جوش کیا
اُس هاتھہ سوں عالم نے قدح نوش کیا

اُس سید عالم کوں جو دیکھا یکبار
یکبا رگی عالم کوں فراموش کیا

(۳)

تجھ عشق سوں عشاق کا من آگ ہوا
خرشید نمن تمام تن آگ ہوا

ہر تختۂ لالہ پہ لکھے لالی سوں
تجھ رنگ کی غیرت سوں چمن آگ ہوا

(۴)

دل جام حقیقت ستی جو مست ہوا
ہر مست مجازی سوں زبردست ہوا

یہ باغ دسا نظر میں تنکے سوں کم
اور عرش عظیم پگ تلے پست ہوا

(۵)

کسوت کوں اپس رنگ سوں گُلفام کیا
جب بر میں دودامی کوں گل اندام کیا

دو دام یہ بادام نَیَن دوجے زلف
شش دام میں شش جہت بے آرام کیا

(۶)

تجھ نین میں جی دام محبت دیکھا
تجھ لب ملیں دل جام مروت دیکھا

تجھ مکھ کے بہتر روز دساروشن مجھ
تجھ زلف میں دل شام مشقت دیکھا

(۷)

یکبارگی تجھ دیکھنے مجھ دل' مل جا
گُل تل ھو رھا گال منیں تل مل جا
سنسار کی انکھیاں جلے' سب جیو جلے'
جینے کا بھررسا کسے ' یک تل مل جا

(۸)

یہ ھستی موھوم دسے مجکوں سراب
پانی کے اُپر نقش ھے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کوں نہ کر ھر گز بند
آپس کوں نہ کر خراب اے خانہ خراب!

(۹)

سورج کے اُپر جوش کرے شرم وحجاب
کر دور کرم اپنے سوں اِس مکھ سوں نقاب
تجھ مکھ کی تجلّی سوں پڑے جوت تمام
بو لیں کہ "ھوا ھے آج یہ یوم حساب"

(۱۰)

تجھ لب منیں دستا ھے مجھے آب حیات
تجھ زلف کی ظلمات میں ھے لیل برات
اے سبزۂ خضر! تجھ قدم سوں شاید
اس آب حیات کوں ملے رات برات

(۱۱)

منگتا ھے مرا دل کہ اپس کے لے ھات
اس حسن کی دولت سوں دے یک بوسہ زکات

تجھ حکم پہ یہ داد و دہش ہے موقوف
تاخیر نہ کر اس منیں، ہے بات کی بات

(۱۲)

تجھ مکھ کا ہے یہ پھول چمن کی زینت
تجھ شمع کا شعلہ ہے اگن کی زینت
فردوس میں نرگس نے اشارے سوں کہا:
"یہ نور ہے عالم کے نیّن کی زینت"

(۱۳)

ہے حسن کی اقلیم میں تو شاہ ہنوز
خوبی کا تری مشتری ہے ماہ ہنوز
اِس وقت میں تو ہے مالک مصر بہار
یوسف کوں ہے تجھ عزیز کی چاہ ہنوز

(۱۴)

رکھتا ہوں میں دل میں درد جاں کاہ ہنوز
اے شوخ نہیں ہوا تو آگاہ ہنوز
تجھ غم سوں ہیں گرچہ چشم پر آب ولے
سینے میں بجا ہے آتش آہ ہنوز

(۱۵)

نہیں نقد خزینے میں مرے غیر از داغ
جس داغ کی حسرت سوں ہوا لالہ داغ
سینے منیں اک غم کا محل باندھا ہوں
ہیں آہ کے جس بیچ کئی لاکھ چراغ

(۱۶)

رکھہ دھیان کوں ھر آن تو معبود طرف
رکھہ سیس کوں ھر حال میں مسجود طرف
معدوم کوں موجود سوں کیا نسبت ھے
آولی ھے کہ سائل ھوتو موجود طرف

(۱۷)

دیوان ازل بیچ خدائے بے چون
یہ حکم کیا عام کہ "ھاں کُن" فیکون
افراد دو عالم کا بندھا شیرازہ
اس دفتر کونین پہ فہرست ھے توں

(۱۸)

تجھہ عشق سوں نت بے سرو ساماں ھوں میں
تجھہ زلف سوں بے تاب و پریشاں ھوں میں
تجھہ مکھہ کی صفائی کوں نظر میں رکھکر
مدت ستی جیوں آئینہ حیراں ھوں میں

(۱۹)

ھے مکھہ کوں ترے دیکھہ گلا شرم سوں ماہ
یہ چاہ زنخ کی لے گیا یوسف چاہ
تجھہ نین کے جلوے کوں جو نرگس دیکھی
اس کثرت جلوہ سوں ھوئی خیرہ نگاہ

(۲۰)

اے خلق کے زیب و زین! تجھہ حال کوں دیکھ!
اے جد حسن حسین مجھہ حال کوں دیکھ!

تجهه باج مجهے نہیں ہے دوجا جگ میں
شاهنشهٔ مشرقین! مجهه حال کوں دیکهه!

———(۲۱)———

تجهه یاد کے تئیں روح سوں همدم کہتی
تجهه نام کے تئیں* دافع هر غم کہتی
تجهه باج دجے کوں جونہ دیکهے بہتر
تو خلق تجهے "سید عالم" کہتی

———(۲۲)———

وہ زلف سیہ دل کہند انداز هوئی
اس مرغ اُپر دل کے سو جیوں باز هوئی
بےکس کوں اپس کس سوں بندهے کس کوں دکهو
ناکس کے عمل کرکے سر افراز هوئی

———(۲۳)———

تجهه فیض سوں انکهیاں کوں مری نت هے تری
تجهه یاد سوں هر اشک مرا رشک پری
از بسکه ترا جمال سینے میں رکها
پایا هے مرے خیال نے دیدہ وری

———(۲۴)———

یہ نین ترے مجکوں دسیں جنجالی
اور کان میں بالا کے نزک یہ بالی

* بروزن فع

کھو زلف کوں سمجھا کہ نکو مار کسی*
مشہور مثل "سانپ لڑا منھہ خالی"

——(۲۵)——

منصور تری دار اُپر حیراں ہے
قصّات تری راہ میں سر گرداں ہے
دربار میں تیرے نہیں موسیٰ کوں بار
یہ نور ترا بوجھہ ترا درباں ہے

——(۲۶)——

کونین حسن حسین کا ممنوں ہے
اِس یاد سوں عشرت کا سِنہ محزوں ہے
ایسوں کے اُپر روا رکھا داغ فلک
جس داغ سوں لالۂ جگر پر خوں ہے

فردیات (۴۰)

——(۱)——

باج حق کے نہیں کوی واقف ہماری آہ کا
مد ہے یہ دیوان بے تابی کی بسم اللہ کا

——(۲)——

مذہب عشق میں تری صورت
دیکھنا ہم کوں فرض عین ہوا

---

* کسی کو

———(۳)———

خجلت ستی هر غنچه گریباں میں رکھے سر
گر باغ میں مذکور هو اُس تنگ دهن کا

———(۴)———

دیکهه تجهه ابرو کوں شکل کژدم جادو نگاه
مارکے مانند کهایا تجهه زلف نے پیچ و تاب

———(۵)———

جن نے تیرے حسن کے دریا کوں دیکها آنکهه بهر
وه هوا خالی اپس سوں جگ میں مانند حباب

———(۶)———

خواب خوش آتی نہیں هے شب کوں تجهه بن اے صنم
جب سوں دیکهے هیں تری تصویر یاراں الغیاث

———(۷)———

حسن اُس کا هُوا هے خوش خط آج
هے سزاوار گر دیوے* اصلاح

———(۸)———

کرتا هوں جاں سپاریٔ کتهئی هیں هاتهه جسکے
کرنے کوں دل کا چونا آتا هے پان کهاکر

———(۹)———

تجهه جام لب سوں بوند پڑے خاک جم میں گر
لے جام مثل لاله نکالے وه بهوئیں† سوں سر

---

* بروزن ملے   † زمین

———(۱۰)———

گر تو مانگتا ہے کہ دیکھوں رنگ وسعت مشربی
صدق نیّت سوں شتابی دامن صحرا پکڑ

———(۱۱)———

میں نہ جانا تھا کہ تو ناداں ہے
دل دیا تھا تجکوں دانا بوجھکر

———(۱۲)———

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیم تن ہرگز
نہ ہووے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز

———(۱۳)———

دکھنی زبان میں شعر سب کہتے ہیں لوگاں اے (ولی)
لیکن نہیں بولا کوی یک شعر خوش شیریں نمط

———(۱۴)———

اُس کے نہانے کی سن خبر آیا
چشمۂ آفتاب گرم نکل

———(۱۵)———

کیوں مارتے ہو تیغ سجن! ہم میں دم نہیں
پنہاں نگہ تمہاری یہ گُپتی سوں کم نہیں

———(۱۶)———

اور مجھ پاس کیا ہے دینے کوں
دیکھکر تجکوں روئے دیتا ہوں

———(۱۷)———

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری انکھیاں کے آھو کوں لیا ھوں خون جادو سوں

—(۱۸)—

کشتی پہ مجھ نین کی انجھواں کے قافلے چڑھ
مقصود کے حرم کوں احرام بندھ چلے ہیں

—(۱۹)—

نہ جانوں وہ ہلال ابرو کدھر کوں
چلا ہے باندھ تیغ مغربی کوں

—(۲۰)—

کیا غم ہے اُس کوں گرمی خرشید حشر سوں
بخت سیاہ جس کے سر اوپر ہے سائباں

—(۲۱)—

ترشی چین و شکر لب یار
حق میں میرے ہے شربت لیموں

—(۲۲)—

تجھ زلف سوں اے غیرت لیلیٰ!
بید خواناں ہوے ہیں سب مجنوں

—(۲۳)—

گناہاں کے سیہ نامے سوں کیا غم اُس پریشاں کوں
جسے یہ زلف دستاویز ہے روز قیامت میں

—(۲۴)—

دور ہے، لیکن نزک دستا ہے مجھ
دل ہوا تجھ دیکھنے کوں دوربیں

—(۲۵)—

دستا ہے تونچھ مجھکوں جدھر دیکھتا ہوں میں
تیرے خیال بیچ ہوا دل ہزار بیں

—(۲۶)—

ہر نقش پا سوں دیدۂ قمری دسے اگر

وہ سرو خوش خرام چلے سیر باغ کوں

—(۲۷)—

گر تجھ کوں ہے کہ ہوں روشن دلاں میں سربلند

مجھ سوں پروانے اُپر ہو موم دل اے شمع رو!

—(۲۸)—

یاد میں تجھ قد کی اے گلزار حسن!

آہ میری سبز* ہے مانند سرو

—(۲۹)—

کیا کام اُس کوں پھر کے شراباً طہور سوں

پی جس نے تجھ لباں سوں شراب دو آتشہ

—(۳۰)—

از بسکہ شکستہ دل ہوں غم سوں

لکھتا ہوں شکستہ خط سوں نامہ

—(۳۱)—

اے کعبہ رو کھڑا تو ہوا جیوں ادا کے سات

بولے اکابراں نے کہ "قدقامت الصلاۃ"

—(۳۲)—

لام† نستعلیق کا ہے اُس بت خوش خط کی زلف

ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اِسلام کے

---

* (ن) تیر

† یہ شعر دیوان مطبوعۂ نول کشور لکھنؤ میں ولی سے منسوب ہے اور دوسرے تذکروں میں کسی اور کے نام سے درج ہے -

(۳۳)

اُس ملاحت کے نون کی لذت
جس کا دل ھو کباب سو جانے

(۳۴)

تری انکھیاں نے سجھہ اے شوخ بدمست
چھکائی ھے جھکائی ھے جُھکائی*

(۳۵)

جب کہ تو نین میں سماتا ھے
جیو میرا انکھاں میں آتا ھے

(۳۶)

درزن کوں، کہا، کیا ھے ترے بر میں دکھا ٹک
بولی کہ نہ کچھہ چھیڑ سُنا ھے کہ سِنا ھے

(۳۷)

مکھہ ترا بحر حسن و زلفاں موج
گردش چشم عین طوفاں ھے†

(۳۸)

تجھہ طرف اکثر ھیں آھن دل رجوع
دل ترا کیا سنگ مقناطیس ھے

(۳۹)

پی کوں دیکھا نہیں ھوں اِس نوبت
دل مرا اس سبب سوں جھانجھہ میں ھے

---

*(ن) چکھائی
† ایک قلمی دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا:
نین کشتی تری دو پتلی نوح
تس میں گردش سو عین طوفاں ھے

—(۴۰)—

شعلہ‌خو جب سوں نظر آتا نہیں

تب‌سوں انگاروں پہ لوٹنے ہے (ولی)

نوٹ:- اشعار مفردات مختلف دواوین اور تذکروں سے منتخب کئے گئے ہیں۔ بعض اشعار کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن قوافی و ردیف میں پوری غزلیں کہی ہوں گی۔ کوشش و تلاش کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے کہ جہاں کہیں ولی سے منسوب کردہ کلام مل سکے تو یکجا کر دیا جائے' تصحیح اور تنقید اگر اس وقت نہ ہو سکے تو آئندہ ہو سکے گی۔

قطعات تاریخ ترتیب کلیات ولی

اعداد کے حساب سے (تاریخ گوئی کا) ایجاد (امیر خسرو) سے پہلے نظر نہیں آتا، اُن سے پہلے (شیخ سعدی' وغیرہ نے (جمل) کے شمار سے کوئی غرض نہیں رکھی - لفظاً صرف سنین کا اظہار کیا ہے مثلاً " زہجرت شش صد و پنجاہ و شش بود " اس مصرع کے اعداد ۶۵۶ سے کہیں زیادہ ہیں - بہرحال واقعات تاریخی کی یادداشت کے لئے پرانے زمانے کا یہ [شارٹ ہینڈ] (مختصر نویسی) بھلا دینے کے قابل نہیں - مشرقی کتابوں کے آخر میں عموماً اور دواوین نظم میں خصوصاً تاریخوں کی بھرمار ہوا کرتی تھی اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے - طوالت سے قطع نظر کرکے یہاں صرف دو تین قطعات تاریخ لکھے جائیں گے' جن میں ایک رباعی راقم حروف نے عرض کی ہے اور باقی حضرت خال محترم رئیس الحفاظ' امام المورخین جناب سید عبدالجلیل صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ارشاد کردہ ہیں - قبلۂ محترم (بلا مبالغہ) اپنی معلومات (قرآنی و تاریخ دانی) میں (لاثانی) ہیں۔ اس تعریف کو میری نسبت فرزندی کا (پیوند) نہ سمجھنا چاہیے بلکہ حقیقت امر (آفتاب آمد دلیل آفتاب) سے بھی (دہ چند) ہے :—

بسم اللہ الرحمن الرحیم وھو واحد رب قدیر
۱۳ ھ ۳۸

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ محمد وآلہ الامجاد
۱۳ ھ ۳۸

تاریخ دیوان ولی

۲۸ فصلی ۱۳

شاعرے بود در زمان سلف
مایۂ ناز شد ز بہر خلف

نام نامی او (ولی اللہ)
ریختہ گوے بود و ژرت نگاہ

باشد اُستاد ریختہ گویاں
زو بہانہ بہندیاں احساں

طرح دیوان ریختہ وی ریخت
پیش از عہد وی کسے نی ریخت

(رودکی) شد بفرس موجد آں
در زبان عرب (مہلہل) داں

یادگار (ولی) ولے بودہ
متفرق بدہر و فرسودہ

حالیاں مجتمع شد و تازہ
بر رخ آں کشیدہ شد غازہ

زادۂ خواہرم علی احسن
حافظ و حاجی و شہیر زمن

شاعری راست بسکہ دلدادہ
شہرہ اش دور دور اُفتادہ

از تلامیذ میرزا داغ است
سخن وے شگفتہ چوں باغ است

الغرض شد او چو آمادہ
چند نسخہ بدستش اُفتادہ

از کلام ولی فامی دهر
انچه فی‌الوقت یافت شهر بشهر

نیز در حال آن سخن آرا
نظر اُفتاد مختلف آرا

یافته در کتب بچند جهات
اشتباهے بنام و نیز صفات

سعی موفور و کوشش بے حد
کرد در جست و جوے آن جدوکد

نظر آمد چو منتشر اقوال
داد رویش بسے توزع* بال

مختلف یافته چو تذکرها
بهر اکثر نگاشت تبصرها

خس و خاشاک شبهه پاک برفت
حق بود این که بس گهرها سفت

مدّتے صرف کرد در تحقیق
دُرش آمد بکف بسان عقیق

پیش آورده بهر جوهریان
پایه آن را خرید با دل وجان

سر نو داد نسخهٔ ترتیب
مع ذکرش بخوبی و تهذیب

نسخهٔ نادره شده تدوین
همتش را هزارها تحسین

---

* پراگندگی دل

بمن بندہ کرد استدعا
سال ترتیب آن کنم املا
واقعی واقعات نظم کنم
گام خود را بروں ازیں نہ زنم
گل و بلبل نشد شعار من
ساغر و مل نشد دثار من
فلہذا ضروری از احوال
ساختہ نظم ایں شکستہ بال
مثنوی را دہد چہ طول (جلیل)
کہ زیکساں اوفتادہ علیل
مادہ برنگ شدہ ست جلی
سال تجمیع (ارمغان ولی)
۱۳ ھ ۳۸
سال طبعش زبس فراغ دلی
گفت "(دیوان ریختہ ز ولی)
۱۳ ھ ۳۹

(ولہ)

ولی اللہ آن نامی دہر خود
در اردو شدہ شاعر مستند
کلامش کہ چوں درّخوش آب بود
پئے شائق خویش کمیاب بود
علی احسن آں زادۂ خواہرم
نمودہ ازاں چند نسخہ بہم
پریشاں بسے بودۂ و مختلف
بسعی اتم ساختش مؤتلف

مرتب همه ازسر نو نمود
ز ذکر مصنف بر آں برفزود
پئے ناظراں تحفۂ نادرست
کند قدر کاو بر سخن قادراست

بتاریخ هجری دیواں قلم
علی حق مثنوی زد رقم
پئے سال فصلی آں بے دریغ
بخوانی (کلام فصیح و بلیغ)
۱۳ ف ۲۷

خاکسار افسردہ دل جلیل
۱۳ ھ ۳۹

(رباعی تاریخی از راقم حروف بصنعت مستزاد)

محنت سے کیا جمع یہ کمیاب سخن تھا بے سروپا
گلریز ہوا شوق تو پھولا یہ چمن صد شکر خدا
تاریخ سنئے بغور ہر صاحب فن ہے لطف نیا
دیوان ولی ختم بوجہ احسن اب آکے ہوا
۳۸ ھ ۱۳

ضمیمہ اوّل

الف

—— : ۱ : ——

* نازنیں ناز سوں صحن میں آ
فرش ' گُل سب ہوے چمن میں آ

جانِ خوباں کی اب ہوی مجلس
ماہ ہوکر توں انجمن میں آ

کھول کر اِس دھاں کے غنچے کوں
طوطی مانند توں بچن میں آ

میں ہوں تیرے فراق سوں اندھا
مرد مک ہوکے مجھ نیَن میں آ

آرزوے (ولی) کوں اے گُلرو!
یک دو ساعت توں میرے تن میں آ

—— : ۲ : ——

سرو قد تجھ پہ وار کر ڈالا
ہے یو شمشاد تیــــرا متوالا

چہرۂ سرخ ' خال مشکیں سوں
نقل اُٹھاے ہیں دیکھ سب لالا

---

* (ن) ۷ میں یہ غزل ہے اور کسی نسخے میں نہیں ہے —

کیوں تماشے چلیا چمن کے توں
سرو قد تجھ انگیں ہے کیا بالا

ہنسلی تجھ گل میں دیکھ، کہتے ہیں
چاند سیں مکھ کا ہے یو ہالا

نین مرگوں کی گھانس پکڑی مکھ
دیکھ تیری انکھیاں کا دنبالا

طرۂ زر لباس سبزہ پہ دیکھ
سرو پر ہے اتش کا پر کالا

جب سوں آیا عشق کے کوچے میں
باغ فردوس دل ستیں جالا

جب چلیا وہ کمر میں خنجر رکھ
عاشقاں کا خدا ہے رکھوالا

قہر سوں جب چلیا وہ غصے میں
صف عشاق سب دیے تالا

سر عشاق سب اکھٹے کر
ہاتھ میں لے چلا ہے منڈ مالا

سحر ۱ جادو میں تجھ نہیں ساتھی
سب پھرا دیکھ شہر بنگالا

* توں رقیباں سوں زینہار نہ مل
بے توقف کر ان کا موں کالا

* (ن) ۲ میں ہے)

—— : ۳ : ——

* جب سوں دیکھا ہوں مست متوالا
ہوش تب سوں ہوا ہے متوالا †

کیوں ہوا ہے تو ہم سوں نا فرماں
داغ دیتا ہے تجھ بناں لا لا

جب سوں ورد زباں ہے نام موہن
اشک غلطاں ہیں § ہات میں مالا

تیر مژگاں سوں دل مشبّک ہے
جب سوں لاگا ؛ نگاہ کا بھالا

جلوہ گر جب سوں سرو قد تیرا
سیر کرتا ہوں عالم بالا

بال پن سوں لگا ہے نیہ تیرا
تو کیوں دیتا ہے اب مجھے بالا

سوز یار ⊠ گداز ہے ہمدم
مونس جاں ہے آہ اور ㉓ نالا

کال ہے بعد وصل مہجوری
روز ہجراں کا ہوے ◍ منہ کالا

کانورو دیس ہے ترا کوچا
نہیں غلط ؛ ہے یو شہر بنگالا

---

* ن ۳ تا ۵ میں یہ غزل ہے۔ † (ن ۵) نر والا
§ (ن ۴ ہے ۵، کی) ⊠ (ن ۵، ونازو) ㉓ (ن ۵ ہور)
◍ (ن ۴، ہوے نہ)

♊ اینٹھتا ہے رقیب ہم سوں (ولی)
موت میں نیچ کھاے سر والا

———:۴:———

چشم دل بر میں خوش ادا پایا
عالم دل کوں مبتلا پایا

سیر صحرا کی توں نہ کر ہرگز
دل کے صحرا میں گر خدا پایا

جب نہ آیا شکم کے ♐ مادر میں
ابتدا سوں جو ☽ انتہا پایا

اسم اللہ سوں چشم ≏ احمد میں
آرزو سوں میں صد فزا پایا

نہیں ♄ غلط اس میں کچھ سخن حق کے ♒
حق ستیں حق کوں حق نما پایا

نقد شاہ نجف ولی اللہ
پیر کامل علی رضا پایا

⓫ اس معانی کوں بوالہوس نادان
کیونکہ سمجھے (ولی) نے کیا پایا

♊ (ن ۵' میں صرف یہ مقطع نہیں ہے) ♐ (ن ۵ تہا شکم) ☽ (ن ۵' نہ) ≏ (ن ۵' جسم) ♄ (ن ۵' نہ)
♒ (ن ۵' ہے حق) ⓫ : یہ غزل (ن ۴ و ۵ ' میں ہے)

—— : ٥ : ——

* کفنی پنھا کے مجکوں لباسی کیا پیا
یک جیو ایک † دل میں دو بھاسی کیا پیا
اس کا‡ فراق یار § بھبھوت عشق کا چڑھا $
مت ☼ میں برہ کے مجکوں سنیاسی کیا پیا
رے قاف، شین، عین ♐ تو مجھہ لام دال سیں ♊
مجھہ پر اپس کے گھر سنیں کاسی □ کیا پیا
اپنی برہ کی تیغ سوں مجھہ دل کوں کات کات
مجھہ زندگی سوں آہ اُداسی کیا پیا
تاحشر دے (ولی) کوں کفن اپنے عشق کا
ھے ھے برہ کی قبر میں باسی کیا پیا

—— : ٦ : ——

جب کہ وہ رشک پری جلوہ گر ناز ہوا
دل کی تسخیر کے تئیں مظہر اعجاز ھوا
☺ سبزۂ خط نے رخ یار کو بخشا ھے جلا
دیکھہ یہ رنگ عجب آئینہ پرواز ھوا

—— : ٧ : ——

بیداد ھے بیداد ◍ کہ وہ یار نہ آیا
فریاد ھے فریاد ♂ کہ غم خوار نہ آیا

---

* یہ غزل ن ۴ و ٧ میں ھے —— † ن ٧ - یک چیز دے کے ‡ ن ٧' آسن — § ن ٧' باو — $ ن ٧' لگا — ☼ ن ٧' متھہ ♐ ن ٧' قاف، شین، عین — ♊ ن ٧' سین — □ ن ٧' مین اکاسی ☺ یہ دو شعر ن ۲، ۴، ٧ میں - رباعیات میں درج ھیں، مگر نہ یہ رباعی ھے نہ قطعہ ◍ ن ۳، ۴ فریاد ھے، فریاد ♂ ن ۳، ۴، ٥، بیداد ھے بیداد

صد حیف ہے صد حیف کہ یک* ناز اداسوں
یکبار مرے بر میں وہ † دلدار نہ آیا
اغماض کیا ' چلتا ‡ رہا مجکوں نہ پوچھا
کیاتجہہ$کوں مرےحال پہ کچھہ§ پیار نہ آیا
میں جیو کوں رکھیا عشق کے بازار میں لیکن ☺
ھیہات مرے جیو کا خریدار نہ آیا
کیا ہے سبب اس وقت (ولی) جیو کوں لیفے
لے ہات خنجر قاتل خونخوار نہ آیا⊙

———— : ۸ : ————

بیت ابروز بس ☼ خیال کیا
اپنے تن کوں میں جوں ھلال کیا
(۹) اُس برھمن بچے نے شہر بیہ
تیغ ابرو کوں پند سال کیا
ماھی دل کا † شکار کرنے کوں
کھول زلفاں سجن ‡ نے جال کیا
مخمل اوپر نہیں خواب مجھے
جب سوں آغوش کا خیال کیا
جز دو دشنام § نہیں سنیا ہے (ولی)
جب سجن پاس $ عرض حال کیا ¶

---

* ن ۳' وہ - ن ۷ ' ۵ ' با —— † ن ۳' مذوں —— ‡ ن ۳' جاتا
$ ن ۳' اس' ن ۴' تم —— § ن ۳ ' اوپر —— ☺ ن ۳' نسدن
⊙ یہ غزل ن ۲ تا ' ۷ میں ہے ' ن ۵ کے حاشیہ پر ہے' ہر مصرع کا
نصف اول کٹ گیا ہے — ن ۳ میں مقطع نہیں ہے —
☼ ن ۴ کاجب † ن ۴' دلکوں ‡ ن ۴' صنم — § فہر دشنام — $ سیتی
¶ یہ غزل ن ۴ و ۳ میں ہے' مگر دوسرا اور چوتھا شعر ن ۳
میں نہیں ہے

—:۹:—

ہ کی رین مجکو خواب نہ تھا
ونوں انکھیاں میں غیر آب نہ تھا

خون دل کوں کیا تھا میں نین زش*
اور شیشے منیں شراب نہ تھا

ہ کی رین درد غم میانے
ئی مجھہ سار کا خراب نہ تھا

مجلس شوخ میں مجھے کچھہ بھی
حجّت وصل کوں جواب نہ تھا

گر تلطّف سوں آکے مل جاتا
ق کے نزدیک کچھہ عذاب نہ تھا

ماہ اندھکار تھا کہ جیوں میرے
پاس میرا جو ماهتاب نہ تھا

پر آہ کھینچیا تھا میں
ہ کی رات کچھہ حساب نہ تھا

کیا سبب تھا کہ وہ نہیں آیا
کہ اُسے مجھہ ستی حجاب نہ تھا

گلۂ شوخ اے (ولی) کرنا
هرکسی کن تجھے صواب نہ تھا †

—:۱۰:—

ں سیّدا پر نت اچھو سایا سدا رحمان کا
س کے لباں کے رشک سوں دل خوں ہوا سرجان کا

---

* غالباً یہ لفظ (ریزش) ہے - † صرف ن ۳ میں یہ غزل ہے -

اُس گُلشن رخسار پر جوکوئی کرے گر یک نظر
خطرانہ لاوے دل بھتر وہ جنّت رضوان کا
جلنے زیر وزبر صفحے پہ اُس مکھہ کے کیا (؟)
گویا کہ کیتا ختم ھے سوبار و و قرآن کا
سبزا نہیں آغاز یو' دستا ھے جو اُس مکھہ اُپر
یو حسن کے مصحف اوپر خوش خطرا ھے ریحان کا
ابرو کماں وو کھینچکر' پلکاں کے تیر آپس لگا
جاتا ھے کس کے قتل کوں وہ شوخ خونیں شان کا
جامہ گلابی بر میں کر' صہبا لیتن ساغر سوں بھر
کرنے دِاونا ' کس کھر'(؟)رھزن چلیا ایمان کا
درسن بدل اُس ماہ کی ھے آرزو زھرہ کوں نت
مجلس مدیں ٹُک آئے گر' گانے کے تئیں یک تان کا
اے شیخ تیرے حکم میں وہ شوخ کیونکر ھوئے گا
پھیتا سجا ھے سر اوپر اُن نے جو نا فرمان کا
دکھن میں تیرے شعر سن' شوقی ھوے تیرے (ولی!)
جسکے لگیا ھے دل کے تئیں خوش شعر تجھہ دیوان کا *

——:۱۱:——

رخ ترا اے پری نہ خواب ھوا
یو جدائی مجھے عذاب ھوا
ھجر تیری کی آگ پر دل جل
آہ کے بیچ میں کباب ھوا
عشق کی بزم میں بجا نہیں مجھہ
سب رگیں تار ' تن رباب ھوا

---

* صرف ن ۳ میں یہ غزل ھے—

مُکھ ترا جعفری نمن ست رکھ
رخ ترا گر گل گلاب ہوا
خون دل کھینچے کو ہر یک نین
اے دلا شیشۂ شراب ہوا
عشق پیچاں نے ' حال میرا دیکھ
تاب نالا کے پیچ و تاب ہوا
تیرے دیوان حسن میں جاناں!
بیت ابرو کا انتخاب ہوا
قول اپنے سیں مست پھر اے ساجن!
وو حدیث (کا) مجھے لباب ہوا
عشق کے درس کے بہیتر فریاد
بحث تیری سوں لاجواب ہوا
اب (ولی) سوں نہو توں رو گرداں
تیرے کارن جو وو خراب ہوا٭

—:۱۲:—

یارو! سلام میرا اس یار سیں کہو جا
مجھ ہجر کے یو دکھ کوں دلدار سیں کہو جا
جاتا ہوں درس ہی میں اب حال میں بھی ہمیں؟
یو سب مری مصیبت عیار سیں کہو جا
کیتا بھی مکر توں مت آرحم کر ' و گر نہ
واللہ میں مرونگا مکار سیں کہو جا
مجھ دل کی ابتری کوں للہ کاڑنے تسم
کاکل سیں اُسکی یارو ہر تار سیں کہو جا

٭ صرف ن ۳ میں یہ غزل ہے

مجروح دل کوں میرے ناز و ادا سوں اپنے
ھنگی (؟) علاج کرنا طرار سوں کہو جا
تجھ وصل میں (ولی) کا جاتا ھے جیو بدن سوں
• تک آکے دیکھ جانا غمخوار سیں کہو جا

—— : ۱۳ : ——

وہ باندھا جب گلابی سر پہ پھینٹا
چمن میں بلبلاں آکے جھپیٹا
دیا ایسی ادا سیں پیچ پر پیچ
کہ کئی عاشق کے جی اُس میں اپیٹا
تری مکھ پر تجلی بہت دستی
مگر تو ں حسن کا معدن سہیٹا
(ولی !) مرھم نہیں اُس کا کسی طور
کہ جن نے عشق کا کھایا جھپیٹا†

—— : ۱۴ : ——

خدا نے تم کو سجن ! شاہ بے نظیر کیا
ترے جو خال ھے مُکھ پر اسے وزیر کیا
ھمن سوں روس ‡ رھے بے سبب سو کیا معنے
کہو ھمن نے ترا کیا گنہ کبیر کیا
کہا ھوں صدق سوں دل کے سجن ! توں باور کر
ھوا مرید میں تیرا سو تجکوں پیر کیا
جگت میں ھیں جتنے $ خوباں بسے ترے تابع
سبھوں نے مل کے آپس کا تجھے امیر کیا

• ن ۳ میں ھے — † ن ۳ میں ھے — ‡ روٹھ — $ جتنے

ترے نین کی خماری سوں مست پھرتا تھا
زلف کے بیچ * میں لے کر مجھے اسیر کیا
(ولی) کوں دیکھ کے یارو! خدانے دنیا میں
† سجن کے حق میں دعا کے تئیں فقیر کیا

———: ۵۱ :———

ہوا حق میں مرے خونخوار چیرا
بندھیا جب سوں گل آنار چیرا
بجا ہے پیچ کھاوے حال عاشق
سجن کے سر اوپر بلدار چیرا
ہمارے دل کوں زخمی کرنے خاطر
بندھیا ہے سر اوپر نکدار چیرا
آپس کے بند میں آلودہ کر کر
مجھے غم دے گیا خمدار چیرا
تجھے ہے لٹ پٹی دستار زیبا
نہ بھایا شوخ کھڑکی دار چیرا
عجب ہے سروقد پر اے عزیزاں!
ہوا خوبی سوں بر خوردار چیرا
فدا ہے اے (ولی) دیکھن کوں اُس کا
دیکھیا یکبارگی دیدار چیرا ‡

---

* پیچ، ۲ — † صرف ن ۳ میں ہے — ‡ یہ غزل ن ۴ میں ہے۔

—:۶۱:—

تجھ نین کے شہسوار سوں ' لڑکون سکے گا
بن نیلہ اِس انکھیاں کوں پکڑ کوں سکے گا
خوش آب حیاتی ستی ہے اب یو لبالب
سبزے بغیر اس لب کوں انپڑ کون سکے گا
تجھ زلف کے تاران میں ہے سحر کا بستار
اِس سحر کے طومار کوں پڑ * کون سکے گا
بدمست دو پستاں ترے سینے پہ ہیں قائم
اُن باج بھی اِس صدر پہ چڑ † کون سکے گا
دریاے برہ غم میں مجھے ہے یو نس دن
اس بحر میں دل باج سو. پڑ کون سکے گا
مانند (ولی) تجھ سوں جو پایا شرف وصل
اُس باج اپس دل سوں بچھڑ کون سکے گا ‡

———

ت

—:۷۱:—

جب سوں دیکھا ہوں زلف کی (میں)لٹ
یاد میں اُس کی تن کیا سب کھٹ
ہوش اُڑ کر گیا ہے میرا دیکھ
پیچ چہرے ترے کی سب الٹ پلٹ

---

* پڑھ (پڑھنا) † چڑھ (چڑھنا) ‡ صرف ن ۵ میں ہے —

جاوے تجھ مکھ اگے سوں رستم تل
گرو و غمزے تیرے کا دیکھی تھت

اور نہیں کام مجکوں کچھ ساجن!
عشق تیرے کا نت ہے مجھ کھت پت

ہجر تیرے سوں اے پری پیکر!
اشک پڑتے ہیں چشم سیں پت پت

خاک مکھ پر لگا کے جوگی ہو
لیکے بیٹھا ہوں تجھ برہ کی مت

تجھ بنا اب نہیں مجھے طاقت
کب تلک جیو کروں اپس کا کھت

تب سیں مجنوں نمن ہو پھرتا ہوں
جب سوں تجھ مکھ کی مجھ لگی ہے چت

اب (ولی) پر پیا! رحم کر توں
کب تلک اُس ستی کرے گا ہٹ *

ث

———: ۱۸ :———

اے بلبل زباں توں نہ کر اختیار بحث ‡
ہے باغ دہر میں گل آتش بہار بحث

توڑیا ہے سنگ خارہ سینہ جو ہر آپ کا
ناقص ستیں کیا ہے جو کامل عیار بحث

---

* یہ غزل ن۔ ۳ میں ہے —— ‡ یہ غزل ن ۲ ' ۳ ' میں ہے۔

نہیں عالم شہود میں حجّت کوں راہ دخل
حیران عشق کوں نہ کرے بیقرار بحث

دیکھا نہیں ہے' پھر کے کدھو صورت وقار *
بزم جہاں میں جس کوں کیا بیقرار † بحث

برجا ہے اُس کوں ابن شیاطیں کہوں اگر
جگ میں جو کوئی کیا ہے (ولی) اختیار بحث

—: ۱۹ :—

شوخ ترکش دل ربا ہے' الغیاث
دشمن مہرو وفا ہے الغیاث

وہ قیامت قامت رشک پری
حق میں ہمنا کے بلا ہے الغیاث

ہر نگاہ یار' خوش انداز یار ‡
دل پہ میرے بے خطا ہے الغیاث

عاشقوں کے حق سنیں وہ شوخ طبع
بے میا ہے' پر جفا ہے الغیاث

وہ ہلال ابرو برنگ ماہ نو
اِن دنوں میں کم نما ہے الغیاث

پائمالِ قاتل رنگیں ادا $
خون عاشق بر ملا ہے الغیاث

---

* ن ۳' صورت کدھو پھیر کروفا (غ) —— † صحیح بیوقار معلوم ہوتا ہے —— ‡ ن ۲ ناز —— $ یہ شعر دیوان میں ردیف ھذا کی پہلی غزل میں بھی ہے -

بس کہ ہے بے مہروہ خونخوار نین *
خون دل میرا پیا ہے الغیاث †
ثام میں زلف کمند انداز کے
آ (ولی) بیدل پھسیا ہے الغیاث ☉

---

‡ مارنے میں عاشق مسکین کے
اے سجن تجکوں نفا (نفع) نہیں الغیاث

☉ خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھ یاد وصال
جب سوں دیکھا ہوں تصوّر شاہ یاراں الغیاث

———: ۲۰ :———

§ شراب شوق سوں تیری ہوا بنائے قدح
تری دو نین دسیں مجکوں خوشنمائے قدح
(ولی) ہے مست قدح زار زار وحدت کا
نہ حاجت اس کوں صراحی نہ التفائے قدح

د

☉ سجن کے غم سوں نکلتا ہے نالۂ بیتاب
ہر ایک رگ ستی تار رباب کے مانند

---

* ن ۳ دل — † یہ شعر ن ۲ ، ۳ میں اور ہے — ☉ یہ غزل ن ۱ ، ۲ میں ہے — ‡ غزل ۹۹ میں ن ۳ میں یہ شعر اور ہے — ☉ غزل ۱۰۱ میں ن ۴ میں یہ شعر اور ہے — § غزل ۱۰۹ ن ۴ میں دو غزلوں میں تقسیم ہے - ایک مطلع اور ایک مقطع یہ ہے — ☉ یہ شعر تمام نسخہ ہائے قلمی و مطبوعہ میں موجود ہے —

—— : ٢١ : ——

اشک جو پڑتے ھیں نت مجھ چشم سے جھر جھر سفید
ھجر کے دوران میں دستے ھیں جیوں اختر سفید

ھجر سوں تیری سدا انکھیاں جو میری اشک جا
گل * میں خوباں کے ھو پڑتے ھیں وہ ھر یک لڑسفید

آرزو میں وصل کی تیرے ھمیشہ جو رھا
مو مرے سر کے ھوے بگلے کے جیسے پر سفید

آئینہ دیدار سوں آ مجھ نین کو نور بخش
یو نین تجھ مکھ بنا رو رو ھوئے دل بر سفید

پینچ اپنی چیرۂ اُجلے کوں جو اُپڑا دیا
عاشقاں کوں مارنے کھینچا ھے جیوں خنجر سفید

شعر تیرا اے (ولی) سنتا ھے جو کوئی دل ستی
وہ لے جاتا شوق سوں مثل در و گوھر سفید ‡

ف

—— : ٢٢ : ——

مجھے بعد از ھزاراں دن * پری پیکر لکھا کاغذ
تسلی سیں ' دلا سے سیں ' فرضی کر (؟) لکھا کاغذ

نہ تھی تو عشق سوں میرے کہ آخر فضل ھے میرا
تلطف سیں ' ترحم سیں ' مجھے دلبر لکھا کاغذ

* گل = گردن ' ‡ صرف ن ٣ میں ھے

خودی میں اوّلاً اپنی نکل جا جیوں کوں مجنوں توں
کہ یکدم مثل لیلے کے تجھے میں پھر لکھا کاغذ

یو راہ عشق آساں نہیں، سمجھ کر رکھہ قدم اس میں
کہ یوں کر عشق کی رہ کا مجھے رہبر لکھا کاغذ

شب یلدا (ولی) اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن
(۹) * کہ اُس کو حسن کے گھن کا ابن چندر لکھا کاغذ

ر

—:۲۳:—

† کیتا ہے نظر جب ستی اُس رشک پری پر
باندھیا ہے جو کو جیو کوں اُس چھند بھری پر

دیکھے ہے ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر
کیا خوب اُتھا نقش عقیق جگری پر

چنچل نے نظر ناز سے آھو پہ کیا نہیں
قُرباں ہوا اُس چشم کی والا نظری پر

ہموار کیا آپ اوپر ترک وفاکوں
باندھیا ہے کمر ناز سوں اب حیلہ گری پر

بوجھا ہے (ولی) تب سیتی موھن نے سورج کوں
کیتا ہے نظر جب سیتی دستار زری پر

---

* صرف ن ۴ میں ہے —— † یہ غزل نسخۂ اول میں ہے -

ز

—— : ۲۴ : ——

نہ مل ہر بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
ہو اک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز

جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
تو ہر پلکاں کے کانٹاں پر نہ رکھہ اپنے چرن ہرگز

تو بےشک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
بجز تجھہ روح کے قایم نہ ہوے جگ کا بدن ہرگز

زلیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
نہ کر مسکن ہر اک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز

بغیر از عید مت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو
نہ مل مہتاب میں بھی کس سوں اے چندر بدن ہرگز

جو شاق شمع روکا ہے اسے وسواس جاں سوں کیا
نہ دھر نا مثل پروانے کے پروائے کفن ہرگز

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے
وہ پاے شرح میں مطلب نہ بوجھے جو متن ہرگز

دم تسلیم سوں باہر نکلنا سو قباحت ہے
نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز

غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
نہ پہنچے گا بغیر از شوق تاحب الوطن ہرگز *

———

* اس غزل پر ولی نے خمسہ کہا ہے، کسی دیوان میں نہیں ہے۔

س

———: ٢٥ :———

* بغیر حق کے نہیں ہے مجھے کسی سوں آس
کہ اُس ہتیلے سجن کوں لے آوے میرے پاس

تمام گلشن عالم کو ڈھونڈھہ دیکھا ہوں
پیا کی یک گل گلشن میں نہیں ہے ہر گز باس

کیا ہے تب سیتی خورشید کو خجل اُتے
لیا ہے جب سوں اپس بر منیں لباس طاس

ز بسکہ شوخ ستمگر دگر شرابی ہے
اِسی سبب سیتی ہر گز نہیں ہے مجھہ سوں راس

ہوا ہوں بسکہ ترے ہجر میں ضعیف سجن!
رہا نہیں ہے بدن میں مرے ذراسی ناس

ترے عرق کی کچھہ اک بوے ہے گلاب منیں
اِسی سبب ستی لیتا ہوں میں گلاب کی باس

تری گلی میں (ولی) آبسا ہے مدت سیں
درس دکھا کے رقیباں کوں مجھہ نہ کر تو نراس

———: ٢٦ :———

† میں جب ستی دیکھا ہوں بہار گل نرگس
ہے وحشی دل تب سوں شکار گل نرگس

کیوں بار نگہ ہوے تجھہ انکھیاں کے چمن میں
پلکاں ہیں مری خار حصار گل نرگس

* یہ غزل صرف ن ۴ میں ہے —— † ن ۲ ، ۳ میں اس زمین میں دو غزلہ ہے ، ایک غزل یہ ہے ، اور ایک درج دیوان ہے -

بیمار ہے اے یار تری چشم کے دوراں
آ دیکھہ تک یک دیدۂ زارِ گل نرگس

نرگس کوں کیا دیکھہ اُس کے نین پر نثار
* کر نقد دل اپنے کوں نثار گل نرگس

آیا ہے (ولی) مطلع رنگیں لے ترے پاس
یو مطلع رنگیں لے بہار گل نرگس

ص

—:۲۷:—

† مہر اوج حسن کی جھلکار کا ہوں میں حریص
جلوۂ رخسارۂ دلدار کا ہوں میں حریص

شیشۂ دل میں مرے ہے بادۂ لعل پیا
اِس سبب ٔ جم! ساغر سر شار کا ہوں میں حریص

ذوق دل کوں کیونکہ لذت بخش ہوے شہد و شکر
بوسۂ شیرینِ لعلِ یار کا ہوں میں حریص

تلخ باتوں سوں ہر یک کے کیوں نہ ہو وے ترشرو
اُس شکر لب کی مٹھی گفتار کا ہوں میں حریص

ہے حلاوت بخش ذوق دل ترا شیریں بچن
اس سبب تیرے (ولی) اشعار کا ہوں میں حریص

---

* یہ شعر دونوں نسخوں میں غلط ہے —— † یہ غزل صرف ن ۲ ، ۳ میں ہے -

——:۲۸:——

نہیں مرے دلکوں تری زلف کے چوگاں سوں خلاص
زلف تیری سوں لینا ھے مجھے یک روز قصاص

عشق کی رہ میں جنے * سر کوں دیا ھے جگ میں
حق کے نزدیک اچھے کا سو وھی خاص الخاص

جب لٹک چال سجن کی مجھے یاد آتی ھے
دل مرا رقص میں آتا ھے مثال رقّاص

رکھہ رقیباں سیہ رو کے سخن کوں دل میں
پی ! ندھو صفحۂ خاطر ستی حرت اخلاص

اے (ولی) قدر ترے شعر کی کیا بوجھے عوام
‡ اپنے اشعار کوں ھرگز توں نہ دے جز بخواص

ط

——:۲۹:——

جاتا ھے تو اوروں طرت سو مرتبہ اے سبز خط
یک بار اِس مخلص طرت کرتا نہیں رہ کوں غلط

دلبر کے ھونٹھوں کے تلے چاہ زنخ پر خوں نہیں ⊕
سرخی سے لکھہ کر لب کے تئیں بھی سرخ راکھے ھیں نقط

اس بس جدائی میں تری ' دل پر ھجوم غم ھوا
جاری ھیں انجھواں سوں ⊛ میرے سیل حیوان ھمچو ☾ شط

---

* ن ۲ ' راہ میں جن —— ‡ یہ غزل صرف ۳ ' ۴ میں ھے ——
⊕ ن ' ۳ ' خون میں —— ⊛ ن ۴ ' نت انکھیاں سوں ——
☾ ن ۴ ' انجھوان مثل ——

دو جا نہیں کچھہ مدعا اِس عاشق جانباز کوں
ھے آرزو دل میں مرے پیتم کے ملنے کی فقط

دکھنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ھیں اے (ولی)
لیکن نہیں بولا ھے کوئی یک شعر خوشتر زیں نمط*

ظ

:۳۰:

جو یار نہیں ھے مرے پاس از بہار چہ حظ
وگر وجھے نہ ھوے دل کا غم گسار چہ حظ

اگر چمن میں نہیں باس میرے پیتم کی
تو میرے دلکوں زگل گشت لالہ زار چہ حظ

ھوتا ھے جیو مرا شاد اُس کی ھنسی سوں
اگر جو ھنس کے نہ کہے † بات گلعذار چہ حظ

کہے سنے ستی لوگاں کے بغض رکھہ دل میں
اگر ھمن پہ ‡ اچھے مہربان یار چہ حظ

(ولی) کے دل میں نہیں غیر سینہ صافی کچھہ
اگر ملیا جو کپٹ سوں وہ دل شکار چہ حظ

◉ جبیں پر اُس کے دائم جلوہ گر نور سعادت ھے
☾ کیا ھے حافظ قرآن توں نے جس کوں یا حافظ

---

*غزل ۲۹ و۳۰، ن ۳،۴ میں ھیں- † ن ۳ کئی- ‡ ن ۲ پہ نہ اچھے-
◉ غزل (۱۵۷) میں، ن ۲، ۳ میں یہ دو شعر اور ھیں -
☾ یہ مصرعہ دونوں نسخوں میں یوں ھے:—
" کیا ھے جس کوں توں نے حافظ قرآن یا حافظ "
مگر یہ صحیح یہ نہیں معلوم ھوتا بلکہ جس طرح ھم نے لکھا ھے یہ ٹھیک ھے اِس لئے کہ اس غزل کا قافیہ کوں، ھوں، سوں ھے- اور پوری غزل انھیں قوافی میں ھے-

وهی محفوظ هے نت گردش دوراں کی آفت سوں
جوکوئی ورد زباں دل کیا هے تجکوں یا حافظ

ع

—:۳۱:—

* دیکھ یو جمع عندلیباں جمع
غنچۂ گل کیا کریباں جمع

اُس مکاں سے توں بهاگ اے دانا
جس مکاں میں هوے هیں ناداں جمع

عشق کے رمز سوں نہیں آگاہ
کیا هوا توں کیا کتاباں جمع

کوئی مقابل نہ آسکے اُس کے
گر اچهیں جگ کے سارے خوباں جمع

شاعروں میں اپس کا نام کیا
جب (ولی) نے کیا یو دیواں جمع

—:۳۲:—

گر پڑے انکهیاں میں میری اُس کی صورت کی شعاع
موندلیوں انکهیاں کے تئیں تاکوئی نہ پاوے اطلاع

یار جاتا هے سفر کوں مجهہ سے † رخصت هو کے‡ آج
اے عزیزاں سخت هے میرے اوپر روز وداع

پیو رقیباں سوں ملا رهتا هے جیوں شیر و شکر
مجهہ سیتی هر روز اُٹهہ کرتا هے و و بد خونزاع

---

* یہ غزل صرف ن ۲، ۳ میں هے — † ن ۲، سوں — ‡ن ۲، کر —

اُٹھ گیا ہے دل سوں اُس کے شوق پڑھنے کا پیا!
جن کیا ہے جگ منیں تجھ مکھ کے مصحف کی سماع

اے (ولی) ہر کوئی نہیں ہے قابل فیض اِلہٰ
* عارفاں کوں حق نے بخشا ہے جہاں میں یو متاع

غ

باد جفا کے نام سوں یک آں نہیں قرار
تن عاشق ضعیف کا لرزاں ہے† جوں چراغ

تجھ ماہتاب حسن کو دیکھت سدا سجن!
اِس نور کی جھلک سوں پشیماں ہے جوں چراغ ‡

ق

—:۳۳:—

$ قولوا احبا بنا فا ین طریق
جانو ⊕ اِس راہ کوں میں ☾ کر تحقیق

تجھ دہن کا کلام سو بوجھے
حق نے بخشا ہے ≡ جس کوں فکر عمیق

---

* یہ غزل صرف ن ۳، ۴ میں ہے — † اصل میں ارزاں لکھا ہے - مگر یہ کسی طرح صحیح نہیں معلوم ہوتا یہاں لرزاں ہی ہو سکتا ہے — ‡ غزل ۱۵۹ میں، ن ۴ میں یہ دو شعر اور ہیں —
$ یہ غزل صرف ن ، ۳، ۴ میں ہے — ⊕ ن ۳ جاؤں — ☾ ن ۴ سوکر — ≡ ن ۴ بخشی —

وا نہ ہووے گا اس گھر کا پیچ
دور کر دِل ستی خیال دقیق

گرچہ ہے نشئہ بادۂ نو میں
بس ہے مجھ عشق کی شراب رحیق

اے (ولی) آرزو سدا ہے یہی
کہ ملے مجھ سوں وہ رفیق شفیق

ل

—:۳۴:—

* طالب ترے سو طالب مولیٰ ہوے اتاں
تب عاشقاں کی صف میں تماشا ہوے اتاں

کئی دل زلف کے بلد میں گرفتار ہیں ترے
ہو کر اسیر جگ منیں رسوا ہوے اتاں

تجھ کوں جگت میں حسن سوں نت ابرو ہے
خوبی ستی بہار کے دریا ہوے اتاں

تیری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ تھے چنچل
وحشی ہو اُٹھکے جانب صحرا ہوے اتاں

جو تھے تماشا بین دکن کے چمن منیں
تجھ گل اُپر وہ بلبل شیدا ہوے اتاں

تیری صفت کے بیچ جو کرتا [ولی] ختم
تو شعر اُس کے جگ میں ہویدا ہوے اتاں

---

* یہ غزل دیوان میں نہیں ہے، خمسے سے لی گئی ہے —

م

——: ۳۵ :——

*ناز مت کر تجھے ادا کی قسم
بے تکلف ہو مل خدا کی قسم

زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار
مجکوں واللیل والضحیٰ کی قسم

سرو قد کوں کشیدہ قامت یار
راست بولیا ہوں تجھہ ادا کی قسم

مصحف مکھہ ترا ہے صورت فجر
مجکوں النجم اور ہوا کی قسم

ظلم مت کر سجن! (ولی) اوپر
تجکوں اُس شاہ کربلا کی قسم

——: ۳۶ :——

*ٹک مکھہ دکھا ہمن کو تمن کوں خدا کی قسم
ٹک بھر کے آنکھہ دیکھوں ہمن کوں خدا کی قسم

تیری گلی مقام میں اپنا کروں سدا
اس بات سوں نہ ٹل سوں ہمن کوں خدا کی قسم

جب سوں دکھا گلاب کلی کی نمن (کا) مکھہ
نہیں آرزو کہ دیکھوں سمن(؟)کوں خدا کی قسم

بولیا (ولی) یو بحر عجب لطف سوں سنو
بیتاب کر دو جام سخن کوں خدا کی قسم

---

* یہ دونوں غزلیں(۳۵، ۳۶)صرف ن ۴ میں ہیں—

—— : ۳۷ : ——

خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم

کم نہائی کو مدعا کر کر
مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم

دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں سدا رجا کی قسم

یک قدم چھوڑ کر نہ جاؤنگا
مجکوں ہے تیری خاک پا کی قسم

لطف سوں آ طرف شہیدوں کے
تجکوں ہے شاہ کربلا کی قسم

بسکہ رکھتا ہوں تجھ قدم کی یاد
دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم

عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
مرقد پاک اولیا کی قسم

خاکساری ہے حق آگے منظور
خاک درگاہ مصطفا کی قسم

دل سوں اپنے نکال وہم و خطر
راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم

اے (ولی) علم سوں یہ حاصل ہے
گل گلزار "ھل اتیٰ" کی قسم*

---

* یہ غزل خمسے سے لی گئی ہے

ن

———: ۳۸ :———

*زلف کوں کھول دام کرتے ہیں
آہوے دل کو رام کرتے ہیں

دیکھ تجھ لعل لب کی کیفیت
زاہداں سے حرام کرتے ہیں

بلبلاں چھوڑ کر چمن کو سجن!
تجھ گلی میں مقام کرتے ہیں

گلرخاں فیض لب کے پانی کوں
بادۂ لعل جام کرتے ہیں

ناوک ناز شوخ چشماں کے
دل میں عاشق کے کام کرتے ہیں

کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں (ولی!)
کام اپنا تمـــام کرتے ہیں

———: ۳۹ :———

*دلبر ادھر کوں تیرے کوثر نہ کہوں تو کیا کہوں
میٹھے ترے لباں کو شکر نہ کہوں تو کیا کہوں

ہیں تجھ دہن صدف میں دنداں بھی (یہ) موتی
یک یک یو بے بہا ہیں جوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

لٹکی لٹاں میں تیرے دستی ہیں مانک، موتی
کالی رین کے بھیتر اختر نہ کہوں تو کیا کہوں

---

* یہ دونوں غزلیں (۳۸، ۳۹) نسخہ ۳ میں ہیں۔

خوباں کی صف منیں ہے تجھ آج بادشاہی
تجھ سیس پر سورج کو چھتر نہ کہوں تو کیا کہوں

خوبی ترے حسن کی عالم میں ہو رہی ہے
اِس جگ کے بیچ ثانی چندر نہ کہوں تو کیا کہوں

یونیں تیرے دونوں ٹکڑے کیے ہیں دلکوں
ہر یک مژہ کوں اِس کے خنجر نہ کہوں تو کیا کہوں

کاکُل کے تار مکھ پر تیرے جو ہیں پریشاں
دل عاشقاں کا اِس پر ابتر نہ کہوں تو کیا کہوں

تجھ شعر کا اوازا سب جگ منیں ہوا ہے
تیرے (ولی) سخن کوں گوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

——: ۳۰ :——

عشق میں آکے نا نکل جاناں
ہوش اپنے سوں بلکہ ٹل جاناں

اس برہ کی بھلی منی پڑہ کر
موم کی مثل ہو پگل جاناں

تیغ ابرو صنم کی لے جیو پر
آہ چپ کرکے پھر سنبھل جاناں

ہے لگن کل سے دلربا کی جب
عشق سیں گھلسکے جیوں صندل جاناں

عشق کا گھاٹ اولاً چڑہ کر
خوف سیں پھر کے نا پھسل جاناں

سوز سوں عشق یار کے یاراں!
جیوں شمع سر سوں گل کے جل جاناں

دسیے معشوق کے سیں اگر ہے زہر
جیوں شکر مکھ میں دھر نگل جاناں

یار درشن کوں جب بلاوے تجھ
مثل بجلی کے تب اُچھل جاناں

اِس محبت کے جل میں دل کر چاک
اے (ولی) توب جیوں کنول جاناں

——— : ۴۱ : ———

اُس سجنا سوں یاراں میرا سلام کہناں
ہوں یاد میں تمہاری ہر صبح و شام کہناں

رو رو کے تجھ درس بن انکھیاں سفید، رخ زرد
ہوکر رہیا ہے قد یوں جیوں کر کہ لام کہناں

تجھ دام زلف کی میں تعریف ہور ثنا سوں
آہوے دل کوں اپنے کیتا ہوں رام کہناں

شمشیر سیں بھواں کی مارو گے ایک مجکوں
مشرق سوں تا بمغرب یا قتل عام کہناں

فرماں میں دشمناں کے ہوکر نہ بھول مجکوں
پھر خدا عزیزاں خیرالکلام کہناں

دیگر نبات لب سوں مجکو توں جیو دینا
یونیں تو اے عزیزاں جیو داں تمام کہناں

جب سوں وہ روے روشن دستا نہیں ہے مجکوں
میرے پہ تب سوں کھانا سونا حرام کہناں

ہے گا مکاں تمہارا دارالسرور سارا
مجکوں ہے غم الم کا مسکن مقام کہناں

احوال پر (ولی) کے کر رحم کی نظر توں
اُس سیدا سیں جاکر اپنا پیام کہناں

——: ۴۲ :——

بس ناز سوں سکھلائیاں اُس غمزۂ غماز کوں
دل لے لیا، جاں لے لیا، اب حد رہی نہیں ناز کوں

دزدی کروں میں کس ورا تجھ لعل شکر ریز سوں
ہر سو جو تو بتھلائیاں مژگاں تیر انداز کوں

کب لگ چھپاکر میں رکھوں تجھ بے رحم سیں درد کوں
جا چوک میں کہتا ہوں اب تجھ درد کے سیں راز کوں

تسبیح نہ دے مجھ ہات میں، خرقہ نہ رکھ لاسیس توں
زہاد سیں نسبت نہ دے مجھ رند شاھد باز کوں

جو ساز تھا اے مدعی مجلس سیں توں کیتا بروں
اب آگ دینی تجھ سنتی اس مجلس می ساز کوں

ہاں اے (ولی) جب لگ جیے دل رکھ تو قید غم منیں
نہیں ہے رہائی از قفس مرغان خوش آواز کوں*

واو

——: ۴۳ :——

غنچہ نمط تجھ باس کا دل پیرھن سب دن اچھو
مجھ نین کے نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

---

* اوپر کی چاروں غزلیں ن ۴ کے سوا کسی نسخے میں نہیں ہیں—

پیالئے معنیاں دیکھہ کر یوں ساقی کوثر ہوا
فردوس سوں ہے جلوہ گر یو انجمن سب دن اچھو

تجھہ یاد سوں راحت اچھو سب مؤمناں کی جان میں
تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو

وہ سایۂ قامت کیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
رشک گلستان ارم تیرا چمن سب دن اچھو

تیرے کرم کے ہاتھہ سوں موسیٰ یدِ بیضا لیا
ہمدم دم عیسیٰ کا توں امرت بچن سب دن اچھو

ہر دم طبع کے سیس پر تجھہ یاد کا افسر کہوں
تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو

تجھہ باج مخصوص جہاں وو ذات عالی چار ہیں
اُن کی محبت کا (ولی) دل میں وطن سب دن اچھو *

ی

—: ۴۴ :—

رحم سوں مجھہ طرف پیا آ ٹک ہہ
تا کہ دیکھوں ترا وہ روشن مکھہ

درد کیا مجھہ پہ سخت تجھہ بن ہے
دیکھہ تو آ کے حال میرا ٹکھہ

اشک سوں تیرے قد کے گلشن میں
ڈالیاں سرو کی پڑیں جھکھہ جھکھہ

---

* ن ۷ میں ہے اور اس پر خمسہ بھی موجود ہے—

غم ترا یار جب سوں مجھ کوں ہوا
بھاگ تن سیں مرے گیا سب سکھ
اے (ولی) ہے کتھوں برہ کا غم
* حق نہ دیوے کسی کے تئیں یہ دکھ

—— : ۴۵ : ——

تعریف اس پری کی جسے تم سناؤگے
تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤگے
جس وقت اُس کے حسن کو دیکھوگے بے حساب
حیراں ہو کیونکہ جامے میں اپنے سماؤگے
جس وقت سر کروگے بیاں اُس کی زلف کا
سودا زدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤگے
طوبیٰ طرف نہ دیکھوگے ہرگز نگاہ بھر
گر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤگے
دیوگے اگر (ولی) کوں جزا اُس کے لطف کی
† آتش سوں رقیب کا سینہ جلاؤگے

—— : ۴۶ : ——

معلوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے
کس شوخ ستمگر نے مجھے پیچ دیا ہے
اُس شوخ نظر باز کا انداز نگہ کا
دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے
ظاہر میں تر و تازہ و باطن میں مرا داغ
جیوں لالہ اِسے بوجھ کے یہ رنگ دیا ہے

---

* صرف (ن ۴) میں ہے —
† صرف ن ۷ میں ہے —

عاشق کوں ہے بیتابی و بے طاقتی دل
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ہے

تنہا نہیں سرشار (ولی) شوق سوں تیرے
*تجھہ عشق کا اِس بزم میں جو جام پیا ہے

———: ۴۷ :———

تجھہ یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھہ عشق کا مجھہ دل منیں جبروت اور لاهوت ہے

جم گرچہ غالب دم پہ ہے، قایم ہے جی تجھہ دم ستی
نہیں دم کی کچھہ پروا اُسے جو عاشق مبہوت ہے

تجھہ روپ کے گلزار سوں تن من سرا گلشن ہوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چندر در حوت ہے

ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات اور مثبوت ہے

تجھہ جان میں دل کا کفن بیشک کنول جیوں چاک ہے
تجھہ غم منیں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ہے†

———: ۴۸ :———

تری زلف کے پیچ میں پھند ہے
کہ جس پھند میں چند در چند ہے

خیال زلف تجھہ رسا کا صنم
عشاقاں کے دل کا علی بند ہے

---

* یہ غزل ن ۴ میں ہے، اور ولی نے اسے مخمس بھی کیا ہے —
† اس غزل پر ولی نے خمسہ کیا ہے، کسی دیوان میں نہیں ہے —

برہ آگ تیرا مزے کھت منیں

جو بندہ کیا بند در بند ہے

تکلم ہے تجھہ لب سوں یوں خوش مزہ

جو بیجا کیا شعر* اور قند ہے

دیوانہ کیا ہے (ولی) کوں سدا

تری زلف میں کیا سجن! چھند ہے†

—— :۴۹: ——

رنج اچھے تو غم نہ کر بعد خزاں بہار ہے

غم کی اندھاری سوں نہ ڈر آب پچھیں بہار ہے

لت کے پھندے میں جا پھنسا مرغ دلم بذوق خود

باز خود اس قدر چرا مضطر و بیقرار ہے

ابرو و چشم و زلف و یار‡ خال و خط اُس نگار کا

☾ خنجر و سحر و عقرب و دانۂ و دام و مار ہے

—— :۵۰: ——

تری الکھیاں اوپر از بس بہار نسیم خوابی ہے

گویا جاسی سوں یہ ♉ مضمون رنگین ۞ انتخابی ہے

زہے کیوں ہوش عاشق کا سلامت دیکھہ یو آفت

تبسم ہے، نگہ ہے، زلف ہے، چیرا گلابی ہے

---

* غالباً یہ لفظ صحیح شکر ہے — † یہ غزل صرف ن ۲ میں ہے — ‡ بال ؟ — ☾ ن ۲ میں فردیات میں یہ ۳ شعر ہیں۔ غالباً پوری غزل ہوگی دو شعر ضائع ہوگئے — ♉ ن ۳ ۴ ستی — ۞ ن ۷ مضمون جاسی سوں یو رنگ۔

ہوا* ہے آگ† کا شعلہ درس دے دل رہا اپنا‡

دکھانا آگ کوں مصحف کہ □ یو مسلہ کتابی ہے

(ولی) اُس بے وفا کے قول پر کیا اعتبار آوے

◐ کہ ظالم ہے، دورنگی ہے، ستمگر ہے، شرابی ہے

———: ۵۱ :———

سدا ہم کو خیال رنگ روے یار جانی ہے

ہمارے شیشۂ دل میں شراب ارغوانی ہے

زبان حال سوں کہتا ہے خضر سبزۂ نو خط

ثنا ◍ کرناں صنم کے لب کا آب زندگانی ہے

گیا ہے حسن کی شادی میں از بس بے تکلف ہو

سراپا عشق کے بر میں لباس زعفرانی ہے

تواضع کی توقع نونہالاں ♋ سوں نہ رکھ اے دل ☿

کہ بے باکی و شوخی لازم وقت جوانی ہے

• ن ۳ ' اُٹھا — † ن ۷ عشق — ‡ ن ۲ دلربائی کے —

□ ن ۷ ' مصحف کوں کہ —

◐ ن ۱ ۵ ' ۹۰ میں غزل نمبر ۳۹۵ سات شعر کی ہے ' چوتھا ' پانچواں ' نواں شعر نہیں ہے ن ۲ تا ۴ میں دو غزلہ ہے پہلی غزل ۵ شعر کی ہے — دوسری ن ۲ میں اٹھہ شعر کی ' ن ۳ میں دوسری ۹ شعر کی ن ۴ میں پہلی سات کی ' دوسری ۹ شعر کی ' ن ۷ میں ۱۳ شعر کی ایک غزل ہے — دو مطلع ہیں مگر مقطع ایک ہی ہے — بقیہ شعر ن ۲ تا ۴ و ۷ کے اوپر درج ہوے — مندرجہ بالا مقطع میں ن ۷ میں بجاے (ولی کے (سجھی) ہے —

◍ ن ۵ ' بیاں — ♋ ن ۵ تا ۷ ' نو بہاراں — ☿ ن ۱ ' ہرگز

هوا ہے شوق زلف مو کمر سوں جو سخن سرزد*
(ولی) وہ شعر نازک موج دریاے معانی ہے†

ثلاثی‡

دیکھ غمزے ترے کا جور و جفا
ہوش عاشق کا اُڑ چلے بہوا
قہر ہے قہر تیرے ناز و ادا

نت کیا مجھ پہ تو ستم دلبر
پھر توں ایسا نہ کر مرے جیو پر
رحم کر رحم توں براے خدا

تیرے مکھ بن مرے پہ ہوتا دکھ
مت چھپا مجھ ستی اپس کا مکھ
ڈال دے مکھ ستی نقاب جیا

نہیں کہتا کوئی تجھ سوں میرا درد
گل کے اِس دکھ میں دل ہوا سب زرد
مہر کر کر کہہ توں اے باد صبا

پیوا رقیباں پہ نت کرم مت کر
رات دن مجھ اُپر ستم مت کر
بات ہے دور یہ ز راہ وفا

صادق عاشق ہوں میں ترا دلدار!
مت کر میرے تئیں (توں) گھر گھر خوار

---

*ن ۵ خوش سخن مہرا — ن ۶ ۷ جوش میرا من — † یہ غزل تمام نسخوں میں موجود ہے، غالبا ترتیب کے وقت سہواً رہ گئی — ‡ یہ ثلاثی صرف ن ۴ موں ہے —

جگ کرے گا ترے پہ اِس سوں ھنسا

دیکھہ کر مکھہ ترا دسے یہ چھب
کہ ترا فتنہ پھر آتا ھے سب
لے کے ید میں وہ تیرے قد کا عصا

تیرے مکھہ کی بنا اے نور نین
بلبلاں کے نظر منیں گلشن
دشت کر بل‡ کا جیوں ھوا ھے نہا

دیکھہ کر مکھہ ترے کا سور جھک
بولتا ھے وہ روز حشر تلک
منبر آسماں پہ اُس کی ثنا

زخم عشق لگے مجھے کاری
اب سجن زود تر بدہادری
جا کے کر توں (ولی) کے دکھہ کی دوا

چار در چار*

صنم سات جب آکے یاری لگے
یو دکھہ درد آ عمر ساری لگے
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے جیونا پھر کے بھاری لگے

ھوا یار کوں دیکھہ اول جو دھک
رھے نیر جاری سدا اُس کے چک

---

‡ کربلا ،— * صرف ن ۲، ۴ میں ھے—

نچھوڑے محبت کوں دم مرگ لگ
جسے یار جانی سوں یاری لگے

سدا جس کے دل میں رھے یاد یار
وہ رو رو اُٹھے* ھجر سوں زار زار
نہ ھووے اُسے جگ میں ھرگز قرار
جسے عشق کی بےقراری لگے

نہ کر بات اے جان ھر ایک سوں
مگر بولنا مجھہ سوں نت † بیگ توں
کہ ھر وقت مجھہ عاشق پاک کوں
پیارے! تری بات پیاری لگے

یو سن بات کوں دل ستیں گلبدن
خوشی سوں سنو‡ کھول اپنا دھن
کرے توں (ولی) سوں اگر یک بچن
رقیباں کے دل میں کٹاری لگے

مستزاد (ا)

دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے کھتا ھے عیاں
زخمی ھے شکار کیونکہ جاوے بسمل ھے یہاں
جب لگ نہ پیے شراب دیدار از جام لبت

---

* ن ۴ پھرے — † نِ ۴ اب — ‡ ن ۲ سو توں —

انکھیاں کا خمار کیونکہ جاوے	بے بوسۂ آں
ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں	در ناز و ادا
جنت سوں بہار کیونکہ جاوے	از بادہ خزاں
انجواں کی مدد اگر نہ ہووے	در فرقت تو
مجھہ دل کا غبار کیونکہ جاوے	شاہد ہیں انکھیاں
ممکن نہیں اب (ولی) کا جانا	از کوچۂ تو
*ہے عاشق زار کیونکہ جاوے	کرتا ہے فغاں

——(۲)——

*کیتا ہوں ترے ناؤں کو میں ورد زباں کا
ہر دم میں دہن سوں
کیتا ہوں ترے شکر کو عنوان بیاں کا
ہر موے بدن سوں
جس گرد اُپر پاؤں رکھیں تیرے رسولاں
اے بار خدا یا
اُس گرد کوں میں کحل کروں دیدۂ جاں کا
صدیق ہو من سوں
مجھہ صدق طرف عدل سوں اے اہل حیا دیکھہ
الفت کی نظر بھر
تجھہ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گماں کا
سرمست بدن سوں
ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
اے ماہ منور

---

*یہ دونوں مستزاد صرف ن ۴ میں ہیں—

یوں بوجھ کہ بلبل ہوں ہر یک غنچہ دھاں کا
عشاق کی بن سوں
کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کوں
اے سرور عالم
کھایا جو کوئی تیر تجھ ابرو کی کماں کا
نے رنج ہے بدن سوں
جاری ہوے انجھواں مرے یو سبزۂ خط دیکھ
نیناں ستی دل کی
اے خضر قدم سیر کر اس آب رواں کا
ٹک پاک چرن سوں
کہتا ہے (ولی) دل ستی یو مصرع رنگیں
رجبی کی نین آ
ہے یاد تری مجکوں سبب راحت جاں کا
ہر دم کے بچن سوں

مخمس [۱] *

رحم کر تجکوں، دلبری کی قسم
سہر کر تجکوں سروری کی قسم
مکھ دکھا ماہ انوری کی قسم
مان توں سہرو مشتری کی قسم
ہے تجھے شیشۂ و پری کی قسم

---

* یہ مخمس صرف ن ۴ میں ہے —

بات نہ شمس میں ہے اظہر تر
حسن کا تخت و تاج ہے تجھہ سر
سن توں خوباں کے سر کا ہے افسر
مکھہ دکھا دکھہ میرا توں آساں کر
تجھہ کوں خوباں کی افسری کی قسم

عشق کی رہ کا مجھہ سفر ہے گا
اِس منیں غم ترا خطر ہے گا
مشکلاں سوں مجھے گذر ہے گا
عاشقاں کوں توں راہبر ہے گا
رہ بتا تجکوں دلبری کی قسم

مکر کیتا تو مجھہ سوں چند در چند
اب نہ کر توں مرے سوں ایتا فند
زلف مشکین کا مجھہ پہ کرکے کھند
جیو میرے کوں فا کر اُس میں بند
تجکوں ہے زلف عنبری کی قسم

یہ (ولی) ہے بندہ ترا کہتر
بلکہ ہے کہتراں منے احقر
بندہ پرور ہے توں سدا دلبر
کر بندے پر کرم کی یک توں نظر
ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

مخمس [۲] *

همسر ہو ترے دعوے میں اڑ کون سکے گا
غواص ہو تجھہ بحر میں پڑ کون سکے گا
ہم وصل ہو تجھہ ساتھہ بچھڑ کون سکے گا
تجھہ غمزۂ خوں ریز سوں لڑ کون سکے گا
تجھہ ناز ستمگر سوں جھگڑ کون سکے گا

....

کیا طاقت تعریف ترے حسن کی گل کوں
ہے رات سہی رنگ کہاں تیرے سوں تل کوں
تجھہ حسن کے بازار میں دیوانۂ دل کوں
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا

اے دلربا عیار مرے دل کی خبر لے
پھرتا ہوں سدا سور سوں تجھہ زلف کی جھر لے
یو مردمک چشم نے سرمے کا خنجر لے
پھرتے ہیں سیہ مست ہو شمشیر نظر لے
بن نیند اُن انکھیاں کوں پکڑ کون سکے گا

ہے گلبن پر بار ترے حسن کا خوش جھب
الواح دسیں بھرترے (؟) آنگ کے کھب کھب
کیتا ہوں تپاں دیکھہ سیں سیماب کوں جب تب
ہیں خضر کے چشمے سوں ترے لب یو لبالب
بن سبزۂ خط اِن کوں انبڑ کون سکے گا

---

* یہ مخمس صرف ن ۷ میں ہے —

معصور کیا جگ کوں سجن تیری گلی نے
دیکھہ نا سکے تجھہ چشم سوں چنپے کی کلی نے
سانپاں کوں کرے ڈنگ تری لٹ کی جھلی نے
تجھہ زلف کا بستار لکھا آج (ولی) نے
اس سحر کے طومار کوں پڑ کون سکے گا

مخمس*

ھوس دل میں سدا تیرے ھے سونے ھور کھانے کا
پھرے اس فکر میں فندن ھو اندھا بیل گھانے‡ کا
ارے بیہوش اگر کچھہ اندیشہ ھے واں کے جانے کا
عبث غافل ھوا ھے فکر کر کچھہ پیو کے پانے کا
صفا کر آرسی دل کی سکندر ھو زمانے کا
ترے دل کوں سمجھہ یو ھے خدا کے راز کا گلبن
نکو کر خار و خس سیتی یو اُس گلبن کے تئیں گلخن
بہار رنگ و بو منگتا ھے کر سیر آن یو گلشن
چراغ دل اگر گل ھے تو جیو گل کر اُسے روشن
کہ یو تحفہ ھے سالک کوں نزک حق کے لیجانے کا
نہ کر توں دوستی دنیا سوں جو مکار فاحش ھے
جو اس کے مکر میں مارا گیا نت اس کو کاھش ھے
کہ دنیا دھل در گنبد ھے ھور آواز درفش ھے
نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی خواھش ھے
قفل ھے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

---

* یہ خمسہ صرف ن ۷ میں ھے — ‡ کولھو

نہیں سہر و وفا کین و مکر یو گلرخاں میں هے
ہمارا دل رکھے وو جو ہمارے دل رکھاں میں هے
ہماری بات کی لذت جو چاکھے سو چکھاں میں هے
نہیں یو آہ ہور زاری جو سینے ہور انکھاں میں هے
سہجھہ بیشک یو افسوں هے اپس پیو کے لبھانے کا

ولایت صادقی پاوے وهی هے شیر دل جس میں
دیا آ جذبۂ کامل دکھائی اس کے تئیں اس میں
وگرنہ شیر مردی ولایت کہاں جس تس میں
(ولی) تجھہ کوں رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
رہے گر سگ ہو دایم تو نبی کے آستانے کا

قطعات *

(۱)

یوسف حسن آج دستا هے   جاکے لینے کوں جیو ترستا هے
مدعی کوں کہو کہ جیو دیونگا   وہ نہ دیونگا جو جیو میں بستا هے

(۲)

آہ سوں مجھہ جگر میں چھید ہوے
فاش مجھہ عاشقی کے بھید ہوے
اُس سیہ دل سوں جا کہو یاراں
رو رو دیدے مرے سفید ہوے

---

* یہ چار شعر، ن ۳ میں رباعیات میں لکھے هیں - مگر یہ وزن رباعی کا نہیں اس لئے یہ ذیل قطعات درج ہوے—

فردیات

—(۱)—

مجھے اچرج یہی آتا پیا کے پان کھانے کا
نجانوں کیا سبب یاقوت اصلی کے رنگانے کا *

—(۲)—

گھنالے بال بالے کے بلا کی بیل ہیں گویا
جدم عاشق کشی کرنا سکھی کے کھیل ہیں گویا

—(۳)—

اپنی انکھیاں کو نگاہ کرو
آج مخمور ہیں پیا کیا ہی

—(۴)—

صبا (گر) جو توں ہے مہرباں تو (جا کہ) بول دلبر سوں †
کہ تجھہ آدھر ‡ کے طلب میں یو جیو آدھر آرھا

—(۵)—

اے پتنگ جل کہ تجھہ موے پیچھے
شمع ثابت قدم ہے جلنے میں

—(۶)—

کشتی پہ مجھہ نین کی انجھواں کے قافلے چڑہ
مقصود کے حرم کوں احرام بند چلے ہیں

---

* اس زمین میں غزل نمبر ۲۹ دیوان میں ہے۔
† قوسین میں جو الفاظ ہیں یہ زیادہ معلوم ہوتے ہیں، مگر اصل میں لکھے ہیں — ‡ ہونٹ

—(۷)—

پیو کی انکھیاں میں نشۂ معجوں

گویا نرگس کے لالہ در بر ہے

—(۸)—

انجو کی فوج کا اے شاہ خوباں

دیا ہوں تجھہ مطلے میں مطلا

—(۹)—

گر تو چہتا ہے کہ دیکھے رنگ وسعت مشربی

صدق نیت سوں شتابی دامن صحرا پکڑ

—(۱۰)—

اُسی کی نین میں مورت پیا کی نت بھری ہوگی

جگر کے کاٹ عینک کوں چلی جگ پر دھری ہوگی

—(۱۱)—

اس صنم نے جب نکالا مکھہ ستی اپنی نقاب

صبح صادق کا گریباں پھاڑ جیوں سورج دسا

—(۱۲)—

مفلسی بیکسی کی فوجاں نے

شہر دل کوں کیا ہے ویراں آ

—(۱۳)—

موہن ادھر رنگین بدل کھا پان مسی لائے ہیں

لب پر شفق اور شام کوں ایک ٹھار کر دکھلائے ہیں

—(۱۴)—

تجھہ گال پر نہ کا نشاں دستا مجھے اس دھات کا

روشن شفق پر جگمگے جیوں چاند پچھلی رات کا

—(۱۵)—

اُجالے کوں اس مکھ کے دیکھے ستی

خجالت سوں کئی رات چندر چھپا

—(۱۶)—

عشق کرناں تو ایک سیں کرنا

عشق دو ٹھور بے حیائی ہے

—(۱۷)—

ترے موے میاں آنگے (یہ) چیونٹا کیا بچارا ہے

تری انکھیاں انگے جاناں چکارا کیا چکارا ہے

—(۱۸)—

خال بھی مکھ پر ترے یوں جو دسے

جوں کہ بیٹھا زاغ آ گلشن بھیتر

—(۱۹)—

نقاش جیوں (ناز و) ادا مجھ یار کی نا لکھ سکا

میں اُس کی صورت اور ادا دل کے صفحے پر سب لکھا

—(۲۰)—

مارے پلک کے تیراں محبوب آپ دھس دھس

روزن ہوا ہے سب تن جیتا اتاں بس بس

—(۲۱)—

قمر نے لاف جب مارا مرے معشوق کے مکھ سیں

ہوا حیران و سرگرداں خجالت سوں حشر لگ وہ

—(۲۲)—

مکھ ترا جوں روز روشن زلف تیری رات ہے

کیا عجب یہ بات ہے یک ٹھار دن اور رات ہے

—(۲۳)—

آج دلبر نے مجھہ پیام کیا
شکر الله فلک نے کام کیا

—(۲۴)—

نا جوت ھے الماس کوں ظالم ترے دندان کی
نارنگ دستا لعل میں تیرے لب خندان کی

—(۲۵)—

گردش چشم دکھا مجکوں دیے ھیں بالے
گوشۂ چشم ستی دیکھہ بہت گھور گھالے

—(۲۶)—

خوبان کی مجلس منی پر تو اُسی کا شمع ھے
بوجھے وھی اس بات کوں' خاطر کہ جس کی جمع ھے

—(۲۷)—

شاخ گل ھے یا نہال راز ھے
سرو قد ھے یا سراپا ناز ھے

—(۲۸)—

دود آہ شوق مشتاقاں نہیں
خط نہیں یو حسن کا آغاز ھے

—(۲۹)—

تیری انکھیاں کے سامنے سرمہ ھوا ھوں میں
اے سنگدل ھنسی کوں توں ذرّہ نظر میں لا

—(۳۰)—

تحصیل حاصل نہیں اُسے جس میں جو قیل و قال ھے
اُس کوں تدھاں فاضل کہنا جو فارغ‌التحصیل ھے

(۳۱)

نبض عاشق میں تان کا ھے جیو
تا نت بجلے میں راگ بوجھا ھوں

(۳۲)

توں ھے حق ستی ھم زباں ھم کلام
ترا قاب قوسین ادنی مقام

(۳۳)

تجھہ شمع رو سے روشن ھوتی ھے شب کی مجلس
معشوق چاھتے ھیں پروانگی وھاں کی

(۳۴)

کچھہ بھلا نہیں رقیب کوں لگتا
ایک پاپوش خوب لگتی ھے

(۳۵)

میں نے چوچی اھیرنی کی ملی
مجکو اُس نے نہ کچھہ ملائی دی

(۳۶)

جب نقش اُس صنم کا نقاش کھینچتا ھے
بازو کے کھینچنے میں وہ ھات کھینچتا ھے

(۳۷)

پوچھا چنچل سے مستی میں تری کا ھے کی انگیا ھے
چھپا چھاتی چھبیلی ھات سوں ھنس کر کھی ململ

(۳۸)

چھبیلی چوب سوں درزن کا ھلانا ھات تک دیکھو
یو کچھہ سیتی نہیں (لیکن) مزے دل کو اڑاتی ھے

(۳۹)

پوچھا مالن کو دو گینداں سو کیا سطفں کیے بر میں
کہا تجھہ کیا غرض اس سوں چلا جاہر یک کچھہ ہے

(۴۰)

دیکھہ کر پاوں کی تری مہندی
مجکوں تلووں سوں آگ لاگی ہے

(۴۱)

میں کہا تیرے بدن پر کیا بھلی لگتی ہے راکھہ
ھنس کہا جوگی بسر نے خاک لگتی ہے بھلی

(۴۲)

یار کوں دیکھہ میں ھوا قربان
اس تجارت میں مجکوں وارا ہے

(۴۳)

اُس سرو قد کے غم سوں گردن میں طوق بھا کر
قمری نمن الم سوں کو کو پکارتا ھوں

(۴۴)

غرور حسن مت اے چار ابرو اب کرم کرنا
پڑا ہے موٗ ترے یاقوت پر قیمت کوں کم کرنا

(۴۵)

مہ جبیں پر لگاے کیوں ٹیکا
ماہ میں کام کیا ہے دیو ہیکا

—(۱۴۶)—

* یک شمع گر در پیش و پس راکھے ہزاراں آرسی
* دستا ہے نور ہر یک منے لیکن وہی یک شمع ہے

—(۱۴۷)—

ا دیکھا نہیں کسی نے دن رات میں اجھوں لگ
مہتاب کے اُجالے میں آفتاب دیکھا

—(۱۴۸)—

دونوں بھواں کے میانی ٹیکا نہیں زری کا
ہے قوس کے برج میں جھلکار مشتری کا

—(۱۴۹)—

تا چند کہوں بات تری خوش شکلی کی
اے شوخ ترے غمزے نے جو کی سو بھلی کی

—(۱۵۰)—

رخسارۂ معشوق نہاں شد بہ تہ زلف
سورج نہیں دستا جو ہوا ہو بدلی کی

---

* اس شعر تک فردیات ن ۴ میں ہیں— ا ذیل کے فردیات ن ۷ میں ہیں—

ضمیمہ نمبر ۲

فہرست اختلاف نسخ کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱	۱*	۱	۱	فانوں	نام، ن ۱، ۷
"	"	۲	۱	رکھیں	دھریں، ن ۵
"	"	۴	۲	یو	یوں، ن ۲ تا ۷، بجز ۴
"	"	۴	۲	بوجھ کے	بوجھ کہ، ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۱	سہم	بیم، ن ۸
"	"	۶	۱	آنجھو	آنجواں، ن ۷
۲	۲	۲	۱	بات میں	پل سنیں، ن ۱
"	"	۲	۱	میں	سوں، ن ۵
"	"	۲	۲	لکھوں	لکھو، ن ۵
"	"	۳	۱	بھوجلی	پھنچکی، ن ۶
"	"	۴	۱	بوجھو	پوچھو، ن ۵ تا ۷
"	"	۴	۱	بوجھو	سمجھو، ن ۲
"	"	۵	۱	گریہاں ھے	ھے گریباں، ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۲	سنیا ھے	سنی ھے، ن ۲، ۴، سنی ھیں، ن ۵

* ن ۴ کا ابتدائی ورق نہیں ھے، اس وجہ سے یہ غزل اس میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲	۲	۵	۲	سنیا ہے جب سوں آوازہ ترے روشن ہوائی کا	سنیا ہے جب ستی آواز تیرے منہ چھپانے کا، ن ۱ حاشیہ *
,,	,,	۷	۲	ذوق	شوق، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	لکھہ سکے کیونکر	کہوں سکے لکھہ کر، ن ۱ تا ۷، جو، ن ۵
,,	,,	۹	۲	لکھے گر	لکھوں گر، ن ۱ تا ۷
۳	۲	۱۱	۲	اُن نے پہول ہرگز جہاں میں	پہول جہاں میں اُن نے ہرگز، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱	۲	ہرگز زندگانی کا	ایام جوانی کا، ن ۵
,,	۳	۱	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۲
,,	,,	۲	۱	کیا	کیے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	کو انیندی	کوں† اونیندی ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	نین	پن نے، ن ۸
,,	,,	۲	۱	ساقی نے	ساقی کی، ن ۲ تا ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	ساقی نے	ساقی کے‡ ن ۸
,,	,,	۵	۱	پوجھو	پوچھو، ن ۳ تا ۸
,,	,,	۵	۱	پوجھو اب	پوچھو کہوں، ن ۷، ۸

* اس مصرع کی وجہ سے یہ شعر دوسری غزل کا ہو جاتا ہے۔ دیکھو غزل ۲۹ دیوان ہذا —

† اکثر جگہ کوں (کو) لکھا گیا ہے اس کا نسخہ آیندہ دینا بیکار ہے —

‡ (کے) یہاں غلط ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳	۳	*۶	۱	پری رخ	پری رو، ن ۲، ۶
"	"	۶	۱	نہیں	ہے اے، ن ۲، ۵، ۷
۴	"	۸	۱، ۲	بے حسابی	بے حجابی† ن ۵، ۸
"	۴	۱	۱	نہیں سدھتا کوئی	نہیں کُٹی تا سکے ‡ ن ۱ تا ۵، ۷ نہیں کوئی سکے، ن ۶
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کن، ن ۲ تا ۴، ۸
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کوں، کو ن ۹، ۸
"	"	۲	۱	نہیں	کیا، ن ۴
"	"	۲	۱	اُتھہ کے	اُس کی، ن ۳
"	"	۲	۲	ہمارے اشک جاری کا	ہماری اشک باری کا، ن ۱
"	"	۳	۱	نکلتاہے جو باہر نین سوں آنسو	نین سوں جو نکلتا ہے انجھو باہر، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	کہ جس	جسے، ن ۷
"	"	۴	۱	حد ہور نہایت	حد و نہایت، ن ۱، ۳ تا ۵
"	"	۴	۲	انتظاری	بیقراری، ن ۱
"	"	۵	۱	مکھہ	مُوں، ن ۲ تا ۴، ۶
"	"	۵	۲	لیا (لے)	لا، ن ۲ تا ۵

* ۱، ۳، ۴، میں یہ شعر نہیں ہے اور قمت نوٹ میں دوسرا مصرع یہ بتایا گیا ہے: عجب کچھہ لطف رکھتا ہے (نگہہ چشم شرابی کا) مگر قوسین والا نسخہ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —

† پہلے مصرع میں پہلی جگہ دوسری جگہ بد ستور —

‡ صرف ن ۱ - میں کٹی کی جگہ (کو) کوئی کا مخفف ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴	۴	۶	۱	میں یک پگ پر سوں	منیوں یک پگ پہ ن ۲
"	"	۶	۱	میں یک پگ پر سوں	اوپر یک پگ سوں ن ۵
"	"	۶	۱	پگ پر سوں	پگ سوں کہ، ن ۱
"	"	۶	۱	پگ پر سوں جیوں جوگی	پگ سر سوں جو کوئی ن ۴
"	"	۶	۱	سوں جیوں جوگی	سو (جیوں جوگی)، ن ۳، ۶
"	"	۶	۱	پگ پر سوں	پگ پر کہ، ن ۷
"	"	۷	۱	پتلی	کیکی، ن ۱
"	"	۷	۱	پتلی	پتلیاں، ن ۳، ۴
"	"	۷	۱	سوں	کر، ن ۵
"	۵	۱	۱	ماہ	مہر، ن ۱ تا ۷، ۸
۵	"	۲	۱	نہن	میں، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	کوں	کے تئیں، ن ۳
"	"	۵	۱	خضر	سبز، ن ۳، ۴
"	"	۵	۱	خشکی و	خشکی اور، ن ۵
"	"	۷	۱	خسر شید سوں ہمسری کرے ھے	خورشید سکی ہوا ھے ہمسر، ن ۱ تا ۷
"	"	۸	۲	تکمہ ھے	ھے بند، ا تا ۷
"	"	۹	۱	کوئی	کوئی کہ، ن ۲، ۳، ۵، ۷
"	"	۱۰	۱	دولت	شوکت، ن ۱

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵	۵	۱۰	۲	چاکھا	چاکھیا ' ن ۱ *
۶	۶	۴	۱	تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں	گر عشق حقیقی سوں توں واقف نہیں - ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	یہ	یو قدیم نسخوں میں ہر جگہہ (یو) اور مرتب صاحب نے ہر جگہ (یہ) لکھا ہے)
"	"†	۵	۱	ہوں	ہے' ن ۵
"	"	۵	۱	سخن	بچن' ن ۲ ' ۵
"	"	۵	۱	سخن	زبان' ن ۳
"	۷‡	۲	۲	اُس	تجھ' ن ۲ تا ۷ ' ۸
۷	"	۵	۱	نگہ نے مسجد میں	بھواں کی مسجد نے ن ۳ ' ۵
"	"	۶	۱	راز	سر' ن ۵
"	"	۶	۱	فقر	عشق' ن ۲ تا ۷
"	۸§	۱	۱	مذیں	میں کوئی ' ن ۵
"	"	۱	۱	ہے	اے' ن ۲
"	"	۱	۲	چاند کوں ہے آسمان پر	آسمان پر چاند کوں ہے' ن ۱

* قدیم نسخوں میں فعل ماضی یاے مخلوط کے ساتھ لکھا ہے- اور مرتب صاحب نے اکثر و بیشتر موجودہ رسم خط کے موافق حرف ایک جگہ پتا دیا جاتا ہے—

† غزل ۶ ن (۱) میں نہیں ہے—

‡ غزل ۷ ' ن (۱) میں نہیں ہے اور اُس کا تیسرا ' چوتھا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے—

§ یہ غزل ن ۳ میں نہیں—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷	۸	۲	۱	زاهد لے صنم	زاهد اے صنم، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,*	۲	۲	ترک کر	ترک کر کر، ن ۷
,,	,,	۲	۲	تسبی	سبحۃ ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۲	۲	کوں هے	کوں، ن ۷
,,	,,	۲	۲	تجهه	هے، ن ۸
,,	,,	۳	۱	ستی	ستیں، ن ۱، ۲، ۷ (قدیم املا)
,,	,,	†۳	۲	لٹ پٹی دستار	طرۂ طرار، ن ۲
,,	,,	۵	۱	بلبلیں	بلبلاں، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۵	۲	زندگی بهر	زندگی میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کدهی	کدهیں، ‡ ن ۱ تا ۹
,,	,,	۶	۱	انجهو ستی	انجهواں سیتی، ن ۱، ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۶	۲	عبد	عهد، ن ۱، ۷
۸	۹	۱	۱	دیکهنا	دیکهناں §
,,	,,	۱	۱	رخسار	دیدار، ن ۸
,,	,,	۱	۲	مطالع	مطالعہ، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۱	۲	مطلع الانوار	مطلع انوار$ ۱، ۳، ۴

* (ن) ۲ میں اس غزل کا چوتها شعر نہیں هے —

† یہ شعر (ن) ۴ میں - ایک دوسری غزل کے تحت میں لکها هے —

‡ قدیم املا دکهانے کے لیے یہ نسخہ لکها گیا هے —

§ قدیم املا میں، مصادر ایک مزید نون غنہ کے ساتهہ لکهے جاتے تهے —

$(ن) ۵ میں حاشیے پر لکها هے : " کتاب است تصنیف عرفی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸	۹	۲	۲	چہرۂ گلنار	چہرۂ گُلنار، ن ۱
,,	,,	۳	۱	تھا	ھوں، ن ۲، ۳
,,	,,	۳	۲	مشتاق	محتاج، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	جلھکار	چھلکار، ن، ۴، ۵
,,	,,	۵	۲	طرۂ طرار	طرۂ دستار، ن، ۸
,,	,,	۶	۱	یک	یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	بچن	سخن، ن ۲، ۴
,,	,,	,,	۲	نسخۂ اسرار	سبحۂ ابرار * ن ۶
,,	,,	۹	۲	کی	کوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,†	۱۰	۲	ہے دیوانہ	دیوانہ ہے، ن ۲، ۵
۹	۱۰	۱	۱	اُس یار	تجھہ یار، ن ۸
,,	,,	۳‡	۱	ھووے گا کیا	کیا ھووے گا، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	ھوا ھے	ھوا توں، ن ۴
,,	۱۱	۱	۱	ھو	ھوے ※ ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	تہار	طیار، (اختلاف املاے قدیم) ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	,,	۲	ھاتھہ	ھات ⊙ ن ۱ تا ۵
,,	,,	,,	۲	پلکاں	مژگاں، ن ۵

* ایک کتاب کا نام ھے —

† اس غزل کا ساتواں شعر، ن ۳ میں نہیں ھے —

‡ (ن) ۳ میں یہ شعر نہیں ھے —

※ قدیم نسخوں میں ھر جگہ "ھوے" لکھا ھے —

⊙ قدیم کتب میں اکثر یہی املا ھے۔ اور یہی دکھانے کے لیے لکھہ دیا ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰	۱۱	۴	۲	بلاوے	بلاوے، ن ۲، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۵	۱	جھوں	چوں، ن ۱، ۲، ۴
,,	۱۲*	۱	۲	چڑھیا ہے	چڑھا ہے، ن ۴ تا ۶ چڑا ہے، ن ۲، ۷
,,	,,	۲	۱	کیش کی	کیش کا، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	مارتا ہے	مارتے ہیں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	اجازت ہو	خبر ہووے، ن ۸
,,	,,	,,	,,	سوں	تھے، ن ۲ — میں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	مشہور ہے مذکور	مذکور ہوا ہے جگ میں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	کرے تا	کرے گا، ن ۶
,,	,,	۵	۱	پیری رو سے	شکر لب سوں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لیا ہے اُس سبب دل نے مرے	مرے دل نے لیا ہے اُس (یو، ن ۵) سبب، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۶	۱	جو کُٹنی تیری	ولی جو کوئی (مقطع) ن ۳
,,	,,	۶	۱	بے مروت	نہیں مروت، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۱	کر	سوں، ن ۳
,,	,,	۶	۲	کیوں کہ ہووے اُس کوں تیری	اُس کوں کیوں ہووے تری اِس، ن ۲

* یہ غزل ۱۲ (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱	۱۲	۶	۲	هووے	هوئے، ن ۲، ۳
,,	,,	۷	۱	تیری	سجن کی، ن ۳، تیریو، ن ۴،
,,	,,	۷	۱	سجن کی	کی سخن ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	تب	× ، ن ۲
,,	,,	۷	۱	هر یک	هر یک کی، ن ۲، ۴، ۶
,,	,,	۷	۱	شیریں	روشن، ن ۲ تا ۸
,,	,,	۷	۲	ولی	اگر، ن ۳
,,	,,	۷	۲	اُجھے	اچھے، ن ۲، ۴ تا ۷
,,	,,	۷	۲	اُجھے	اُتھے، ن ۸
۱	۱۳	۳	۱	پایا وہ	پایا هے، ن ۲
,,	,,	۵	۱	تیرے	تیرا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	هیں	هے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	هیں جیوں	هے جوں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۴	۱	۲	دهاوا	ڈهووا، ڈهاوا، ن ۱ *
,,	,,	۳	۱	سوں تیری	تیری سوں، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	سداں†	سدا†، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	دزداں	دزدوں، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۱	د وچ	هر یک، ن ۲، ۴
۱	۱۵ ‡	۲	۱	کوں	سوں، ن ۱

* (ن) ۱ کے حاشیہ پر: یعلے هجوم بمعنی بسیار اعلیٰ نوشتہ —

† مرتب صاحب نے هر جگہ نون غنہ سے لکھا هے اور نسخوں میں "سدا" هے —

‡ یہ غزل ن، ۵ میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲	۱۵	۲	۲	رھس کا	آمس کا ، ن ۱ ، ۷
				رھس کا	انس کا (آنش کا؟) ، ن ۲ تا ۴
״	״	۳	۱	پہ	میں ، ن ۴
״	״	۳	۱	دئی	دیا ، ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، ۷
״	״	۴	۱	دریا میں بہم کے یہاں	یہاں بہم کے دریا میں ، ن ۱ تا ۷
״	״	۴	۱	گرداں ہے	گھٹتا ہے ، ن ۳ ، ۴ کھویا ہے ، ن ۲
״	״	۵	۱	ھر پھر	پھر پھر ، ن ۱ تا ۷
״	״	۵	۱	جیوں کہ	ھوکے ، ن ۲ تا ۴
״	״	۵	۲	تیرے میٹھے	تیری میٹھی ، ن ۱
״	״	۵	۲	یہاں	زباں ، ن ۱ لباں ، ن ۲ تا ۴
״	״	۵	۲	جب سوں پڑیا ہے	پایا ہے جب سوں ، ن ۱ تا ۷
״	۱۶	۲	۱	مجکوں	مجھہ پہ ، ن ۱ ، ۶ ، ۷
״	״	۲	۱	ہو	ہوں ، ن ۱ ، ۴ ، ۶
״	״	۳	۱	عشاق کوں حیرت سوں	حیرت سوں صفِ عاشق ، ن ۲ ، حیرت سوں ہمہ عالم ، ن ۴ ،
۱۳	۱۷	۱	۱	گر کوئی سمجھہ	مجکوں گر کوئی ، ن ۱ تا ۷
״	״	۱	۲	تا دم آخر	آخر دم لگ ، ن ۱ تا ۴
״	״	۳	۱	مجکوں	محکم ، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳	۱۷	۵	۲	حسرت	حضرت، ن ۳، ۴، ۸
"	"	۵	۲	لچھمن	لکھمن، ن ۱، ۲،
"	"	۷	۱	گرفتاری	غلامی کے، ن ۲
"	"	۸	۱	کر	وہ، ن ۸
"	"	۹	۱	جو اُن	جو اُس، ن ۱ تا ۶
"	"	۹	۱	کے	میں، ن ۴
					کوں، ن ۶، ۷
"	"	۹	۱	دو جام سے	نظر بھر کر، ن ۶
۱۴	۱۸*	۸	۱	ہوے ہیں	میاں ہے یو، ن ۴
"	۱۹	۱	۱	تار	مار، ن ۵
"	"	۱	۱	چال	کال، ن ۱ تا ۷
"	"	۱	۲	دیکھے	جلوے، ن ۸
"	"	۱	۲	پورا مصرعہ یوں ہے:	ہوا ہے اُس کے جلوے سوں پریشاں حال عاشق کا، ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۱	بولے	بولوں، ن ۲
"	"	۲	۱	بیاں	سخن، ن ۵
۱۵	"	۳	۲	زمیں بیقراری میں	زمیں میں بیقراری کے ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	نال	مال، ن ۳، ۶
"	"	۴	۲	اپنا	اپناں، †
"	"	۵	۱	آزمانے	آزمائی، ن ۲، ۵ تا ۷

* اس غزل کا چوتھا شعر ن ۳، ۴ میں، اور ساتواں، ن ۱ تا ۶ میں نہیں ہے —

† قدیم نسخوں میں ہر جگہ نون غنہ کے ساتھ ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵	۱۹	۵	۲	پی	پیو* ن ۱ تا ۶
,,	,,	۹	۱	کیا ہے	کیا مجھہ' ن ۶
,,	,,	۹	۲	معلوم	تم فہم' ن ۲
,,	,,	۷	۱	پوچھے	پوچھیں' ن ۲ (قدیم املا)
,,	,,	۹	۱	ممکن نہیں	ہرگز نہیں' ن ۱ - نہیں ہوتی' ن ۲
,,	,,	۹	۲	بلا	بلد ھــا ' ن ۲ ' ۵ تا ۷
,,	,,	۹	۲	جال	خیال' ن ۷
,,	,,	۱۰	۱	میں — خروش	کا — خروش اور' ن ۵
,,	,,	۱۱	۱	ہے درد	دل پر کہ' ن ۲' عاشق کی' ن ۴
,,	۲۰	۲	۱	جب سوں پیو کا	پیو کا جب سیتی' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	کرتا	کیتا' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	تب سوں درد	درد تب سوں' ن ۱ تا ۴' ۶
۱۶	,,	۳	۱	دیے ہیں	دیا ہے' ن ۵ - دسیں ہیں' ن ۲
,,	,,	۴	۱	آنجھو	اشک' ن ۱
,,	,,	۴	۱	میرے	مرے کچھہ' ن ۱ تا ۴
,,	۲۱	۱	۱	کہا ہوں	کیا ہے' ن ۲

* قدیم نسخوں میں ہر جگہ اسی طریقے سے ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٦	٢١	١	٢	میری	تیری، ن ٢
،،	،،	٢	١	غم کے	عشق، ن ٧
،،	،،	٤	٢	تر ہمیشہ ہے	ہے تر ہمیشہ، ن٢تا٧
١٧	*٢١	٨	٢	خوبان نامی	خوباں کی نامی، ن ٢، ٤
،،	،،	٩	٢	سجن	صنم، ن ٣ تا ٦
،،	،،	٩	٢	سجن تجھہ	صنم کی، ن ٣، ٤
،،	،،	١٠	١	سوں ہم	سیتی، ن ١، ٤ تا ٧
،،	،،	١١	١	مست انکھیاں	بہمت ابرو، ن ٨
،،	،،	١١	١	اے ساقی	اور گردن، ن ٢
،،	†٢٢	١	١	مرتبہ ہے	رتبہ، ن ٢، ٣- ہوے، ن ٢ تا ٤، ٦، ٧
،،	‡،،	٢	١	جامہ زیبوں	جامہ زیباں، ٢تا ٦
،،	،،	٤	١	سوں، پوچھہ	کوں بوجھہ، ن ٥
،،	،،	٤	٢	نہیں	نہیں وہ، ن ٢ تا ٦
،،	،،	٥	٢	حیرت	غیرت ٢ تا ٥، ٨
،،	،،	٦	١	ہیں بے تر	ہے بیدار، ن ٢، ٥
،،	،،	٦	٢	مفلساں	مفلسوں، ن ٢ تا ٦
،،	،،	٧	١	ہے بند *	بندھا، ن ٨
١٨	،،	٨	١	بشکل	بسان، ن ٢، ٤، ٥
،،	،،	٨	١	شان	شکل، ن ٣ تا ٥

* (ن، ٧ میں اس غزل کا پانچواں اور آٹھواں، ن ٣ میں چھٹا شعر، (ن) ٣-٢ میں دسواں شعر نہیں ہے —

† یہ غزل ن) ١، میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کا چوتھا شعر (ن) ٧، میں اور نواں (ن) ٢ تا ٧ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸	*۲۳	۹	۱	ہے جگ میں روشن	روشن ہوا ہے، ن ۵
"	"	۲	۱	اُپر	پہ لیے، ن ۲ تا ۵، ۷
"	"	۲	۱	سے	سوں، ن ۳ تا ۷
"	"	۳	۲	نت	اِس، ن ۳
"	"	۴	۱	تجھ پلکاں کوں بولیا	پلکاں بولتا ہے، ن ۲ تا ۴
"	"	۴	۲	کے صید کوں چنگل ہے پو	کوں صید کرتی ہے چنگل، ن ۳
"	"	۴	۲	پو	جوں، ن ۲ – توں، ن ۷
"	"	۵	۲	نہ پوچھے	پوچھے، ن ۲ تا ۵
"	"	۵	۲	غمگین	مسکین، ن ۳ تا ۷
۱۹	†۲۴	۳	۱	خونخوار و صیاد	صیاد و خونخوار، ن ۵، ۶
"	۲۵	۱	۱	نگھرگھٹ	مگر گھٹ، (یا) کمر کھٹ، (؟) ن ۲ تا ۴
"	"	۱	۲	دیکھیں	دیکھے، ن ۱، ۵ – دیکھا، ن ۲ تا ۴
"	"	۱	۲	زلف کا	زلف کی، ۳ تا ۵
"	"	۲	۱	کپٹ	گھونگھٹ، ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۱	پڑتے	گرتے، ن ۵
"	"	۲	۲	بات	پات، ن ۱، ۳ تا ۵ پاتھہ، ن ۶؛ پات، ن ۷

* یہ غزل (ن) ۱، میں نہیں ہے—

† یہ غزل (ن ۱، میں نہیں ہے (ن) ۵، میں مقطع حاشیہ پر تھا، کٹ گیا ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹	۲۵	۳	۱	تجھہ نین دیکھنے کوں	تجھہ نیں کے دیکھوں کا، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۳	۱	دل تھاتھہ کر	کر تھاتھہ دل، ن ۱
،،	،،	۳	۱	تھاتھہ	تھاٹھہ (نوٹھہ) ن ۸
،،	،،	۳	۱	چکا تھا	چلا تھا، ن ۱، ۵ تا ۷ چلا ھے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۳	۲	غمزے	غمزاں، غمزیاں، ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۲	ناچار	لاچار، ن ۶، ۷
،،	،،	۵	۲	میں *	موں، ن ۶
،،	۲۶	۱	۱	دل میں اس کے	اُس کے دل سوں
،،	،،	۱	۱	کدھی	کدھوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۱	۱	کدھی	کسی ن ۷
،،	،،	۱	۲	جو ھوا ھے	ھے جو پہوکے، ن ۱ تا ۷
۲۰	،،	۳	۱	زرہ	ذرہ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کسو، کوں جو	کسی کوں کہ، ن ۱ تا ۷
،،	۲۷	۱	۱	مکھہ	اب، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۲	۱	برجستہ	بر جستہ ھے، ن ۲
،،	،،	۲	۱	خوبی ھے	خوبی ھا، ن ۱، ۵، عالی کا، ن ۲، ۴ عالی ھے، ن ۳
،،	،،	۳	۱	گئی ھے	گیا ھے، ن ۲، ۴، ۷
،،	،،	۳	۱	مخمل کی	مخمل کا، ن ۲، ۴
،،	،،	۳	۱	پاؤں	پاواں، ن ۳

* منہ اور میں کا قدیم املا (موں) بھی ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۰	۲۷*	۳	۱	سرخی	نرمی، ن ۳، ۴، ۶ تا ۸ گرمی، ن ۲
"	"	۳	۲	رنگیں	روشن، ن ۱
"	"	۴	۱	حلاوت	حکایت، ن ۴
"	"	۴	۱	شیریں	رنگین، ن ۳، ۴
"	"	۵	۱	سوں	سو، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	دل نشیں ہے اس سبب	اس سبب ہے دل نشیں، ن ۳، ۴
"	"	۶	۲	شہرہ	شور، ن ۱، ۵
"	"	۷	۲	پھرکے	مجھہ کوں، ن ۲ تا ۵
۲۱	"	۸	۲	تو	سو، ن ۱ تا ۷، ۸
"	"	۹	۱	سن کر	سنتے، ن ۱ تا ۷
"	"	۹	۱	کو سن کر	کے سنتے، ن ۵، ۷
"	"	۹	۲	ہے شعر میں تیرے	تجھہ شعر میں ہوگا، ن ۱
"	"	۹	۲	شعر	بیت، ن ۲
"	۲۸	۲	۱	دیکھنے	دیکھتے، ن ۱، ۶
"	"	۳	۲	ایک نقطہ	یک نقط، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	مجھہ شوق	تجھہ شوق، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	توں	تن، ن ۲ — سی، ن ۴، ۵، ۷
"	"	۷	۱	تجھہ شعر	مجھہ شعر، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۲	تدھی	تدھاں، ن ۱ تا ۷

* یہ مصرعۂ اول (ن) ۱ میں یوں ہے :

ستھا ہے خواب مخمل نے تری پاواں کی نرمی سوں

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲	۲۹*	۱	۱	ہے کا فکر کر،	ہے کیا فکر کر، ن ۲، ۳ ہے فکر کر کچھ، ن ۷
۲	،،	۲	۱	کر جیوں گل	جوں گل کر، ن ۳، ۴
	،،	۳	۱	ہے خواہش	خواہش ہے، ن ۱ تا ۵، ۷
	،،	۴	۲	یہ اُس	اُسی، ن ۳
	،،	۵†	۱	ہے جیوں	ساجن، ن ۲ – لیکن، ن ۵
	،،	۵	۲	تیو تجھ	پیو تجھ، ن ۲
	،،	۶	۱	دستا	دھسنے کی، ن ۱ – دھسنا، ن ۲ – چلنا، ن ۷
	،،	۶	۱	دل کو	دل میں، ن ۱ – مجکوں، ن ۳، ۴
	،،	۷	۱	رکھیں گے	گنیں گے، ن ۱ – کہیں گے، ۲، ۳، ۵، ۶
	،،	۷	۲	رہے گر	رہے گا، ن ۱
	،،	۷	۲	ہوکر دائم	ہو دائم توں، ن ۲ تا ۵
۱	۳۱‡	۱	۱	خونخوار	خوں ریز، ن ۲ تا ۴، ۷

* یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے، صرف آخری شعر اور طلع ہے —

† یہ شعر (ن) ۳ میں نہیں ہے - پہلا مصرعہ (ن) ۱ و ۷ میں ہے جو متن کے فٹ نوٹ میں ہے —

‡ غزل (۳۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں اور غزل (۳۱)) ۱، میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳	۳۱	۳	۱	نظر	نگہ، ن ۲
"	"	۳	۲	اُن انکھیاں	اُس انکھیاں، ن۲ تا ۵
"	"	۴*	۱	چشموں	چشمے، ن۳ تا ۷
"	"	۴	۲	اُتو	انپڑ، ۳ تا ۵، ۷
"	"	۵	۲	پڑنا کون	پڑ کون، ۵ تا ۷
"	†۳۲	۱	۱	ہوگا	ہوے گا، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	کی، تاب	کا، ن ۲ - آب، ن ۵
"	"	۴	۲	سیلے کا	سیلے کے، ن ۳، ۴- سیلے پہ، ن ۵
۲۴	"	۶	۲	تیری انکھاں کے	انکھیاں کوں توری ن ۷
"	"	۶	۲	دیکھے	آنگے، ن ۴
"	"	۷	۲	مقصد	مطلب، ن ۶، ۷
"	۳۳	۱	۲	ہر یک	یکساں، ن ۳
"	"	۱	۲	نہال	خوش حال، ن ۴
"	"	۲	۱	آوے گا گر	آوے گا جب، ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۲	آگے	دیکھے، ن ۲
"	"	۳	۱	اُس کی بھواں کا طالب	طالب تری بھلواں کا، ن ۲ تا ۷
"	"	۴	۲	کا سال	میں سال، ن ۸
"	"	۵	۱	جو چمن	ہے چمن، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷

* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —

† یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۴	۳۳	۵	۱	چمن میں	چمن کا، ن ۲، ۳، ۸
,,	,,	۵	۱	ہے بلبل	وہ بلبل، ن ۲ جو بلبل، ن ۳، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۲	تجھ سا صاحب جمال	حاضر کو بہر لال، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۶	۲	جمال	کمال، ن ۷
۲۵	*۳۴	۱	۲	ہے تیری	ہیں تیرے، ن ۷
,,	,,	۲	۱	دی حق نے تجھے بادشاہی	دی بادشاہی حق نے تجھے، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	جاکشور	ہو کشور، ن ۸
,,	,,	۳	۱	سری جن	اے ساجن، ن ۶
,,	,,	۳	۲	میں	کوں، ن ۶
,,	,,	†۴	۲	پیکاں	بھالاں، ن ۸
,,	,,	۵	۱	نم، خوباں	تو، آفاق، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	ترا غم میں	ترے غم کا، ن ۶ کوں، ن ۷
,,	,,	‡۶	۱	دیکھا میں	دیکھا ہوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۹	۱	چوب سی	چوب سوں، ن ۸
,,	,,	۱۰	۱	درد	سوز، ن ۶

* یہ غزل ۱ تا ۵ قدیم قلمی نسخوں میں نہیں ہے —

† ن ۶، ۷ میں یہ شعر نہیں ہے —

‡ شعر ۷ ن ۷ میں نہیں ہے اور شعر ۸ و ۹، ن ۶ و ۷ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵	۳۴	۱۰	۲ *	چلتا ھوں ترا درد میں	اس درد کا درماں کسی ، ن ۲ ، ۷ دارو ، ن ۷ ۰
۲۶	۳۵	۲	۱	ناز	پیار ، ن ، ۶
"	"	۲	۲	چمن زار	گل باغ ، ن ۵
"	"	†۳	۱	کہ اُس	مجھہ اُس ، ن ۲ - جو اُس ، ن ۴
"	"	۵	۱	ھئی (ھوی)	ھوئی ، ن ۱ تا ۷ ھیں ، ن ۸
"	"	۶	۱	مجھہ سوں	ھرگز ، ن ۲ مجھہ کوں ، ن ۴
"	"	۶	۲	درد	عشق ، ن ۵
"	"	۹	۲	عشق	عقل ، ن ۵
"	"	۹	۱	حسن	روح ، ن ۴
"	"	۱۰	۱	نہ جاوے گی کبھو	نہ جاوے ھرگز ، ن ۱ تا ۷
"	"	۱۰	۲	زھد کی	عقل کوں ، ن ۱ تا ۷
"	"	۱۰	۲	مت	تب ، ن ۶
"	"	۱۱	۱	کو بجز درد	کون بجز وصل ، ن ۷
۲۷	"	۱۳	۲	تیرے	پڑا ، ن ۴
"	"	‡۱۴	۲	آکے	جاکے ، ن ۳

* ن ۶ میں دوسرا مصرعہ یوں ھے : ـ اس درد کا درماں کسی دلبر سوں کہوں گا " مگر یہ غلط ھے ، دلبر قافیہ نہیں ھے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ھے —

‡ یہ شعر ن ۱ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۷	۳۵	۱۵	۱	حال	شوق، ن ۵
,,	,,	۱۵	۱	همسر	همرہ، ن ۹
,,	,,	۱۵	۲	تری	ترے، ن ۸
,,	,,	۱۶	۱	ہے ترحم کا محل حال ولی	اب ولی حال سوں بے حال ہوا، ن ۵
,,	۳۶	*۱	۲	اگر توں	اگر تجھہ، ن ۴، ۵
,,	,,	۳	۱	اشک	اُتھہ کے، ن ۶
,,	,,	۳	۱	نہ تو	نکو، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	کب لگ	کب تک، ن ۸
,,	,,	۴	۱	غنچۂ لب	غنچۂ مکھہ، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	†۵	۱	اوس کی نسط	رخ کوں تیرے دیکھہ، ن ۸
,,	,,	۵	۱	نسط	نسن، ن ۱، ۲
,,	,,	۵	۲	لٹک سوں	ٹک یک توں، ن ۱، ۵، ۷ — تلک توں، ن ۲ — کے ٹک توں، ن ۴ — لٹک توں، ن ۹
۲۸	‡۳۷	۱	۱	وہ ناز ہور	وہ نازنین، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۲	مارنے کا	مارنے کوں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	جن کی ہے	ہے جن کی، ن ۱، ۲، ۶

* ن ۲، ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۴ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸	۳۷	۴	۱	کیا	کیوں' ن ۱
"	"	۵*	۲	تیری	تیرا' ن ۱ تا ۵
"	"	۶*	۱	مجھہ پر	تجھہ پر' ن ۵
"	۳۸	۱	۱	کتاب حسن	کتاب الحسن ' ن ۱ تا ۹
"	"	۱	۱	صفا تیرا صفا	صفا اندر صفا' ن ۵
"	"	۱	۲	ترے ابرو	اوپر ابرو' ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۲	پوتل جیوں	پو پتلا' ن ۱ - پو تل مجھہ' ن ۲ تا ۴
"	"	۳	۱	بظاہر	برنگ' ن ۱' ۵ تا ۷
"	"	۳†	۱	مخزن	محشر' ن ۱' ۵
"	"	۴	۱	اشارت کر انکھاں	اشارات انکھیاں' ن ۱ تا ۳' ۷
"	"	۴	۱	ہوں بیمار میں	میں بیمار ہوں' ن ۳' ۴
"	"	۴	۲	ترا لب	ترے لب' ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۲	مسیح وقت	مسیحا وقت' ن ۵ تا ۷
۲۹	"	۶‡	۱	اور	ہور' ن ۱
"	"	۶	۲	کشور	محشر' ن ۱' ۴ تا ۸
"	"	۶	۲	ملیں	سکی' ن ۸

* دونوں شعر (ن) ۷' میں نہیں ہیں—

† یہ شعر (ن) ۲ تا ۴ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۲ تا ۴ میں پانچواں شعر' اور (ن) ۲'۳ میں چھٹا شعر نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹	۳۹	۱	۱	تو اب ہے چو	توں آج ہے، ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۱	صفے	صفحے، ن ۱، ۲، ۶، ۷،
"	"	۲	۲	سراد	مداد (سیاهی) ن ۱
"	"	۳	۱	هر	ہے، ن ۵
"	"	۴	۲	خوش	جوں، ن ۸
۳۰	۴۰	۱	۱	جوتل	یو تل، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	اور	هور، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	پتلی ہے ویا	پتلی یو ہے یا، ن ۱، ۲ - پتلی ہے کہ یا، ن ۵
"	"	۴	۲	ہے یو نافہ	یا ہے نافہ، ن ۱، ۵، ۷
"	"	۴	۲	بهیتر	اوپر، ن ۳، ۴
"	"	۵	۱	کی نہیں ہے	کا نہیں ہے، ن ۴، ۵
"	*۴۱	۳	۱	مکھہ	خط، ن ۱، ۷، ۸
"	"	۶	۱	خط ترا ہے اگرچہ	غلط است، خط ترا ہے، ن ۱
"	"	۶	۲	کا کل اس پر مگر	کا کل اس کے اُپر، ن ۱
۳۱	۴۲	۱	۲	مشتاق هوں تجهہ درس کا تک درس دکھا جا	مشتاق درس کا هوں تک یک درس دکھا جا، ن ۱ تا ۳

* یہ غزل ن ۲ تا ۶ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۱	*۱۴۲	۲	۱	آزردہ	بیرحم ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	نہ کر	سوں یک، ن ۵
,,	,,	۳	۱	اے حسن کے دریا	تجھہ آتش غم میں، ن ۳
,,	,,	۳	۲	تک مکھہ کوں دکھا	یک آنکھہ دکھا، ن ۳
,,	,,	۳	۲	آگ مرے دل کی	آگے مری آگ، ن ۲
,,	,,	۵	۱	جات ہوں	جاتا ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	سوں کہ	ستی، ن ۵
,,	,,	۶	۱	جب بوسہ	میں 'و ہ'، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	طلب میں	طلب جیوں، ن ۱، ۶۔ چوں، ۲، ۳۔ جب ن ۵، ۷
,,	,,	۷	۱	مدت سوں	ہر صبح، ن ۲۔ نسدن سوں، ن ۳
,,	,,	۷	۲	اک بار تو آ عیش	تو بھی اے جگر آہ کی، ن ۱ تا ۴، ۶ تو بھی اے جگر آن کے، ن ۵۔ اے درد جگر آہ کی، ن ۷۔
,,	*۱۴۳	۱	۱	ہوکے	کرکے، ن ۱، ۳، ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۱	جاکروں	تا کروں، ن ۵
,,	,,	۲	۲	صبا کوں	صبا کا، ن ۱ تا ۷

* غزل (۱۴۲ و ۱۴۳) ن ۴ میں نہیں ہیں —

حصہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
٣	۱۴٣	۴	۲	سانھہ لیا	تھاتھہ کیا، ن ۵
٣	,,	٣	۲	کھلی ہے	کھٹی ہے، (کھتی ہے) ن ۱ تا ۷
,,	,,	٣	۲	زندگی میں	زندگی کون، ن ۱ تا ۵، ۷ – وہ، ن ۶
,	,,	۴	۲	لے لیا ہے	ہی چھپا ہے، ن ۴ نے کیا ہے، ن ۵، ۶
,	,,	۴	۲	گہن	لگن، ن ۱ تا ۷
,	۱۴٣	۷*	۱	چلاں	چلے، ن ۱، ۶، ۷
,	,,	۷	۲	شہرت پڑی جو اشک کی میرے	شہرت ترے، ن ۱ (مرے، ن ۲ تا ۷) انجھو کی پڑی جب، ن ۱ تا ۷
.	۱۴۴†	۱	۲	یہ	یو، ن ۵ – توں، ن ۱ تا ٣، ۶، ۷
,	,,	۲	۱	نہیں دل ہے	دل نہیں ہے، ن ۱ تا ۵
,	,,	۲	۲	ناز بھری	مان بھری، ن ۱ تا ۵، ۷
,	,,	٣	۱	اس رین اندھیری	اس رات اندھاری میں، ن ۱ تا ۷
,	,,	٣	۱	تس سوں	تجھہ سوں، ن ۱ تا ۷

* انجمن کے کسی نسخے میں شعر ۵، ۶ نہیں ہیں —

† ن ۴ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲	۴۴	۳	۲	بچھوان کی	جھانجھر، ن ۱ ، ۵ تا ۷ ، جھہر ، ن ۲ ، ۳ ، جھانجھن ، ن ۸ ـ کا (ن ۱ تا ۵)
,,	,,	۳۰	۲	آواز	جھنکار، ن ۲ ، ۳ ، ۶ ، ۸
,,	,,	۵*	۲	اس بت کو پچھاتی جا	تک اسکوں پچھاتی جا ، ن ۱
,,	,,	۵	۲	اس بت کو بچھاتی جا	تک آس بجھاتی ، (بجھاتی) جا ، ن ۲ ، ۳ ، ۵ تا ۷
۳۳	,,	۶	۱	میں جل چل کر	مذیں جل جل ، ن ۱ ، ۳ - میں دل جل جل ن ۷
,,	,,	۶	۲	آنکھیں ـ کوں	انکھیاں ن ۱ تا ۷ میں ، ن ۳ - سوں ، ن ۷
,,	,,	۷	۱	عشق	نہہ ، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	چل کر ،	جل جل ، ن ۲ تا ۴ ، ۶ ، ۷ - چک چک ن ۱ ، - پھک کے ، ن ۵
,,	,,	۷	۱	جوگی	جودی ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۷	۲	ارے	اسے ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	ھے درشن کا	درس کا ھے ، ن ۱ تا ۵
,,	۴۵†	۴	۲	سبزۂ خط	جلوۂ خط ، ن ۱ تا ۷

* شعر ۴ ، ن ۲ ، ۳ ، ۵ ، ۶ میں نہیں ھے —

† یہ غزل ن ۴ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳	۱۴۵	۵	۲	ہوا ہوں	ہوا ہے، ن ۵، ۷
۳۴	۱۴۶	۴	۱	ہو	ہوی، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷، ہوئیں، ن ۳، ۴
"	"	۴	۲	بے وفا	دل دیا، ن ۸
"	"	۵	۱	غرق آب	غرق عرق، ن ۲ تا ۴، ۷، ۸
"	"	۶	۲	دیکھی ہے	دیکھا ہے، ن ۱ تا ۷
"	۱۴۷	۲	۱	مطلوب	مقصود، ن ۳ تا ۵
"	"	۳	۱	نہیں رہا	رہا نہیں، ن ۵
"	"	۳	۲	دیکھی ہے	دیکھا ہوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	دریا کی	دریا کوں، ن ۱، ۳ تا ۷
"	"	۵	۲	شرمگیں	سرمگیں، ن ۵
۳۵	*۱۴۸	۱	۲	جیوکوں،	جی کوں جیوں، ن ۲، ۸ - جی کوں میں، ن ۵
"	"	۲	۱	سوں کہہ سکوں کیوں کر	سو کہہ سکوں کیوں میں، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	رخ کوں ہور ابرو	چہرہ و ابرو ن ۷ - رخ پہ دوابرو، ن ۳، ۵ - رخ کوں و ابرو ن ۲، ۶، ۷
"	"	۳	۲	گھٹا	گلیا (گلا)، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	سرج ہے،	ہے سور، ن ۱ تا ۶ - ہے سورج، ن ۷

* یہ غزل ن ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۵	۴۸	*۴	۲	کھلی ہے جدا،	کھلی ہے جدی، ن ۱، ۶، ۷
"	"	۴	۲	اور - کھلا	ہور، ن ۱، ۳، ۶ کھلیا، ن ۶ -
"	"	۵	۲	اُس کا	اس کوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	میں کیا کہوں	کیا کہوں درچے، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	رقیباں	رقیباں، ن ۱، ۶
"	"	۶	۲	دل مرا اب مجھ سوں	مجھ سوں میرا دل اے، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	پورا مصرعہ : نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھ توں مجکوں	نہ بوجھ (نہ پوچھو، ن ۳، نہ پوچھ، ن ۷) دل میں درچے طانہاں برابر مجھ، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۲	جدی - میں	جدا، ن ۲ تا ۷؛ ہور، ن ۱ تا ۷
"	"	†۸	۱	مصرعہ مندرجۂ متن و فٹ نوٹ	تری جھلک کوں بھہتر آئینے کے دیکھا جوں، ن ۱، ۵، ۷ (ہوں ن ۵، ۷)
"	"	۸	۲	سرج ہے سرخ	تہاں ہے سورج، ن ۱
"	"	۸	۲	و بیتاب	تو بیتاب، ن ۸

* یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵	۴۸	۹	۱	ترے	مرے، ن ۲
,,	۴۹	۱	۱	ہے فیض سوں	ہے وسعت، ن ۸
,,	,,	۱	۲	مرہم کا	مرہم سوں، ن ۱ تا ۷
۳۶	,,	*۲	۱	جہاں کے ہوں بے غرض	دنیا کے بیغرض ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	سداں	سدا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	یوں محو ہوں	گمنام ہوں، ن ۲
,,	۵۰	۱	۱	بے تابی	تنہائی، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سینے کا	سینے میں، ن ۶
,,	,,	۴	۱	ہوا - ہوں	ہوا، ن ۱، ۶ - ہے، ن ۳، ۵
,,	,,	۵	۱-۲	حلوئی - بچن	حلوا کی، ن ۴ - سخن، ۳ تا ۵، ۷، ۸
,,	۵۱	۱	۲	جھلکار	چھلکار، ن ۷
۳۱	,,	۲	۱	رشک	حسن، ن ۳
,,	,,	۲	۱	جدا ہوا	ہوا جدا، ن ۷
,,	,,	۲	۱	توں	ہوں، ن ۱
,,	,,	۲	۲	تب سوں مجکوں	حق میں مرے، ن ۱ مجکوں تب سوں، ن ۲ تا ۵
,	,,	۳	۱	تمکیں	رنگیں، ن ۲، ۵
,	,,	†۵	۱	نسن رھی نہیں	کوں نہیں رھی ہے، ن ۳
,	,,	۵	۲	اُس	اپس، ن ۸

* ن ۴ میں صرف پہلا، دوسرا شعر ہے —

† چوتھا شعر اس غزل کا، ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷	۵۱	۶	۲	تروار	تلوار، ن ۱، ۳
,,	۵۲	۱	۱	اگر	اکر، ن۸ (آکر) ن ۴
,,	,,	۱	۲	پھر طور	کوہ طور، ن ۳
,,	,,	۴	۱	بن میں جاتے	بن تھے (سے) خالی ن ۲، چلنے جاتے، ن ۸
,,	,,	۴	۱	,, ,,	پھولنے تھے خالی، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	ہے دائم	ھے واھاں، ن ۲، ۴ رھے وھاں، ن ۳
,,	,,	۵	۲	چیلنی میں	توچیں سوں، ن ۸
,,	,,	۵	۲	جا کے دیکھو	دیکھو جاکر، ن ۱ تا ۷، ۸
۳۸	,,	۷	۱	ولی کے	ولی کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۱	اُملق	اُبل، (حاشیہ ن۱)
,,	,,	۷	۲	اے بصر حسن آ دیکھ	اے تجھ حسن میں دیکھا، ن ۲ تا ۴ (اے کی جگہ اب ن۲)
,,	,,	۷	۲	پور	نور، ن ۶، ۸
,,	۵۳	۱	۲	اے وحشی-	توں وحشی، ن ۲-
,,	,,	۱	۲	نخچیر	زنجیر، ن ۸
,,	,,	۱	۲	آلودۂ زر	آلودہ زر سوں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	ھات	دل، ن ۱ تا ۵، ۷، ۸
,,	,,	۳	۲	اے ناداں	حاصل اُس کوں، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸	۵۳	۴	۱	جگ سوں اُس کو	اُس کوں جگ سوں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۴	۲	لاگا ہے	لاگے ۲، ن ۱ — لاگے ہیں، ن ۲ تا ۵
"	"	۵	۲	موج کی	موج سوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۲	ڈالی	ڈالا، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	جب سنا	جوں سنا، ن ۱ — جو سنا، ن ۲
"	"	*۶	۱	کیسے ہوں	کیا ہے، ن ۶
"	"	۸	۲	ہے مہوس	جوں مہوس، ن ۲ تا ۴
"	"	۸	۲	سیلے میں	دل میں ہے، ن ۲ تا ۴
"	"	۹	۱	ملیں	ملیں سب، ن ۵، ۸
"	"	۹	۲	ہے یو	ہیں یو، ن ۱، ۶، ۷ — دیکھو، ن ۲ تا ۵
۳۹	"	۱۰	۱	بوجھتے	پوچھتے، ن ۶، ۷
"	"	†۱۱	۱	نام یار	نامدار، ن ۵ (؟)
"	"	۱۱	۲	جدوں ہوتا ہے	ہوتا ہے جیوں، ن ۱، ۵
"	"	۱۱	۲	جیوں ہوتا ہے	ہوتا ہے، ن ۶، ۷
"	"	۱۱	۲	نسدن	نسدن جوں، ن ۶، ۷
"	"	۱۲	۱	بت کی جو	بت کی کد، ن ۱، ۶
"	"	۱۲	۱	ہوتی ہے منتقش	منقش ہوتی ہے، ن ۱ — منقش ہو رہی، ن ۶ — منقش ہوتی ہے یوں، ن ۵

* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۹	۵۳	۱۲*	۲	نمط	صمت، ن ۵
,,	,,	۱۴	۲	اطراف اُس کے گرد ہو	گرد تو کے ہے اطراف، ن۳
,,	۵۴†	۱	۲	بلکہ عسل ہے نقل	بلکہ عسل ہو اصل، ن ۱، بلکہ اصل ہو عسل، ن۲تا ۷
,,	,,	۱	۲	اصل	نقل، ن۱تا ۷
,,	,,	۳	۱	صدف پر	صدف میں، ن۱تا ۷
,,	,,	۳	۲	سب کی عقل	سنگ عقل، ن ۱، ۵، ۹ سیکھہ عقل، ن۲، ۳ سمت کے نقل، ن ۷
,,	,,	۴	۱	موہرا سخن	مہرسخن، ن۱، ۳، ۹، تا۸
,,	,,	۴	۱	تونچھہ ہے	توں جو ہے، ن ۱
,,	,,	۴	۲	تجھے	توں ہے، ن ۲
,,	,,	۴	۲	جب سوں سبہل	جیب سنبل، ن۲تا۹، ۸ جیبھہ سنبل، ن ۱
,,	,,	۵	۱	بہار	تہار، ن۱تا ۷
,,	,,	۵	۲	ملہن	انگے، ن۱
۴۰	,,	۵	۲	اس نہیں بل	اُس نہیں نبل، ۱، ۴، ۶، ۷ - اُس تے نبل، ن ۳، ۵ اُس تھے نبل، ن۲ اُس نہ مثل، ن ۸

* تیرھواں شعر، ن۱تا ۷ میں نہیں ہے۔ الحاقی معلوم ہوتا ہے۔

† یہ غزل ن ۴ میں نہیں ہے۔ اور ن ۹ میں ردیف نون میں ہے "بولنداں"۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۰	*۵۵	۱	۱	جو عاشق و شہدا	جو عاشق شہدا، ن۲، ۳، ۶، ۷ـ عاشق سے شہدا، ن۴
,,	,,	۳	۱	تولا ہے	لائے ہیں، ن۲، ۴، ۷، ۸- لیا ہے، ن۳، ۶
,,	,,	۴	۱	جوہراں	گوہراں، ن۲ تا۴، ۶، ۷
,,	,,	۵	۱	کوں	دل، ن ۸
,,	†۵۶	۲	۲	سوں	تھیں، ن ۲
,,	,,	۳	۱	تیشے سا	توشے سوں، ن۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	اڑکا	ادھکا، ن۲ تا ۶
,,	,,	۴	۲	شبنم عرق جس سوں اُڑا ۱	شبنم عرق کا جب اُڑا، ن۲ تا ۴- شبنم عرق کا جب سوں اُڑ، ن۷
۴۱	,,	۶	۲	کوں لپٹا	کفن کا، ن ۸ کوں (بلکا) بلکھا، ن ۲، ۶، ۷
,,	,,	۷	۱	حال سوں	آہ سوں، ن ۴
,,	‡۵۷	۱	۱	پہ یو	کا یو، ن ۱ تا ۷، اوپر، ن ۱ حاشیہ
,,	,,	۱	۱	لالے، کا دل	لالا، ن۱- کا مکھ، ن ۸
,,	,,	۱	۲	کا ہالا	کوں ہالا، ن ۱، ۶، ۷- پر ہالا، ن۲ تا۴

* یہ غزل ن ۱، ۵، میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن۱، ۵ میں نہیں ہے، پانچواں شعر ن۳ میں اور چھٹا ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۱	۵۷	۲	۱	بسرا ہے وہ کونین، کوں	کونین کوں بسرا ہے وو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	صحبت	مجلس، ن ۱، ۶، ۷ - مبحث، ن ۲ تا ۴ ۱ حاشیہ
,,	,,	۳	۱	ہئی (ہوی)	تھی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	یوں	سب، ن ۱، ۲
,,	,,	۵	۱	غمزے	غمزاں، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	سو جی	سو جوں، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ - سوں جوں، ن ۳
,,	,,	۶	۱	جلتا ہے	جلتے ہیں، ن ۱
,,	,,	۷	۱	کے اوجھڑ	کی اوجھڑ، ن ۱، ۳ - لے اوجھڑ، ن ۲، ۴
۴۲	۵۸	۳	۱	سرخی کے	سرخی پر، ن ۲ تا ۵، ۷، ۸
,,	,,	۴	۱	ہوں روشن	ہوے روشن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	صد برگ	صد پارہ، ن ۶ تا ۸ - صد چاک، ن ۱ تا ۵
,,	۵۹	۳*	۱	سبزۂ	سبزی، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۵†	۲	ہوش عالم	ہوش عاشق، ن ۲ تا ۶، ۸
۴۳	,,	۷	۱	بھواں - ہر مصرع	لباں، ن ۴ - یک مصرع، ن ۲ تا ۷

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۷ میں اور نواں شعر کسی نسخے میں نہیں غالباً الحاقی ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۳	۵۹	۸	۱	دیکھی ھے	دیکھا ھے، ن ۲ تا ۷
"	"	۸	۲	جھلا ۔ مھال	جیو نال، ن ۱، ۴ تا ۹ ۔ وبال، ن ۷
"	۶۰	۱	۲	نام	ناؤں، ن ۲ تا ۶
"	"	۴	۲	جس بے گلہ پہ	جس کے اوپر یو، ن ۲ ۔ جس کے گلے پہ، ن ۳ جس کے سیلے پہ، ن ۵ ۔ جس کی کنہ پہ، ن ۶ (؟)
۴۴	"	۵	۱	انبساط	اے سجن، ن ۷
"	"	۶*	۱	ترے رنگ زلف کا	مرے رنگ زرد کا، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۲	مشکیں رقم	زریں قلم، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۲	تا (عجم)	ھور، ن ۶ ۔ اور، ن ۴ ۔ و، ن ۷
"	۶۱	۲	۱	اس وقت	اے نا خدا، ن ۲، ۳
"	"	۲	۱	اے دریاے حسن	اس وقت پر، ن ۲ ۔ ترس از خدا، ن ۳ ۔ اے بهداد گر، ن ۱، ۵ (حاشیہ) ۸ ۔ آنکر (؟) ن ۴
"	"	۴	۱	پڑا ھے	ھوا ھے، ن ۲، ۴
"	"	۴	۲	قربان نا فرماں ھوا	فرماں میں نا فرماں ھوا، ن ۱ تا ۸

* تمام نسخوں میں فقط نوٹ والا شعر ھے ۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۴۴	۶۱	۵	۱	ثابت ہے دائم	ثابت قدم ہے، ن ۱
,,	,,	۵	۱	جیوں ولی	اے ولی، ن ۱ تا ۳
,,	,,	۵	۲	تجھ سے	جو تجھ، ن ۲ - تیری ن۴
,,	,,	۵	۲	جو جھو سوں	جھو جاں سوں، ن
,,	۶۲	۱	۱	جھو پہ	جلوۂ، ن ۵ - جھو پہ یو، ن ۷
۱۴۵	,,	۲	۱	روز سیہ	روز سفید (؟) ن۴
,,	,,	۳	۱	زلف کے	عشق کے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	اُس کا ٹٹا	اُس کوں ٹوٹا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	ہے اے نور عین	اے نور نین، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۴	۱	منیں	میں ہے، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	,,	۵	۱	کرتا ہوں	میں نے کہا، ن ۴
,,	,,	۶	۱	تیری انکھاں	تیر، ن ۸ - انکھیاں، ن ۱ تا ۷ ۔
,,	,,	۶	۲	ہر نگہ ہے	تند نگہ، ن۲ تا ۵، ۷ - مد نگہ، ن ۱
,,	,,	†۹	۲	مژۂ	نگہ، ن ۸
۱۴۶	۶۳	۴	۱	یاد حسن	ترا حسن، ن۳ - تیری یاد، ن۲

† یہ آٹھواں شعر رہ گیا ہے:

اے گل باغ ادا‡ سرو ترے قد آگے
دل پہ دھر§ آزاد کے صورت سوھاں ہوا

‡ سرو، ن ۵ — § لے، ن ۲ - رکھ، ن ۵ - ھر، ن ۶

مه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱	۶۳	۴	۲	صافی سوں	صافی میں، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ - صافی پہ، ن ۲
	۶۴	۴	۲	گل کس واسطے	کلک واسطی، ن ۱ (؟)
	,,	۵	۲	با ادا	با حیا، ن ۸
	۶۵	۳	۲	نقش پا کہ زینت	نقش پاک زینت، ن ۱ تا ۷
۱	,,	۴	۱	تو جاں رہا وہاں سوں	تو جہاں رہتا ہے واہاں، ن ۱ تا ۷
	,,	۴	۲	تجھہ مکھہ کے دیکھنے کوں	تجھہ یاد میں زبسکہ، ن ۱ تا ۵، ۷
	,,	۷*	۱	ہے آج	ہے گرچہ، ن ۱
	,,	۷	۱	جگ میں مجکو	مجکوں جگ میں، ن ۲ تا ۵، ۷
	۶۶	۲	۱	صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی	مثل آرسی صافی اسے حاصل ہووے، ن ۲ تا ۴
	,,	۲	۱	حاصل ہووے	ہوے حاصل جو، ن ۱
	,,	۲	۱	مثل آرسی	مثال، ن ۶، آئینہ، ن ۵
	,,	۳	۲	اُس کے آگے	اُس انگے یو، ن ۱، ۲، ۵
	,,	۵	۱	نہیں رات دن	نا رات دن، ن ۲ تا ۴
	,,	۵	۲	ماہ رشک ماہ	رشک سیتی ماہ، ن ۱
	۶۷	۲	۲	بیداد (اول)	ہیہات، ن ۸
	,,	۴	۱	موزوں کیا ہے	موزوں کیا ہوں، ن ۸ موزون کیا، ن ۱ موزوں کئے ہیں، ن ۲، ۷ موزون کئے، ن ۳

* چھٹا شعر نسخہ ۷ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۸	۹۷	۵	۱	گوش میں- فریاد	دل منوں، ن ۲، ۴- آواز، ن ۸
,,	۹۸	۲	۲	دکھ	دل، ن ۱
,,	,,	۳	۱	پھرا ہوں	پھرا میں، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	جس سیتی	جس سے وہ، ن ۳، ۴ جس سوں وہ، ن ۲ جس سیں کہ، ن ۱
,,	,,	۴	۲	ویسا	ایسا، ن ۳، ۶
۴۹	,,	۶	۱	گل	گھل، ن ۸
,,	,,	۶	۱	جیوں مو ہوا	خوں ہو گیا، ن ۲
,,	,,	۶	۱	ہوں لیکن	و لیکن، ن ۳ تا ۵
,,	,,	*۷	۲	تجھ سے	ایسا، ن ۱
,,	,,	۸	۱	کچھ نقد جان کا	گنجینہ دل کا، ن ۱، ۲
,,	,,	۸	۱	ولی پر	ولی کی، ن ۱، ولی کوں، ن ۲، ۴، ۷ ولی سوں، ن ۳، ۶
,,	,,	۸	۲	نہیں کئی	بس ہیں، ن ۵
,,	۹۹	۱	۱	وہ یار	ووشوخ، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۱	۲	سخن	یو سخن، ن ۵
,,	,,	۲	۱	بیگانی لگی	بیگانہ، ن ۱، ۲، لگے، ن ۱ بیگانگی کی، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	بات	طرز، ن ۲، ۴
,,	,,	۲	۱	بیگانے کی	بیگانے سوں، ن ۶، ۷ (بیگانہ یو، ن ۴)

* شعر ۷ نسخہ ۳ میں نہیں ہے—

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٤٩	٦٩	٣*	١	نسط	صفت، ن ١، نمن، ن ٥
,,	,,	٣	٢	افسوس	یکبار، ن ٤، ٧
,,	,,	٣	٢	خوش باس	خوش پاس، ن ٨
,,	,,	٤	٢	بجھا لے	پچانے، ن ١، ٤، ٧
,,	,,	٤	٢	پیاس	آس، ن ١، ٤ تا ٦، ٨
,,	,,	٥	١	انبه	آب، ن ٤ - موم، ن ٨، ٩
,,	,,	٥	١	صفت	نسط، ن ١، ٢، ٥ تا ٧ نمن، ن ٤
,,	,,	٥	١	هوں	هے، ن ١
,,	,,	٦†	١	مرے سینے په	سینے پر مرے، ن ٤، ٦، ٧۔
,,	,,	٦	١	جس باج مرے سینے په هر آن هے یک سال	از بسکه هے بن یار هر یک آن یک یک سال، ن ١
,,	,,	٧‡	١	دل کی	کے کی، ن ١، میں که ن ٤، ٥، کهلے، ن ٩
٥٠	٧٠§	٤	٢	معنی ناز	عالم راز، ن ٨
,,	,,	٦	١	محشر درد	مخزن درد، ن ٥ تا ٧
,,	٧١	١	٢	تدبیر	تقدیر، ن ٨
,,	,,	٢	٢	دام رہ	دام زہ، ن ٨
٥١	,,	٥	٢	جن	جو، ن ٢، ٣، ٥، ٦

* تیسرا اور چوتھا شعر، ن ٢ میں نہیں ہے—
† یه شعر، ن ٢، ٥ میں نہیں ہے—
‡ یه شعر، ن ٢ میں نہیں ہے—
§ ٧٠ تا ٧٨ غزلیں دیوان (ا) میں نہیں هیں، کچھه اوراق غائب هیں—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۵۱	۷۱	۵	۲	عشق بے پیر کوں چن پیر کیا	عشق نے جسکوں جدوں میر کہا، ن ۷
،،	*۷۲	۱	۲	فوج - زنجیر	پائے، ن ۵ - نخچیر، ن ۸
،،	،،	۲	۲	اپنی کوں	کوں اپنی، ن ۵، ۶- سے اپنی، ن ۸
،،	،،	۳	۱	مجھ سوں	جھو سوں، ن ۲، ۳
،،	،،	۳	۱	ہوا ہے بیزار	نہ ہو بیزار، ن ۸
،،	،،	۴	۲	شوخ	شوق، ن ۸
۵۲	۷۳	۲	۱	نگہ کے تیر	نگاہ تیز، ن ۸
،،	،،	†۴	۱	کی شکل دل	ولی کا دل، ن ۲ (مقطع نسخہ ۲)
،،	،،	۷	۱	سرچا ہے	کیتا ہے، ن ۵
۵۳	‡۷۴	۲	۱	جھوں	جو، ن ۶، ۷
،،	،،	۳	۱	گھلا - پرتو	جدا، ن ۶، ۸ - شعلے ن ۶
،،	،،	۳	۱	شوق	یاد، ن ۲ تا ۸
،،	،،	۴	۱	تو - سب	یو، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷ - سوں، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۱	شوق نے	شوق میں، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۶	۱	کے بیچ فوج شکست	کی فوج بیچ شکست، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۵۴	۷۵	۳	۱	دعویٰ تھا	تھا دعویٰ، ن ۳، ۴، ۶، ۷

* نسخہ ۴ میں بھی یہ غزل نہیں ہے—

† نسخہ ۴ میں یہ شعر نہیں ہے—

‡ نسخہ ۵ میں بھی یہ غزل نہیں ہے—

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۴	۷۵	۳	۱	اکسلیت ،	کا ملهت، ن ۲ تا ۴، ۶ تا ۸
،،	،،	۴	۱	هم سوں کیوں نه هوں	کیوں نه هم سوں هوں، ن ۶، ۷
،،	،،	۴	۲	جنهیں	جسے، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۲	عشاق کا	عاشق کا سب، ن ۵
،،	،،	۶	۲	خوش قداں	خوش قدوں، ن ۳، ۶، ۷
،،	،،	۷	۲	جگ نے	حق نے، ن ۲ - جگ میں، ن ۳ تا ۶،
،،	،،	۹	۱	تجکو خلق	خلق تجکوں، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	،،	۱۱	۱	اے اکمل	اے گلرو، ن ۵، ۷
۵۵	۷۶	۲	۱	نفع جو-اور	جو نفع، ن ۲ تا ۷ - هور، ن ۳ تا ۵، ۷
،،	،،	۳	۱	اور - طعن	هور، ن ۳ تا ۶- طعنه، ن ۳ تا ۴
،،	،،	۳	۱	طعن عاشق پر	عاشق اوپر طعنه، ن ۲
،،	،،	۳	۲	تو	یو، ن ۲ تا ۴، ۷
،،	،،	۴	۲	یهاں کیئے	کیتے یهاں، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۱	کاز ممع	کاز ست، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۵	۲	جس کوں	جس کن، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	۷۷	۱	۱	براگی جو کهاتے هیں	پرت کی جو کلتها پهلے، ن۲ تا ۸ ۰ راکهے، ن۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۵	۷۷	۲*	۱	پرت کا پانی	نیر نہلاں کا، ن ۴تا۸
"	"	۳	۱	سکھی	سکھیاں، ن ۲ تا ۹
"	"	۳	۱	یہ کسوت اور	اچھو کسوت، ن ۳
"	"	۳	۱	ڈھیلے جی سوں جو	ڈھیلے جو جیو سوں، ن ۲ – جو کوئی ہے جیو سوں، ن ۳ – وہ ہیں جو جیو سوں، ن ۴ – وہ ہیں گے جیو سوں جو، ن ۵
"	"	۴	۱	گلانے میں	ملانے کوں، ن ۸
"	"	۴	۲	غم کا –گھر مجکوں	غم کے، ن ۲تا ۷ – گھر کوں مجھہ، ن ۵تا۷
"	"	۵	۱	کئی – جو کہے	دوجا، ن ۵ – کہ اُس ن ۳، کہیں ن ۵، کوئی، ن ۲، ۴
"	"	۵	۱	پیتم کوں	پیتم سوں، ن۴،۷
"	"	۵	۱	سمجھا کر	سمجھاوے، ن ۳
"	"	۵	۲	دکھیا کوں	پیتم کے، ن ۴
"	"	۵	۲	بجھو ہی سوں	بچھو ہی تم، ن ۵
۵۶	"	۶	۱	محل	چمن، ن ۲
"	"	۶	۱	بنایا	بنائی، ن ۲، ۳، ۵
"	"	۶	۱	ہوں میں دل جاں سوں	ہوں میں چاواں سوں ن ۲، ۳ –روز اول سوں، ن ۵ – ہوں میں انکھیاں سوں، ن۴ – ہوں میں جاں دل سوں، ن ۶

* دوسرا شعر ن ۲، ۳ میں اور تیسرا شعر ن ۷ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۹	۷۷	۶	۱	. اُسے یکبا رگی	ایکا ساجن اُسے، ن ۳
,,	,,	۷	۱	سہلیاں	سکھیاں سب، ن ۲، ۳، ۵ —
,,	,,	۷	۲	کسو — اور	کسی، ن ۲ تا ۷ — ھور، ن ۳، ۵ تا ۷
,,	۷۸*	۱	۱	تو پیو گھر بار	پیو گھر اور بار، ن ۲، ۴، ۵
,,	,,	۱	۲	نا چھپے — مجکوں	نا اچھے، ن ۲، ۴ تا ۷ — مجکن، ن ۴، ۶، ۷
,,	,,	۲†	۱	مندے گھر واسوں باھر کر	مندے گردن منیں بھاکر، ن ۲، ۵
۶.	,,	۲	۲	تھوچھہ بک بک کر	پونچھہ یک یک کر ن ۲
,,	,,	۲	۲	اِتا	پیا، ن، ۲، ۵
,,	,,	۳‡	۱	جب سوں	جب سے، ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	تھی	ھے، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۴⊙	۱	کہے کا — کرتا ھے	کھلے کا، ن ۴، ۷ — کرنا ھے، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۵	۱	بچھایا ھوں	بچھائی ھوں، ن ۵،
,,	,,	۵	۱	انکھاں اپنی	میں انکھیاں کوں، ن ۲، ۴، ۵

* یہ غزل، ن ۱، ۳ میں نہیں ھے —

† یہ شعر ن ۴ میں نہیں ھے - ن ۵ کے آدھے مصرعے شروع - سے حاشیے پر ھونے کی وجہ سے کٹ گئے ھیں —

‡ یہ شعر ن ۴ میں نہیں ھے —

⊙ ن ۲ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۸	۶*	۱	تسھیں	ھمیں، ن ۵ – ھمن ن ۷
"	"	۶	۱	نا کروگے مجھہ	نا کریں گے مجھہ، ن ۴، ۵
"	"	۶	۲	چوڑا گجگری کا	چوڑا، ن ۴ تا ۶ – کچکری، ن ۶، ۷
"	"	۷†	۲	ایسے کوں پھر آدھار	اُس کوں نین، ن ۵ – نر آدھار، ن ۲، ۵
۵۷	۷۹‡	۳	۲	تار ساز	کار ساز، ن ۸
"	"	۴	۲	ملکر نماز	میل نماز، ن ۵
"	"	۵	۱	کس ادا	اِس ادا، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷
"	"	۵	۲	ناز و نیاز	ناز ایاز، ن ۲، ۵، ۶، ۸
"	"	۶	۱	مصرع قد	مصرعۂ سرو، ن ۲
"	۸۰	۳	۲	حیا	صبا، ن ۱، ۴
۵۸	"	۶	۱	گل	کوئی، ن ۱
"	"	۶	۱	مکھہ سا	مکھہ کا، ن ۱
"	"	۷	۱	مجھہ سخن	اِس سخن، ن ۱، ۵
"	"	۷	۱	بوجھے	پونچے، پھلچے، ن ۱، ۸
"	♂ ۸۱	۳	۲	دائم	اکثر، ن ۱، تا ۷
"	"	۴	۱	ہر آن ہے	نہیں ہے بجز، ن ۳ تا ۵

* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —
† یہ شعر (ن) ۴ میں نہیں ہے —
‡ یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے —
♂ یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بہ عنوان "بازگشت" آخر دیوان میں دیگر اصناف کے ساتھ ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۵۸	۸۱	۵	۲	جگ کے	جگ میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	یہ کھمیا	میں کھمیا، ن ۲ تا ۵
۶۰	۸۳*	۱	۲	اگن کا ھے	ادا سوں ھے، ن ۱، ۲
,,	,,	۲	۱	جہان میں	جگت سلیں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	سر سوں	شرم سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	مکھہ کتاب کی	مکھہ کی تاب کی، ن ۸
,,	,,	۴	۱	ھو نکلیا سلے کوں کھول	ھوے سینے کوں کھولکر ن ۱
,,	,,	۴	۲	عشق	لطف، ن ۸
,,	,,	۵	۱	دور سوں	دور تھے، ن ۲، ۳ (تھے بمعنے سوں)
,,	,,	۵	۲	ھندوے زلف کی ھے	ھندو زلف نے لی ھے، ن ۳ ھندو زلف یو لی ھے، ن ۴ ھندوے زلف کوں ھے، ن ۵ ھندو زلف لیا ھے، ن ۶ ھندو زلف لیے ھے، ن ۷
,,	,,	۶	۱	جن نے	جو کوئی، ن ۵
,,	,,	۶	۱	کیتا ھے	کیتا ھے، ن ۱ تا ۴، ۶ کرتا ھے، ن ۵

* غزل ۸۲ صرف (ن) ۷ میں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۰	۸۳	۶	۲	نظر بھر کر	نظر بھربھر، ن ۱
,,	,,	۷	۱	پوچھا	بھوچھا، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۲	نکلیا ہے پھر	پھرا ہے تن پہ، ن ۷
,,	,,	۷	۲	پھر	پھن، ن ۱، ۳، ۵، ۸
,,	,,	۸	۲	پنہاں ہو ہر نظر	پنہاں ہوے نظر، ۱، ۵
,,	,,	۸	۲	شہر	اختر، ن ۱ تا ۷
۶۱	۸۵*	۱	۱	نازنیں کی میں دیکھا ہوں	نازنیں کی دیکھا ہوں میں، ن ۱، ۴، ۵، نازنین کی دیکھاہوں ن، ۳، ۶
,,	,,	۱	۲	خیال ہیں	خیال ہے، ن ۱، ۲
۶۲	,,	۵	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	ہے یو قیمت جہاں، ن، ۱، ۵، یو ہے قیمت جہاں، ن، ۳، ۴، یوقیمت ہے سب جہاں ن، ۲
,,	,,	۶	۱	یوں مفت مانگنا	مانگیا ہوں ناگہاں ن، ۵ ہوں، ن ۲، ۳ - مفت مانگتا، ن ۴، ۶
,,	,,	۶	۲	مجکوں بات	بات، مجکوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	کیتا	کیتا، ن ۱ تا ۷

* اس غزل کا چوتھا شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۲	۸۵	۷	۱	دوجا بھی اک سوال-سن۔	یو دوجا سوال، ن ۷
,,	,,	۷	۲	کہ تیرے ہیں لب،	ترے ہیں یو لب، ن ۳، ۶ کہ شیریں ہیں لب، ن ۵
,,	,,	۸	۱*	سن یہ دوجا سوال۔	میں دوجا سوال سن، ن ۷
,,	,,	۸	۲†	رہا	ھلسا، ن ۲
,,	,,	۹	۱	غصہ کیا	غضب کیا، ن ۸
,,	,,	۹	۲	چو ناز اُٹھا وہ	وو ناز اُٹھا یو، ن ۱، ۲
,,	,,	۱۰	۱	آخر- کر نظر	جیو میں، ن ۱ تا ۶ - رکھہ نظر، ن ۱
,,	,,	۱۰	۲	شیریں - رطب	آخر، ن ۲ تا ۷ - عجب، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱۱	۱	نکالیا ہے	نکالا ھے، ن ۱ تا ۷
,,	۸۶	۳	۱	سخن کا	سخن کے، ن ۱ تا ۴
۹۱	۸۷	۱	۱	طومار	تجار، ن ۸ - بیہار، ن ۱- تکرار، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۲	۱	کہ تیرے غم کی	ترے غم کی جو، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۱	گردش سوں	گردش میں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	طرح	نمن، ن ۲ - نمط، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	انکھیاں کے	انکھیاں سیں، ن ۱، ۵
,,	,,	۵	۱-۲	ہوا ہے - جلوہ	ھوے ہیں، ن ۱- پرتو، ن ۵

* پہلا مصرعہ، ن ۴ میں یوں ھے :
یکبار اس میں سلکے یہ دوجا سوال :ہی

† اس شعر کا دوسرا مصرعہ، ن ۱ میں ساتویں شعر کا ھے اور ن کا دوسرا مصرعہ اس شعر کا، اور یہی ٹھیک معلوم ھوتا ھے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۳	۸۷	۹	۲	خال و خط کی	خال و خط کا، ن۲، ۵
"	"	۷	۱	دیکھا سوں	دیکھا ہوں، ن۳، ۴
"	"	۷	۲	کہ اُس کے حسن	اُسی کے حسن، ن۲ تا ۴، ۶ تا ۸
"	"	۷	۲	مطلب کی	مطلب کا، ن ۱ تا ۶
"	"	۹	۱	گلشن سوں	گلشن کا، ن۳، ۴۔ کی ن۲، ۶، ۷
"	"	۹	۲	گل اشعار	ترے اشعار، ن ۲ تا ۴
۹۴	۸۸*	۱	۱	مکھ	رخ، ن ۸
"	"	۴	۱	نظر کر کے	نظر کر کہ، ن ۱، ۶، ۷
"	"	۶	۲	راحت سوں آوے ہے	آئے ہے راحت سوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	کرے	کریں، ن ۱، ۴، ۶، ۷
"	"	۷	۱	اگر ٹک	جو آکر، ن ۴
"	"	۷	۲	ملوں	ملے، ن ۴
۹۵	۸۹	۱	۱	کیا جو	کیا جوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۱	۲	سوں – ہوی	سیں، ن ۱ تا ۴ – ہوا، ن ۱، ۲، ۴ تا ۷
"	"	۱۲†	۱	مجکوں آج شب	آج مجھ پہ شباں روز و روز، ن ۱، ۵ تا ۷
"	"	۲	۲	وہ زلف و رخ کہ چن سوں	وہ زلف و مکھ کہ جس سوۓ، ن ۱، ۵ تا ۷
"	"	۲	۲	دن و رات	دیس رات، ن ۱، ۵
"	"	۳	۱	ہر ایک میٹھی	میٹھی تری پیو، ن ۱ تا ۵، ۷ – میٹھی ہر ایک، ن ۶

* یہ غزل، ن ۲، ۳، ۵ میں نہیں ہے—

† یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۵	۸۹	۳	۱	بات ہے تیری	بات ہے نت نت، ن ۱ — بات اہے نت، ن ۲ تا ۴، ۷ — بات ہے وہ نت، ن ۵ — بات تری ہے، ن ۶
،،	،،	۳	۲	رکھی ہے لب نے	رکھیں ہیں لب میں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۴	۱	عیاں رہے	عیاں اچھے، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۴	۲	حکم لیوے	حکم پاوے، ن ۵ — حکم ہووے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۴	۲	حکم لیوے لب سوں ترے	حکم ترے لب سوں لیوے، ن ۶، ۷
،،	،،	۵*	۱	مری یہ ہے	مجھے ہے یو، ن ۱ - مری ہے یو، ن ۴ تا ۷
،،	،،	۷	۱	ملے ولی	ہے اے ولی، ن ۲ — میں ہے ولی، ن ۵
،،	۹۰	۱	۲	جیو	دل، ن ۸
۹۶	،،	۴	۱	ایسی	اتنا، ن ۲، ۴ - ایسا، ن ۱، ۳، ۵ تا ۷
،،	،،	۴	۱	جھلجھلات	جگمگات، ن ۵
،،	،،	۵	۱	یک	تک، ن ۱، ۷
،،	،،	۵	۲	سن مری یو بات	سن یو میرا حرف، ن ۱، ۲، ۴، ۶ - سن مرا یو حرف، ن ۳، ۵، ۷
،،	۹۱	۲	۲	سرج جب سوں	سرج نے جو، ن ۲
،،	،،	۲	۲	ہیبت	شہرت، ن ۲ تا ۵، ۷

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۶۶	۹۱	۴	۲	حلقے ۔ کہا	حلقاں، ن ۱ ۔ دیا، ن ۴
"	"	۴	۲	گرداب کوں	گردوں کوں یہ، ن ۵، ۷، ۸
"	"	۵	۱	اکثر	آکر، ن ۲ تا ۷
"	"	۵	۲	نین نرگس ہے	زلف ہے کشن، ن ۱ تا ۸
"	"	۵	۲	رخ بدری ہے	رخ بدری و، ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۲	بچن	سخن، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	کبھو	کبھوں، ن ۱ تا ۹ (قدیم املا)
"	"	۷	۱	گاہے	اب تو، ن ۱ ۔ تک توں، ن ۵
"	"	۷	۱	درشن	درسن، ن ۱ تا ۷
۶۷	۹۲	۳	۲	تھور	تہار، ن ۱ تا ۵ ۔ تھاؤں، ن ۷، ۸
"	"	۵	۲	ولی کے مس میں ہے	ولی ہے، ن ۳، ۴ ۔ مس مدہیں، ن ۲ تا ۴، ۵
"	۹۳	۲	۱	زور وحشت	روز وحشت، ن ۱ تا ۹
"	"	۳	۲	بہر صاد	پھر صیاد، ن ۴ تا ۶، ۱۰ ۔ بے صیاد، ن ۳
"	"	۴	۱	دیکھا ساغر کی گردش کوں	دکھا کر ساغر گردش، ن ۱، ۲، ۵، ۹ ۔ دکھا کر گردش ساغر، ن ۳، ۴، ۷
۶۸	۹۳	۷	۱	خیال اُس سرو قامت کا	خیال یار بے پروا، ن ۹
"	۹۴	۱	۲	جس کی	جس کوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۲	حمایت	رعایت، ن ۳، ۴
"	"	۳	۱	عشاق کا ہے خون روا	عشاق کو ہے خون رواں، ن ۱
"	"	۴	۲	حق کی عنایت	نور کی آیت، ن ۲ تا ۴

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۸	۹۴	۵	۱	ھر درد پہ کر	ھے درد توں کر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	دکھہ سوں	دکھہ کی ، ن ۲ تا ۴
,,	۹۵*	۴	۲	لاتا ھے	لیھتا ، لیاتا ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	بھواں	جبیں ، ن ۸
,,	۹۶	۳	۲	ھوا	رھا ، ن ۸
,,	,,	۴	۱	(عشق) سیں	سیں ، سوں ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	ھے لب یاقوت	ھیں خط یاقوت ، ن ۱ تا ۷
,,	۹۷	۲	۲	بلائیں	بلاویں ، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
۷۰	,,	۴	۱	کاجل	سوکھی ، ن ۱ تا ۶-سب کوں ، ن ۷
,,	,,	۴	۲	کہ برچھی کوں پکڑ نکلا ھے رجپوت	کہ جوں برچھی پکڑ نکلے ھیں رجپوت ، ن ۵
,,	,,	۴	۲	پکڑ	کوں لے ، ن ۵
,,	,,	۵	۱	سنجن	بچن ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سر کر	سن یو ، ن ۲-سن توں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۵	۲	ھے عشاق کا	میں ھے عشق کا ن ۲ تا ۴، ۸
۷۱	†۹۸	۲	۱	گلزار حسن	رشک پری ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	‡۳	۱	تیر بلا	تیر نگہ ن ۲ ، ۳
,,	,,	۵	۲	جس ملیں گلقند سا ھے	جس میں گلقند شفا ھے ن ۲، ۳

* اس غزل کا قافیہ و ردیف ن (۱) میں " اوا نپت ، حیا نپت " ھے ، مگر غلط معلوم ھوتا ھے —

† یہ غزل ن ۱ ، ۴ ، ۵ میں نہیں ھے —

‡ چوتھا شعر ن ۲ ، ۳ میں نہیں ھے اور چھٹا شعر ن ۶ ، ۷ میں نہیں ھے

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۱	۹۸	۶	۱	خلق سوں	جگ کے تئیں، ن ۲، ۳
,,	,,	۷	۱	سوں (ولی)	اے (ولی) ن ۲، ۳، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	وہ سراپا	گل سراپا، ن ۲، ۳
,,	۹۹*	۱	۱	کو میرے	میرے کوں، ن ۳
,,	,,	۱	۳	مرض کومیرے	رنج میرے کوں، ن ۳
,,	,,	۳	۱	دین و ایمانم	دین وایمان، ن ۳
,,	,,	۳	۲	دل کے تئیں رھنے کو جا نہیں	دل کے رھنے کوں رضا نہیں، ن ۳
۷۲	,,	۴	۱	روز و شب آتا ھے	روز شب لوتا ھے، ن ۳
,,	,,	۷†	۱	(مصرعۂ اول)	میرے دل کے غم کی پہونچانے کی تئیں، ن ۳
,,	,,	۸	۱	(مصرعۂ اول)	بسکہ کثرت ھے گلی میں ماہ کی، ن ۳
,,	,,	۹‡	۲	اُس کوں کچھہ	اُس کے تئیں، ن ۳
,,	,,	۱۱	۲	اُس بجز	اُس بغیر، ن ۳
,,	۱۰۰$	۱	۲	سو بار	صد بار، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	پریشان	پریشاں سو، ن ۲، ۴ پریشاں ھو، ن ۵
,,	,,	۲	۲	سب تار	ھر تار، ن ۲ تا ۵

* یہ غزل صرف ن ۳، ۸ میں ھے —

† شعر ۶، ن ۳ میں نہیں ھے —

‡ (ن) ۳ میں دسواں شعر نہیں ھے —

$ یہ غزل ن ۱، ۶، ۷ میں نہیں ھے، ن ۵ کے حاشیے پر ھے
نصف مصرعے ضائع ھوگئے ھیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷	۱۰۰	۳	۱	دیکھے ھے باغ میں کہاں	نہوں دیکھتا ھے باغ میں، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۳	۲	آنکھوں کا تیرے	تیری انکھیاں کا، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۴	۱	آنکھوں کوں تیری	تیری نین کوں، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۵	۲	میرے سخن کا خوب	تیرے سخن کا آج، ن ۲، ۳
،،	۱۰۱*	۱	۲	شوخ کے غمزے ستی بیداد	شوخ، چنچل، چلبلی (سوں) فریاد، ن ۴
،،	،،	۴	۲	تب سوں - فرھاد	اس سوں، - فریاد، ن ۴
،،	،،	۵	۱	جیوں ولی کے	اے ولی اِس، ن ۴
۷۴	۱۰۲†	۱	۲	حرف ہے	حرف سے، ن ۴
،،	،،	۲	۱	دل پر	دل بر، ن ۴
،،	،،	۴	۲	ولا بالقلب ھے	ولافی القلب شے، ن ۴
،،	،،	۵	۱	خدا نہیں	خدا تھے (سے)، ن ۴
،،	،،	۵	۱	ولی بوجھ	صنم تجھ، ن ۴
،،	۱۰۳‡	۲	۱	یارو کہوں کس سوں	بولو مرے شہ کو، ن ۱
،،	،،	۳	۲	باتاں	اک بات، ن ۱
،،	،،	۴	۱	غم سوں	غم میں، ن ۱
،،	،،	۴	۲	پانی	پیالا، ن ۱
۷۵	،،	۵	۱	دل منیں دائم	دل میں روز و شب، ن ۱
۷۶	۱۰۴	۱	۲	لیتا ھے	لیتا ھے، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷۔ کیتا ھے، ن ۴

* یہ غزل صرف ن ۴ میں ھے —

† یہ غزل صرف ن ۴ میں ھے - ۔

‡ یہ غزل صرف ن ۱ میں ھے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۶	۱+۴	۱	۲	ناز و ادا کا حساب	نین سوں رنگ شراب، ن ۳
,,	,,	۲	۲	چوتا ہے	چکتا ہے، ن ۱ تا ۷ - گرتا ہے، ن ۵
,,	,,	۲	۲	رنگ شراب	سارا عتاب، ن ۳
,,	,,	۳	۱	نو بہار	بے نیاز، ن ۴
,,	,,	۴	۱	مو، نمن	ناتواں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	آگے ترے	تیرے انگے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	لگتا ہے	لکھتا ہے، ن ۳، ۵
,,	,,	۶	۲	اکثر - کرے گی	آکر، ن ۵ - کرے گا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۲	مردم	عالم، ن ۲ - عاشق، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	حسن دیکھ کہ	حسن کا ہے، ن ۵
,,	,,	۹	۱	صنم	سجن، ن ۳، ۴
,,	,,	۹	۲	اتنا	ایتا، ن ۱ تا ۵، اتناں، ن ۶
۷۷	۱+۵	۱	۱	نگر	ملک، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱	۲	دلبری	دلبراں، ن ۳، ۵
,,	,,	۲	۲	تجکوں دیا ہے خراج	آکے دیا تجکوں باج، ن ۱، ۳ - آکے دیے تجکوں تاج، ن ۲ - تجکوں دیے آکے باج، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۳	۲	ترا ہے	ہے تیرا، ن ۲، ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۷	۱۰۵	۵	۱	میں مرا تجھہ سوا نہیں	منیں میرا سو تو تجھہ ھے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ میں مرا سو وہ تو تجھہ ھے، ن ۲ میں مرا ھے سو تو تجھہ ھے، ن ۵
”	”	۵	۲	کسو — سوں	کسی، ن ۱ تا ۷ — کوں، ن ۴
”	”	۶	۱	سجن	سجن، ن ۲ تا ۷
”	۱۰۶	۱	۲	سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے ھے	عشاق کے سنے، ن ۵ کا اُٹھا ھے، ن ۱، ۵، ۷
”	”	۱	۲	سینے سوں	سینے کے، ن ۱، ۲- سینے کا، ن ۳، ۴
”	”	۲	۱	برق تاز	ترک، ن ۱ تا ۴- باز، ن۶
”	”	۴	۱	کوں دیکھہ دل	کرے سوں دل، ن ۳
”	”	۴	۲	ھیں	ھے، ن ۱ تا ۵
”	”	۵	۲	لایا ھوں	لیا یا ھوں، ن ۱ - کہتا ھوں، ن ۴
”	”	۵	۲	تیری نذر	میں نیاز، ن ۱ تا ۷
”	”	۶	۱	آب	تاب، ن ۴
”	”	۶	۲	کیا، ھوا سوں	ھوا، ن۴- ھوا کوں، ن ۱ تا۷
”	”	۷	۱	ھے، نہش وار	ھیں، ن ۳، ۴ - بے شمار ن ۱ تا ۸
”	”	۸	۱	نین کی که	دونین کی، ن ۳، ۴
”	”	۸	۲	اس کے دل کا	اس انکھیاں کے، ن ۲ تا ۴
”	”	۹	۱	نین نے	نین کی، ن ۲ تا ۴
”	”	۱۱	۱	کرے طلب	طلب کرے، ن ۲ تا ۵، ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۷۸	۱۰۷	۱	۲	چونا	چوناں (قدیم املا) ن ۱، ۳، ۵
۷۹	,,	۳	۱	نین کی تیغ	نگہ، ن ۲ ۔ کے رنگ، ن ۴
,,	,,	۴	۲	آکے	جاکے، ن ۱ تا ۵، ۸
,,	,,	۵	۲	سخت دل	سنگ دل، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	دل کے دل کوں	دل کوں دل سوں، ن ۲، دل نے دلگوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۶	۱	کل خط	کل خود، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۱	دوڑیں	دوڑے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۷	۲	دیکھیں	دیکھے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۸	۲	چڑھی ہے	چڑھی ہو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۹	۲	ہے روز نہان	دہ ہے روز نہان، ن ۵
,,	,,	۱۰	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۲	۱	کا بوجھہ گل	کی پہنچ ہے، ن ۵
۸۰	,,	۱۴	۲	جان بوجھہ ہمن سوں	جان بوجھہ کے سمجھہ سوں، ن ۲
,,	,,	۱۴	۲	اٹھان	اجان، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۵	۱	وو لعل	دو لعل، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۵	۲	لیتا ہے	لیتا ہے، ن ۲، ۴ تا ۶، دیتا ہے، ن ۳
۸۱	۱۰۸	۲	۱	جہان سیں	جہاں ملیں، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۲	تری سنگی	تجھی سوں ہو، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	تب سوں جگت	اُس کوں جگت، ن ۱، تب سنگی جگ، ن ۵
,,	۱۰۹	۲	۱	دمساز	دم ریز، ن ۵، شمشاد ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	ساقی عشرت بہار	عشرت ابر بہار، ن ۲

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۱	۱۰۹	۴	۲	ہلال بزم -	ہلال ابر، ن ۸ - ہلال بدر ن ۴
،،	،،	۴	۲	میں ہو	ہووے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۸۲	،،	۵	۱	بے پرستاں	بے پرستوں، ن ۱، ۵ تا ۷
،،	،،	۵	۲	لکھے، جو - پر	لکھیں، ن ۲ - ہیں ن ۷ - میں، ن ۱ تا ۵
،،	،،	۷	۱	سجکوں یہ	سجھہ اُپر، ن ۱ تا ۷
،،	،،*	۸	۲	جلوۂ ضیائے	جلوۂ حلائے، ن ۱، ۲ جلوۂ صفائے، ن ۵
۸۳	۱۱۰	۱	۱	یوں	توں، ن ۲، ۳، ۵، ۶، ۸
،،	،،	۳	۱	ترے یو لب پر خط	ترے لباں پہ یو خط، ن ۵
،،	،،	۳	۱	بوجھہ اسے	بول اِسے، ن ۴
،،	،،	۴	۱	اُڑا	اُڑیا، ن ۲، ۴، ۶ - اُدھیا، ن ۱
،،	،،	۴	۲	لجانے کوں	لے جانے یو، ن ۱ تا ۴
،،	،،	۵	۱	بہواں	ہوا، ن ۸ - لباں، ن ۴
،،	،،	۵	۱	کی پٹی	بیٹی ن ۳، ۵ - سیٹی ن ۴ کی اپٹی، ن ۷
،،	،،	۵	۲	ہوی - ہوا	ہوا، ن ۳ تا ۵ - پیا، ن ۴
،،	۱۱۱	۱	۱	ہیں	ہے، ن ۱ تا ۴
،،	،،	۱	۲	لگی ہے	لگی ہیں، ن ۱، ۵
،،	،،	۱	۲	ترک کے پٹکے کوں یا مسلسل	پٹکے کوں گجرات کی مسلسل، ن ۵، ۸
،،	،،	۲	۱	سجن کوں - میں چشم	سجن کی، ن ۱ تا ۵، ۷ - یو چشم، ن ۶

* ضمیمہ نمبر ۱ ردیف 'ح' میں اس غزل کے دوشعر اور ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۳	۱۱۱	۲	۱	سرخ خواب آلود	خواب آلودہ، ن ۱، ۲
,,	,,	۳	۱ *	خونیں	خونی، ن ۱، ۳، ۵، ۶
,,	,,	۳	۲	کھینچتا ہوں	کھینچتا ہے، ن ۱، ۴
۸۴	,,	۵	۲	منقل	مشعل، ن ۳
۸۵	۱۱۲	۲	۲	ہے زیب در گلزار	ہے زیب ور گلزار، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷- بے زیب ور گلزار، ن ۷ - ہے زرد رو گلزار، ن ۸- ہے زیب پر گلزار، ن ۸۔
,,	,,	۶	۱	ہرگز اے دل	اے پری رو، ن ۴، ۸
,,	,,	۶	۲	ہے وفا بن	بن وفا ہے، ن ۲ تا ۴
,,	۱۱۳	۱	۱	ہوا ترا یو قد دلربا	ترا ہوا ہے قد اے دلربا ن ۱، ۵
۸۶	,,	۳	۲	لیا ہے	لیے ہوں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۱	یو، بات کوں لکھا ہوں، سفیلے میں	اس، ن ۲ تا ۴- باب، ن ۱، ۳- سیں، ن ۵- رکھیا ہوں، ن ۵- سفیلے سوں، ن ۲۔
,,	,,	۸	۲	جوں ہے	جوں کہ، ن ۲، ۳
,,	۱۱۴	۱	۲	کے ہے	کے ہیں، ن ۳ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	چلے گر	چلے جب، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	سیں ہے	میں ہیں، ن ۱، ۵
,,	,,	۶	۱	پابگل	پائی بگل، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۶	۲	ہے وہ	ہے سو، ن ۱، ۵ تا ۸

* ن ۱ کے حاشیہ پر اس مصرعہ کا یہ نسخہ ہے: "خیال یار کی راحت کوں اشک خونی سوں"—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۶	۱۱۴	۷	۲	ہو	ہوئیں، ن ۲ - ہوے، ن ۱، ۶ - ہوں، ن ۷
,,	۱۱۵*	۲	۱	زمیں پہ	زمیں میں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	دل میں نہ رکھہ	دل میں رکھہ، ن ۱ تا ۳، ۵ - رکھہ دل میں، ن ۴، ۷
۸۸	,,	۷	۲	گئی ہے	گئی ہیں، ن ۱، ۵
,,	,,	۸	۲	ہوے ہیں	ہوا ہے، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۱	درد کی - حکایت کا	رشک کی، ن ۵ - حکایت سوں، ن ۲
,,	,,	۱۰	۲	دیدے	دیکھن، ن ۲ - دیدوں، ن ۳
,,	,,	۱۳	۱	مو نمن باریک	مو صفت مخلوق، ن ۵
,,	,,	۱۳	۲	کرے گا	کریگی، ن ۱، ۴ - کرے گی ن ۳، ۶، ۸
,,	۱۱۶	۱	۱	نین	نگہ، ن ۲ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	لعل	خال، ن ۲
۸۹	,,	۳	۱	رنگ زردی	زرد روئی، ن ۲
,,	,,	۳	۱	عاشقوں	عاشقاں، ن ۱
,,	۱۱۷	۱	۲	انکھاں برستاں	برستی، ن ۴، ۶، ۸ - برستیں، ن ۷
,,	,,	۲	۲	روزن ہے	روزن ہیں، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	مقصد کے گل کا	مقصود گل، ن ۳ - کوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	نہیں ہے	نہیں ہوں، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	۱۱۸	۱	۱	کم نہیں	نہیں ہے کم، ن ۱ تا ۷

* اس غزل کا تیسرا شعر، ن ۴ میں اور پانچواں شعر، ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۰	۱۱۸	۳	۱	پلک	نین، ن ۴ - انکھن، ن ۵ - نگہ، ن ۸
۹۱	۱۱۹	۱	۲	جیسے	جیسوں، ن ۱، ۴ تا ۶؛ (قدیم املا)
,,	,,	۲	۲	نت ہے	ہے نت، ن ۱، ۲، ۶، ۷ - ہے جوں، ن ۵
,,	,,	۲	۲	کثرت	دولت، ن ۲ تا ۴، ۸
,,	,,	۵	۲	دنیا	دنیاں، ن ۲ (قدیم املا)
۹۲	۱۲۰	۴	۲	وحدت	وحشت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جن نے	جس نے، ن ۲ - جلے، ن ۳ - جن نوں، ن ۴
,,	,,	*۶	۱	درس - دائم	دسن، ن ۱ - اے شوخ، ن ۲
,,	,,	۷	۱	آگے	آلگے، ن ۲ - آنگیں، ن ۳ (قدیم املا)
,,	,,	۸	۲	آئینہ وار	آئینہ زار، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۸
۹۳	۱۲۱	۱	۱	جو کمر باندھئے تو -	توں کمر باندھئے جب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	جی کوں	جیو، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۱	کہ لگی ہیں	جو لگی ہیں، ن ۱، ۵، ۷
,,	,,	۵	۱	اُس کا	اُس کوں، ن ۴، ۶، ۷
,,	۱۲۲	۱	۱	نہیں ثانی	ثانی نہیں، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	غرق ہے	ہے غرق، ن ۱ - ہوے غرق، ن ۲ - ہوئیں غرق، ن ۳

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۳	۱۲۲	۵	۱	یک بو یاسمن	تک بو یاسمن، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ تک باد سمن، ن ۲- خوشبو سمن، ن ۵
۹۴	,,	۶	۱	جلاتی هے	جلاتی هیں، ن ۱، ۴ - جلاتی، ن ۵
,,	,,	۶	۱	ترے شوقوں	شوق سوں تیرے، ن ۵
,,	,,	۷	۲	دکن	دکهن، ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
,,	۱۲۳*	۱ تا ۹	+	سوں تر	سوں تر، ن ۳، ۴ (هر شعر میں ردیف هے)
,,	,,	۲	۱	راست کیشاں سوں-	راست کیشوں سوں، ن ۱، ۶ - راست کیتا هوں، ن ۷
۹۵	۱۲۴	۱	۲	باهر دل سوں	دل باهر سوں، ن ۲ - باهر سوتی، ن ۳- تب باهر سوں، ن ۷
,,	,,	۳	۱	نه لوں هر گز	نه پیوں هر گز، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	جو کیا	جوں کیا، ن ۱، ۴، ۵ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کیا	کهیا، ن ۵
,,	,,	۵	۲	سلیے	سنیوں تو، ن ۱، ۲، ۵، ۷- سلیے تب، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۲	یقین اُٹهه جاں سوں-	جان و دل سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	حسان عجم	خوبان عجم، ن ۴

* ن ۲ میں چوتها شعر نهیں هے، پانچویں شعر کا پهلا مصرعه جو ذمت نوٹ میں بطور نسخه دیا هے، انجمن کے کسی نسخے میں نهیں۔ آٹهواں شعر، ن ۲، ۴، ۵ میں نهیں، ن ۳ میں آٹهویں شعر کا پهلا مصرعه یوں هے: "اے سجن توں غضب سوں رنگ چمن"۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۹۵	۱۲۵	۲	۱	صنم خانے میں	صنم خانے پہ' ن ۲ تا ۹
"	"	۳	۱	انکھاں ہیں شوخ اور چنچل	کیا ہے چنچلانی یو' (۹) ن ۳' ۴
"	"	۳	۲	ہوے قرباں	دیکھو قرباں' ن ۵'
"	"	۳	۲	آہوے صحرا نشیں	ہوے' ن ۵ - صحرا ے چیں' ن ۴
۹۶	"	۴	۱	مکھہ	منہ' ن ۳ - خط' ن ۷
"	"	۴	۲	اگر دیکھے وہ	جو دیکھے اُس کی' ن ۷
"	"	۵	۱	دام	جال' ن ۱ تا ۵' ۷
"	"	۵	۲	اهل دیں	آپ ہیں' ن ۵
"	۱۲۶	۱	۲	کُئی	کوؤ' ن ۱ (ہر جگہ)
"	"	۳	۱	اِیا لازم	اِتا لازم' ن ۱ تا ۵' ۷
"	"	۳	۱	نہیں تجھہ پر	ہے تجھہ اوپر' ن ۵- ہوئی تجھہ پر' ن ۱ تا ۴' ۶' ۷
"	"	۴	۱	خوں نے سودا کے غلبہ	خون نے سودے کا غلبہ' ن ۲
"	"	۴	۲	نیشتر	نشتراں' ن ۴
"	۱۲۷	۱	۱	عاجزاں	عاجزوں' ن ۳' ۴
۹۷	"	۳	۲	توں	یوں' ن ۱' ۵ تا ۷ - یو' ن ۲
"	"	۴	۱	اپے	میرے' ن ۱
"	"	۵	۲	گر ہے انصاف	تجھہ دہائی ہے' ن ۴
"	۱۲۸	۱	۲	جان	ہوش' ن ۱' ۲' ۵ تا ۷ - دلکوں' ن ۳' ۴
"	"	۲	۱	میں ہے وہ	منہیں ہے' ن ۶- میں روہے' ن ۵' ۷
"	"	۲	۲	تن سوں	دل میں' ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٩٧	١٢٨	۴	٢	دیا	سنا (سنیا)، ن ١ تا ٧
"	"	۵	٢	اُتر کر	گزر کر، ن ۵
"	١٢٩	١	٢	خونیں	خونی، ن ١، ۵
٩٨	"	٢	١	کوں	کوں کہ، ن ١ تا ۴، ٦، ٧ — کوں جو، ن ۵
"	"	۴	٢	اثر کر	گزر کر، ن ١ تا ٣
"	"	۵	٢	بوجھا - جو کوئی	پونچا ہے، ن ٣، ٦ — ہے جو دل، ن ٧
"	"	٧	٢	بے مہر	نا مہر، ن ۵
"	"	٨	١	یہ ہے	ہے یہ، ن ١ تا ٧
"	١٣٠	٣	١	یہاں	یہ، ن ٢، ۴ — جا، ن ۵
٩٩	"	۵	١	داں	جہو، ن ٢ تا ۴
"	"	۵	١	آیا ہے	آتا ہے، ن ١ تا ٧، ٨
"	١٣١	٣	٢	بلائی ہے	بلایا ہے، ن ٢ تا ٧
"	"	۴	١	دیکھا ہوں	دیکھا جو، ن ۵
"	"	۴	٢	ہوئی	ہوا، ن ١، ٣ تا ۵
١٠٠	١٣٢	٢	٢	ہے کہ آئی ہے ترے لب کی	آئی ہے تورے شکر لب کی، ن ۵
"	"	٣	١	پڑا تجھہ غم	رہا تجھہ غم، ن ۵
"	"	٣	٢	زلفاں کے سنبل کی	زلفاں کی سنبل نے، ن ١ تا ۴، ٦، ٧
"	"	۴	١	پرت کے پلنتھہ	برہ، ن ٧ — کی نیہہ، ٣، ۴
"	"	۴	٢	اِس رہ کا خطر	اِس رہ کے خطر، ن ١ تا ٧
"	"	٧	٢	وصف مو کمر (سن کر) *	وصف پر نگر، ن ۴، ٦ — سیمبر، ن ۵

* ن ٣ میں جگہ خالی ہے - ن ٢ میں یہ مصرع ہے:
"کہ جوں مشتاق ہوں معشوق کی عاشق خبر سن کر" —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٠٠	١٣٣	٢	٢	هاتهه تیرے کوں	هات کوں تهرے، ن ١ تا ٧
,,	,,	٣	١	پهلچے گر	گر پهلچے، ن ١ تا ٥
,,	,,	٣	١	خبر زاهد کوں مسجد میں	خبر مسجد میں زاهد کوں، ن ١ تا ٧
١٠١	,,	٤	٢	وهیں آوے قدم بوسی	و وهیں آویں جو پابوسی ن ١
,,	,,	٥	٢	پاتال سوں	پایان سوں، ن ٣
,,	,,	٥	٢	پاسک	پانی، ن ٧
,,	,,	٥	٢	سو پهچ و تاب سوں	پهچ سوں، هور تاب سوں ن ٣
١٠٢	١٣٥	١	١	جو	جوں، ن ١، ٣، ٦
,,	,,	٢	١	آتی هے	آتا هے، ن ٢، ٦
,,	,,	٤	١	آهوے دل سوں	آهو کے دل سوں، ن ٢ - آهو هو دل سوں، ن ٣، ٤
,,	,,	٦	١	اور - هدیه	هور، ن ١ تا ٧ - تحفه، ن ٢،
,,	,,	٦	١	کوں	کا، ن ٣، ٤، ٨
,,	,,	٧	١	بلائی هے	بلایا هے، ن ٧ - پساری هے، ن ٥ - بلائے هیں، ن ١، ٢، ٤، ٦
,,	,,	١٠	٢	چلا هے	چلیا هے، ن ٦
,,	١٣٦	٥	١	نیهه	پهو، ن ٢ - شوخ، ٥
,,	١٣٧	١	٢	هوگئے راکهه	راکهه هوگئے هیں، ن ١ تا ٦
,,	,,	٢	٢	آتش و نشتر	آتشیں نشتر، ن ٢ تا ٤، ٦ آتش نشتر، ن ١، ٥
,,	,,	٥	٢	شکر اس کوں هے زهر، زهر شکر	شکر اُس زهر و زهر هے شکر، ن ١ تا ٥
١٠٣	١٣٨	٥	١	اُن لباں کا	اُس لباں کا، ن ١ تا ٧

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۴	۱۳۸	۵	۲	جن - کے فم سوں - لعل ہے - خونیں جگر	جس کے، ن ۱ تا ۷ - دیکھے ن ۶ - لالہ ہے، ن ۱ - خونی جگر، ن ۱
۱۰۵	۱۳۹	۱	۱	خشم سوں	چشم سوں، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷ - ھجر ن ۵
،،	،،	۳	۱	کہیں،	لکھے، ن ۳، ۴، کہے، ن ۲، ۷ -
،،	،،	۳	۱	جوہر شنا ساں دیکھ تجھ حسن	جوہرشناس، ن ۱ تا ۴ حسن تجھ دیکھ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۲	ترا شا ہے	ترا شے ہیں، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۴	۱	لکھنے سوں - اُس	لکھتے ہیں، ن ۲ تا ۴ - تجھ، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	جب لکھا	جو لکھا، ن ۱، ۲، ۵، ۷ - جوں لکھا، ن ۳، ۴، ۶
،،	۱۴۰	۳	۱	سج سوں	دھج سوں، ن ۲ تا ۴، ۷، سہج سوں، ن ۱
،،	،،	۳	۱	آوے انجمن میں	مجلس میں آوے، ن ۱ - آوے وہ چمن میں، ن ۵ -
،،	،،	۳	۲	ہوویں	ہووے، ن ۴، ۵، ۷
،،	،،	۴	۱	دھن	دھاں، ن ۲ تا ۴
۱۰۶	،،	۵	۱	یوخط	اس خط، ۲ تا ۵، ۷ - نوخط، ن ۱، ۶،
،،	۱۴۱	۱	۱	صنم	سجن، ن ۴، ۶، ۷
،،	،،	۳	۱	شوق کے دو ابرو	شوق چار ابرو، ن ۱ -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۶	۱۶۱	۳	۱	سوں	میں، ن ۲، سیں، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
"	"	۵	۱	عاشق سوں	عاشق کا، ن ۱ تا ۴
"	"	۵	۲	ھاتھہ سوں	ھاتھہ کا، ن ۳، ۴
"	"	۷	۱	اے رنگیں بہار گل قطرت	اے رنگیں گل بہار گلاب، ن ۳، ۴- اے رنگیں بہار گلشن حسن، ن ۲
"	"	۸	۱	سن کے کہ ھے	سن یو خبر، ن ۱ سلگر کے، ن ۵
"	"	۸	۲	در پئے شکار	ھے پئے شکار، ن ۱
۱۰۷	۱۶۲	۱	۱	صنم	سجن، ن ۱ تا ۷
"	"	۱	۲	درد اُس کا	درد اپس کا، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	تجھہ لطف	تجھہ زلف، ن ۲، ۵، ۷
"	"	۳	۲	لطف کے زلال نے	لعل لب کے آب نے، ن ۱
"	"	۵*	۱	نور کا	نور کوں، ن ۱ تا ۷
"	۱۶۳	۲	۱	تجھہ رخسار کی	تجھہ مکھہ کی صنم، ن ۲، ۴، ۷
۱۰۸	"	۵	۱	خواب میں	رات کوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۸	۱	جان جاتا ھے	جان جاتی ھے، ن ۱، ۶
"	"	۹	۲	مثل	شغل، ن ۱ تا ۷
"	۱۶۴	۳	۲	اُس خط	تجھہ خط، ن ۱ تا ۷
۱۰۹	"	†۶	۱	ھے تعجب- یہ کہ	سجھہ تعجب، ن ۶، ۷ سجھہ کہ، ن ۲ تا ۵
"	"	۷	۱	اسپند ھو	اسپند کرے، ن ۱ تا ۷

* چوتھا اور پانچواں شعر، ن ۲، ۳ میں نہیں ھیں —

† ن ۱ میں چھٹا شعر نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۰۹	۱۴۴	۷	۲	جگ منہیں	چنگ میں ' ن ۱ تا ۵
۱۱۰	۱۴۵*	۲	۱	گلستاں کا	گلستاں میں ' ن ۲ ' ۳ '
,,	,,	۳	۱	تار ہے نہیں - جو دستے	تازہ ' ن ۶ ' ۷ - جو دستا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۲	گلشن ہے لگن	ہے باغ لگن ' ن ۲ ' ہے باغ کہن ' ن ۳ '
,,	,,	۴	۱	میں نکو جا	منیں مت جا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۵	۲	وطن بیچ	جو من بیچ ' ن ۲ ' ۳
۱۱۱	۱۴۷†	۲	۱	دیکھا جو	جو دیکھا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۲	۲	اپس سوں	اپس کا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۲	بجھا تو میری پیاس	دے آس میری پیاس ' ن ۶ ' ۷
۱۱۳	۱۴۹‡	۱	۱	نہیں یہ خط بہ گرد لعل مہنوش	نہیں خط گرد لعل شوخ میںنوش ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۱	۲	خرشید	امید ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۲	۱	ہوا	ہوے ' ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۱	ہوا ہے	نہیں گر ' ۲ ' ۳
,,	,,	۴	۱	ترے جلوے سوں ہے گل تازۂ و تر	ترے باج اے گل نرگس چمن میں ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۴	۲	چمن میں	فغاں ہے ' ن ۲ فغاں ' ن ۳ -
,,	,,	۵	۱	ہے ہلال ابرو	اے ہلال ابرو ' ن ۲ ' ۳

* ن ۲ ' ۳ میں ردیف گل نرگس ہے اور دو غزلہ ہے - ن ۱ ' ۴ ' ۵ میں یہ غزل نہیں ہے —

† غزل ۱۴۶ کسی قدیم نسخے میں نہیں صرف ن ۶ ' ۷ میں ہے ' غزل ۱۴۸ ' کسی نسخے میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۱ ' ۴ ' ۵ میں نہیں ہے - چھٹا شعر ن ۶ ، ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۱۳	۱۴۹	۷	۱	ولی کوں یاد تیری د مبدم ہے	سدا ہے گی ولی کوں یاد تیری ' ن ۲ ' ۳
,,	,,	۷	۲	یک آن	کوئی آن' ن۲' ۳' ۶' ۷'
,,	,,	۷	۲	خاطر سوں	خالی ہور' ن ۲- میں اس سوں' ن ۳'
,,	,,	*	۲	شوق سوں ہوں کی سی سوں ہے' ن ۲' ۳ مست و(فٹ نوٹ)	
۱۱۴	†۱۵۰	۳	۲	عشق سوں	عشق کا' ن ۲' ۳' ۶' ۷
,,	,,	۴	۲	لیتا ہوں	لیاتا' ن ۱ - پایا' ن ۲ - لایا ن ۳ ' ۵ ' ۷- بیا' ن ۵- لیتا' ن ۶
,,	,,	۵	۲	کب عزیز ہے	کیا ' ن ۵ - عزیز ہوں ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	تجھہ بن اک پل تہری وصل بن نہیں جگت نہیں مجھے آرام میں علاج' ن ۴	
۱۱۵	‡۱۵۱	۳	۱	دل کے	دل کوں' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۳	۲	شوخ	شوق' ن ۶
,,	,,	۴	۱	کاسہ	کانسہ ' ن ۶ (قدیم املا)
۱۱۶	۱۵۲	۴	۲	غم گسار	شرمسار' ن ۱ تا ۷

---

* ن ۲ ' ۳ میں فٹ نوٹ والا شعر ہے - اور ن ۶ ' ۷ میں متن والا ہے —

† تیسرا شعر ن ۱ ' ۵ میں اور چھٹا شعر ن ۱ تا ۳ ' ۵ میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل صرف ن ۶ ' ۷ میں ہے ساتواں شعر کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۶	۱۵۲	۵	۱	لیل تار	رین تار، ن ۲
,,	,,	۵	۲	تجھہ زلف کی جو یاد	جو تجھہ زلف کي یاد، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۶	۲	جگ کے شغل ھیں چا کہی	(چاہ کے ؟) شغل ھے، ن ۱ - چاک شغل ھے (؟) ن ۲ - شغل خاک ھے، ن ۳ - خاک شغل ھے، ن ۶-
,,	,,	۷	۱	حال کوں	حال پہ، ن ۱ تا ۷
,,	۱۵۳	۱	۱	چال	حال، ن ۱ تا ۶
۱۱۷	,,	۲	۲	ھے یو	یوھے، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۳	۱	جگ ملیں	جگ میں نت، ن ۵
,,	,,	۳	۲	رکھے ھے	آتی ھے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	باغ عیش	باغ عشق، ن ۲، ۴
,,	,,	۴*	۱	دل سے	دل سوں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۵۴	۴	۱	اھل سخن	اھل ھوس، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	بجھہ نہیں	بوجھہ نہیں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	مت کرو	مت کہو، ن ۲ تا ۷
۱۱۸	۱۵۵†	۲	۱	کا، ھوا صنم	کیوں نہ ھوی سجن، ن ۲، ۳
,,	,,	۲	۲	ھے سرمہ مجھری	جوں سرمہ مجھہ انکھیاں آنکھوں میں تھرا میں تراھے، ن ۲، ۳-
,,	,,	,,	,,	غبار خط	بہار خط، ن ۲.

* چوتھا شعر ن ۲، تا، ۴ میں نہیں ھے —

† یہ غزل صرف ن ۲، ۳ میں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
١١٨	١٥٥	٣	١	کوں- سوچ	نے - شوخ ، ن ٢ ، ٣
,,	,,	٤	٢	مشکبار	نو بہار ، ن ٢
,,	,,	٥	١	(مصرعۂ اولی)	(ولی) پیا کے دولت بوس و کنار سوں ن ٣،٢
١١٩	*١٥٦	١	٢	محمد مصطفا	نبی مصطفا، ن ٤
,,	,,	٢	٢	امید گلشن پر	امید کے گلشن پر، ن٤
,,	,,	٣	٣	اس قتل	یو قتال ، ن ٤
,,	†١٥٧	١	٢	(پورا مصرعہ)	"کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجکوں یا حافظ" ن ٢ ، ٣ یہی صحیح ہے
,,	,,	٢	١	مشکل مری	مشکل مرا ، ن ٢
,,	,,	٢	٢	کہتا ہوں سوں ہر آن	میں دمبدم کہتا ہوں ن ٢ ، ٣ (صحیح)
,,	,,	٢	١	ولی بس اعتقاد صاف سوں کہتا ہے یہ	ولی پھر کر کہتا ہے اعتقاد صاف سوں ، ن ٢ ، ٣
,,	,,	,,	٢	رکھنا ہمیشہ	محفوظ رکھنا ، ن ٢
١٢٠	‡١٥٨	,,	,,	جب سوں دیکھا ہے (فٹ نوٹ)	جب سیتی دیکھا ، ن ٦ ، ٧
١٢١	§١٥٩	٣	٢	سحر	صبح ن ١ تا ٧

* یہ غزل صرف ن ٦ ، ٧ میں ہے ن ٤ میں صرف اول تین شعر ہیں —

† یہ غزل صرف ن ٢ ، ٣ میں ہے —

‡ یہ غزل صرف ن ٦ ، ٧ میں ہے —

§ یہ غزل صرف ن ١ میں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
١٢١	١٦٠	١	٢	ھر دو	دونوں، ن ١
,,	,,	٢	١	نور جہاں	نورالعیاں، ن ١
,,	,,	٣	١	ھوں غمیں آگ سرو پا لگیں	سوں ساک، غم میں ھیں سر پاؤں آگ، ن ١
,,	,,	٣	٢	سنا یہ	سنے یو، ن ١
,,	,,	٥	١	دیں کے	ویسے، ن ١
١٢٢	,,	٦	١	سر پہ لیا	سب پہ ھوا، ن ١
,,	,,	٧	٢	آئی کہاں سوں خزاں	کہاں سیں آئی یو خزاں،
,,	,,	٨	١	دین کے خالص	دیں کا ھے خالص، ن ١
,,	,,	٨	١	غم کے بچے کے اوپر	غم کی کسوٹی اوپر، ن ١
١٢٣	١٦١	١	١	جو نظر	جوں نظر، ن ٢، ٣، ٥، ٦- جب، ن ٣، ٧
,,	,,	٣	١	لب، کوں	مکھ، ن ٣ - کا، ن ١
,,	,,	٣	٢	یک نظر گر تو	تک نظر گر توں، ن٣ - تو نظر، تک جو، ن ٢، ٣
,,	,,	٣	٢	گر تو، شکر طرف	کوں شکر برطرف، ن ٥
,,	,,	٤	٢	تجھ حسن کا	مجھ عشق کا، ن ١ تا ٧، ٨
,,	,,	٥	١	مال کی آرزو	آرزو مال کی، ن٤، ٦
,,	,,	٥	٢	خدا بیں	خدا دوست، ن ١ تا ٨
,,	١٦٢	١	١	ھوا، ھوں ہو سوں	ایتا، ن ٣ تا ٧، پہا، ن ١، ٢ - ھوا ھوں، ن ١ تا ٧
,,	,,	١	١	گل کر	گل گل، ن ٢
,,	,,	٢	٢	(ربیع) اور	ھور، ن٣، ٤- و، ن ١، ٥ تا٧
,,	,,	٣	١	کوں عاشق سوں	سوں، ن ١، ٢، ٤ تا ٧ — عاشق کوں، ن ١، ٢، ٤تا٧

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۳	۱۹۲	۳	۱	کیوں کروں	کیوں کہ دیوں نسبت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	چوں در کثیف اور لطیف	چوں فرق در کثیف و لطیف، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	بھی مجھے	مجھے بھی، ن ۱ تا ۷
۱۲۴	,,	۵	۲	جو کوئی	جو کئی کہ، ن ۱
,,	,,	۵	۲	وضع	وزاں، ن ۱، ۲ - وضاں، ن ۳، ۴، وزن، ن ۶ (قدیم املا)
,,	۱۹۳	۲*	۱	خط شعاعی	خط شعاع کوں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	لکھوں	لکھے، ن ۱، ۵ - لکھوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	لطیف	لطیفہ، ن ۱ تا ۴
۱۲۵	۱۹۴†	۱	۱	بھواں تیری کماں	جو تجھہ بھوں کی کماں، ن ۲
,,	,,	۱	۲	بسان	نشان، ن ۲ - زبان، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	بہار آرا بباغ جاں	بہار آرائے باغ جاں، ن ۲
,,	,,	۳	۱	جام دل میں بسکہ رکھتے ہیں	جام پر ہے باغ میں رسوا، ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	دل میں	دل پر، ن ۲

* ن۳ میں مطلع کا مصرعۂ ثانیہ اولیٰ اور اولیٰ ثانیہ ہے—

† یہ غزل، ن۲، ۶، ۷ میں ہے اور ن۲ میں مقطع یہ ہے:

تصور دل میں کرتے ہیں درس اُس رشک جنت کا
برنگ گلستاں آکر ولی یو سب بہارستاں ہوے عاشق

دوسرا مصرع غلط ہے غالباً یوں ہو:

برنگ گل ولی آکر بہارستاں ہوے عاشق

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۲۵	۱۶۴	۴	۱	نگاہ شوق سرکش	نگاہ شوخ سرکش، ن ۲، ۶، ۷
"	"	۵	۱	یو روشن	توں روشن، ن ۲، ۷
"	"	۶	۱	لیا ہے گھیر کر تجھہ سیتی	نہیں یو لالۂ صحرا دریا ابر غم نے ہر طرف، لہو کا بھرا ہے کا، ن ۲
"	"	۶	۲	تجھہ بن نین اپڈی	تجھہ غم مٹیں انکھیاں، ن ۲
۱۲۷	۱۶۶*	۳	۱	لایا ہے	لاتا ہے، ن ۷
"	"	۴	۲	سی ہے پلک	ہے ہر پلک، ن ۷
"	"	۶	۱	کسے ہے	ہے کس کوں، ن ۶، ۷
۱۲۸	†۱۶۷	۱	۱	اے صنم ترے رخ کی ہے وہ چمک	اے سجن ترے مکھہ کی دیکھہ چمک، ن ۳، ۴
"	"	۱	۲	ہے مدام شمس فلک	ہیں مدام شمس و فلک، ن ۳
"	"	۲	۱	جذاب حق	جمال حق، ن ۳، ۴
"	"	۲	۲	فلک پہ	فلک کے، ن ۳، ۴
"	"	۳	۱	اُس دھن	تجھہ دھن، ن ۳، ۴
"	"	۳	۲	عالموں کوں	عالماں کے، ن ۳، ۴
"	"	۴	۱	تیرے لب کا	لب ترے کا، ن ۳، ۴
"	"	۴	۲	بھلادوں	بھلاؤں، ن ۳، ۴
"	"	۵	۱	وہ آیا	پھو آیا، ن ۳، ۴
"	"	۵	۲	نقش سب ما سوا کے ہو گئے حک	ہو گیا سب وجود مہرا حک، ن ۳، ۴

* غزل ۱۶۵ کسی نسخے میں نہیں ہے اور غزل ۱۶۶ ن ۶، ۷ میں ہے - دوسرا مطلع اِن میں بھی نہیں ہے—

† صرف ن ۳، ۴ میں یہ غزل ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۲۹	۱۶۸	۲	۱	جب سوں، تب ستی	تب سوں، ن ۱ تا ۷ - جب ستی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کہا ہے	دیا ہے، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۲	تہرا — مثال	تہری، ن ۱، ۴ - جمال، ن ۵، ۶
,,	,,	۹	۲	سر سوں - تال	دل سوں، ن ۲ - ڈال، ن ۱
۱۳۰	,,	۱۲	۱	دیتی ہے پہنچ	نہیں پہنچ ہے، ن ۲،
,,	,,	۱۳	۱	میرا	تہرا، ن ۵، ۷
,,	۱۶۹	۱	۲	دکھلا کے اپنے قد	دکھلا اپس کے قد، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	یاد سوں	یاد سوں، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۳	۱	مرے پہ	ہمن پہ، ن ۱ تا ۷، ۸
,,	,,	۳	۲	لازوال،	بے زوال، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	رخ پہ	رخ کوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۲	برنگ خال	بجائے خال، ن ۵، مثال خال، ن ۷
۱۳۱	,,	۷	۱	جہاں میں	جہاں مئیں، ن ۳ تا ۶
,,	,,	۷	۲	جمال	بہار، ن ۲ تا ۷،
,,	,,	۸	۲	محال	و بال، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۹	۲	گوبند لال	گوبھر لال، ن ۱ تا ۵ کہ پہر زال، ن ۶ (؟)
,,	۱۷۰	۱	۱	خوش قداں	خوش قدی، ن ۱، ۳، ۴، ۶،
,,	,,	۱	۱	(ردیف غزل) گوبند لال	کوبھر، کبھر، گوبھر، (گوھیر، ن ۳) ن ۱ تا ۴، ۵، ۶، لعل، ن ۱، ۵، ۶، (ہر شعر میں)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۱	۱۷۰	۳	۱	هوں تو	هو نیں، ن ۱ تا ۵، هوویں، ن ۶
,,	,,	۴	۲	خیال	جمال، ن ۵، ۸
,,	۱۷۱	۱	۱	بیرہ	زلفا، ۵، ۸
,,	,,	۱	۲	دل کا هوا	جیو کا هوا، ن ۶، ۷۔ هے مرغ دل، ن ۲ تا ۴
۱۳۲	,,	۲	۱	تونہ کر	یوں نہ کر، ن ۱، ۴، ۶، ۷۔ یو نہ کر، ن ۲، ۳،
,,	,,	۲	۱	شر کی حقیقت میں هے	شر میں نہیں هے فرق، ن ۲
,,	,,	۳	۲	کوں آئے هیں باستقبال	کوں یو آئے هیں، استقبال، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷۔ کوں آئے هیں یو استقبال، ن ۱
,,	,,	۴	۲	اُنهوں۔کوں	اونے، ن ۳، ۴۔ اتے، ن ۲ یو، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۱	جو هے	اهے، ن ۱ تا ۴، انجے، ن ۵۔ یو هے، ن ۷
,,	۱۷۲	۱	۱	هے جو خیال	هے خیال، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	کرتا	کرتا هے، ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۴	۲	شوق اس کے سوں	شوق سوں اس کے، ن ۱ تا ۷
,,	۱۷۳	۱	۱	سے یہ	سو یو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۱	گهنالے *	کهیالے ن ۱، ۲، ۵، ۷ گهنبالے، ن ۴، ۶

* ن ۷ میں اس لفظ پر حاشیہ هے۔ "تیلی میں تر" —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۳	۱۷۳	۲	۱	کھینچا	کھینچی، ن ۱، ۵ تا ۷
،،	،،	۳	۲	اور	ھور، ۱، ۳ تا ۷
،،	،،	۴	۱	کئی شکاراں نے	کئیں شکاریاں نے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	کرم - کی کرو	رحم، ن ۱، ۴، ۶، ۷- کی کر، ن ۱، ۶ تا ۷
۱۳۴	۱۷۴	۸	۲	نسن	نسط، ن ۱ تا ۴، ۶،
،،	۱۷۵	۱	۱	کسن سوں	کس کن، ن ۱ تا ۴، کس سے، ن ۶، ۷، کیسے، ن ۵
،،	،،	۲	۲	بار کاروان دل	یار کاردان دل، ن ۶، ۴
،،	،،	۴	۲	مھرے	دل کے، ن ۱، ۵ تا ۷، ۸
،،	،،	۵	۱	سن کیوں سکے	کیونکر سنے، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	زبان دل	فغان دل، ن ۴
،،	۱۷۶	۱	۱	نسوں ھے	سوں ھوا، ن ۶، ۷
،،	،،	۱	۳	تجھہ جفا سوں ھے	سنئیں ھے تجھہ سوں، ن ۵
۱۳۵	،،	۴	۱	طبیب سوں	طلب ستی، ن ۱ تا ۵
،،	۱۷۷	۱	۱	امرت لعل (ردیف)	انمرت، ن ۲ تا ۶ لعل، ن ۱، ۵ تا ۷ (قدیم ۱۸۱)
،،	،،	۳	۱	نہ بلند ھوا اُس کا	نہ ھوے بلند اس کا، ن ۱ - نہ ھوے اس کا فلام، ن ۵
،،	،،	۴	۱	کیا کروں	کیا کہوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	کبھو	وہ کیوں، ن ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳۰	۱۷۸	۲	۱	ضرر - آه	حذر، ن ۲ - حال، ن ۴
,,	,,	۶	۱	شوق میں	شوق سوں، ن ۱ تا ۳ ۵ تا ۷
,,	,,	,,	۲	هے بلبلاں کے دل میں	هے دل میں بلبلاں کے ن ۱، ۳ تا ۷
,,	,,	۷	۲	بوے مے	بو کی مے، ن ۱، ۳ تا ۵، ۷
۱۳۱	۱۷۹*	۴	۱	تروار	تلوار، ن ۲، ۵، ۷
۱۳۱	۱۸۱	۳	۲	سب	سو، ن ۲ تا ۴، ۶، هیں، ن ۵
,,	,,	۴	۲	کا چترنا	کارناں یو، ن ۱ - کارنا سوں، ن ۲ - کا رمنا سو، ن ۴، ۵ - کا دهنداں ن ۶ - (کاڑهنا) - کانهانا، ن ۷ -
,,	,,	۴	۲	اشکل	اٹکل، ن ۱ - اٹکل، ن ۵، ۷ مشکل ن ۲ تا ۴،
,,	,,	۵†	۱	تهلگ	درگ ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	دیکھیے - کا هو	دیکھیں، ن ۱ - کے هوئیں، ن ۱ هوی ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	هے اما	هے لیکن، ن ۲، ۵، ۷

---

* غزل ۱۸۰ کسی نسخے میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۳۸	۱۸۱	,,	۲	انجل	لاحل ، ن ۱ ، ۶ ، ۷ بے حل ن ۵ ، ۱ (حش)
,,	,,	۷	۱	خوں ریز	چوندھر ، چودھر ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	خط کاجل	خط کا کاجل ، ن ۱ ، ۵ ، ۶ - آج کاجل ن ۷
,,	,,	۹	۲	غم سوں	غم تھے ، ھے ، ن ۳ ، ۴
۱۳۹	۱۸۲*	۳	۲	چھوڑے تو	چھوٹے یو ، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۲	سوں پہنچا ھے	سے بے جا ھے ، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۷	۱	جلوۂ مست	جلوۂ بد مست ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۱	دام عشاق	اے دام عشاق ، ن ۱ تا ۵ مشتاق ن ۱ (حش)
,,	,,	۹	۱	ولی تیری گلی کوں دیکھہ بولا —	(ولی) یوں دیکھہ بولیا تجھہ گلی کوں ، ن ۲ ، ۴
,,	۱۸۳	۱	۲	جیو مرا لے نہ لے	جیو مرا ھت (ھاتھہ) لے نہ لے ، ن ۱ تا ۷
۱۴۰	,,	۲	۲	دوسرے کی جا غزل ،	دوسرے کی جاکر غزل ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	وھم ایس دل میں رکھہ	کے وھم دل ملوں ، ن ۱ ، ۳ ، ۴ - رکھہ نہ ، ن ۷ - راکھہ ، ن ۵ ،

---

* اس غزل کا چھٹا شعر کسی نسخے میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۰	۱۸۳	۴	۱	ظلم سے دل	ظلم ستی ؛ ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	رسم وفا	مہر وفا ؛ ن ۲ ، ۳
,,	,,	۵	۱	رسم وفا ہاتھہ سوں	ہاتھہ سوں اپنے وفا ؛ ن ۴ ، ۷
,,	,,	۵	۲	غیر سوں	کس سوں اے ؛ ن ۱ تا ۷
۱۴۱	۱۸۴	۱	۱	ہے قوت، کھاتا ہوں	مجھہ قوت ہے کھانا ؛ ن ۳ تا ۵ - کھایا ؛ ن ۲
,,	,,	۱	۱	محبت	محنت ؛ ن ۱
,,	,,	۱	۲	راحت	الفت؛ ن ۵
,,	,,	۲	۱	امکان کے	امکان کے آ ؛ ن ۵
,,	,,	۳	۱	دیکھے	دیکھا؛ ن ۳ ، ۴ ، ۷
,,	,,	۴	۲	مجنوں ہیں	مجنوں ہے؛ ن ۱ ، ۵
,,	۱۸۵*	۲	۲	قم ہے قم (غ)	فم ہے فم؛ ن ۲ (صحیح)
۱۴۲	,,	۳	۱	دل پہ ہے نوبت پریشانی	دل کوں تجھہ باج ہے پریشانی؛ ن ۲
,,	,,	۳	۲	نین میرا دویم ہے	نین میرے دویم ہیں؛ ن ۲
,,	,,	۴	۲	جسکوں دیکھو سو	جسکے دیکھے سوں؛ ن ۲
,,	۱۸۶†	۱	۱	دل کوں لے	دل لے جا؛ ن ۲ تا ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۱	ہے بہت	ہے نپٹ؛ ن ۳ - بہت ہے؛ ن ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۱	اُس رخ پر	تجھہ مکھہ پر؛ ن ۲ تا ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۲	اُس چہرہ	تجھہ چہرہ؛ ن ۲ تا ۴ ، ۷
۱۴۳	۱۸۷	۲	۲	ڈوروں کا	ڈورے کا؛ ن ۱ تا ۷

* صرف ن ۲ میں یہ غزل ہے -

† ن ۱ ، ۵ ، ۶ میں یہ غزل نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۴۳	۱۸۷	۳	۱	کہہ سکیے	کر بوجھی، ن ۵
,,	,,	۵	۲	رخسار و لب	رخسار لب، ن ۲ تا ۴
,,	۱۸۸	۳	۱	داستان عشق ہمیں	داستاں برہ منیں مجھ، ن ۲ تا ۴
۱۴۴	,,	۷	۱	بخت سیاہوں	بخت سیاہی، ن ۳ و ۴
,,	۱۸۹	۳	۱	کرنے کوں	کرنے سوں، ن ۱ تا ۵، ۷ - کرتے ہوں، ن ۶،
,,	,,	۵	۱	صنم کی	سجن کی، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
,,	۱۹۰	۱	۱	ہجراں	ہجرت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱	۲	اے صبح رو نہ کر کم	مجھ سیں نکو کرو کم، ن ۲
۱۴۵	,,	۲	۲	تا یک پلک	تا ایک پل، ن ۱ - تا یک گھڑی، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	آوے تجھ پاس	تجھ کن آوے گا، ن ۳،۴
,,	,,	۳	۱	تیری بھواں کو جب سوں دیکھا ہے	تجھ بھوں کوں جب سوں دیکھا تجھ پاس، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	کے چہ میں	کے شرموں، ن ۱ تا ۵، ۷ کے چہ موں، ن ۶
,,	۱۹۱	۲	۲	سہو	شوق، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	عاشقاں پر	عاشقاں کوں، ن ۱، ۴ تا ۷
,,	,,	۴	۱	جگ میں	ہر گز، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	زلف لے	زلف سوں، ن ۳، ۴، ۶ (ن ۴ میں نسخہ مندرجۂ فٹ نوٹ)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٤٦	١٩١	٦	١٠	نظر میں جب سٹی آیا وہ گلرو	ہوا پیدا وہ گلرو جب سوں جگ میں، ن ١ تا ٧
,,	١٩٢*	١	٢	حکام	احکام، ن ١، ٥، ٧
,,	,,	١	٢	کئی، کدھی	کئیں، کدھیں، (ہر جگہ سب نسخوں میں)
,,	,,	٤	١	آپ بھی	آپ نے، ن ١، ٥- آپ ہی، ن ٧
,,	,,	٦	١	خنجر سوں ہے	خنجر سٹی، ن ١، ٥
,,	,,	٧	٢	چھٹالے کر چکایا دام دام	لیکر چوکھا کیا ہے دام دام، ن ١، ٧ (صحیح)
١٤٧	١٩٣	٣	١	نا کر سکے	کر نا سکے، ن ١ تا ٥
,,	,,	٣	٢	مژگاں	شانہ، ن ١
,,	,,	٤	١	اُس نے	انشا، ن ١، اُن نے، ن ٣ تا ٧
,,	,,	٥	١	دریائے جلوں	میں دریانے خوں، ن ٥ تا ٧
,,	,,	٥	٢	کشتی کا	کشتی کوں، ن ١، ٦، ٧
,,	,,	٦	٢	لباں - سوں- ہر	بھواں ن ٢- دھن ن ٣- میں، ن ٧- سجھ، ن ٥
,,	,,	٦	٢	رشک	رنگ، ن ٢، ٣، ٥
,,	,,	٧	١	کی تیغ	کے تیر، ن ١
,,	١	٧	١	شہر فلک	شہر، ن ٣، تیر فلک، ن ١، ٢، ٥

* یہ غزل مرتب صاحب کو صرف ایک دیوان میں ملی، مگر انجمن کے ن ٢، ٣ کے سوا سب نسخوں میں موجود ہے۔ اور (چھٹا) ساتویں شعر میں سمجھ میں نہ آیا، ن ١ کا نسخہ صحیح ہے جو ہم نے دیا ہے ـ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۷	۱۹۳	۸	۱	خونی،	خونیں، ن۲، ۶، ۷
,,	,,	۸	۲	اور	هور، ن ۱، ۴، ۶، ۷۔ جوں، ن ۳
,,	,,	۹	۲	تب سوں	تجهه بن، ن ۱، ۵ تا ۷۔ بن تجهه، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۲	اُس سوں	اُن سوں، ن ۳، ۴
۱۴۸	,,	۱۱	۱	هجر میں	هجر سوں، ن ۱ تا ۷
,,	۱۹۴	۲	۱	وقت سوں	وقت پر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	لٹ پٹی	جو لٹ پٹی، ن ۱۔ جب لٹ پٹی، ن ۵
,,	,,	۳	۲	دل هوے عشاق کے	دل هوا عشاق کا، ن ۵، ۶
,,	,,	۳	۲	نکلا	نکلے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	هو روشن سواد	هووے رنگ روے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	سروقد	تیر قد، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	هو وہ	هووے، ن ۱، ۳
,,	۱۹۵	۱	۲	لکها هے	لکهے هیں، ن ۱ تا ۷
۱۴۹	,,	۲	۲	رکها هے نام	رکهے هیں ناؤں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	تهوڑی میں	تهوڑی پر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	جو هے	اهے، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۵	۲	تجلی هے	تجلاے، ن ۳، ۴
,,	۱۹۶*	۲	۱	جب سوں ترا مکهه	جیوں مکهه ترا یو، ن ۲
,,	,,	۳	۱	احوال سوں	احوال میں، ن ۲، ۵

* یه غزل ن ۳ میں نهیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۰	۱۹۷	۳	۱	دسے ہیں	دسے مجھہ ، ن ۲ تا ۴ - دسے ہے ، ن ۵ ، ۷
"	"	۵	۲	جی سوں	جیو سوں ، ن ۱ ، ۵ تا ۷ دل سوں ، ن ۲ تا ۴
"	"	۶*	۱	مختصر	منحصر ، ن ۱ ، ۴ ، ۵
"	"	۶	۲	جی کو	جیو سوں ، ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	میں عشق سوں	تجھہ عشق ، ن ۳ - میں ن ۱ ، ۵
۱۵۱	"	۱۰	۱	کعبے کوں مدعا کے	کعبے کے مدعا کوں ، ن ۱
"	۱۹۸	۲	۱	امیدوار - رہ	امیدوار اچھو ، ن ۸ - اچھہ ، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	سفید	سپید ، ن ۳ ، ۴
"	"	۴	۱	اپس کے حق کوں - نچنت	اپے ، ن ۱ - اسکوں ، ن ۲ ، ۴ - نچنت ہو ، ن ۱ تا ۵
"	"	۵	۲	جس کے سب - ہیں	جس نزیک ہیں ، ن ۱ ، ۳ ، ۵ - ہے ، ن ۲ ، ۴ ، ۶ ، ۷
"	۱۹۹†	۲	۲	تپیں	جلیں ، ن ۸ - تپو نہیں ، ن ۱ - ہوی ، ن ۲ - ہویں ، ن ۷

---

* چھٹا اور آٹھواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے - اور قافیہ نون جمع کے ساتھہ چلیں ، تلسلیں وغیرہ ، ن ۴ ، ۵ میں دوسرا شعر نہیں ہے - تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۲	۱۹۹	۴	۱	پھرتا ہوں	پھرتیاں ہیں، ن ۱، ۵ پھرتی ہیں، ن ۴- پھرتا ہے، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۲	ہیں-	ہے، ن ۱، ۵
,,	,,	۶	۱	ہو تو	ہوے، ن ۱، ۴، ۵- ہویں تو، ن ۶، ہوں تو، ن ۷
,,	,,	۶	۱	اچرج نہیں	عجب ہی نہیں، ن ۶
,,	,,	۶	۲	کہ اُن کو	کہ اُسکوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اِتنی خواہاں ہیں	بسے، ن ۴، ۵ خواہاں تھے، ن ۵، ہے، ن ۱، ۴
,,	,,	۷	۲	رکھتی- ہیں	رکھتیاں، ن ۱، ۴- تھیں، ن ۵
,,	۲۰۰	۱	۲	آہ مرے دل میں	شمع، ن ۵، ۶ - دل میں مرے آہ، ن ۲ تا ۴
۱۵۳	,,	۶	۲	مثل- ہیں	بسان، ن ۵- ہے، ن ۱
,,	,,	۷	۱	ولی یہ دل کی- کرے	ولی کے دل کی، ن ۱ تا ۷- کروں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	ہوا ہے	ہوی ہے، ن ۲- ہوے ہیں، ن ۳
,,	,,	۷	۲	بچن	سخن، ن ۱، ۳ تا ۵، ۷
,,	۲۰۱	۳	۱	بلند نہیں	بلندی میں، ن ۳، ۴
۱۵۴	,,	۱۲	۱	کبھو نہ رہے	کی بونہ رہی (یا) اہے، ن ۱- کی دارو ہے، ن ۷- کا کیونکہ رہے، ن ۲، ۵- کبھوں نہ رہے، ن ۳، ۴، ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱	۱+۲	۱۲	۲	گر ملے	جب ملے، ن ۱ تا ۵؛ جو ملے، ن ۱ حاشیہ
،،	۲+۲*	۲	۱	یہ ہیں غالب ترے یہ	ہیں ترے ہاتھہ پر یوں ن ۵،
،،	،،	۲†	۲	پھر - نہ کر	بند، ن ۱ تا ۴، ۶۔ نکو، ن ۱، ۴
،،	،،	۴	۱	نہ وعدہ صبح کا کر مجکوں آج	صبح پہ وعدہ نہ کر آج مجکوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	اپس کے مکھہ	اپس نکہ، ن ۳، ۴
،،	،،	۵	۲	کے اشارے	کی اشارت، ن ۲، ۵
،،	،،	۶	۱	فیض اثر	فیض ابر، ن ۱، ۳ تا ۵ فیض ہوا، ن ۲
،،	،،	۶	۲	جگ میں	جگ کے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۷	۱	تو اُس کو مہر	تو اس پہ مہر، ن ۱ تا ۴، ۶ اسے مہر، ن ۵
۱۲	۳+۲‡	۳	۲	ہے تیرا	ترا ہے، ن ۱، ۳ تا ۵
،	،،	۷	۱	کیا ہوں	کیا ہے، ن ۳، ۴
،	۴+۲	۱	۲	مغز پروانہ	سوز پروانہ، ن ۷
۱۲	،،	۶	۱	جل	گل، ن ۱ تا ۷
،	،،	۷	۱	کرتا ہے	کیتا ہے، ن ۱ تا ۷
،	۵+۲	۱△	۲	آئینے میں	آرسی میں، ن ۲

* ن ۱، ۳، ۴ میں ردیف سخن ہے مگر صحیح نہیں —

† تیسرا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

‡ ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے —

△ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۵۲	۱۹۹	۴	۱	پھرتا ھوں	پھرتیاں ھیں، ن ۱، ۵ پھرتی ھیں، ن ۴- پھرتا ھے، ن ٦، ۷
،،	،،	۵	۲	ھیں-	ھے، ن ۱، ۵
،،	،،	٦	۱	ھو تو	ھوے، ن ۱، ۴، ۵ - ھویں تو، ن ٦، ھوں تو، ن ۷
،،	،،	٦	۱	اچرج نہیں	عجب ھی نہیں، ن ٦
،،	،،	٦	۲	کہ اُن کو	کہ اُسکوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	اِتنی خواھاں ھیں	بسے، ن ۴، ۵ خواھاں تھے، ن ۵، ھے، ن ۱، ۴
،،	،،	۷	۲	رکھتی - ھیں	رکھتیاں، ن ۱، ۴ - تھیں، ن ۵
،،	۲۰۰	۱	۲	آہ مرے دل میں	شمغ، ن ۵، ٦ - دل میں مرے آہ، ن ۲ تا ۴
۱۵۳	،،	٦	۲	مثال - ھیں	بسان، ن ۵ - ھے، ن ۱
،،	،،	۷	۱	ولی یہ دل کی - کرے	ولی کے دل کی، ن ۱ تا ۷ - کروں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۲	ھوا ھے	ھوی ھے، ن ۲ - ھوے ھیں، ن ۳
،،	،،	۷	۲	بچن	سخن، ن ۱، ۳ تا ۵، ۷
،،	۲۰۱	۳	۱	بلند نہیں	بلندی میں، ن ۳، ۴
۱۵۴	،،	۱۲	۱	کبھو نہ رھے	کی بونہ رھی (یا) اھے، ن ۱ - کی دارو ھے، ن ۷ - کا کھونکہ رھے، ن ۲، ۵- کبھوں نہ رھے، ن ۳، ۴، ٦

زل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲	۱۲	۲	گر ملے	جب ملے ' ن ۱ تا ۵ - جو ملے ' ن ۱ حاشیہ
*۲۰	۲	۱	یہ هیں غالب ترے یہ	هیں ترے هاتهہ پر یو' ن ۵ '
,,	†۲	۲	پهر - نہ کر	بلد' ن ۱ تا ۴ ' ۶- نکو' ن ۱ ' ۴
,,	۴	۱	نہ وعدہ صبح کا کر مجکوں آج	صبح یہ وعدہ نہ کر آج مجکوں' ن ۱ تا ۷
,,	۵	۱	اپس کے مکهہ	اپس نکہ' ن ۳ ' ۴
,,	۵	۲	کے اشارے	کی اشارت' ن ۲ ' ۵
,,	۶	۱	فیض اثر	فیض ابر' ن ۱ ' ۳ تا ۵ فیض هوا' ن ۲
,,	۶	۲	جگ میں	جگ کے' ن ۱ تا ۴ ' ۶' ۷
,,	۷	۱	تو اُس کو مہر	تواس پہ مہر' ن ۱ تا ۴' ۶ اسے مہر' ن ۵
‡۲۰	۳	۲	هے تیرا	ترا هے' ن ۱' ۳ تا ۵
,,	۷	۱	کیا هوں	کیا هے' ن ۳' ۴
۲۰	۱	۲	مغز پروانہ	سوز پروانہ' ن ۷
,,	۶	۱	جل	گل' ن ۱ تا ۷
	۷	۱	کرتا هے	کیتا هے' ن ۱ تا ۷
۱△	۱	۲	آئینے میں	آرسی میں' ن ۲

ن ۱ ' ۳ ' ۴ میں ردیف سخن هے مگر صحیح نہیں —

یسرا شعر ن ۴ میں نہیں هے —

، ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر هے —

یہ غزل ن ۳ میں نہیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۵۶	۴+۵	۴	۲	میرے انچھو کی	انجھواں کی میرے، ن ۱، ۲
,,	,,	۴	۲	آکے روانی	آب روانی، ن۲، ۴، ۵
۱۵۷	۲+۷	۱	۲	ناز سوں آوے	ناز دکھاوے، ن ۳، ۴ ناز میں آوے، ن ۵
,,	,,	۳	۱	پیچھے	پیچھل، ن ۱، ۵- کے بیچ ن ۲
,,	,,	۳*	۲	اوٹ میں پردے کی	اوٹھہ، ن ۱، ۲ - مکھہ سے اٹھا پردہ، ن ۴
,,	,,	۳	۲	دکھاوے	چھپا وے، ن ۲
,,	,,	۴	۱	لولی فلک	چنپ هوں فلکی، ن ۵،
,,	,,	۴	۲	بجا وے	نچاوے، ن ۱، ۲، ۴، لیجاوے، ن ۵
,,	,,	۶	۱	جی جان لیا	جی‌تان‌لیا، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	,,	۶	۲	گزر جاویں	نگیں، ن ۶، لگیں سارے ن۸، بکیں سارے، ن ۱ - لگے پیارے، ن ۲ تا ۴
۱۵۸	,,	۷	۲	ولی کو گر یک جام	ولی بد کوں گر جام ن ۲ تا ۴ - ولی کوں آگر جام، ن۵، ۶

---

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۸*	۲	۱	نہیں پہنچتي	(پونچتی، ن ۱) پہنچتی نہیں، ن ۲ تا ۴- پہنچتی ہے، ن ۵
,,	۴	۱	سرو عریاں	سرو رعنا، ن ۲، ۶، ۷
,,	۴	۲	رسوا کیا	کیا رسوا، ن ۱ تا ۶
,,	۵	۱	پری روھے	پریروے، ن ۱، ۵
,,	۷	۱	گلرنگ کا	گلرنگ کے، ن ۱، ۵، ۶
,,	۷	۱	جامہ زیبوں	جامہ زیباں، ن ۲، ۵
,,	۸	۱	آوں-اگر	جاؤں، ن ۲ تا ۴ - جدھاں، ن ۶
۲۰۹	۳	۲	چقماق	چخماخ، (؟) ن ۴،
,,	۴	۱	رکھا سر	رکھوں سر، ن ۱- رکھے سر، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	۴	۲	حلا	حیا، ن ۲ تا ۴
,,	۵	۱	بات مت کر	سر کی دے مت، ن ۱- سرمت کہہ، ن ۲- سرکھے مت، ن ۳، ۵، سرکش مت، ن ۴
۲۱۰	۲	۲	کبھو،	کبھوں، ن ۱، ۶-کدھیں ن ۳، ۴ کہیں- ن، ۵

* اس غزل پر ن ۷ میں یہ نوٹ لکھا ہے اور قابل توجہ ہے :
غزل (کی نسبت) کو طبقات الشعرا (مولفۂ منشی قدرت اللہ
تی مراد آبادی سنہ ۱۱۸۸ ھ) میں حضرت شاہ گلشن کی طرف
وب کیا ہے - جسکو حضرت نے خود (بطور) تبرکاً ولی گجراتی
مرحمت فرمائی تھی اور اسی پر ولی کے ریختہ کی بنیاد

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
١٥٩	٢١٠	٤	١	نہیں	نہ کوئی، ن ١ نکو، ن ٣ تا ٧
,,	,,	٤	١	طبیب سوں	طبیب کوں، ن ٢ تا ٦
,,	,,	٥	٢	رات دن سجھے اپنے	رات دیس، ن ١ تا ٦، سجھے سجھہ، ن ١، ٣تا ٦ سجھے میرے، ن ٢
١٦٠	٢١١	١	٢	تجھے	اُسے، ن ١تا ٤، ٦، ٧
,,	,,	١	٢	دقت کی نظر	ایک وقت نظر، ن ١- رغبت کی نظر، ن ٣، ٤
,,	,,	٤	٢	جانے ہیں	جاری ہیں، ن ١
,,	,,	٦	٢	ہیں مغز- نمط- یوں-	ہے مغز، ن ١ - نمن، ن ٢ سوں، ن ٢
,,	,,	٦	٢	لے گئے گو تنگ	لے کے گئے گوے، ن ١، ٢ گوے گئے لیکے، ن ٧
,,	,,	٦*	٢	(پورا مصرعہ):	کیا مول لیا کوئی کہے ایک شکر سوں، ن ٥- گویا یو لباں کوئی کہے لب کی شکر سوں، ن ٦
,,	٢١٢	٣	٢	سفر	سحر، ن ١
١٦١	,,	٤	١	سجھہ	تجھہ، ن ١ تا ٧
,,	,,	٥	١	ہے دل چسپ	کماں ہے، ن ١†
,,	٢١٣	٢	١	اُس اوپر	اُسی پر، ن ٣ تا ٥

* ن ٣، ٤ میں یہ شعر نہیں ہے—

† اُس لفظ پر، ن ١ میں یہ حاشیہ ہے:- یعنے خوش آمدائے پسند آمد - یہ مقطع ن ٢ تا ٤ میں نہیں ہے - ن ١ کالفظ مرجح ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٩١	٢١٣	٣	١	پلک ہاتھہ لے یو	نکہ، ن ١ - سوں ترا یو، ن ١، ٦ - سوں یو ترا، ن ٢ تا ۵، ٧
،،	،،	۴	١	یک پل	یک تل، ن ١ تا ٣
،،	،،	۵	١	میری	تیری، ن ۵
،،	،،	۵	٢	تب شعر سرا	یو، ن ١، ۵ تا ٧ - تو، ن ٢ تا ۴ - شعر ترا، ن ۵
١٩٢	٢١۴	۴	١	جب سوں	تب سوں، ن ٣، ۴
،،	،،	۵	١	جو تیرے	ہے جو اس، ن ٣، ۴
،،	،،	۵	٢	تعبیر	تاثیر، ن ١ تا ۴، ٦، ٧
،،	٢١۵*	١	١	نور چشم	شوخ چشم، ن ٢، ۵
،،	،،	١	٢	اُس پر	تس پر، ن ۵
،،	،،	٣	٢	باندھا ہے - دل	باندھے ہیں، ن ٣ تا ٧ جیو، ن ٣، ۴
،،	،،	۴	٢	عاشق - لپک	عالم، ن ۵ - کٹک، ن ١، ٣ تا ٦ - لٹک، ن ٧، ٨
١٩٣	٢١٦	٢	١	کی قلم لے کر	کی قلم اوپر، ن ١، ٦ - کے ورق اوپر، ن ٢ تا ۴، ٧ کا قلم لے کر، ن ۵
،،	،،	٢	٢	خون آہو	چشم آہو، ن ٢ تا ۴
،،	،،	٣	٢	لے پیا	لے گیا، ن ١
،،	،،	۴†	١	سخن اوپر	سخن گو پر، ن ١
،،	،،	۵	١	کیا تعجب ہے	گر تعجب نہیں، ن ٢ یو عجب کیا ہے، ن ۵ کیا عجب ہے گا، ن ٦

* ن ٢ میں یہ غزل نہیں ہے—

† چوتھا، پانچواں شعر، ن ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۳	۲۱۶*	۵	۲	دوانے کا	دوانے نے، ن ۱، ۳، ۷ - دوانے کوں، ن ۵
,,	,,	۷	۱	میرے	تیرے، ن ۲ تا ۴
۱۹۴	۲۱۸	۲	۲	مری جانب	تری جانب، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	اے دانا	جاناں، ن ۱، ۵ - ناداں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	ہے سیر باغ جوانی	بسرے ہے، ن ۱ - ملک جوانی، ن ۱ تا ۷
,,	۲۱۹†	۲	۲	ہر چیز کی	ہر چیز کا، ن ۲ تا ۵
۱۹۵	,,	۴	۲	معنی میں	معنی کوں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	لیتا	لوٹتا، ن ۲ تا ۷
,,	۲۲۰	۱	۱	جالا-	جالیا، ن ۱ تا ۴، ۶، جلا، ن ۵ - جلیا، ن ۷
,,	,,	۱	۱	طبع	شمع، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	تو یہ	تو یو، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	لب ہیں	لب ہے، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۴	۲	بہرہ مند	بہرہ یاب، ن ۲، ۴ - بہرہ ور، ن ۵
,,	,,	۴	۲	مجکوں	آ مجکوں، ن ۱
,,	,,	۵	۱	اچھوں	رہوں، ن ۵، ۸
۱۹۶	۲۲۱	۲	۱	پر خوں کوں میں	پر خون کوں، ن ۱، ۲، ۴، ۵

* غزل ۲۱۷ ن ۴ میں نہیں اور شعر ۴، ن ۳ میں نہیں ہے-

† یہ غزل ن ۱ میں اور تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۱	۴	۱	بوجھے	پوچھے ' ن ۳ تا ۷
,,	۴	۲	کوں	میں ' ن ۱ تا ۴-کو ' ن ۷
,,	۵	۲	حلقے نے جس کی زلف کے	جس کی زلف کے پیچ نے ' ن ۲ تا ۴
,,	۶*	۱	کسب عزت	بسکہ عزت ' ن ۵
,,	۷	۱	لبریز ہے	لبریز ہیں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۶ '
†۲۲۲	۱	۱	بے تاب	کی آب ' ن ۱-بے آب ' ن ۲ ' ۵ ' تا ۷
,,	۲	۱	اُس کے-دیکھ کر	پیو کے ' ن ۱ ' ۵-جو دیکھہ ' ن ۱
۲۲۳	۵	۱	رکھا	لکھا ' ن ۳ ' ۵ ' ۷
۲۲۴	۱	۱	جس نے	جن نے ' ن ۱ تا ۴
,,	۲	۲	پنہاں	سینہ ' ن ۲ ' ۴
,,	۲	۲	دیکھا ہے - تلوار	دیکھا ' ن ۳ ' ۴-تروار ن ۳ ' ۴
,,	۳	۲	بخشا ہے	بخشے ہیں ' ن ۱ تا ۴ ۶ ' - بخشیں ہیں ' ن ۵ ' ۷
,,	۳	۲	اعصا	عاصا ' ن ۲ تا ۴ ' ۶ ' آسا ' ن ۱ ' ۵
,,	۴	۱	لاے ہیں	لیاتا ہے ' ن ۱-لایا ہے ' ن ۲ تا ۴
,,	۵	۱	کے ہیں	کا ہے ' ن ۱ ' ۲-سنئیں ' ن ۳

* ن ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۳ ' ۴ میں اور تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۸	۲۲۴	۵	۲	دائم دل منیں	پنہاں، ن ۱-بر منیں، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۶	۱	دیکھا ہے	دیکھے ہیں، ن ۲ تا ۴ دیکھاں ہے - ن ۵
,,	,,	۶	۱	مکھہ کوں اے رشک چمن	مکھہ کے تئیں اے رشک حسن، ن ۲
,,	,,	۶	۲	چھوڑاں ہوں	چھوڑے ہوں، ن ۲ تا ۴ چھوڑیا ہے، ن ۵، ۶
,,	,,	۶	۲	عشق گل گلزار	تجھہ عشق کے گلزار، ن ۴، ۵- حسن گل گلزار ن ۲
,,	۲۲۵	۳	۱	اُس کا	اسکوں، ن ۱، ۷ - اسکے ن ۳ تا ۵
,,	,,	۵	۲	سخن	سجن، ن ۱، ۳ تا ۷
۱۹۹	۲۲۶	۱	۱	سخن	بچن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	عشاق کی صف میں	عاشق کے سفر میں (؟) ن ۲، ۴
,,	,,	۴	۱	رنگ کی شوخی	نین کی، ن ۴، خوبی، ن ۱ تا ۷
,,	۲۲۷	۱	۲	آج وہ	آج یو، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۲	۲	لگا ہے جا	لگا ہے آ، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	صاحب درد کئی	صاحب دل کوئی، ن ۵
,,	,,	۵	۱	نظر سوں	کمرسوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۱	کمر اُس	نظر اُس، ن ۱ تا ۵
۱۷۰	*۲۲۸	۲	۲	نڈر	نظر، ن ۱، ۲، ۵، ۶

* مطلع کے دونوں مصرعے ن ۳ میں اُلٹ پلٹ ہیں - چوتھا شعر بھی نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
١٧٠	٢٢٨	٣	٢	دیکھا	دیکھے، ن ١ تا ٧
,,	٢٢٩	٢	١	بخشی ہے	بخشا ہے، ن ١ تا ٧
,,	,,	٣	١	غم ستی آشک کا	غم منھوں، ن ١، ٥ - اشک سوں، ن ١
,,	,,	٣	٢	اس سفری	ہم سفری، ن ٢، ٣، ٥ - ہے سفری، ن ٤، ٧
,,	,,	٥	١	پتا چاک هووے	سلا چاک ہوے، ن ٣ تا ٧
١٧١	,,	٦	١	کہا پیچ	کہاز ہر، ن ٢، ٤
,,	٢٣٠	١	١	چمپے کی کلی	چھلی کی گلی، ن ٢ تا ٤، ٦ - چنپے، ن ١، ٥، ٧
,,	,,	٢	٢	جو کرے	جن کیا، ن ١ - جو کیا، ن ٢ تا ٧
,,	,,	٤	١	آتش رنگ	آتش گر کوں، ن ٢ - آتش گھر، ن ٣
,,	,,	٥	١	دل سوراخ	ہے دل سوراخ، ن ١، ٥
,,	,,	٨	١	مصرع برق	شعلۂ برق، ن ٥
١٧٢	٢٣١*	١	١	نہ لے	نہ لیا، ن ١، ٥ - نہ دلا، ن ٣، ٤، ٧
,,	,,	٢	٢	نسخ کئے	نسخ کیا، ن ٦، ٧ - کئیں، ن ٥
,,	,,	٣	٢	صبح کوں	صبح میں، ن ١ تا ٥
,,	,,	٥	١	ماہ جبیں مہر لقا	صبح جبیں، زہرہ لقا، ن ١
,,	,,	٥	١	جبیں دیکھہ	جبیں پر، ن ١، ٣ تا ٧

* یہ غزل ن ٢ میں نہیں ہے اور اس کا چوتھا شعر ن ٣ تا ٥ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۲	۲۳۱	۶	۱	اپنے محب	ایسی محبت، ن ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	تجھہ نام کا ہرروز	ہرروز ترا نام، ن ۳، ۴، ۶، ۷۔ تری یاد، ن ۵
,,	۲۳۲	۱	۱	مکھہ پہ	مکھہ کے، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۱۷۳	,,	۲	۲	تاریکی	باریکی، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	تجھہ	اُس، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۴	۱	ہو اُس مہ کا	ہوے اُس مکھہ کا، ن ۱۔ ہووے اُس کا، ن ۴
,,	,,	۴	۲	جو پہلچا ہے	کہ جو بوجھے، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷۔ جو بوجھا ہے، ن ۲، ۵
,,	,,	*۵	۱	اُس کے مکھہ کی ہے	اُس مکھہ کی۔ن ۲، ۴، ۵۔ جو ہے، ن ۴۔ ہوے، ن ۲، ۵
,,	,,	۵	۲	خواب	خوب، ن ۴، ۵
,,	۲۳۳	۲	۱	شوق	ذوق، ن ۱، ۳، تا ۶
,,	,,	۲	۲	سخن	سجن، ن ۷
,,	,,	۳	۱	نگاہ	نگار، ن ۸
۱۷۴	,,	†۵	۱	کیا مہ ۔ کوں	کیا یوں، ن ۱۔ کیاموں، ن ۲، ۵۔ سوں، ن ۲
,,	,,	۷	۱	اُس کے پہ	پر اُس کے، ن ۵ تا ۷
,,	۲۳۴	۳	۱	کمر کا	میاں کے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	آنسو	آنجھو، ن ۱، ۲، ۴، ۶۔ انجھواں، ن ۳، ۵، ۷

* پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —
† پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۷۵	۲۳۵*	۳	۲	نمط	نمن، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	میں	یو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	معشوق	معشوقہ، ن ۱
,,	,,	۱۱	۱	وسعت مشرب	مشرق و مغرب، ن ۱ ۔ وسعت منزل، ن ۳، ۵، ۷
,,	,,	۱۲†	۱	قد کا	قد کے، ن ۱، ۶، ۷
۱۷۶	۲۳۶‡	۴	۱	گنبج	شمع، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۴	۱	کسو	کسی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	میں	مئے، ن ۵
۱۷۷	۲۳۸$	۳	۱	فخر میں	فخر سوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	ہے گر چمن میں کہے وہ	اگر، ن ۱ - کہے کہ چمن میں، ن ۱، ۳، ۵۔ کہے وہ چمن میں، ن ۲
۱۷۸	۲۳۹	۱	۲	ستا	رکھیا، ن ۳، ۴ - رکھا، ن ۲۔ سارا، ن ۸،

* تیسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

† تیرھواں شعر رہ گیا جو بجز ن ۳ سب میں ہے :- ,, تجھہ نرگس مخمور کی کیفیت مستی ◍ اکثر خط ساغرستی صہبا پہ لکھا ہوں '' —

‡ اس غزل کا تیسرا اور پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے - اور چوتھے شعر کی جگہ ن ۱ میں یہ شعر ہے :- اِس ناز و اِس ادا کی خوبی کا یوں بیاں سن □ ہر خوبرو صورت پر مستانہ ہو رہا ہوں '' - غزل ۲۳۷ کسی نسخے میں نہیں ہے —

$ اِس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ہے --

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۸	۴۳۹	۳	۱	تیرے قد سٹی ہے	قد تیرے سوں ہے نت، ن ۱، ۳، ۶- یو نت، ن ۴
,,	,,	۳	۲	میں عمر	سوں عمر، ن ۲- یےعمر، ن ۳، سیں عمر، ن ۴،
,,	,,	۴	۲	فلک کے	کیا کہات، ن ۲
,,	,,	۹	۱	صاف دلاں	صافی دل، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۲	کیے ہیں	کیا میں، ن ۱ - کیا ہوں، ن ۲ تا ۵
,,	۴۴۰	۲	۲	بخشے ہیں	بخشا ہے، ن ۷، ۸
,,	,,	۴	۲	مکھ سوں	سنگھار- سو سوں، ن ۱ تا ۶ - شکار، ن ۱
,,	,,	۳	۱	دو چند وہ	وہ چند تر (یا) دہ چند تر، ن ۱، ۲
۱۷۹	,,	۴	۲	شکار	دو چار، ن ۳، ۴
,,	,,	۵*	۱	ہے آج	کہ آج، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۶	۱	اپنی	اپس کی، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	دل کوں	دل کی، ن ۱ تا ۷
,,	۴۴۱	۳	۱	گُن بھری	چھن بھری، ن ۴ - چھلد بھری، ن ۷
,,	,,	۴	۲	جب پھر وہ	جب و و پھن، ن ۱، ۳، ۴، ۷ جب وہ پھر، ن ۲، ۶ — جب سوں پھن، ن ۵
,,	,,	۴	۲	لباس	قباے، ن ۵
۱۸۰	۴۴۲	۲	۱	مست و بے خبر	مست بے خبر، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۳	۱	دلربا کی	دل ربا کا، ن ۱، ۲ تا ۵

* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۰	۲۴۲	۴	۱	رشک سوں	کیا کہوں، ن ۷ - کہوں کروں، ن ۵
"	"	۴	۲	کی تاب	کا تاب، ن ۱، ۵ تا ۷
"	"	۶	۲	گرداب و موج	گرداب موج، ن ۳ تا ۵
"	"	۷	۱	حسن آبدار	حسن شعلہ زار، ن ۳، ۴
"	"	۸	۲	کیفیت	کیف جوش، ن ۵
"	"	۹*	۱	عالی کوں	عالی پہ، ن ۲ تا ۴
"	"	۱۲	۱	ایک آن	ایک دن، ن ۱ - ایک بار، ن ۵
"	"	۱۲	۲	بجا اے ربابی	بجاے، بجا وے ربابی، ۲، ۴، ۵، ۷
۱۸۱	"	۱۴	۱	وہ	یو، ن ۳، ۴
"	"	۱۵	۱	اُسکوں	اُس میں، ن ۱، ۴
"	۲۴۳	۲	۱	ہے اُسکے - مکھہ سوں -	ہے بسکہ، ن ۳، ۴ - مکھہ کوں، ن ۴ - مکھہ پہ، ن ۵
"	"	۲	۲	موتی کی مثال	موتی مثال، ن ۱
"	"	۳	۲	اُتھا کے	لے جا کے، ن ۳، ۴
"	"	۴	۱	وہ سرو	اے سرو، ن ۱ - یوں سرو، ن ۳، ۴
"	"	۵	۱	بوجھہ کے	دیکھہ کے، ن ۱
"	"	۷	۲	بو اُسی کی	بوے اُس کی، ن ۱ تا ۷
۱۸۲	†۲۴۴	۱	۱	ہے جن نے پیو کوں-	جو کوئی نبودہ کوں، ن ۱ ہے جو نبودہ کوں، ن ۲ ہوں جو نبود کوں، ن ۵ ہے جس نے پیو کوں، ن ۷ جو بیر لال کوں، ن ۴، ۸

* دسواں شعر، ن ۱ میں نہیں ہے - † ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے -

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۳	۲۴۴	۱	۱	آکر کے باغ	اکرم کے باغ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	تجھہ خط کا	تجھہ لب کا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	رات دن وہ	رات دیس، ن ۱ تا ۴، ۶- رات ودیس، ن ۵
,,	,,	۵	۲	وہ اسی کے	دل اسی، ن ۵ - اپس، ن ۴
,,	۲۴۵	۱	۱	سجن	پیا، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	رات دن میں	رات دیس، ن ۱ تا ۴، ۶- رات دوش، ن ۵
,,	,,	۳	۲	جلتا هوں رات دن، میں پیا	جلتا هے رات دیس سینه، ن ۱
۱۸۳	۲۴۶	۲	۱	پهرتا هے هر هر گهر	پهرتا اهے گهر گهر، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۳	۱	اُس انجمن میں کیوں نہو	اُس وقت پر کیوں کر نہ هوے، ن ۱
,,	,,	۳	۲	مے هے هر ادا ساقی	مے هر یک ادا ساقی، ن ۳- ساقی کی، ن ۲، ۴
,,	,,	۵	۱	مطلع انوار	مطلع الانوار، ن ۲
۱۸۴	۲۴۷	۲	۱	جو کیفیت سیه مستی کی تجهه	جو جو کیف سیه مستی تری، ن ۵
,,	,,	۲	۱	ظالم	ظاهر، ن ۳
,,	,,	۳	۲	مستی کا	وو مستی، ن ۱ تا ۶ - هور مستی، ن ۷
,,	,,	۴	۱	شهریں	روشن، ن ۶
,,	,,	۴	۲	گالی	لالی، ن ۲، ۳، ۵

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۸۴	۲۴۷	۵	۱	آشنابی سوں	آشنائی سوں ، ن ۱ ، ۳ تا ۷ (دونوں لفظ پڑھے جاسکتے ہیں) .
,,	,,	۵	۲	بادام میں	بادام کے ، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۵	۲	دو مغز سوویں	دو مغز ہوویں ، ن ۱ ، ۵ ، ۷
,,	,,	۶	۲	کوئی رنگ	ہے کئی یک رنگ ، ن ۱ - ۵ - ہوں میں رنگ ، ن ۲ - ہوں کہیں رنگ ، ن ۳ ، ۴ ،
,,	,,	۷	۲	حالی	عالی ، ن ۳ ، ۵
,,	۲۴۸	۱	۲	کہ تا جاؤں	کہ جاتا ہوں ، ن ۵
,,	,,	۲	۱	نہ تھی	نہیں ، ن ۲ ، ۳ ، ۵
,,	,,	۴	۱	دمن میں	دھن کی ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۴	۲	رنگ یہ خوبی	رنگ و خوبی ہے ، ن ، ۷
۱۸۵	,,	۵	۲	کیا جیوں لفظ میں معنی	کیا جو لفظ معنی میں ، ن ۲ تا ۴
,,	۲۴۹	۱	۱	اگن میں	اگن سوں ، ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، ۷ ،
,,	,,	۱	۲	خاک سوں	خاک میں ، ن ۳ ، ۴ ، ۷
,,	,,	۳	۲	موم تمن	مہ کے تمن ، ن ۱ تا ۴ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۵	۱	ادھک	ادک ، ن ۱ ، ۳ ، ۴ ، ۶
,,	,,	۵	۲	بولا-ہاتھہ کوں	گویا ، ن ۲ - کے ہات میں ن ۱ ، - ۷ کے ہات ، ن ۲ تا ۶

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۶	۲۵۰	۷	۲	ہر دل کوں	یک دل، ن ۱، ۵، ۶، میں، ن ۱
,,	۲۵۱	۲	۱	تمہرے سخن میں ہے	تجھہ منھیں دیکھا ہوں ن ۷
۱۸۷	۲۵۲	۲	۱	سنبھل کر	سنبھال کے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	مجھہ سے آج	آج مجھہ سوں، ن ۱، ۵ تا ۷
,,	,,	۵*	۱	نرگسستاں کوں	نرگساں کوں توں، ن ۵
,,	,,	۶	۲	دئے	دیا، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اگے	کلے، ن ۶، ۷،
,,	۲۵۳	۲	۱	سہری ہو	ہوے سیر، ن ۳ تا ۴
۱۸۸	,,	۴	۲	اُترتا (نہیں)	انپڑتا، ن ۳- گزرتا، ن ۵ (حاشیہ)
,,	۲۵۴	۱	۲	اُس سوں	اس پر، ن ۱، ۵، ۶
,,	,,	۲	۱	جان دیدہ	جان و دیدہ، ن ۱، ۲، ۵، ۷،
,,	,,	۳	۲	شکستہ حال	غریب حال، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۶	۱	جہان میں	جہاں منیں، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۷	۲	سرد آہ	آہ سرد، ن ۱ تا ۷
۱۸۹	۲۵۵	۷	۲	خوف ورجا	خوف و رجا، ن ۱، ۳، ۷- ہرگز رجا، ن ۱ (حاشیہ)
,,	,,	۸	۲	کہ تمہرا دل	کہ دل تیرا، ن ۱ تا ۷
,,	۲۵۶	۱	۱	مرے غم کا	مرا غم، ن ۲ تا ۴، ۷- کوں، ن ۱

* ن ۳ میں چوتھا شعر نہیں ہے —

غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۵۶	۲	۱	یوں معلوم	یو معلوم، ن ۱، ۵
,,	۲	۲	کہ مجھ احوال	کہ تجھ احوال، ن ۶ کہ تیری آہ، ن ۵
,,	۳	۲	ھمن سے	ھمن پر، ن ۳ تا ۷
,,	۳	۲	سامان نزک	سامان کوں، ن ۲ تا ۵
,,	۴	۱	دل کا حال ھے	دل سوں حال ھے، ن ۷ اوپر ا ھے، ن ۱
,,	۴	۲	پہنچاتا۔ کروں کیا	پہنچاتے، ن ۱ تا ۶، پہنچاے، ن ۷-بغیر از ن ۷-کوں کیا ھے، ن ۵
,,	۷	۲	لجانے درد نامے کوں	کہ پونچانے، ن ۱-درد کے نامے ن ۱ تا ۵
۲۵۷	۱	۲	ھمیں	ھمن، ن ۲ تا ۴-ھموں ن ۱
,,	۴	۱	ھوا نہیں ھے جب تلک	ھوا ھوں جب تلک، ن ۱-ھوا جب تک نہیں، ن ۷
,,	۵	۱	نہ دیویں	نہ دیوے، ن ۴، ۵
,,	۵	۱	ملک دل میں	ملک دیں میں، ن ۳، ۴
,,	۶	۱	آشیاں	آشنا(؟)، ن ۱، ۲، ۵، ۷
,,	۸	۱	زور غم سوں	روز غم سوں، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	۹	۱	بوجھوں	پوچھوں، ن ۵ تا ۷ پونچھتاں، ن ۶، ۷
,,	۹	۲	کہ جس کا	کہ اُس کا، ن ۲، ۴
۲۵۹*	۳	۱	دیکھتے ھیں اُسے	دیکھتے اُسکوں، ن ۲ تا ۴

غزل (۱۵۸) ن ۱ تا ۵ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۹۲	۲۵۹	۴	۱	بلند کرنے کوں عاشقاں کے سدا	بلند کرتے ہیں عاشقاں کوں سدا، ن ۲، ۴،
۱۹۳	۲۶۰*	۷	۱	دل لجاتے ہیں	جیو، ن ۲، ۴۔ لے جاوے ن ۳
,,	,,	۷	۲	سروقد	گلرخاں، ن ۱، ۵
,,	۲۶۱†	۱	۱	گل مقصد کا	گل مقصد کے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	تیری پلکاں نے	پلک تیری نے، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	خنجر کوں	خوبی کوں، ن ۵
,,	,,	۴	۱	کوچے سوں	کوچے میں، ن ۲، سوں، ن ۵ تا ۷
,,	,,	۴	۲	مار ڈالے ہیں	تار ڈالے ہیں، ن ۱
۱۹۴	۲۶۲‡	۲	۱	جاناں ہیں	خوباں، ن ۵۔ ہے، ن ۲، ۳
,,	,,	۵	۲	مہری ہے	مہری ہیں، ن ۱ تا ۵،
,,	,,	۷	۱	لہل فراق	اہل فراق، ن ۱، ۲
,,	,,	۷	۲	آفتاب چیں	آفتاب جبیں، ن ۱
,,	۲۶۳$	۱	۲	رکھے نہیں۔ اپنے چرن	رکھیں ناں، ن ۱۔ نہ راکھے، ن ۴۔ ہرگز چرن، ن ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	رنگ	لعل، ن ۲

* ن ۶ میں مطلع کے مصرع اُلٹ پلٹ ہیں۔ اور چوتھا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

† دوسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

‡ چھٹا شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

$ ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۹۴	۲۶۳	۲	۲	جب سوں ھیں	جس سوں ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ تا ۷ - ھے ، ن ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۷
"	"	۳	۱	دیکھہ	مکھہ کوں ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۷
"	"	۳	۲	بولے مصحف	مصحف گل ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ تا ۷
"	"	۳	۲	کھول کر	بول کر ، ن ۱ ، ۴ تا ۷
"	"	۲	۲	بیٹھا ھے	بٹھلاے ، ن ۲ ، ۸ - بسلاے ، ن ۵ - بٹھلایا ، ن ۴
"	"	۳	۲	سخن	سجن ، ن ۲ ، ۵ ، ۶
"	"	۴	۱	حسرت	حیرت ، ن ۱ ، ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۷
"	"	۴	۲	روشن کیا	کہتا ھے . روشن ، ن ۲ روشن کرے تک ، ن ۴
"	"	۵	۱	جو مارا	جوں مارا ، ن ۱ تا ۵
"	"	۵	۲	توں پکڑا ھے	پکڑیا تب سوں ، ن ۱ - یوں پکڑا ھے ، ن ۵ ، ۴ - تیوں پکڑا ھے ، ۲ ، ۶ ، ۷
۱۹۵	"	۶	۱	منہ پہ	مکھہ پہ ، ن ۱ ، ۴ -
"	"	۶	۱	حال معشوقوں کا	چال ، ن ۱ ، ۴ - معشوقاں ، ن ۱ تا ۷ - کی ، ن ۱ ، ۴
"	*۲۶۴	۲	۱	ودا	وداں ، ن ۱ تا ۵ (قدیم املا)

* تیسرا اور پانچواں شعر ، ن ۳ ، ۴ میں نہیں ھے اور یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بعنوان " بازگشت " آخر دیوان میں دیگر اصناف کے ساتھہ ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
١٩٥	٢٦٤	٢	٢	تجھہ سا نہیں	سو تونچ ہے، ن ١ تا ٥
,,	,,	٣	١	بچن تہرا	بچن تیرے، ن ١، ٥، ٧
,,	,,	٤	١	مکھہ کوں - دیکھا	بت کوں، ن ٢ تا ٦، کوپا، ن ١ (٩)
,,	,,	٤	٢	جلہوُ کر کے	جلہو کر کر کے، ن ٢ تا ٤
,,	,,	٥	١	یہ بالاں کوں جو دیکھا	جو بالاں کوں دیکھا ہے، ن ٥
,,	,,	٥*	٢	خال	خیال، ن ١، ٢، ٦
,,	,,	٦	١	دھن	ذقن، ن ١ تا ٧
,,	,,	٦	٢	تجھہ ذقن	ہے، ن ٨ - دھن، ن ٢، ٨
,,	,,	٧	١	بولا ہے	بولا ہوں، ن ١، ٣ تا ٥
,,	,,	٧	١	تجھہ شوق	سن شوق، ن ١، ٣ تا ٥
,,	,,	٧	٢	جو برھمن	جو ھرنمن، ن ١ تا ٧
,,	,,	٧	٢	کر کر کے جتن	کرکے کئی جتن، ن ١ تا ٥
١٩٦	٢٦٥†	٧	١	سخن - یہ بچن	سجن، ن ١ - یو سخن، ن ١
,,	,,	٧	٢	یہ بچن - سخن	یو سخن، ن ١ - سجن، ن ١
١٩٨	٢٦٦	١	٢	گلے	سہلے، ن ٢، ٧
,,	,,	٣	١	وعدہ کیا تھا رات کہ	وعدہ کئے تھے رات کوں، ن ٢ تا ٤، ٦، ٧

* ن ٣، ٤ میں یہ شعر نہیں ہے —

† یہ غزل صرف ن ١، ٧ میں ہے اور چوتھا شعر اصل میں دوسرا مطلع ہے -غزل مندرجۂ متن نوٹ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۹۸	۲۶۶	۲	۱	دیں گے صبح کو	آوں گا صبح میں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	جب لگ هیں	جب لگ ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	سجن	صنم، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۲	لباں کے	لبوں کے، ن ۳، ۴، ۷
,,	۲۶۷	۳	۲	تک	یک، ن ۲ تا ۵
۱۹۹	,,	۴	۱	دل میں	تم کوں، ن ۲، ۵ - تجھہ کوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	پتنگ	ٹک ایک، ن ۲ تا ۴ (؟)
,,	۲۶۸	۲	۱	دوجی	دوجا، ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۱	پتلی	کیکی، ن ۱، ۵
,,	,,	۵	۱	آکے	بانگ، ن ۲ تا ۴
۲۰۰	۲۶۹	۴	۲	(فرش) سمن	چمن، ن ۱، ۲، ۵ نین، ن ۴، - سجن، ن ۹
,,	,,	۵	۱	نسن	نمط، ن ۲ تا ۵
,,	۲۷۰	۳	۲	راہ کرو	چاہ کرو، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	کوں	کا، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
۲۰۱	۲۷۱	۱	۲	درد مندان	درد مندوں، ن ۳، ۴، ۶، ۷
,,	,,	*۴	۲	غیر کوں درس دکھایا نہ کرو	بے سبب قصے میں آیا نہ کرو، ن ۲ تا ۶

* شعر ۲، ۳ نسخہ ۳ میں نہیں اور شعر ۴ کا مصرعہ ثانی، شعر ۸ کا مصرعہ اول بھی نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٢٠١	٢٧١	٥	١	صنم	سجن، ن ٣، ٤
,,	,,	٥	٢	کوں دکھایا	پہ چڑھا یا، ن ٧
,,	,,	٨	٢	بے سبب غصے میں غیر کوں درس آیا نہ کرو	دکھایا نہ کرو، ن ٢ تا ٩
,,	,,	٩	١	پاکبازاں	پا کبا وں، ن ١، ٢ تا ٤، ٩
,,	,,	٩	١	ولی ہے مشہور	ہے مشہور ولی، ن١، ٢ ٥تا٧
٢٠٢	٢٧٢	١	٢	چشم کوں غارت‌گر ایماں	چشم‌سوں تم‌غارت ایماں، ن٥
,,	,,	٢	٢	فریبوں	فریباں، ن ١، ٣، ٥
,,	,,	٣	١	ہے — کا	جو، ن ٢ تا ٤ — ہے، ن ٢ تا ٤
,,	,,	٤	١	پاؤ	پاوے، ن ٣ - پاے وو ن ٥
,,	٢٧٣*	٤	٢	پشیماں	پریشاں، ن ١ تا ٩
٢٠٣	,,	٩	١	ہے	ہیں، ن ١، ٢، ٥
,,	٢٧٤	٢	٢	سوں	سیں، ن ٣، ٤، ٦، ٧
,,	,,	٤	١	عاشقی	عاشقاں ن ١ تا ٧
٢٠٤	٢٧٥†	٣	١	آیا	آتا، ن، ١، ٢، ٤، ٥، ٧

* ن ٣ میں یہ غزل نہیں ہے —

† ن ٣ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۰۴	۲۷۵	۴	۱	آشنائے	آشنا کے، ن ۱
,,	,,	۴	۲	بچن	سخن، ن ۱، ۳، تا۵، ۷ - سجن، ن ۲، ۶
,,	,,	۶	۱	لاوے	لیاؤں، ن ۱
,,	,,	۷	۲	اے جان من ہر دل ملیں	اے جان ہر دل معلئے، ن ۴، ۶ * - اے معنی ہر جان و دل، ن ۱ - اے جان جاناں دل ملیں، ن ۵
,,	,,	۸	۲	پری	بتاں، ن ۷
,,	,,	۹	۱	عشق دلبری	نظارے کی عشق، ن ۱، ۸
,,	,,	۱۰	۱	کرے گی	کریگا، ن ۱، ۵
,,	,,	۱۰	۲	آیا ہے	آتا ہے، ن ۱، ۵ - آتی ہے (یا) آتے ہی، ن ۲، ۴، ۸
,,	۲۷۶	۱	۱	نہ دو دل	نہ دیو، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ - نہ دے، ن ۲، ۵ - جان ن ۱
۲۰۵	,,	۲	۲	مو ستی	موے سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	(یقین)ہے مہرباں ہو	ہو مہر باں مجھہ پر اگر، مجھہ پہ گر ن ۱، ۲

---

* ن ۲ غلط ہے، یہی الفاظ الٹ پلٹ ہیں اور مصرعہ نا موزوں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۰۶	۲۷۸*	۱	۱	تک - مجھہ پاس	توں، ن ۵ - خلوت میں، ن۲ تا ۴
,,	,,	۲	۲	صنم	سجن، ن ۱
,,	,,	۳	۲	اس سبب - ہوں گے - آپ جدا	سوں، ن۲، اس میں، ن ۳، ۴، اس سوں، ن ۵- ہوئیں گے، ن۱ تا ۶- خفا، ن۲ تا ۵
,,	,,	۴	۱	سرمست	بدمست، ن۱ تا ۸
,,	,,	۴	۱	تان میں	تاؤ میں، ن۲ تا ۴
,,	۲۷۹	۱	۱	کیا تجھہ عشق نے ظالم خراب	کیا مجھہ عشق نے ظالم کوں آب، ن ۱ تا ۸
,,	,,	۲	۲	کرتا ہے	کرتی ہے، ن۳، ۴
,,	,,	۳	۲	سوال	خطاب، ن۱ تا ۸
۲۰۷	,,	۵	۲	سوں - کباب	میں، ن۴، ۵ - گلاب، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۲	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
۲۰۸	۲۸۱†	۱	۲	آتی ہے	آتا ہے، ن۱، ۲، ۵
,,	,,	۳	۱	تن	دل، ن۲ تا ۴
,,	,,	۳	۲	یہ (کشتی)	ہو، ن۳، ۴
,,	,,	۷	۱	بات	ہات، ن۱ تا ۷
,,	۲۸۲	۲	۲	شمع سوں آخر	شمع رو سوں یو، ن ۱، حاشیہ
,,	,,	۳	۱	مسکین	مشتاق، ن ۵
۲۰۹	۲۸۳	۳	۲	ہر نگہ	ہر مکھہ، ن ۱، ۳، ۵ تا ۷

* غزل (۲۷۷) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے—

† غزل (۲۸۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۹	۲۸۳	۳	۲	اندازہ	آوازہ، ن۲ تا ۴
„	„	۴	۱	ہوئی دل کوں أملگ	ہے دل کوں، ن ۳، ۴، ہوئی ہے، ن ۵ - امس، ن ۱ تا ۴، ۶
„	„	۴	۲	آپس	آلس، ن۲، ۳، ۶
„	„	۵	۱	باسی	پانی، ن۱ تا ۵
„	„	۵	۲	یو تازہ	نوباوہ، ن۳، ۴
„	۲۸۴	۱	۲	ہے برق بے قرار	ہے بے قرار بجلی، ن۲، ۴ ہے بیقراری سجکوں تجھے، ن۳ - ہے بیقرار برق، ن ۵
„	„	۲	۲	(چمن) کی	(چمن) کا، ن۲، ۴
۲۱۰	„	۳	۲	معلی	مانی، ن ۴ تا ۷ (؟)
„	„	۴	۱	وہ دل - جو	یو دل، ن ۵ تا ۷ - کہ، ن ۱ تا ۷
„	„	۴	۱	دتن	دسن، ن۱ تا ۵ - دھن، ن۴ درس، ن۶، ۷
„	„	۷	۲	یو (لالہ)	توں، ن ۳، ۴
„	۲۸۵	۲	۲	(بال) نسن	نسط، ن۱ تا ۷
„	„	۵	۲	جھو	جھو توں، ن۳، ۴ - دیدہ، ن ۵
۲۱۱	„	۶	۱	اگر	تجھے، ن ۲، ۴
„	„	۶	۲	ابرووں پہ	ابرواں میں، ن۱ تا ۷
„	۲۸۶	*۵	۱	دل	جھو، ن۱، ۶، ۷

* ن۵ میں حاشیہ پر یہ شعر اور لکھا ہے مگر کچھہ کٹ گیا ہے:

دل ملے دل کوں آج کرتا ہے
آتشیں خو کا خال کچھہ کا کچھہ

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۱۱	*۲۸۷	۲	۲	کہا ھے	کئے ھیں، ن ۱، کیا ھے، ن۶
۲۱۲	,,	†۳	۱	(سنوارا) ھے	(سنوارا) ھوں، ن۲
,,	,,	۳	۲	خیال	جمال، ن۲
,,	,,	۵	۱	یہ دیکھکے	کوں دیکھہ، ن۲ - یہ دیکھہ ن ۴ - تجھے دیکھہ، ن۵
,,	,,	۵	۲	یو خط جوھراں	خط جوھراں کے لیے، ن ۱، ۶ یو خط جوھراں کے تئیں، ن۲، ۴، ۵
,,	,,	۵	۲	ڈال ھے	ڈالا ھے، ن ۲ - ڈالے ھیں، ن۵، ۷
,,	,,	۶	۱	تجھہ نین کی یہ	تیرے نین کی، ن ۲
,,	,,	۷	۲	نین کا - جو پیمانہ	نین سوں، ن۱، ۲، ۴، ۵ تا ۷ - خوشخانہ، ن۴ (؟)
,,	‡۲۸۸	۱	۱	گر جاری ھوں	جاری ھوئیں، ن ۱- جاری ھے یہ، ن۷
,,	,,	۱	۲	سیلاب انجھو	سیلاب و جو، ن ۱ - اسکی سیل آنجھو، ن ۲ - سیل انجھواں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	بالائی میں	بالائی کا، ن ۱
,,	,,	۳	۲	نکتہ - کوں لے کر	نین، ن۱ - قاتل لے، ن۱، ۲
,,	,,	۳	۲	گر شب کوں شبخوں -	شبکو سو شبخوں، ن ۲- گھر سوں شبخوں، ن ۱ شب کو شب خوں، ن۶، ۷
,,	,,	۴	۱	غیرت لیلیٰ	رشک صد لیلیٰ، ن۲، ۶، ۷
,,	,,	۴	۲	قہر سہتی	خبر سنتے، ن ۱ - قہر میں سہیں، ن ۲

* یہ غزل ن۳ میں نہیں ھے—

† ن ۴ میں یہ شعر نہیں ھے—

‡ یہ غزل ن۳ تا ۵ میں نہیں ھے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۲	۲۸۸	۴	۲	رسوائے	رسوا ہو، ن ۱، ۲، ۷
،،	،،	۵	۱	ہماری	تمہاری، ن ۹، جو تیری، ن ۷
،،	،،	۵	۱	تورے-ہے	مورے، ن ۹، ۷ - ہو، ن ۷
،،	،،	۵	۲	عجب کیا-گر تری	عجب نہیں، ن ۱ - گر سری، ن ۹، ۷
۲۱۳	،،	۹	۱	(ظاہر) ہے	(ظاہر) نہیں، ن ۱ ۲، ۷
،،	،،	۹	۲	بلند سر-کے عرصے	سدہ بسر، ن ۱-سربسر ن ۷- سریضی، ن ۱
۲۱۴	۲۹۰*	۱	۱	میں اپس	اس نین، ن ۳
،،	،،	۱	۲	لیا	بلا، ن ۲-ستیا، ن ۳، ۵
،،	،،	۴ †	۱	تو ہے	یو ہے، ن ۱ تا ۵-یوں ہے، ن ۷
،،	۲۹۱‡	۳	۱	لیا ہے	کیا ہے، ن ۲، ۴، ۵
،،	،،	۳	۲	باندھا ہے	باندھیا ہوں، ن ۲، ۴، ۵
۲۱۵	،،	۵	۱	درس	دسن، ن ۱، ۲، ۴، ۹
،،	۲۹۲	۱	۱	اُس سوں	اُس پہ، ن ۳، ۴-

* غزل (۲۸۹) انجمن کے کسی نسخہ میں نہیں ہے-اور بلحاظ زبان و بندش (ولی) کی نہیں معلوم ہوتی —

† ن ۲ تا ۵ میں اس شعر کا دوسرا مصرعہ وہ ہے جو فٹ نوٹ میں درج ہے—

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۹، ۷ میں (ردیف نون میں) ہے اورستی کی بجائے " ستین " ردیف ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۱۵	۲۹۲	۴	۱	اِس سخن سوں آشنا ہے	اے سجن (ھو، ن ۲) سن آشنا پر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۱	سخن	سجن، ن ۵
,,	,,	۵	۱	میں مجھے	کے بھیتر، ن ۳، ۴
,,	۲۹۳	۱	۱	اپے کوں	آپس کوں، ن ۱ تا ۵، ۷-آپ کوں یو، ن ۶
,,	,,	۲	۱	ھمن-مل-اُس	ھمیں، ن ۱، ۳، ۴- میں، ن ۱ تا ۸ - اُن ن ۳ تا ۵
۲۱۶	,,	۲	۱	دیوے	بولے، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۱	درشن	درسن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۲	تصور	تصوف، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	نگہ - کا	نین، ن ۲ تا ۵ - سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سفر کرتے ھیں	نہیں ھے، ن ۲ - کہ آے ھیں سو، ن ۳، ۴ - کہ بھولے ھیں گے، ن ۵
,,	,,	۵	۱	اور	ھور، ن ۱، ۵، تا ۷ - اور سب، ن ۲
,,	,,	۸	۱	نہ پاویں-جہاں	نہ پاوے، ن ۱ تا ۵-دنیا، ن ۱ تا ۷
,,	۲۹۴	۱	۱	اپے	اپس، ن ۱ تا ۸
۲۱۷	,,	۳*	۱	ھاتھوں	ھاتھاں، ن ۱، ۲، ۴
,,	,,	۴	۱	بزم معنی کے	بوجھہ معنی کوں، ن ۴ سدا ھر بزم معنی کوں، ن ۵-میں، ن ۱ تا ۳

---

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۷	۲۹۵	۱	۱	ھمن	ھمیں، ن ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	حیرت	حسرت، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	مکمل	مکلل، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	بجز دز دي	مجرد رو، ن ۱-بجز تجھہ درد کے، ن ۲ تا ۴-بجز دردی؟ ن ۵
,,	,,	۵	۲	کسی	کدھی، ن ۱-کبھوں، ن ۵
۲۱۸	۲۹۶	۴	۱	کیا-دتن-کی	کہا، ن ۳، ۴-دسن، ن ۱ تا ۶-دھن، ن ۷-کا ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	رھتا ھے-اور	پھرتا ھے، ن ۲، ۴-ھور ن ۶، ۷
,,	*۲۹۷	۱	۱	میں تجھہ لعل لب	تجھہ بالاں کی کھپ، ن ۱، ۲، ۵، ۷
,,	,,	۱	۲	دارالضرب	دارالضرب، ن ۷، حاشیہ
,,	,,	۲	۱	سوں-نہیں پری کوں	تے آھے، ن ۲-تیں، ن ۵ گئی پری سوں، ن ۱، ۲، ۵-
,,	,,	۲	۲	دیکھے	دیکھی، ن ۱، ۲، ۵، ۶
,,	,,	۴	۱	ھیرے کا-دتن-ھردا	ھر یک کا، ن ۵-دسن، ن ۱، ۲ - ھیرا، ن ۱، ۲، ۶-آئینہ، ن ۵
,,	,,	۶	۱	اگے رکھا ھے	نذر کیا ھے، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷

* ن ۳، ۴ میں یہ غزل نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱۸	۲۹۷	۷	۱	طلب نے - لب پہ	(طلب) کی، ن۵- لت سوں، ن۵
۲۱۹	*۲۹۸	۳	۲	کو سکے	کوں سکے، ن ۶، ۷
،،	†۲۹۹	۱	۱	سوں-دسے مجھہ	کن، ن ۱، ۳-دسے کا، ن ۳، ۴
،،	،،	۱	۲	آگے خجل	دیکھے ھوے، ن ۳، ۴
،،	،،	۴	۱	اُتاری-بھوئیں پر	اتاریاں، ن ۱ - بھوں پر، ن ۱، سرسوں، ن ۳
،،	۲۹۹	۳	۱	لاتا ہے	بھاتا ہے، ن ۳ - آزمائی (؟) ن ۴
،،	،،	۳	۱	نہ کہیو سنو	نہ کہہ توتیر (یا-نیر) ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۱	سرھے یا ککری	تہری مالکری، ن ۳، ۴(؟)
،،	،،	۴	۱	بقال پرفن کوں	یقین بر دن (؟)، ن ۳
،،	،،	۴	۲	اُن نے - عاشق کوں- بھواں	جن نے، ن ۷ - ہر عاشق کوں، ن ۴، ۶، ۷- بھوں، ن ۴، ۶، ۷
،،	،،	۵	۱	اے ولی حل ہرگز اس کا عقدۂ مشکل	حل اس کا عقدۂ مشکل ولی ہرگز، ن ۳، ۴
۲۲۰	*۳۰۰	۱	۱	سدا	دکھو، ن ۳ تا ۵
،،	،،	۱	۲	یوں	تو، ن ۵
،،	،،	۲	۱	یوں	ھو، ن ۲، ۳، توں، ن ۴، ۵، ۶، ۷

* یہ غزل ن ۱ تا ۵ میں نہیں ہے اور پانچواں شعر ن ۶، ۷ میں نہیں ہے - ن ۶ ۷ میں ردیف (گری) ہے اور یہی صحیح ہے۔

† ن ۲، ۵ میں یہ غزل نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۰	۳۰۰	۳	۱	تھور	تھار، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۳	۲	ملیں	بھیتر، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۴	۱	میں یوں	منیں، ن ۳، ۴
,,	۳۰۱	۱	۱	ھے تیبی	تیری ھے، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱	۱	(پورا مصرعہ)	موت میری اے سجن تیری ھنسی، ن ۱ حاشیہ
,,	,,	۲	۱	اُپر	پہ جور، ن ۳،
,,	,,	۲	۱	کل رقیبوں	کل عالم، ن ۱ تا ۸
۲۲۱	۳۰۲*	۴	۲	وہ (دل)	یو (دل)، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۲	ھوا (ھے)	کیا (ھے)، ن ۳، ۴
,,	,,	۷	۱	سرمہ -رنگ	سبز، ن ۳، ۴، ۷ - کوں ن ۵
,,	,,	۷	۲	طور - میں ھے	عین، ن ۷ - ھے وہ ن ۵
۲۲۲	۳۰۳†	۱	۱	آوے	پاؤ، ن ۱
,,	,,	۱	۲	حیرت	دسرت، ن ۱، ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	آلود - نیاز	آلودہ، ن ۲، ۳ - بتان (؟) ن ۵
۲۲۲	۳۰۳	۲	۲	مہرفرمان	اُس اوپر مہر، ن ۲، ۳
,,	,,	۳	۱	(عشاق)کوں	کا، ن ۲، ۳، ۷
,,	,,	۳	۲	حسرت	حیرت، ن ۲، ۳، ۵
,,	۳۰۴	۴	۱	زلف - ھے دل	عشق، ن ۱، ۴، ۵ - ھیں دل، ن۱ ،منیں، ن ۲

* دوسرا شعر ن ۴ میں اور پانچواں، ن ۵ نہیں ھے-

† اوراق ضایع ھونے کی وجہ سے ن ۴ میں یہ غزل نہیں ھے-

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۲	۳+۴	۴	۱	بے سروپا	بلند ولی کا، ن ۵
۲۲۳	۳+۵	۱	۲	جیوں	جیو، ن ۱ تا ۳، ۶
,,	,,	۱*	۱	دیے ہیں	دیا ہے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	کے تصور اُن کوں	بےتصور اُن کوں، ن ۱ تا ۳ بیقراروں کوں، ن ۴، ۵
,,	,,	۳	۱	کھینچا	کھینچے ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	جوہر	گوہر، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	۳+۶	۱	۲	تاب	عقل ن ۱ تا ۶
,,	,,	۲	۲	ہیں- انکھاں	ہے، ن ۱ تا ۳، ۶، ۷ انکھیاں، ن ۱، ۵، انکھیوں، ن ۲، ۳، ۶، ۷
,,	,,	۳	۲	پائے عقل	پاب عقل، ن ۴
,,	,,	۴	۲	مجکوں	تب سوں، ن ۱
۲۲۳	,,	۵	۱	(مصرعۂ اول)	میرے شعر†سوں فکر سوں کر اے ولی نگاہ، ن ۱ تا ۵ († سخن، ن ۱)
۲۲۴	۳+۷	۱	۱	لذت ہے- سخن	ہے لذت، ن ۲ تا ۴، ۶ سجن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۱	۲	صبح عید	روز، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	۱	بالی	بالے ن ۷
,,	,,	۴	۱	و خال	کے خال، ن ۷
,,	,,	۴	۱	پوچھو	پوچھوں، ن ۱، ۲
,,	,,	۴	۲	ہندو	ہندوی، ن ۱ تا ۵
,,	۳+۸	۱	۲	مجھے دی	دیا مجھہ، ن ۱ تا ۵

---

* یہ شعر ن۳ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۴	۳۰۸	۲	۲*	چھوڑی-پستگی	چھوڑیا، ن ۱ تا ۷- بستگی ن ۱ تا ۸
,,	,,	۳	۱	بند سرو کوں	سرو کوں نہال، ن ۳
,,	,,	۴	۲	پائی ھے خستگی	پایا ھے، ن ۱ تا ۷- جستگی ن ۱، ۵
,,	,,	۵	۱	جب	تجوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	پائی- شکستگی	پا یا، ن ۲ - گسستگی ن ۱ تا ۵
۲۲۵	۳۰۹	۱	۱	جگ میں ھو کوں کر	کیونکہ ھوے جگ میں ن ۲ تا ۹ - جگ میں کوں ھووے، ن ۱
,,	,,	۲	۱	پے عزیزاں	اے عزیزاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۱	داغ الم	باغ ارم، ن ۱
,,	,,	۲	۲	جلنت	صحبت، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	چشم و چراغ	چشم چراغ، ن ۱، ۵ تا ۷ روشن چراغ، ن ۲ تا ۴
,,	†۳۱۰	۱	۲	زندگی - کیوں نہ	جیونا، ن ۲، پھر کے، ن ۱، ۲، پھر نہ، ن ۵۔ جگ میں، ن ۷، ۸

---

* یہ مصرعہ ن ۲، ۴، ۷ میں یوں ھے :

ن ۲ - چھوڑا ترے لباس نے سیلے پہ بستگی

ن ۴—چھوڑا لباس ستی اُن نے سیلے کی بستگی

ن ۷—چھوڑا ترے لباس ستی پستے لے بستگی

† یہ غزل ن ۳، ۴ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۲۵	۳۱۰	۲	۱	تک	لگ، ن ۱، ۲، ۵ تا ۸
۲۲۶	,,	۴	۱	(عاشق) زار	پاک، ن ۱، ۲، ۵ تا ۸
,,	,,	۵	۱	ولی کوں کہے تواگر	ولی سوں اگر توں کرے، ن ۱
,,	,,	۵	۱	کہے تو - بچن	کرے توں، ن ۲ - سجن، ن ۵
,,	۳۱۱	۳	۱	بیچ	پیچ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱-۲	سوں - لایا	کی، ن ۲ تا ۴ - لاتا، ن ۴
,,	۳۱۲	۱	۱	اُس کے ہوش کوں اُس میں	اُس کوں ہوش میں اُس کے، ن ۱ - اس کے ہوش میں اُسکوں، ن ۲، ۵
۲۲۷	,,	۳	۲	ہوں - جا ہے	ہو، ن ۶، ۷ - چاں، ن ۴
,,	,,	۴	۱	(نگاہ) بھر	کر، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	(قد) سوں	کوں، ن ۴، ۶، ۷
,,	۳۱۳*	۱	۲	ہوئی روشن دلاں کی فکر	سخن فہماں کی ہوی ہے، ن ۱ تا ۷ - طبع، ن ۱، ۲، ۴
,,	,,	۲	۱	خوبی پر	سرخی کوں، ن ۴ تا ۷
,,	,,	۵	۱	انکھیاں - منجھ	نیناں، ن ۲ تا ۴ - ہوں، ن ۳

* اس غزل کا دوسرا شعر ن ۳ میں اور چوتھا، ن ۵ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۲۷	۳۱۳	۵	۲	پیا	پیے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۱	اور-کے	هور، ن ۱، ۳ تا ۷ کوں، ن ۵ تا ۷
۲۲۸	,,	۹	۱	میں	کے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۱۰	۲	کیا ہے	کیا ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱*	۱	ناؤں	حال، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۱	۲	کہوں - رند	کہو، ن ۲ تا ۵، ۸ ورند و، ن ۱ تا ۴
,,	†۳۱۴	۲	۱	آتی ہے	آتا ہے، ن ۱، ۵
,,	,,	۳	۱	گرمی دل کی	غم کی گرمی، ن ۱
,,	,,	۳	۲	بے وفا	دلربا، ن ۲
,,	,,	۴	۱	جفا	وفا، ن ۲، ۵ تا ۷
۲۲۹	‡۳۱۵	۱	۲	بےمثالی	لازوالی، ن ۴
,,	,,	۳	۲	مد - ہے	ہے خوش، ن ۳ - ھو، ن ۳
,,	,,	۹	۱-۲	سوں - ہے	کوں، ن ۱، ۳ - اب، ن ۱
,,	۳۱۶	۱	۱	ادا	قبا، ن ۲، ۳
,,	,,	۱	۲	بو شتابی	بوستاں هو، ن ۲، ۳ بوستانی، ن ۴
,,	,,	۳	۱	فہیم	دما دم، ن ۲

* بارھواں شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

‡ غزل ۳۱۵ کا شعر ۲ (ن) ۴ میں نہیں ہے اور شعر ۹ ن ۴ تا ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
٢٣٠	٣١٦	٥	١	بے تاب	جان سوز، ن ١ تا ٥، ٧
,,	,,	٥	٢	کی (صدا)	کا، ن ١
,,	,,	٦	١	تاج	سر، ن ٢
,,	,,	٦	٢	میں- کوں- بہا	کوں، ن ٣ - کے، ن ٣ - لٹا، ن ١
,,	,,	٧	١	کیجو	کیجیں، ن ١ - کیجئے، ن ٧
,,	٣١٧	٢*	١	ہر یک مست ہو کر چھوڑ	پیٹا بانہ ہر ایک سمت کے، ن ١ تا ٤
,,	,,	٤	٢	گر پیہودی سوں ادہم	یوسف از ملک عدم، ن ٦ تا ٨ - بھوں سوں ابراهیم ادهم، ن ١، ٥ - بھوئیں سوں گردیں ادهم، ن ٢، ٤- بھوئیں کروئیں ادهم، ن ٣
,,	,,	٥	١	آنکھ کا جلوہ	جا کے یک جلوہ، ن ١، ٦، ٨
,,	,,	٥	٢	دید کوں	دیکھنے کوں، ن ٦
٢٣١	,,	٦	٢	ہر اک کے دل سوں ہر یک چشمہ گرم	ہر ایک دل سوں ہر ایک چشمہ، ن ١ - چشم سوں اشک، ن ٣ - ہر اک کے دل سوں یک آہ، ن ٢ - ہر ایک دل سوں یکے چشمہ، ن ٦

* اس غزل کا دوسرا شعر ن ٥ میں نہیں ہے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۱	۳۱۷	۶	۲		هر یک دل سوں مگر چشمه، ن ۷
"	"	۷	۱	گر سکوں لکھنا	گر سنگوں لکھلے، ن ۱، ۴ - گر سکوں لکھه کر، ن ۲- گر سکوں لکھلے، ن ۳، ۵، - توں دیوانه هو (؟) ن ۶ -
"	"	۷	۲	تو جیوں دیوانه زنجیر پگ میں لے هر اک قلم نکلے	تو دیوانه هو سا نکل (سنکل ن ۱) پگ موں، ن ۱ تا ۷- باهر یک رقم، ن ۱، - بهاهر یک رقم، ن ۲تا۴- لے باهررقم، ن ۵ - لےهر یک رقم، ن ۷ - نمط بایزید بسطامی کریں دم جیوں گرم (؟) ن ۶
"	۳۱۸	۴*	۱	ترے ماتھے کے صندل پر	تری زلفاں ستی ظالم ن ۱ - تھیکے کے، ن ۵
"	"	۲	۱	(چراغاں)کوں	کی، ن ۱، ۲، ۴، ۵
"	۳۱۹	۲	۲	آئے	آتے، ن ۱، ۷
۲۳۲	"	۴†	۱	پایا هے	پاتاهے، ن ۳، ۴

* یه شعر ن ۳ میں نهیں هے —

† یه شعر ن ۵ میں نهیں هے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱۹	۲۳۲	۹	۲	نو نہالاں حسن	نو نہالاں کے حسن ' ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۲	نگہ	نین' ن ۱
,,	,,	۸	۲	پھلتا	پھر تا ' ن ۲
,,	۲۳۰	۱	۱	کوں- دل ہے آھوے	کے ' ن ۱ تا ۵- ھوا آھو' ن ۲
,,	,,	۲	۲	ہے جب سوں جگ	کیا جب سوں جگت ' ن ۱
,,	,,	۲	۲	جگ بھیتر	پھر جاکر' ن۲ -پھر حال ن ۳ ' ۴- پھر خاک ن ۵ (؟)
۲۳۳	,,	۴	۲	تخت	مہر ' ن ۲ ' ۴ ' ۵
,,	,,	۵	۱	دیکھے	لاوے' ن ۴
,,	,,	۵	۱	بوجھے	بولے' ن ۵
,,	,,	۵	۲	لگی ہے	لکھے ھیں ' ن ۱ تا ۴ ۷ - لکھی ہے ' ن ۵ - لکھے وہ ' ن ۹
,,	۲۳۱*	۱	۱	نہیں دی ہے	دي نہیں ہے ' ن ۲ تا ۵ ' ۹

* چھٹا شعر ' ن ۲ ' ۵ میں ' ساتواں ' ۱ تا ۳ و ۵ تا ۷ میں ' آٹھواں ' ۲ ' ۴ ' ۵ ' میں نہیں ہے - اور ن ۱ ' ۴ ' ۵ میں یہ شعر اور ہے —

مجھہ پاس سوں مت دور ہو یک لحظہ ویک آن
اے باعث جمعیت ایام جوانی — "

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۳	۳۲۱	۴	۲	جس	تجھہ ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵
"	"	۵	۱	احوال	حال ' ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۱	سب	مت ' ن ۴
۲۲۴	*۳۲۲	۱	۱	حیواں	رضواں ' ن ۶ ' ۷
"	"	۴	۱	رنگ دیکھے	دیکھہ کر مجھہ ' ن ۵
"	"	۶	۱	تری - جوکہ	یو ' ن ۱ تا ۵ - جو کوئی کہ ' ن ۱ تا ۵
"	"	۷	۱	دیکھے - روتے	آکر ' ن ۲ تا ۴ - دیکھے ن ۲ تا ۴
"	†۳۲۳	۱	۲	سیمبر	عشوہ گر ' ن ۱
۲۲۵	"	۲	۱	انکھیاں-کی کروں-مسند	پتلیاں ' ن ۳ ' پلکاں ن ۱ ' ۵ - کاکروں ' ن ۱ ' ۳ ' ۵ - کی کرو ' ن ۴ - فرش ' ن ۳
"	"	۲	۱	پتلی کروں بالش	پتلیاں کی کروں ' ن ۲ ' ۴ ' ۶ ' ۷ — انکھیاں ' ن ۳
"	"	۷	۱	سیہ مست کے	کی مستی کوں یو ' ن ۵
"	"	۷	۲	ایساں	اوساں ' ن ۵
"	"	۹	۱	دانتن - کا	دھن ' ن ۱ تا ۴ - درس ن ۵ تا ۷ - کی ' ن ۱ ' ۲ ' ۶ ' ۷

* اس غزل کا شعر ۴ (ن) ۷ میں نہیں ہے —
† اس غزل کے شعر ۴ و ۷ ' ن ۲ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۳	*۳۲۴	۱	۲	طبل شادی کے	تن تلادل، ن ۴ - ۶، ن ۱، ۸
۲۳۹	†۳۲۵	۴	۱	لجاوے	لیجاویں، ن ۲ تا ۵
۲۳۷	,,	۷	۱	نہ پاوے	نہ پاوٗ ن ۱، ۹، ۷
,,	,,	۸	۱	عالم میں ترے ہوش کی	ترے دھن تنگ کی، ن ۳، ۴
,,	,,	۸	۲	ایسا تو نہ کر کام	ہر یک سوں توں مت بول، ن ۳، ۴
,,	,,	۹	۱	کوں خبر ہو	کی کروں وصف، ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	زباں	دہاں، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۰	۲	دہن	دھن، ن ۶، ۷
,,	,,	۱۱	۱	میں	یاد، ن ۳، ۴
,,	,,	۱۱	۱	ہر لفظ کے غلچے	ہر غنچۂ نقطہ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۲	۲	گور پہ	برملیں، ن ۵
,,	۳۲۶	‡۲	۱	تیرے	شیریں، ن ۱
,,	,,	۲	۱	نہ چا ہوں	نجانوں، ن ۱
,,	,,	۲	۲	خورشید	خورشید کے، ن ۱ تا ۷
۲۳۷	*۳۲۶	۳	۱	تاریکی	تنہائی، ن ۲ تا ۵، ۷

* اس غزل کا چوتھا شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

† ن ۳ میں اس غزل کا چھٹا اور ساتواں شعر نہیں ہے -

‡ یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۸	۳۲۶	۴	۱	سب مل خاتم مہر - سلیمانی	مہر خاتم ملک سلیمانی، ن ۵
,,	,,	۵	۲	کھونچتا	اینچتا، ن ۱، ۵
,,	۳۲۷	۱	۲	پوچھوں	بوجھوں، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۲	۲	کی نی	کرنے، ن ۱ تا ۴، ۷
,,	,,	۳	۲	نکل کر هر چمن سوں	لگا لیکر چمن سوں، ن ۱ گریباں چاک ہوکر، ن ۶ تا ۸
,,	,,	۴	۲	اشارت	اشارے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
۲۳۹	۳۲۹	*۲	۲	کی	کا، ن ۱
۲۴۰	۳۳۰	۱	۱	تری	تو اس، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۱	پر تو جب	سوں اگر، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۲	بل	مل، ن ۱، ۳ تا ۵
,,	,,	۳	۱	(انچھواں) کی	کا، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۳	۲	چھل	چول، ن ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	گر - کی	جب، ن ۱ تا ۵ - سوں، ن ۱
,,	,,	۷	۲	نوجاں	موجاں، ن ۲، ۳
,,	,,	۹	۲	پھسل	پچھل، ن ۶
۲۴۱	۳۳۲	۲	۲	کدے پر اپے پچتاوے -	کہ سیرابی سوں گل جاوے، ن ۲ - کہ سیرابی سوں بہ جاوے، ن ۳ - کہ گل پر اپے پچتاوے، ن ۴
۲۴۲	,,	۷	۲	پری زادان معنی	پری زاد معانی، ن ۱ تا ۷
,,	†۳۳۳	۱	۱	چمن	هوا، ن ۶، ۷

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے—

† یہ غزل ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے- اور ساتواں شعر (ن ۲) میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۲	۳۳۳	۳	۲	بلا انگیز خوباں	پریرویاں اگر آ، ن ۴
,,	,,	۹	۱	مقصد	مقصود، ن ۱، ۲، ۹
,,	,,	۹	۱	بے سعی سفر	میں بے سفر، ن ۱ - جلدی سے جا، ن ۲
,,	,,	۱۰	۱	نہیں ہرگز پہنچتا	نہ ہوے ہرگز رسیدن، ن ۱ ہے ہم کو بوجھتا اس، ن ۲
۲۴۳	۳۳۴	۱	۲	دل جلے	دل جلون، ن ۱، تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۲	گر	وہ، ن ۵، ۷
,,	,,	۳	۱ *	کی - جس	کا، ن ۳، ۴ - جن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	اے (ولی) مجھ	پر، ن ۱، تا ۵ - کوں، ن ۲ تا ۴
,,	†۳۳۵	۲	۱	یہ دل کے	کے دل پر، ن ۵
,,	,,	۲	۲	نگہہ	سیلے، ن ۱، ۵
۲۴۴	۳۳۶	۳	۱	سوں - کوں	کے، ن ۱ تا ۵ - کی، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۵	۱	اُس موہن - سوں	موہن کوں، ن ۱ - سو، ن ۱، کوں، ن ۹، کی، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۱	پردے میں	میں دل کی، ن ۱
۲۴۵	۳۳۷	۱	۱	مجھ کن تو اے	مجھ پاس وہ، ن ۱، ۸
,,	,,	۳	۱	ہمیشہ	نہایت، ن ۱ - ہمن، کوں ن ۲، ۴
,,	,,	۴	۲	(پردے) کا	سوں، ن ۲، ۹، ۷
,,	۳۳۸	۲	۲	تلوار	تروار، ن ۱، ۵
,,	,,	۴	۱	دوستی کے	دوستی، ن ۱ تا ۷ ...

* ن ۲ میں مصرع اول یوں ہے:

درپن نے تجھ پری کی دیکھی ہے جب سوں صورت

† یہ غزل، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۶	۳۳۸	۶	۲	سب	کتّی، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دَنتن	دسن، ن ۱ تا ۶
,,	,,	۷	۱	گوھراں	جوھراں، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۸	۱	جو دیکھے	دیکھے ھیں، ن ۳، ۴، جو دیکھے ھیں، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷
,,	,,	۸	۱	یہاں	نہاں، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۸	۲	دل	تن، ن ۱
,,	,,	۹	۲	کے	کتّی، کیں، ن ۱ تا ۷
,,	۳۳۹	۱	۲	ھے کہ	ھے یا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۲	۱	بندہا ھوں	ھوا بند، ن ۱
,,	,,	۵	۲	لب-سنیں-ھر-کی	نین، ن ۵ - میں ھر اک، ن ۱ - کا، ن ۱، ۲
,,	,,	۶	۲	نطق	لطف، ن ۳، ۴، ۵ - چشم، ن ۶، ۷
۲۴۷	,,	۷	۲	بال	ظل، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۸	۱	توں وعدہ کیا	وعدہ دیا توں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۹	۲	چھتر	چتر، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	۳۴۰	۵	۲	ظل	بال، ن ۱
,,	,,	۸	۱	ولی	وھی، ن ۴، ۵، ۷، (خمسہ)
,,	,,	۸	۲	جن	جس، ن ۲، ۵
۲۴۸	۳۴۱	۱	۲	خوش ادا کی	شوخ کی کہا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	(فکر) سوں	کر، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۳	۲	بجا	روا، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	آہ	آکے، ن ۵
,,	,,	۶	۲	اقتضا	مقتضا، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۴۸	۳۴۱	۷	۲	پر (کسب)	کوں، ن ۲ تا ۴، ۷
,,	*۳۴۲	۱	۲	روا	بجا، ن ۱، ۴ تا ۷
,,	,,	۲	۱	وصل	حسن، ن ۱ ۵
,,	,,	۴	۲	رنگین	ریحاں، ن ۵
,,	۳۴۳	۱	۲	نگہ نہیں	نگاہ نہیں، ن ۲ تا ۴ - نگاہ میں، ن ۱، ۵ تا ۷
۲۵۰	,,	۸	۱	سے	سوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۸	۲	محال اگر خلا	خلا اگر ملا، ن ۱، حاشیہ ن ۲
,,	۳۴۴	۱	۱	لطافت میں	کی لطافت کا، ن ۱، ۵
,,	,,	۴	۱	نازکی کے آبجو	نازکی کی انجمن، ن ۲
,,	†۳۴۵	۲	۱	کروں	کہوں، ن ۳، ۴
۲۵۱	,,	۴	۱	رقص	فیض، ن ۱، نقش، ن ۲، ۵
,,	,,	۷	۲	تماشا	تمنا، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۹	۲	گیسوں	گیسواں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۰	۱	پوچھوں	پوچھاں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۱۰	۱	چل	چل، ن ۱ تا ۵، ۷
۲۵۲	۳۴۶	۳	۱	ناز-خوبی	حسن، ن ۱ تا ۷ - صورت ن ۵
,,	,,	۳	۲	صورت	جلوۂ، ن ۲ - چہرہ، ن ۵

* یہ غزل ن ۲، ۳ میں نہیں ہے، اور شعر ۴ ن ۴ میں نہیں ہے - ن ۵ میں یہ مطلع اور ہے :-

نہ تنہا حسن خوباں دلربا ہے ادا فہمی سخن دانی بلا ہے

† اس غزل کا شعر ۸، ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۲	۳۴۶	۷	۲	یو (تلطف)	یا، ن ۲ تا ۵
"	"	۹	۱	رات دن جوں ولی ھے	جوں ولی رات دن ھے، ن ۱ تا ۷
"	۳۴۷*	۲	۱	دیدے	کے دل، ن ۱
"	"	۲	۱	جانب	جلوے، ن ۱ تا ۷
۲۵۳	"	۳	۱	تارے ستی	تاراں سوں، ن ۱ تا ۷ میں، ن ۱ تا ۴- بھی، ن ۵ تا ۷
"	"	۳	۲	میری جب وہ یار مہ رخسار	جب سوں وہ روشن مہ رخسار، ن ۵
"	"	۴	۱	آب	پھر، ن ۱ - نت، ن ۶، ۷
"	۳۴۸	†۱	۱	کے جو	جس کے، ن ۱
"	"	۳	۱	ترے	میں تجھہ، ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	کوں	کا، ن ۲، ۷
"	‡۳۴۹	۱	۱	جو	جھو، ن ۱ تا ۷
"	"	۱	۲	اُس کا	اُس کے، ن ۱ تا ۷
۲۵۴	"	۳	۱	کرکے	کر کر، ن ۱ تا ۴
"	"	۵	۱	عزیزاں	نجانوں، ن ۱
"	"	۹	۱	دیکھی	دیکھا، ن ۱ تا ۷
"	۳۵۰)(	۳	۱	گلہر خاں	خوش نہیں، ن ۶، ۷

* تیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ھے - اور اس غزل کی ردیف ن ۵ میں " آیا ھے " ھے —

† ن ۱ تا ۴، ۶، ۷ میں مصرعہ اول ثانی، اور ثانی اول ھے —

‡ اس غزل کا ساتواں شعر ن ۳ میں نہیں ھے —

)(اس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ھے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۵۵	۳۵۰	۴	۱	بے دین	خونوں ، ن ۱
,,	,,	۴	۲	شہر	گبر ، ن ۱ تا ۷ ،
,,	*۳۵۱	۱	۱	اگن	حسن ، ن ۲ ، ۵
,,	,,	۱	۱	جو۔جو چا فلک پر	یو، ن ۲۔ فلک پہ جاکر ، ن ن ۱ ، ۵
,,	,,	۱	۱	جھلک	چمک ، ن ۲ ،
,,	,,	۱	۲	نمک سوں تیرے	ترے نمک سوں ، ن ۱ ، ۴ ، ۵ تا ۷
,,	,,	۲	۱	چمکا	ابلیا ، ن ۲ ، ابلتا ، ن ۳ لپٹا ، ن ۶
,,	,,	۲	۲	جو نکلا	تجلا ، ن ۲ ، ۳ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۳	۱	درس	نہن ، ن ۱ ، دسن ، ن ۲ ، ۳ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۳	۲	چمک	کے بر ، ن ۲ ، ۳
,,	,,	۴	۱	کہ لعل جگ میں ہوا معزز	یو ، ن ۱ ، ۲ ، ۶ ، ۷ جہو (سوں) لعل جگ میں ہے وہ منور ، ن ۳
,,	,,	۴	۱	ہوا	جو ہے ، ن ۱ ، ۲ ، ۶ ، ۷
,,	,,	۴	۲	اُس نے رنگ و	اُس کے رنگ لے ، ن ۱
,,	,,	۵	۱	جھمک چمک کر جو منہ دکھایا	جھلک چشم کی یو ناز دیکھا ، ن ۱ ، جھلک جھلک نازکی دکھایا ، ن ۲ ، ۳ ، جھلک چمک

* یہ غزل ن ۳ میں فردیات میں ہے ، ن ۴ میں نہیں ہے۔ پہلا مطلع ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۵ میں دو شعر لکھکر جگہ چھوڑ دی ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
					ناز سوں دکھایا، ن ۶، ۷
۲۵۵	۳۵۱	۵	۲	لٹک	اٹک، ن ۱، ۲، ۳، ۶
،،	،،	۵	۲	سجن نین میں اٹک - سخن میں اُس کوں لیا ہے	ہٹک لیا ہے، ن ۲، ۶ سخن میں اُس کے تھٹک لیا ہے، ن ۱- سخن نے اُس کوں نیک لیا ہے، ن ۳- سخن میں اُس کے اٹک لیا ہے، ن۷؟
،،	*۳۵۲	۱	۲	پیالا	پہالا، ن ۱
۲۵۶	،،	۴	۱	بے نشا	بے اثر، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۵	۱	اُن- اور	اُس، ن ۱ تا ۷ - ہور ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	از بسکہ دیکھا	دیکھا ہے از بس جو، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۵	۲	پو	تو، ن ۱، ۲
،،	۳۵۳	۲	۱	پہ	کوں، ن ۳، ۴
،،	،،	۳	۲	نام	ناؤں، ۲ تا ۶
،،	،،	۴	۱	بہار ادا	بہار و ادا، ن ۲، تا۴، ۶
،،	،،	۵	۱	عصر	دور، ن ۱ تا ۵

* تمام نسخ موجودہ میں اس غزل کی ردیف (اھے) ہے - بمعنی (ہے)

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۶	۳۵۳	۶	۱	ملے۔ عشق و حسن	لکھے، ن ۲، ۵۔ حسن و عشق، ن ۱، ۴۔
,,	,,	۷	۱	کہوں کر	کہوں کہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	تار	یاد، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۷	۲	خم	خم و، ن ۱، ۳ تا ۵۔ صنم، ن ۶، ۷
۲۵۷	۳۵۴	۳	۲	درس	درسن، ن ۱، ۵، ۶ در شن، ن ۷
,,	,,	۴	۲	دل	دل سوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۵	۱	ادائے	ادا ہے، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۷	۱	ہوں	ہے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۷	۲	دل	جس، ن ۲ تا ۴
,,	۳۵۵	۱	۱	تنہائی	بیتابی، ن ۵
,,	,,	۱	۱	قیامت	اقامت، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷
,,	,,	۱	۲	سلامت	ملامت، ن ۵
,,	,,	۳	۱	(قیامت) کا	سوں، ن ۲ تا ۴
۲۵۸	,,	۴	۱	خلوت	عزلت، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۵*	۲	امامت ہے امامت ہے	بحکم عشق امامت ہے، ن ۱
,,	,,	۵	۲	صف عشاق میں اُس کوں امامت ہے	بحکم عشق اُسے عشاق کی صف میں، ن ۶، ۷
,,	,,	۹	۱	موں (حقیقت) سوں	کی، ن ۲ تا ۷۔ کا، ن ۲ تا ۴

---

* چھٹا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۸	۳۵۶	۲	۱	خوں خوار	خوں ریز، ن۱ تا ۷
۲۵۹	۳۵۷	۱	۲	(انکھاں) کی	کا، ن ۱ تا ۴
"	"	۵	۲	جو - ورد	جیوں، ن ۱ تا ۷ - نام، ن ۱ تا ۷
"	۳۵۸	۲	۱	رگ رگ	ہر رگ، ن ۱، ۵، ۷
"	"	۳	۱	تنہا؟	پا تا، ن ۵
"	"	۳	۲	مہری	مہرا، ن ۲ تا ۷
"	"	۴	۱	(پورا مصرعہ)	تل بناتے دیکھہ اُس کوں مجھہ پہ یوں ظاہر ہوا ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۲	دل کوں	دل میں، ن ۲ تا ۴
۲۶۰	۳۵۹	۳	۱	دل کوں تسخیر	نرم دل کوں، ن ۲ تا ۴
"	"	۴	۱	(پورا مصرعہ)	نکو کیج دیکھہ چیرا سر پہ، بلدار، ن ۲، ۴- نہ پوچھو اُس کے سر پر چیرا بلدار، ن ۳، ۵
"	"	۴	۱	سر پر اُس کے	اُس کے سر پر، ن ۱،۶،۷
"	"	۴	۱	نوجوانی	پو جوانی، ن ۱، ۵ تا ۷
"	"	۵	۱	نور	حسن، ن ۱، ۵، ۶
"	"	۵	۲	نگاہوں کی ہر اک	نیں ن ۲ تا ۴، نکہ، ن ۵- عاشق کی ہر، ن ۲ تا ۵
"	"	۵	۲	نگاہوں	نگاہاں، ن ۶، ۷
"	"	*۶	۱	پورا (مصرعہ)	نکلتا جب کٹاری ہاتھہ لے کر، ن ۶، ۷

* چھٹا شعر - ن ۲ تا ۵ میں نہیں ہے - اور شعر (۷، ۸) ن ۲ تا ۷ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۰	۳۵۹	۹	۲	دو دھارے	کٹاری، ن ۹، ۷
,,	,,	۹	۲	دوھڑ	دو بھڑ، ن ۱
,,	,,	۷	۲	کی (مڑ)	کا، ن، ۱
۲۶۱	,,	۹	۱	(پورا مصرعہ)	سخن فہماں کی مجلس میں ولی یو، ن ۴
,,	,,	۹	۲	موتی	موتیاں، ن ۱، ۵، ۶
,,	۳۶۰	۱	۱	سوں	میں، ن ۱
,,	,,	۱	۲	سمجھکے	سنبھال، ن ۱، ۶، سنبھل کے، ن ۷
,,	,,	۲	۱	میاں	کہ یہاں، ن ۱، ۳ تا ۷ یہاں، ن ۲- میں اب، ن ۸
,,	,,	۲	۲	کے جھاڑ	کی تھار، ن ۱ تا ۵- دھار ن ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	جن	جس، ن ۲، ۵- جگ، ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۲	تن (کے)	تس، ن ۱- اُس، ن ۵
,,	,,	۴	۱	کا- پھول- بن کے	کے، ن ۱ تا ۷- پھولنے کی، ن ۱ تا ۷- میں وہ، ن ۵
,,	,,	۵	۱	دنتن	دسن، ن ۱، ۳، ۴، ۶ دھن، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	وازم	ڈارم (ص) ن ۹- واردوں، ن ۵ (اے انار، ن ۵ حاشیہ)
,,	۳۶۱	۲	۱	کرتے	کرنے، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۳	۱	کیونکر کرے	کدوں کرسکے، ن ۱ تا ۷
۲۶۲	,,	۴	۱	حسن	عشق، ن ۱ تا ۷

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۲	۳۶۱	۵	۱	(خونبار) میں	پر، ن ۱ تا ۵، ۷
،،	۳۶۲	۱	۱	چہرۂ	طرۂ، ن ۲ تا ۴، ۶
،،	،،	۴	۱	اِس کا	اِس سوں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۱	جاوے	جاویں، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۵	۲	تلوار	تروار، ن ۱، ۳ تا ۷
۲۶۳	،،	۷	۲	(عشق) کا	کوں، ن ۱ تا ۷
،،	۳۶۳	۱	۲	انچھو	انچھواں، ن ۱، ۶، ۷
،،	،،	۱	۲	بخمت	لخمت، ن ۱، ۳ تا ۵
،،	،،	۳	۲	بہتر گوہر	کے تئیں گوہر، ن ۵۔کا گوہر کے، ن ۴
،،	،،	*۴	۱	دنیاکی سمجھا	سمجھا دنیا کی، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۵	۲	کہ سمجھ دیوان	کہ ہر ہر شعر میرا اس میں ہر اک شعر میں، ن ۱
،،	†۳۶۴	۱	۱	سمجھو	بوجھو، ن ۵
،،	،،	۲	۱	اچھوں	ھجوں، ن ۱
۲۶۴	‡۳۶۵	۱	۲	کہ جس	کہ اُس، ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۲۶۵	۳۶۶	۱	۲	نور	شور، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	دلوں	دلاں، ن ۱
،،	،،	۶	۱	کبھو	کدھیں، ن ۱، ۲، ۴، ۶، کدھوں، ن ۳

---

* یہ شعر ن - ۳ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر (۶، ۷) ن ۵ میں نہیں ہیں —

‡ دو ورق غایب ہونے کی وجہ سے غزل (۳۶۵ و ۳۶۶) ن ۵ میں نہیں ہیں - اور غزل ۳۶۶ کے شعر ۸ و ۱۲ ن ۳ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۹۶	*۳۹۶	۱۱	۱	آہ	آج، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۱۱	۱	ہوئی ہے	ہوے ہیں، ن ۱ تا ۷
,,	۳۹۷	۳	۱	اگے	نزک، ن ۷
,,	,,	۳	۱	آسکے	کرآویں، ن ۱ - آسکیں، ن ۲
,,	,,	†۴	۱	کرے	کریں، ن ۱، ۴
,,	,,	۶	۱	شہدا	شہداں، ۴، ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	سوچۂ	چشمۂ، ن ۲- لجۂ، ن ۵
۲۹۷	,,	۹	۱	غربت	عزت، ن ۱ (حاشیہ) غیرت، ن ۱، ۳، ۴، ۵
,,	,,	۹	۲	ناتوانوں	ناتوانی، ن ۱، ۷ ناتواناں، ن ۲، ۵
,,	,,	۱۳	۱	ہووے	ہوویں، ن ۳، ۴، ۷
,,	,,	۱۴	۱	جس نے	جن نے، ن ۱، ۳ تا ۷
۲۹۸	۳۹۸	۳	۲	لب	دم، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	کہتے ہیں	کہتی ہے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۵	۱	سن کے یو	اُس کا سن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	سخن	خیال، ن ۲
,,	,,	۵	۲	غنچۂ گل کے	غنچۂ لب کے لب ن ۱، ۶، ۷ - غنچہ لب کے، ن ۲ تا ۵

* اس غزل کا شعر ۱۲، ن ۳ میں نہیں ہے۔ اور یہ شعر رہ گیا جو (ن ۱ تا ۷) میں ہے —

"سیر دریاے معرفت کوں سنوار کشتی دل اگر قلندر ہے"

† ن ۳ میں اس غزل کے اشعار (۴،۶،۷،۹ تا ۱۱) نہیں ہیں۔ اور شعر ۱۳ ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۸	۳۶۹	۱	۱	مے کے گر سینے منیں	تشنگی مے کی نہیں، ن ۲، ۳، ۵، ۷
,,	,,	۱	۱	سینے منیں	مستی نہیں، ن ۴
,,	,,	۳	۲	جس کا سینہ یادسوں دلدار کی	یادسوں دلدار کی جس کا سینہ، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴*	۲	کہ وہ	وہی، ن ۳ تا ۵
۲۶۹	,,	۷	۱	تا پہنچے نزیک	پہنچے یوں شتاب، ن ۵
,,	,,	۷	۲	سا لگ	ناداں، ن ۱ - غافل، ن ۵
,,	۳۷۰	۲	۱	ہے خبر- کسے	نہیں خبر، ن ۲ تا ۹ - خبر، ن ۱ - کسی، ن ۲ تا ۹
,,	,,	۲	۲	ستی لے پا (تلک)	سوں لے پاواں، ن ۱ - سوں لے تا پگ، ن ۲ تا ۵ ستی پاؤں، ن ۹، ۷
,,	,,	۵	۲	بات	بات، ن ۱، ۹، ۷ (راہ- ن ۷ - حاشیہ)
,,	,,	۹	۲	رگ مری	دم مرا، ن ۱ - دل مرا، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۹	۲	(سینے) میں	یہ، ن ۲ تا ۵
۲۷۰	۳۷۱	۲	۲	سبزۂ گلزار خوبی	سبزہ زار نوجوانی، ن ۵
,,	,,	۴	۲	آہ دل بے تاب	مجھہ آہ بے تابی، ن ۲، ۳
,,	,,	۵	۱	عشق	زلف، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۱	۱	ہر گل	ہر دل، ن ۱ تا ۸
۲۷۱	۳۷۲†	۱	۲	قول	بول، ن ۲ تا ۵

* ن ۱ میں نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۷۱	۳۷۲	۴	۲	دل	جھو، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۷	۱	دجے فرع	دوجے ہیں فرع، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۹	۱	(بھواں) کی	کا، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۹	۲	اُس	جس، ن ۱ تا ۵ -
۲۷۲	،،	۱۰	۱	راست باز کا	راستاں کا توں، ن ۵
،،	،،	۱۱	۱	ڈلاں	دلوں، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
،،	،،	۱۲*	۱	بولا	بولی، ن ۱ تا ۷
،،	۳۷۳†	۶	۲	تھری	تیرا، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷
۲۷۳	۳۷۴	۱‡	۱	شوق سرکش	شوخ و سرکش، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۲	۱	عشق کے	عیش کے، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۴	۱	دعوے میں اُس کی بات رکھتی ہے	دعوے منیں، رکھتے ہیں وہ محکم، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۲	۲	پری سوں	پریشاں، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۴	۲	تھور	تہار، ن ۱ تا ۵، تار ن ۶، ۸
،،	،،	۵	۲	(شوق) انگیز	آمیز، ن ۵
،،	۳۷۵ⅅ	۱	۱	ہوتے	ہونے، ن ۱ تا ۷

* ن ۳، ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

† اِس غزل کے شعر ۵، ۸، و ۹، ن ۳ میں نہیں ہیں —

‡ ن - ۲ تا ۴ میں پہلا مصرعہ ثانی اور دوسرا مصرعہ اول ہے —

ⅅ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - ن ۲، ۴، ۵ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۷۴	۳۷۶	۲	۱	خلق عید خاطر	گر عید کو خلق مل، ن ۲ تا ۷
"	"	۲	۱	دیکھی ہے	منگتی ہے، ن ۱ تا ۷
"	"	۲	۲	ہوتی	ہولے، ن ۱، ۳، تا ۷، پیو کا، ن ۲
"	"	۳*	۱	کانورو	کانکرو، ن ۱
"	"	۳	۱	کے دلبر	میں لوگاں، ن ۱ تا ۷
۲۷۵	۳۷۷†	۴	۱	ہے ہم	ہمن، ۱، ۲، ۵ تا ۷
"	"	۷	۱	اور	ہور، ن ۱، ۶، ۷
"	"	۱۴	۱	چل	چڑہ، ن ۲
۲۷۶	۳۷۸	۱	۲	صورت	جلوۂ ن ۱
"	"	۳	۲	ناقوس	قلقلوس، ن ۵
"	۳۷۹	۳	۲	بوجھتا	پوچھتا، ن ۳ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۳	۱-۲	پکھڑی	پکڑی، ن ۱ تا ۷
۲۷۷	"	۴	۱	کمر	بدن، ن ۱، ۵، ۶
"	"	۶	۲	محفل	مجلس، ن ۱ تا ۷
"	۳۸۰	۳	۱	زلف	زلف و، ن ۱، ۶
"	"	۴	۲	چمن	در چمن، ن ۵
۲۷۸	۳۸۱‡	۴	۲	شدا ساں	شدا سوں، ن ۲ تا ۷
"	"	۵	۱	رشک چشم	قطرۂ اشک، ن ۱ تا ۴، ۸

* یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے اور شعر ۶ ن ۲، ۳ میں نہیں ہے - اورمقطع ن ۵ میں نہیں ہے —

† اِس غزل کے شعر ۳، ۱۱ ن ۳ میں نہیں ہیں —

‡ یہ غزل ن ۵ میں حاشیہ پر تھی - بالکل کٹ گئی ہے - صرف شروع مصرعوں کے ایک دو لفظ پڑھے جاتے ہیں - اور اِس غزل کا شعر ۶، ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۸	۳۸۱	۷	۱	قلب زر	زر قلب ' ن ۱ تا ۷
"	"	۷	۲	صا فاں	صافوں ' ن ۲ تا ۷
"	"	۸	۲	درد منداں	دردمندوں ' ن ۲ تا ۴
"	"	۸	۲	از اوصاف	الاوصاف ' ن ۱ تا ۵
"	"	۱۰	۲	چھرۂ	سینۂ ' ن ۳ ' ۴
۲۷۹	۳۸۳*	۱	۲	خیال	جمال ' ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۱	رتبہ	مرتبہ ' ن ۱ ' ۳ ' ۷
۲۸۰	"	۹	۲	سوں	کے ' ن ۱ تا ۸
"	"	†۷	۱	پیار - دن	ناز - کوں ' ن ۱ - میں ن ۱ (حاشیہ)
"	"	۸	۱	گزر کیا	کیا گزر ' ن ۲ تا ۷
"	"	۸	۲	جی پہ میرے	جیو میرے پر ' ن ۲ تا ۷
"	"	۹	۱	عاشقاں	عاشقوں ' ن ۴ ' ۶ ' ۷
"	"	۹	۲	تن	جیو ' ن ۴ ' ۵
"	"	۱۰	۱	گل سو - زبان حال سوں	گلشن - ن ۶ تا ۸ ' صد برگ سو زبان سیتیں ' ن ۱
"	"	۱۰	۲	کوں - سوں	سوں - کے ' ن ۳ ' ۴
"	"	۱۲	۱	یاد	عشق ' ن ۲ تا ۴

* غزل ۳۸۲ ن ۵ میں نہیں ہے - اور اس غزل کے اول تین شعر ن ۵ میں حاشیہ پر ہونے کی وجہ سے آدھے آدھے کٹ گئے ہیں —

† یہ شعر ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۰	۳۸۳	*۱۲	۱	بات یہ کہتا ہوں اے سجن،	زمزمہ میرا ہے اے حجر ن ۱، ۴، ۵
,,	,,	۱۲	۲	تل جوں	یو دل، ن ۲ - یو تل، ن ۳
,,	,,	۱۲	۲	ھلال	بلال، ن ۱ تا ۵، ۷
۲۸۱	†۳۸۴	۲	۲	فاضل و	فاضل، ن ۱، ۲، ۵، ۶
,,	,,	۳	۱	کوں	سوں، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۵	۲	وہ	دو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۶	۱	چو - لیا	جن، ن ۱ - کہا، ن ۱
,,	۳۸۵	۲	۱	ادا	نین، ن ۱ تا ۵
,,	,,	۴	۱	جاتا ہے	جاتا ہوں، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۲	ساتھہ میں	پشت میں، ن ۵
,,	,,	۵	۲	اُس کا	ظالم، ن ۱ تا ۵
۲۸۲	,,	۶	۱	(سرکش) کا	کی، ن ۳ تا ۷
,,	,,	۷	۲	کی (تجھہ)	کا، ن ۲ تا ۵
,,	‡۳۸۶	۳	۱	(مصرعہ)	اس باج دل میں میرے دو جا نہیں ہے مدعا، ن ۱، ۲، ۵ تا ۸
,,	۳۸۷	۱	۲	غلام	میں نام، ن ۶ تا ۸
,,	۳۸۸	۵	۱	یک رنگ ہو مل	ہر ایک سے مت مل ن ۱ تا ۶، ۸

---

* اس غزل کے شعر ۱۱، ۱۲ ن ۵ میں نہیں ہیں —

† اس غزل کا شعر ۵ ن ۵، میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - اور اس کا تیسرا شعر ن ۴، میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۵	*۳۹۱	۴	۱	کرے گی	کریگے، ن ۱
,,	,,	۴	۲	دل میں جا نقش	نرم دل کوں، ن ۳
,,	,,	۶	۲	صد چمن	انجمن، ن ۱ تا ۷
۲۸۶	†۳۹۲	۸	۲	سخن	سخی، ن ۱، ۳، ۴
,,	,,	۹	۱	دل	مجھہ، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱۱	۱-۲	نہیں- (بدن) پہ	نہ کر، ن ۲ تا ۴- کوں، ن ۲ تا ۴
۲۸۷	۳۹۳	۳	۱	سوں	کوں، ن ۱ تا ۷
۲۸۸	,,	۸	۱	لالن	گلرو، ن ۵
,,	,,	۱۰	۱	میرے سخن	تیرے شعر، ن ۲ تا ۴
,,	۳۹۴	۱	۱	سوں- متواضع ہو	سوں مل، ن ۱، ۴ تا ۷- بتواضع کہ، ن ۷
,,	,,	۲	۱	خیال	غم، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	اپنے دل میں	دل میں اپنے، ن ۱، ۵ تا ۷- دل میں خوب، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۶	۱	اٹھا کو	اوچا کر، ن ۱، ۳ تا ۶ (اونچا کر)
,,	,,	۹	۱	سنہ	مکھہ، ن ۱ تا ۵، ۷- موں، ن ۶
۲۸۹	‡۳۹۵	۱	۱	سوں	تھیں، ن ۵

* غزل ۳۹۰ کا دوسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† غزل ھذا کا دوسرا شعر کسی نسخے میں نہیں - اور شعر ۴، ۶، ۷، ن ۳، میں نہیں، پانچواں شعر ن ۱، میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کے بقیہ اشعار اور نوٹ ضمیمہ نمبر ۱ میں ہے ۔اور شعر ۴ کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحه	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۹	۳۹۵	۵	۱	اے دل نہ جا اے دل	اے بوالہوس، ہرگز، ن ۲ تا ۴، ۷
"	"	۵	۲	میں آفت، قیامت	ہے مشکل، ن ۲ تا ۴ قباحت، ن ۴
"	"	۷	۱	دعا گو ہیں	دعا گویاں، ن ۶، ۷
"	"	۷	۲	بے حسابی	بے حجابی، ن ۵
"	"	۹	۲	بے عتابی	بے حجابی، ن ۲ تا ۴، ۷
"	"	۱۰	۱	(ابرو) کا۔(تصور) کر	کے، ن ۱ تا ۷۔میں، ن ۱ تا ۴
۲۹۰	۳۹۶	۱	۲	سرو	حسن، ن ۱ تا ۳، ۵، ۶-عقل، ن ۴
"	"	۳	۲	انکھاں کا خمار	سینے کا غبار، ن ۵
"	"	۴	۲	اختیار	اعتبار، ن ۷
"	"	۵	۲	میرے دل کا	مجھ سینے کا، ن ۱ تا ۷
"	۳۹۷	۲	۲	بے قراری و	بے قراروں کوں، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷
"	"	۴	۱	ساجن	جاناں، ن ۳، ۴
۲۹۱	"	۵	۲	وہ منصب	منصب میں وہ، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	عشق بازی	عشق بازوں، ن ۱ تا ۷
"	"	۶	۱	منیں قاتل	میں قاتل کی، ن ۱، ۲، ۵، ۷
۲۹۲	*۳۹۹	۴	۱	معلوم	مفہوم، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷
"	"	۷	۱	عشق	عیش، ن ۱، ۲، ۴ تا ۶
"	۴۰۰	۲	۲	دل بھی	دل یو، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
"	"	۲	۲	(پورا مصرعہ)	دل پہ میرے سدا اداسی ہے، ن ۵
"	"	۴	۲	پاس تل	تل نزک، ن ۱ تا ۷

* غزل نمبر ۳۹۸ کسی نسخے میں نہیں ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۹۳	۴۰۰	۶	۲	کدوئیں	کوے ' ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
,,	۴۰۱	۲	۲	و (سخن)	ھے ' ن ۱
,,	,,	۳	۲	سو	سوں ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	توں ھی ھے	تو نہیں ھے ' ن ۱-تو ھے گا ' ن ۶ ' ۷
,,	,,	۴	۲	طغرائے	طوبے ' ن ۶
,,	,,	۵	۲	اور	ھور ' ن ۱ ' ۶ ' ۷-ھے و ' ن ۲ تا ۴ ' ۵
۲۹۴	۴۰۲	۱	۱	اُس شوخ میں	سوھن ملنھں ' ن ۵
,,	,,	۲	۱	لگ کر	لگ لگ ' ن ۱
,,	,,	۲	۲	کہ جس کا نانوں	اُسی کانوں کی ' ن ۲ ' ۳ ' ۴
,,	,,	۴	۲	جس کا	جس کی ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۶	۱	شان	شاہ ' ن ۲ تا ۷
,,	,,	۷	۱	میرا	موڑے ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۷
,,	,,	۸	۲	برنگ	مثال ' ن ۲ تا ۴
,,	۴۰۳	۱	۲	موھن	ساجن ' ن ۷
۲۹۵	,,	۲	۱	لبریز	بھر پور ' ن ۲ ' ۴
,,	,,	۲	۱	ھوں سراپا	ھو رھا ھوں ' ن ۷
,,	,,	۳	۱	سب-سوں	نے ' ن ۱ تا ۷-کی ' ن ۲
,,	,,	۴	۱	پہ گرچہ-نو خط	کے گرد ' ن ۲ تا ۴-یو خط ' ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	تیرا	تیرے ' ن ۱ ' ۷
,,	,,	۶	۱	دل چلے-کدھی	دل چلے ' ن ۳-کلے ' ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
					(کسی نے)
۲۹۵	۳+۴	۶	۱	رنگ و بو	رنگ بو، ن ۱، ۲، ۴
۲۹۶	۴+۴*	۷	۱	چلنا	جانا ۱ تا ۵
,,	,,	۷	۲	(عشق) بازاں	بازوں، ن ۱، ۶، ۷، بازی، ن ۵
,,	,,	۸	۱	لچھسن	لکھسن، ن ۱، ۲، ۴، ۵
,,	۵+۴†	۱	۱	گرچہ - یار جانی	نازو، ن ۲ تا ۵ - گرچہ آنی، ن ۲ تا ۵- گرجوانی ن ۳، ۴
,,	,,	۳	۱	نہوں	نہووں، ن ۱
۲۹۷	,,	۹	۱	صاف صاحب دل	صاحب دل کی، ن ۵
,,	,,	۹	۲	گوہر بحر	گوہراں سنبھ، ن ۲، ۴
,,	۶+۴‡	۴	۲	کہ (شب)	گرچہ، ن ۱ - روز و، ن۳، ۴، یو، ن ۱، گر، ن ۷
۲۹۸	,,	۵	۲	حق میں، جاں نثاروں کے	جان نثار کے حق میں ن ۳، تا ۵
,,	,,	۶	۲	وجہ	وہ چہ، ن ۲، ۳
,,	,,	۷	۲	جامہ	چہرہ، ن ۱، ۲، ۴
,,	,,	۹	۱	گوش رکھہ کے	کان دھر کے، ن ۴

---

* یہ غزل ن ۳، میں نہیں ہے اور شعر ۲، ن ۴، میں نہیں ہے۔

† اس غزل کا شعر ۸، ن ۲، میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن۶، میں نہیں ہے، شعر ۳،ن ۵، میں نہیں ہے اور پہلا مصرعہ شعر ۳، کا ن۷، میں فٹ نوٹ والا ہے اور شعر ۵، ن ۲ میں شعر ۶، ن ۷، میں اور شعر ۷، ن ۳، ۷،میں نہیں ہیں—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹۸	۴۰۷*	۲	۲	خوش نگاہوں	خوش نگاھاں، ن ۵
,,	,,	۳	۱	کم نکلنے میں	کم نگاہی سوں، ن ۱، ۴، ۵
,,	,,	۳	۲	عشق بازاں کی	عشق بازوں سوں، ن ۱
,,	,,	۵	۱	بندھی	بندھیا، ن ۱ تا ۷ (باندھی)
۲۹۹	,,	۹	۱	(عشق) بازاں	بازوں، ۱ تا ۴ - بازی ن ۶، ۷
,,	۴۰۸	۴	۱	سے	سوں، ۱ تا ۷
,,	,,	۹	۱	آج کہ	آج توں، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	یار	زلف، ن ۲ تا ۵
۳۰۰	۴۰۹†	۱	۲	سوں جیوں کال دسا	دل حال، ن ۱ — دسے، ن ۲ تا ۵
,,	,,	۲	۱	جب سکی (دل)	جب جا، ن ۱ - جا کے پیو، ن ۲، ۴، ۵ - اُسے، ن ۷
,,	,,	۳	۲	(غم) کے	(غم) نے، ن ۱
,,	,,	۳	۲	کیا	دیا، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۴	۱	کا پیہ	کی پیو، ن ۱ تا ۴
,,	,,	۴	۲	گرداں	گردوں، ن ۵
,,	,,	۵	۱	ھوا	ھوئی، ن ۱، ۵- اچھے، ن ۶
,,	,,	۵	۲	جن نے دیوار	جس نے محراب، ن ۲
,,	,,	۵	۲	گرداب	محراب، ن ۳ تا ۷

---

* اس غزل کا شعر ۹ ن ۳ میں نہیں ہے —

† اس غزل کا شعر ن ۳ میں، اور شعر ۴، ن ۷، میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۰۰	۴۰۹	۶	۱	سکھا	سوکا، ن ۱، (سو کھیا)
,,	,,	۷	۲	میسر ہو	نصیب ہووے، ن ۱، ۳، ۴ نصیباں ہو، ن ۵، نصیبہ ہو، ن ۲، ۶، ۷
,,	۴۱۰*	۱	۲	سبزی	سبزۂ، ن ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۲	۱	نرگس - کبھی	سرکش، ن ۱ - کبھیں ن ۶، ۷
۳۰۱	,,	۵	۲	آیا ہے	آتا ہے، ۱ تا ۵، ۷
,,	,,	۶	۲	صنم ؛ مفتوں	سجن، ن ۱ - مجنوں ن ۲ تا ۴، ۵
,,	,,	۸	۲	(ہوش) سوں	کوں، ن ۳ -
,,	۴۱۱†	۳	۱	نہیں	ہے، ن ۴، ۵
۳۰۲	,,	۶	۱	رنگ	دنگ، ن ۱، ۲، ۵ تا ۷
,,	,,	۷	۱	دھیان	ذھن، ن ۱ تا ۴، ۶، ۷
,,	,,	۷	۲	ہوئی ہے	ہوا ہے، ن ۱ تا ۴، ۶
,,	۴۱۲	۱	۱	مد ہوشی	بیہوشی، ن ۱
,,	,,	۳	۲	سلطاں نے - دیا	سلطانی، ن ۱ تا ۷ کا ہے، ن ۲، ۴
,,	,,	۳	۲	فیض	حاصل، ن ۲ - سہل ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	(تاب) پر	میں - ن ۳، ۴
,,	,,	۴	۲	جس	اِس، ن ۱ تا ۵

* اس غزل کا شعر ۴ ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

† اس غزل کے شعر ۳، ۹، ن ۳ میں نہیں ہیں اور شعر ۴، ن ۲ میں نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۲	۴۱۳	۱	۱	حافظے	حافظاں، ن ۲، ۳
،،	،،	۱	۱	دکھلاتا ہے	دکھلایا ہے، ن ۱ تا ۳، ۵، ۷، دکھلاتی ہے، ن ۴، ۶
۳۰۳	،،	۲	۱	موج زن	موتسن، ن ۲ - پیچ زن، ن ۵
،،	،،	۴	۱	ہر زین	ہر زمیں، ن ۲ - ہر زری ن ۳ (؟)
،،	،،	۵	۱	کے ادا کرتے	کوں بجا لانے، ن ۲ -
،،	،،	۵	۲	مغفرت	معرفت، ن ۲ تا ۴
،،	۴۱۴*	۱	۱	کنایت	اشارت، ن ۲، ۵
،،	،،	۳	۱	نمن	نمط، ن ۲ تا ۴
،،	،،	۷	۱	ہوے	ہویں، ن ۲، ۴، ۵
۳۰۴	،،	۸	۲	غیبت	ات پت، ن ۱
،،	۴۱۵†	۱	۲	مصور دنگ ہے جس جلوہ	مصور رنگ نہیں لکھتے ہیں اُس، ن ۵
،،	،،	۲	۱	(ہوا) جی	جیوں، ن ۲، ۷ - ہوں، ن ۱، ۵
،،	،،	۳	۱	پہنچوں	پہنچاں، ن ۱ تا ۷
،،	،،	۳	۱	اندیشہ نہیں	ہے اندیشہ، ن ۱
،،	،،	۴	۱	ہوی ہے خوش وقتی	یوں ہوا ہے خوش، ن ۵
،،	،،	۵	۱	نگاہ تیز	نگہ کے تیر، ن ۱، ۴، ۶، ۷

* اس غزل کا شعر۱ ن ۳، ۴ میں نہیں ہے، اور شعر ۵ ن ۴، ۵ میں نہیں ہے - اور شعر ۶ کا مصرعہ اول - ن ۵ میں اس طرح ہے :—

"فارغ ہے دل وہ نور معانی سوں جس منیں"

† یہ غزل ن ۳، ۴ میں نہیں ہے -

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۰۴	۴۱۵	۶	۱	صفے پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے	صفحہ اوپر لکھا ہے کاتب قدرت، ن ۲، ۵
۳۰۵	*۴۱۶	۴	۱	سایہ	باعث، ن ۱
,,	†۴۱۷	۴	۱	ہے مجھ	مجھ ہے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۴	۲	تیر	تیرا، ن ۱ تا ۳، ۶
۳۰۶	,,	۸	۱	ہر شب - جلتی	ہر دم، ن ۱ - ہنستی ن ۱ تا ۸
,,	‡۴۱۸	۱	۲	نہ کیوں ہو دل	نہ ہووے دل کیوں، ن ۱- نہ ہووے کیوں دل، ن ۲ تا ۶
,,	,,	۳	۱	ہے (مجھ) دل (پر)	تھا میں، ن ۱، ۲، ۶، ۷
,,	,,	۹	۱	ہوں	ہے، ن ۳، ۴
۳۰۷	۴۱۹	۱	۲	پگھل	سگل، ن ۳، ۴، ۵
,,	,,	۲	۱	کہا ہے جو	کاں ہے (کہاں)، ن ۱ تا ۷ کہ، ن ۱
,,	,,	۲	۲	دہشت	وحشت، ن ۳ تا ۵
,,	,,	۴	۱	سوں پہلے جو کہ موے	سکی اگے جو موے، ن ۱، ۶، ۷ سوں جو موے ہیں، ن ۲، ۳، ۴، ۵

* یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے اور اِس غزل کا شعر ۲ و ۴ ن ۳ میں نہیں ہے اور شعر ۳ ن ۷ میں نہیں ہے —

† اس غزل کا شعر ۵ ، ن ۵ میں نہیں ہے —

‡ اِس غزل کا شعر ۳ ن ۳ ، ۴ میں اور شعر ۴ ، ن ۴ میں نہیں ہیں —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۰۷	۴۱۹	۵	۱	ہیں جوکہ	جو کری، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۲	دنیا میں ہاتھہ اپنے وہ	وہ ہاتھہ، ن ۱ تا ۷ اس دنیا میں، ن ۱، ۵ تا ۷ - اپس، ن ۲، ۳، ۴ - جہاں، ن ۷ -
,,	۴۲۰*	۱	۲	گلگن	گگن، ن ۱ تا ۷
,,	,,	۵	۱	درس	جمال، ن ۵
۳۱۰	مستزاد ۱†	۲	۳	گلگن	گگن، ن ۳، ۶، ۷
,,	,,	۳	۱	ہے	ہوں، ن ۴
,,	,,	۳	۳	سحر جاکے	صبح گاہ، ن ۴
,,	,,	۵	۱	کی آتی ہے	کئی آتے ہیں، ن ۴
,,	,,	۵	۲	کو	کے، ن ۶، ۷
,,	,,	۵	۴	بچھڑاں	سٹھڑاں، ن ۴، ۷
۳۱۳	۴	۱	۱	کہدا ہے	کہتا ہے، ن ۲، ۵ تا ۷۔ کہتا ہوں، ن ۳، ۴
,,	,,	۱	۳	کھویا	گویا، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۳	مشوہ گری	سمبھری، ن ۲ تا ۴، چھند بھری، ن ۵ تا ۷ [؟]
,,	,,	۴	۱	میرے اُپر	آپ اُپر، ن ۲ تا ۷۔ آپ پر میں، ن ۵
,,	,,	۴	۱	تیغ زباں	رنگ وفا، ن ۲۔ برگ وفا، ن ۳، ۴۔ ترک وفا، ن ۵ تا ۷

---

* اس غزل کے بعد کی دونوں غزلیں نمبر ۴۲۱ و ۴۲۲، انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہیں —

† یہ مستزاد صرف ن ۴، ۶، ۷ میں ہے۔ اور مستزاد نمبر ۲، ۳، کیسی نسخے میں نہیں ہیں —

صفحہ	مستزاد/بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۱۳	۴	۴	۲	طرار	پھرار، ن ۶
,,	,,	۴	۳	باندھے ہے	باندھا ہے، ن ۲ تا ۷
۳۱۴	,,	۵	۳	کرتا	کہتا، ن ۲ تا ۷
,,	۵	۱	۱	کن نے	کس نے، ن ۲ تا ۴
,,	,,	۱	۱	اِن	اِس، ن ۵، ۶
,,	,,	۱	۳	اُسے	مجھے، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۱	۴	اِن	اِس، ن ۵، ۶
,,	,,	۲	۳	کن نے	کس نے، ن ۲، ۳، ۷
,,	۵	۳	۱	ترا	ہمہ، ن ۵
,,	,,	۳	۳	نیرنگ دیا ہے	پر رنگ لیا ہے، ن ۲ تا ۴ بے رنگ رہا ہے، ن ۵، ۷
۳۱۵	۶*	۲	۱	جب کی	جب کہ، ن ۷
۳۱۶	۷	۳	۴	تو	یو، ن ۲ - سو، ن ۷

———(مخمسات)———

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۱۷	۱†	۳ بند	۳	دیکھی	دیکھا، ن ۶، ۷
,,	,,	۴	۱	تھا دل و سینہ پہ مثل سل	اول تھا سینے پر مثال سل، ن ۷
۳۱۸	۱	۵	۲	بھی شمسیہ کی لکھی	کی آئینے نے تبھی، ن ۷
,,	,,	۵	۳	تو خواب	یو خیال، ن ۶ تا ۸
۳۲۰	۳‡	۱	۲	(شمع) رو	توں، ن ۵

* یہ مستزاد صرف ن ۷، میں ہے اور مستزاد ۷، ن ۲، ۷ میں ہے۔

† یہ خمسہ ن ۲ تا ۵، میں نہیں ہے اور خمسہ نمبر ۲ کسی نسخے میں نہیں ہے۔

‡ ن ۲، ۳، میں نہیں ہے۔ اور بند ۳ ن ۵، میں نہیں ہے۔

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۲۰	۳	۱	۳	شکن	سخن، ن ۵
"	"	۱	۵	گلشن	مجلس، ن ۴، ۵
"	"	۱	۵	نہ کھول اپنے نین	نہ کرماتی نین، ن ۵(؟)
"	"	۲	۱	نصیحتاں خلق کے	جگمت کے شاعراں، ن ۴
"	"	۲	۲	اور	ھور، ن ۴ تا ۶
"	"	۲	۲	اور زلف کالی	زلف کالی کوں، ن ۷
"	"	۲	۵	پلکاں کے کانتاں	کانتاں کے پلکاں، ن ۴ خاراں، ن ۵
"	"	۲	۵	نہ رکھہ	نہ دھر، ن ۴، ۵، ۷
"	"	۳	۱	قد جوں	اس قد، ن ۲
"	"	۴	۱	رخسارے	رخساراں، ن ۴
"	"	۴	۳	کے سارے	سیقی کئی، ن ۴، ۷ — کے کتے، ن ۵
"	"	۴	۵	یہ	توں، ن ۴
۳۲۱	"	*۵	۲	نکو دکھلا	نہ دکھلانا، ن ۷
"	"	۵	۴	مت (دکھلا)	نا، ن ۴، ۶
"	"	۵	۵	مہتاب میں بھی	اظہار سوں اے نازنین، کس سوں اے ن ۷
"	"	۶	۱	عاشق	عاشقاں، ن ۴
"	"	۶	۲	آوارہ	آوارے، ن ۴، ۶
"	"	۶	۳	دھویا	دھوے، ن ۴
"	"	۶	۴	جوشایق شمع رو کا ھے	جو عاشق تجھہ، شمع رو کا ن ۴، ۶، ۷ -
"	"	۶	۵	نہ دھرنا	نہ دھرتے، ن ۴ - نہ دھرتا ن ۶، ۷

* یہ بند ن ۵ میں نہیں ھے —

صفحہ،	مخمس،	بند،	مصرع،	لفظ، متن،	لفظ، نسخہ،
۳۲۱	۳	۷	۱	جہاں	دنیا، ن ۴، ۶، ۷
"	"	۷	۳	ہے	میں، ن ۳، ۷
"	"	۸	۲	ملاحت	ملامت، ن ۴، ۶
"	"	۸	۴	سو قباحت	صد (سو، ن ۷) قباحت ن ۴، ۶، ۷
"	"	۹	۲	میں احوال	منھوں حال، ن ۵
۳۲۲	"	۹	۵	(شوق) تا	سوں، ن ۴۔ توں، ن ۵، ۶، ۷
"	۴*	۱	۲	آڈپیلے	آپ نے، ن ۶
"	"	۱	۵	تب	تو، ن ۴، ۶۔ تجھے، ن ۷
"	۴	۲	۳	کے	کئی، ن ۴، ۶، ۷
"	"	۲	۴	کے دل	کئی دل، ن ۴، ۶، ۷
"	"	۲	۴	کے بند	پھندے، ن ۴
"	"	۳	۱	تو ۔ رہے	تیرا، ن ۴، ۶، ۷ ۔ اھے، ن ۴، ۶، ۷
"	"	۳	۲	دکھوں	دکھی، ن ۴، ۷
"	"	۳	۲	توں دکھ سرور ہے	درباں تو ۔ رہے، ن ۷
"	"	۳	۳-۴	رہے	اھے، ن ۴، ۶، ۷
۳۲۳	"	۴	۴	تھے	ہوں، ن ۴
"	"	۵	۱	گلگن	گگن، ن ۴، ۶، ۷
"	"	۶	۳	لو تیں	لوتے، ن ۳، ۶، ۷
"	"	۶	۴	کتے	کرتے، ن ۷
"	"	۶	۵	سلتا	سلہا، ن ۶، ۸
"	"	۷	۴	کرتا	کہتا، ن ۴، ۶، ۷

* یہ مخمس ن ۴، ۶، ۷ میں ہے، بند اول کے مصرعے اُلٹ پلٹ ہوں۔

صفحہ	مخمس	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۲۴	۵*	۱	۲	نو نہال	خوشخصال، ن ۶
"	"	۳	۱	عالم	دنیا، ن ۴
"	"	۳	۲	کوں	سیں، ن ۴
"	"	۳	۳	راز دل	دل کا راز، ن ۷
"	"	۳	۴	اُس کی	دل کی، ن ۷
"	"	۴	۴	کی - بیچ	کا، ن ۷-بیچ، ن ۷
۳۲۵	"	۶	۲	مطلوب	درکار، ن ۴
"	"	۶	۲	یہ اُس کوں چوہے	یو آب توں ہوے، ن ۶- تو اب تو ہو، ن ۴، ۷
"	"	۶	۳	جہاں ملیں	جہان میں، ن ۴
"	"	۶	۳	جستجو	یو گفتگو، ن ۴، ۶
"	"	۶	۵	بزرگوں	بزرگاں، ن ۴، ۶، ۷
"	"	۷	۲	عاقبت	معرفت، ن ۷
"	"	۸	۱	کی (بزم)	کوں، ن ۴
"	"	۸	۲	هضم	حزم، ن ۴
"	"	۸	۳	اُن کے جنھیں	اُس کے جیسے، ن ۳، ۶، ۷
۳۲۶	"	۹	۳	کہتا	کیتا، ن ۷
"	۶†	۱	۱	خدا	ادا، ن ۲ تا ۷
"	"	۱	۴	خواہاں	خوا ہوں، ن ۲ تا ۵
"	"	۲	۱	رکھے ہے	رکھے ہیں، ن ۲ تا ۷
"	"	۲	۲	سنی ہے	سنے ہیں، ن ۲ تا ۵، ۷
"	"	۲	۳	او	اے، ن ۲ تا ۷

* یہ خمسہ صرف ن ۴، ۶، ۷ میں ہے - اور اس کے دوسرے بند کے مصرعے ن ۳، ۴، میں الٹ پلٹ ہیں —

† اس خمسہ کا بند ۴، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۲۷	۶	۵	۱	سب رقیباں ہوں کور	ست رقیباں اے نور، ن ۲ تا ۶
"	"	۶	۵	دل ہوا خوں مرا	دل مرا خوں ہوا، ن ۲ تا ۷
"	"	۷	۲	مدعاے	مدعا کوں، ن ۳، ۷
"	"	۷	۳	دوام	مدام، ن ۲، ۵، ۷
"	"	۸	۱	سرکشوں	سرکشاں، ن ۷
"	"	۸	۴	حق اگے	حق نزیک، ن ۲ تا ۵ نزد حق، ن ۷
۳۲۸	"	۹	۲	ہوش	جیو، ن ۲ تا ۷
"	"	۹	۳	راہ میں	رہ میں آ، ن ۲ تا ۴، ۵
"	"	۱۰	۲	چشم ظاہر بیں	اہل پندار، ن ۲ تا ۵، ۷
۳۳۰	۸*	۱	۵	میں	سوں، ن ۶
۳۳۱	"	۲	۱	سورج - اور	سور، ن ۶، ۷ - ہور، ن ۶، ۷
"	"	۲	۲	اور	ہور، ن ۶، ۷
"	"	۲	۵	بڑھکے ہے	جلوہ گر، ن ۶، ۷
"	"	۳	۲	اور (والشمس) ہے	ہور، ن ۷ - ہیں، ن ۶، ۷
"	"	۳	۳	پیدا	بلندہ، ن ۶
"	"	۳	۴	ہر (سرمداں)	سب، ن ۷
"	"	۴	۱	جاکر دیا - گلزار میں	چاکی دیا، ن ۶ - کوں، چاک کر گلزار کے، ن ۷
"	"	۴	۲	پھانسا	پایا، ن ۶، ۷

* صرف ن ۶، ۷ میں ہے - اور بند ۶، ن ۶ میں نہیں ہے اور خمسہ ۷ و ۹ کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۳۱	۸	۴	۴	سائے سوں اپے کردیا	وہ سایۂ غایب کیا ، ن ۹ (۹)
,,	,,	۴	۵	اے رشک گلزار ارم	رشک گلستان ارم ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۵	۳	سخن	سجن ، ن ۷
,,	,,	۶	۳	(تجھہ) سے	سوں ، ن ۷
,,	,,	۶	۴	(پدبوصا) لیا	کیا ، ن ۷
۳۳۲	,,	۶	۵	سوں ھو	کا توں ، ن ۷
,,	,,	۷	۴	گرداں ھوے	گرداں ھیں ، ن ۷
,,	,,	۷	۴	دونوں	وہ دو ، ن ۶ ، ۷
۳۳۴	*۱۰	۲	۵	رنگیں	رعنا ، ن ۲
۳۳۵	,,	۶	۵	کہ جن	کہ جس ، ن ۲ ، ۶ چلوں ، ن ۳ ، ۴
,,	,,	۷	۲	سدا وہ	سو دایم ، ن ۲ تا ۴ ؛ جو ، ن ۳ ، ۴
۳۳۶	†۱۱	۱	۱	تیرے سجن	تیرا سجن ، ن ۷
,,	,,	۱	۲	اور - تیرا	ھور ، ن ۴ - اس کا ، ن ۴
,,	,,	۱	۲	دل منیں	دل میں ، ن ۴
,,	,,	۱	۲	کان سوں	کان یسں ، ن ۴ ، ۵ کھاں ، ن ۶ ، ۷
,,	,,	۲	۴	جی	وہ ، ن ۷

* یہ خمسہ ن ۵ میں نہیں ھے - اور ن ۲ تا ۷ ، میں بند اول کے مصرعے الٹ پلٹ ھیں —

† ن ۲ ، ۳ ، ۵ میں نہیں ھے —

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳۶	۱۱	۳	۱	نسن	پیا، ن ۴
"	"	۳	۴	سوں تن	مٹں پیو، ن ۴
"	"	۳	۵	در حوت	میں جوت، ن ۴، ۷
"	"	۴	۲	لے کر	لا کر، ن ۴
"	"	۴	۳	میں یوں	ملیں، ن ۴
"	"	۴	۳	تھی طور	کوہ طور، ن ۴
"	"	۴	۵	اور	ھور، ن ۶، ۷
۳۳۷	"	۵	۳	سکھرو - اور	سکھڑوں، ن ۷ - ھور، ن ۴، ۶
"	"	۵	۴	چان	خال، ن ۴ (خیال)
"	"	۵	۵	غم ملیں جھک جھک سجن	غم میں جھر جھر اے سجن، ن ۴
"	۱۲*	۲	۱	یک دم نہیں، تجھ سوں	توں مجھ سوں نہیں یک دم، ن ۴
"	"	۳	۱	توری نشۂ صہباے (حسن)	تورا گلشن صحراے (؟) ن ۲، ۴
"	"	۳	۳	زحمت	ھمت، ن ۲، ۴، ۵، ۷
۳۳۸	"	۴	۱	خرد سالی	خوبروئی، ن ۵
"	"	۴	۱	معتبر	بیشتر، ن ۴
"	"	۴	۴	کے خال	وخال، ن ۲، ۴ - کے حال، ن ۶

* یہ خمسہ ن ۳ میں نہیں ہے، اور مصرعہ ۲، ن ۲ تا ۴، ۵، ۷ میں مصرعہ ۳، ہے اور مصرعہ ۳، مصرعہ ۲ ہے - اور بند ۲ کا مصرعہ ۲ مصرعہ ۳، و مصرعہ ۳، مصرعہ ۲ ہے - اور بند ۳ کا بھی مصرعہ ۲، ن ۲، ۴، ۵ میں مصرعہ ۳ ہے اور مصرعہ ۳، مصرعہ ۲ چھپے

صفحہ	خمسہ	بند	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۳۸	۱۲	۵	۲	رنگ گل ہے انھیں فرش مخملی	فرش ہے یو چملی ایا ہے مخملی، ن ۴
،،	،،	۵	۳	جنت فردوس	جنتہ الفردوس، ن ۲
بند - شعر ——				ترجیع بند (۱)	
،،	†۱	۲	۲	ہر صبح و ہر شام	اُس کی صبح و شام، ن ۳
۲۳۹	،،	۶	۱	زار	پاک، ن ۲، ۵، ۶
،،	،،	۸	۱	شتابی خبر لے	خبر لے شتابی (پورے ترجیع بند میں) ن ۲ تا ۴
،،	،،	۸	۲	عشق میں	ہجر سوں، ن ۲ تا ۴
،،	۲	۲	۲	اُس کی	جس کی، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	،،	۳	۲	پہلے	پہرے، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	،،	۴	۲	بوجھے	پوچھے، ن ۷
،،	،،	۶	۱	کوں	سوں، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	۲	۶	۲	زرگری	دل گری، ن ۲
۲۴۰	۳	۱	۲	کا ہے	میں ہے، ن ۲ تا ۵، ۷
،،	،،	۶	۱	مرا	مری، ن ۲ تا ۷
،،	۴	۲	۱	فانی	پانی، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۲	۲	جو دیکھا - ترے	کہ دیکھے جلے، ن ۲، ۴
۲۴۱	،،	۵	۲	کہ دائم ہے بلبل کا	بلبل کا دائم ہے، ن ۲ تا ۷
،،	،،	۶	۱	جی جو	جیو، ن ۲ تا ۵
،،	،،	۶	۱	کوں	سوں، ن ۲ تا ۶

† ن ۲ تا ۷ میں ہے —

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۴۱	۵	۱	۱	ابرووں	ابرواں ، ن ۲ تا ۷
"	"	۱	۱	کمال	جمال ، ن ۵
"	"	۴	۱	(روز) تھا	تھے ، ن ۲ ، ۳ ، ۵ ، ۷
"	"	۴	۲	ہر گز	جب لگ ، ن ۲ ، ۳ ، ۴ ، ۷
"	"	۶	۱	سوں	میں ، ن ۲ ، ۳ ، ۴
۳۴۲	۶	۳	۱	اس نے	ان نے ، ن ۳ تا ۷
"	۷	۱	۱	کا	پہ ، ن ۲ تا ۵ ، ۷
"	"	۲	۲	یو	جدوں ، ن ۲ تا ۵ ، ۷
۳۴۳	"	۴	۲	آرسی شرم سوں	شرم سوں آرسی ، ن ۲ تا ۵ ، ۷

ترجیع بند (۲)

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۴۴	۱	۷	۱	ہے تیری ظاہری	تری ہوے ظاہر ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
۳۴۵	۲*	۳	۱	خرد	عقل ، ن ۴
"	"	۳	۱	تجھہ مبارک خرد کی	روے انور کی تھرے ، ن ۷ ، ۸
"	"	۳	۲	بے تاب	در تاب ، ن ۴
"	"	۴	۱	عاقلاں	عالماں ، ن ۶ ، ۷
"	"	۴	۱	کہا	کہے ، ن ۴
"	"	۵	۲	سے	سوں ، ن ۴ ، ۶ ، ۷
"	"	۶	۲	ہوا	ہوے ، ن ۴
"	"	۸	۱	تا قیامت	حشر لگ ، ن ۴

* ن ۴ میں اس بند کے پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ نہیں ہے - اور دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ ، پہلے شعر کا ہے -

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۵	۴	۹	۱	تجھہ شہ کی	شہراں یوں (؟) ن ۴
۳۴۶	۳	۵	۱	سحر	صبح، ن ۴، ۲
،،	،،	۷	۲	میں	کوں، ن ۴
،،	،،	۱۰	۱	مرقد کوں	یو مرقد، ن ۴ – مرقد تو، ن ۲
،،	۴	۳	۱	(فلک) کے	پر، ن ۴
۳۴۷	،،	۹	۱	تجھہ سوں – نمت شرف ہے شرف	ن ۴ – تجھہ سوں مدام، ن ۴
۳۴۷	۵	۲	۱	گداز ہے	گزر ہے، ن ۴ – گزارے ن ۷

—— قصاید (۲) * ——

صفحہ	بند	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۴۹	۱ ق	۴	۲	اس کوں	اس کی، ن ۲
،،	،،	۷	۱	بے ہمتا	با ہمت، ن ۲
،،	،،	۱۰	۱	ہو وہ	ہوے، ن ۵
،،	،،	۱۰	۱	عتاب	مزاج، ن ۵
۳۵۰	،،	۲	۲	جل (کے)	جگ، ن ۲
،،	،،	۳	۲	نطق	لفظ، ن ۲، ۴، ۲
،،	،،	۵	۲	اس کا ہے – اکمل عاشق ہے – اول، ن ۵	
،،	،،	۴	۱	مکھہ کوں بے جا ہے شہ ہویدا ہے، ن ۵	
،،	،،	۲	۱	بے جا	یکتا، ن ۷ – بیجا، ن ۴
،،	،،	۲	۲	اوز	ہور، ن ۴، ۵، ۷
،،	،،	۷	۲	ہیں	یار، ن ۲

---

* ن ۱، ۳ میں کوئی قصیدہ نہیں ہے – اور ن ۴ میں کچھہ اوراق نہیں ہیں – قصاید کے، اشعار کے نمبر بہ لحاظ صفحہ ہیں —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۵۰	۱	۹	۲	کہے	کیا، ن ۷
"	"	۱۰	۲*	کہنے	کہتے، ن ۲، ۵، ۶ - کرتے، ن ۴
۳۵۱	"	۱	۲	رکھنے کا - عرش پرھے	رھنے کا، ن ۴ - ھے عرش پہ، ن ۳ تا ۵
"	"	۳	۱	جن نے	جس نے، ن ۲، ۵
"	"	۴	۱	نام	ناوں، ن ۲ تا ۵
"	"	۴	۲	زور نے اور ہل نے	روز نو روز عید، ن ۵
"	"	۶	۱	وہ کہ جس کی دہشت سوں	جسکے خوف و ھیبت سوں، ن ۲، ۴، ۵، ۷
"	"	۱۰	۱	ھیں یہ	ہو ھیں، ن ۴ تا ۷
"	"	۱۱	۱	نام	ناوں، ن ۴ تا ۷
"	"	۱۲	۱	جہاں	زماں، ن ۴
۳۵۲	"	۱۴†	۱	اس میں	سو اس، ن ۵
"	"	۴	۱	دم مارنے	دم زنی، ن ۵
"	"	۴	۱	جاگہ	طاقت، ن ۴
"	"	۵	۱	وہ پایا ھے	کا، ن ۴ - کوں پایا وہ، ن ۵
۷					
"	"	۵	۲	مجھی کوں	مجھ، ن ۲، ۴، ۵، ۷
"	"	۷	[illegible]	انوٹھیا	عالم، ن ۴
"	"	۷	۲	پا تلک	پاوں لگ، ن ۲، ۴ تا ۷
"	"	۷	۲	محیول و دغل	محل دغل، ن ۲، ۴ تا ۶

* یہ مصرعہ ن ۷ میں یوں ھے " جن پہ آیا کلام عزو جل "

† یہ شعر ۷، میں نہیں ھے —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۵۲	۱	۸	۲	دین	دیں کے، ن ۷
"	"	۱۰	۲	طلب اس کی	طالب اس کے، ن ۲، ۴ تا ۷
"	"	۱۰	۲	نہیں ہے	نہوں ہوں، ن ۴، ۶، ۷
"	"	۱۱	۱	پاؤں	پانواں، ن ۷
"	"	۱۲	۲	کسمل	کم سل، ن۷ (۹)
۳۵۳	"	۱	۱	مال	ذر، ن ۵
"	"	۱	۲	مت — میں	تب — سوں، ن ۵
"	"	۴	۱	سب (کوں)	اُس، ن ۲، ۴، ۵، ۷
"	"	۵	۱	بوجھ	دیکھ، ن ۵
"	"	۶	۲	کیا ہے	کوئی، ن ۲، ۴، ۵، ۷
"	"	۷	۱	جو (کہا)	جوں، ن ۴، ۷
۳۵۴	"	۱	۲	اُس کوں آوے کل	اُس کے گھر آ کل، ن ۴، ۵ – آکے اُس کے کھل، ن ۲
"	"	۴	۱	کیوں	یوں، ن ۲
"	"	۶	۱	اُن	اُس، ن ۲، ۴، ۶
"	"	۹	۱	ہو وہ	ہوے، ن ۵، ۶
"	"	۱۱	۱	ہوسکے اُس پری کا	ہوا اُس شمع رو سے، ن ۷
۳۵۵	"	۱	۲	ہے مرا جیو اُس اُپر بل بل	آے میرے حواس اُپر هل چل، ن ۷
"	"	۲	۱	تتّے	تتّیں، ن ۴، ۵، ۶
"	"	۵	۱	باتیں	باتاں، ن ۴، ۶، ۷
"	"	۶	۱	تجھ پیو کے	ورنجھ پیو کے، ن ۲، ۴، ۵ – دور کر تجھ، ن ۷
"	"	۷	۱	اُپر	انگے، ن ۲، ۴، ۵
"	"	۸	۲	تھا سنگل	تھا سانگل، ن ۲، ۴، ۵

صفحہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
	۱۲	۲	یوں	جو، ن ۲، ۴، ۶
,,	۱	۱	پیار	باز، ن ۲ تا ۵
,,	۱	۲	حسن	جس کے، ن ۴
,,	۶	۲	نہ دکھا	نہیں دکھا، ن ۴ تا ۷
,,	۷	۲	کمل	کنمل، ن ۲
,,	۹	۲	کھینچتا ہے	کھینچے، ن ۲۔ جوں، ن ۲، ۴، ۵
,,	۹	۲	بوجھی ہوئی	یوں مجھے، ن ۷
,,	۹	۲	ہے کیا اتکل	کیا بیکل، ن ۷
,,	۱۱	۲	غم مانی تیرے	غم تیرے میں، ن ۲، ۴
,,	۱	۱	یہ جی	تو میں، ن ۷
,,	۳	۲	وہ پڑا گل گل	دھل پڑا، ن ۵۔ گھٹتا، ن ۷، پلپل (؟) ن، ۵
,,	۴	۲	آنسو	انجھواں ن ۲، ۴ تا ۷
,,	۹	۲	جن کوں	جس کوں، ن ۲، ۶، ۷
,,	۱۰†	۱	یہ (غمزہ)	توں، ن ۷
,,	۱۰	۲	تیغ تیز	تیغ و تیر، ن ۷
,,	۶	۱	وہ	دو، ن ۲ تا ۷
,,	۳	۲	(مصرعہ)	مثل ماہی کے کرتی ہے بیکل، ن ۷
,,	۳	۲	سنئیں ہے	میں بیٹھے، ن ۳، ۵
,,	۵	۲	کیوں منحل	کیا، ن ۲۔ عمل، ن ۷
,,	۷	۱	بولا	بولے، ن ۲، ۵، ۷

اس صفحے کے شعر ۴، ۶ ن ۲ میں نہیں ہیں—

اس صفحے کا شعر ۴، ۶ (ن ۴) میں نہیں ہیں اور نہ چار شعر ہیں—

یہ شعر ن ۲ میں نہیں ہے—

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	اختلاف نسخ
۳۵۸	۱	۱۱	۱	پھسل	کھسل، ن ۵
"	"	۱۱	۱	اِس تھار	اُس پر، ن ۷
۳۵۹	"	۳	۲	کہ ار ذل	ارا ذل، ن ۲
"	"	۹	۱	باجے	باجیں، ن ۲، ۵
"	"	۹	۲	منڈل	منڈل، ن ۲، ۷
"	"	۱۲	۱	پڑھے	پڑے، ن ۲، ۵ تا ۷
"	"	۱۲	۲	ہوجاے	ہوجائیں، ن ۲
"	"	۱۲	۲	جل جل	گل گل، ن ۳ جل بل، ن ۶، ۷
۳۶۰	۲	۴	۲	دریا کوں دل کے	دل کے دریا کوں، ن ۲، ۴ تا ۷
"	"	۴	۱	لہو	اور، ن ۲-اس، ن ۴، ۵
"	"	۵	۲	سو جیسے	سدا جوں، ن ۵
"	"	۹	۱	ورد پڑھئے ورد کا	درد کا، ن ۲، ۴، ۵ درد کوں، ن ۲، ۴ درس، ن ۵
۳۶۱	"	۱	۲	کھنڈی	کھن، ن ۲، ۴، ۵
"	"	۱	۲	ایواں	دیواں، ن ۷
"	"	۲	۱	تچے	بوجھے، ن ۵۔ پہنچے، ن ۶
"	"	۲	۱	کوں	کے، ن ۲، ۴، ۵
"	"	۳	۱	کے سوں	کوں یو، ن ۲-کی یو، ن ۴، ۵ کی سو، ن ۶، ۷
"	"	۳	۱	کا وھی دیکھے جمال وھی	دیکھے در خیال، ن ۲
"	"	۳	۲	جو مجنوں	جو کئی مجنوں، ن ۲، ۵ جو جوں مجنوں، ن ۷

عدد قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۲	۱۰	۱	ناں	نانوں، ن ۲، ۴ - نام ن ۵
,,	۱۰	۱	ہووے خوش	ہوخوشی، ن ۲، ۴، ۵
,,	۱۱	۱	تہاہ	تہاؤں، ن ۴ - تہانوں، ن ۵، ۷
,,	۱	۱	رتبۂ عالی	مرتبۂ عالی، ن ۲، ۴، ۵
,,	۲	۱	بہت	اگر، ن ۲
,,	۲	۲	گر تری امت	گر کرم تیرا، ن ۲
,,	۵	۱	کتابوں	کتا باں، ن ۲، ۴ تا ۷
,,	۷	۱	یہ	سوں، ن ۲ - یوں، ن ۴، ۵
,,	۸	۲	اُرم کی	میں ارم کے، ن ۲، ۴، ۵، ۷
,,	۹	۱	جان و	جان اور، ن ۲
,,	۹	۱	لاکھوں	لاکھاں، ن ۲، ۴ تا ۷
۳*	۵	۹	پونچھہ	یو بوجھہ، ن ۷
,,	۱	۱	پھنگ	پلنگ، ن ۹ (؟)
,,	۲	۲	نوم	نوم، ن ۷ (؟)
,,	۳	۱	قاتلاں	قابلاں، ن ۹، ۷
,,	۹	۲	اکنگ	یکلنگ، ن ۹، ۷
,,	۱۰	۲	تنگ	بتلنگ، ن ۹، ۷
,,	۱۱	۱	ہے	ہوں، ن ۹، ۷
,,	۱۰	۲	مجکوں فقر سوں نہیں	فقر سوں نہیں ہے، ن ۷

* صرف ن ۹، ۷ میں ہے—

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۶۴	۳	۱۲	۲	وہ	جو، ن ۷
۳۶۵	„	۱	۱	دنیا	جہاں، ن ۷
„	„	۵	۲	گو	کہ، ن ۷
„	„	۷	۱	جلے	جتلے، ن ۶، ۷
„	„	۷	۱	کرنے	کرتے، ن ۶
„	„	۸	۲	گیا دریا کوں جو	گیا ہے دریا کوں، ن ۷
۳۶۶	۴*	۴	۲	زخم پہ	جسم کوں، ن ۷
۳۶۷	„	۴	۱	دل کوں نہیں ہرگز مرے	نہیں دل کوں مرے ہرگز ن ۶، ۸
„	„	۱۰	۱	ہوی ہے	ہو سبھی، ن ۶، ۷
۳۶۸	„	۱	۱	اُس پہ	اُس کوں، ن ۶، ۷
۳۶۹	۵†	۵	۶	ہوجیوں کر	ہوکر جوں، ن ۷
„	„	۷	۱	کہے	کرے، ن ۷
„	„	۷	۲	کوں	کی
„	„	۱۱	۲	پل میں صفا	دو پل منھں، ن ۶، ۷
„	„	۱۱	۲	صفا	صدعاں، ن ۷
۳۷۰	„	۷	۱	عاشقاں	عارفاں، ن ۶، ۷
۳۷۱	„	۱	۲	دبستانی	لسہانی، ن ۶، ۸
„	„	۲	۲	کہیے	کرے، ن ۷، ۸
„	۶‡	۴	۲	کی بیعت	کے بیعت، ن ۷

* یہ قصیدہ ن ۶، ۷ میں ہے۔ اور ن ۷ میں " در تصوف" ہے

† صرف ن ۶، ۷ میں ہے —

‡ صرف ن ۶، ۷ میں ہے —

صفحہ	قصیدہ	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۲	۶	۹	۲	اِتی	اتا، ن ۶، ۷
۳۷۳	,,	۳	۱	میں	یو، ن ۶، ۷
,,	,,	۶	۱	طبلہ	طبقہ، ن ۷
,,	,,	۷	۱	سوں	میں، ن ۷
,,	,,	۸	۱	اور	ہور، ن ۶
,,	,,	۱۰	۱	پر مقصد	ہر مقصد، ن ۶
۳۷۴	,,	۴	۲	جوہر	گوہر، ن ۷
,,	,,	۸	۲	تک	لگ، ن ۶
۳۷۵	,,	۳	۱	سرد	سہر، ن ۷
,,	,,	۹	۲	کی	سوں، ن ۷
	مثنوی	—— (مثنویات) ——			
۳۷۶	۱*	۳	۱	مشتاق	عشاق، ن ۲ تا ۷
,,	,,	۳	۲	یہ تن کا	تون اُس کا، ن ۲
,,	,,	۵	۱	پرکھنے	پرکھتے، ن ۶ ـ پرہ کی، ن ۴، ۵ (۹)
,,	,,	۵	۲	فرض	فیض
*۳۷۷	,,	۱	۲	اُسی گل کے	آپس کے گل، ن ۵
,,	,,	۱	۲	دل	جیو، ن ۴، ۵
,,	,,	۴	۱	یہ دل	مجھے، ن ۵
,,	,,	۶	۱	کر جیوں	کردے، ن ۵
,,	,,	۴	۲	سنبل	کاکل، ن ۴، ۵
,,	,,	۸	۲	پلتھہ	نیہہ، ن ۷
,,	,,	۱۱	۲	کا دل	دل کا، ن ۴، ۵ تا ۷

● صرف ن ۱، ۳، ۴ میں نہیں ہے، اور ن ۲، میں یہ مثنوی مناجات کے نام سے ہے - ن ۵ میں دوسرے شعر سے شروع ہوتی ہے —

* اس صفحے کے شعر ۸، ۹ و ۱۰ ن ۵ میں نہیں ہیں —

صفحہ مثنوی	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۷	۱	۱۱	۲ کے دح	قدح، ن ۷ (۹)
۳۷۸	"	۱	۱ املاک و افلاک	الافلاک و املاک، ن ۲، ۵
"	"	۲	۲ جس باغ کا	روشن عیاں، ن ۵
"	"	۴	۲ کی یار	کا یار، ن ۲، ۵ تا ۷
"	"	۵	۱ وہی ہے	اہے وہ، ن ۲
"	"	۶	۲ اُس کے	اُس کا، ن ۲، ۵، ۷
"	"	*۷	۲ نہاں	نہاں، ن ۲، ۵، ۶، ۷ (یہی صحیح ہے)
"	"	۷	۲ وہی	وہ ہے، ن ۲
"	"	۸	۲ کیا	دیا، ن ۵
"	"	۹	۱ کوئی	کُئی کہ، ن ۲، ۵
"	"	۹	۲ رہا	رہے، ن ۲، ۵
"	"	۱۰	۱ ابوالارواح	راس ارواح، ن ۲ — رسول ارواح، ن ۵
†۳۷۹	"	۴	۲ بھولے	بھولوں، ن ۵، ۷
"	۲	۱	۱ نور یک	رنگ بو، ن ۵
"	"	۲	۱ رہے	اہے، ن ۲، ۵، ۷
"	"	۲	۱ جس کے	اُس کے، ن ۵
‡۳۸۰	"	۱	۱ وہ	جو، ن ۲
"	"	۴	۱ یہ جیوں	کہ جیوں، ن ۲
"	"	۷	۱ اشتاں	آقام، ن ۲ (آ، قیام ۹)

* اس کے پہلے ن ۵، ۷ میں یہ شعر اور ہے—
یہ دو عالم میں وو ہے شمع تنویر
کہ ہے اُس شمع کا سورج یو گل گیر
† اس صفحے کے شعر ۲ و ۳ (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ن ۷ میں شعر ۳ سے "تعریف شہر" کا عنوان شروع ہوتا ہے—
‡ اس صفحے کا آخری شعر ن ۴، ۵ میں نہیں ہے—

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ نسخہ	لفظ نسخ
۳۸۰	۲	۸	۱	عجب قلعہ ہے وہاں اک	جو ہے قلعہ ارک وہاں، ن ۲ قلعہ ارک وہاں ہے، ن ۵
"	"	۸	۲	میں	میں ہے، ن ۷
"	"	۸	۲	انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ	کہ جوں انگشتری اوپر نگینہ، ن ۲، ۵
"	"	۹	۱	بازا	نادر، ن ۷
"	"	۹	۲	کی (ھاٹ)	کا، ن ۲، ۵، ۷
"	"	۱۰	۱	رھے	اھے، ن ۲، ۵
۳۸۱	"	۱	۲	نزک وہاں پر ہے	نزک رقصاں ہے، ن ۲- ہے واں نزدیک، ن ۷- نزک وقّاں ہے، ن ۶،
"	"	۷	۲	تو ہے سب ملک پر اُس کا جو سکہ	جو سب ملکوں اوپر اُس کا ہے سکہ، ن ۲
"	"	۷	۲	جو	بھی، ن ۷
"	"	۹	۱	کٹے	کٹے، ن ۲، ۵، ۶، ۷
"	"	۱۰	۱	اتی	تلے، ن ۲
"	"	۱۱*	۱	اتے	ایکے، ن ۶، ۷
"	"	۱۱	۲	عدد وہاں جن کی	عدد داں جس کی، ن ۶، ۷
"	"	۱۲	۲	گنتی	کھنے، ن ۲، ۵

* ن ۵ میں یہ شعر اس طرح ہے —

" دوجے اُن میں فرنگی بے عدد ہیں -
کہ فعل و قول میں مکر وہ وبد ہیں " -

صفحه	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخه
۳۸۱	۲	۱۲	۲	آویں اُن کے	آوے اُن کا، ن ۲ تا ۵
*۳۸۲	,,	۲	۲	ان مول صورت	تصویر مورت، ن ۶ انمول مورت، ن ۲ ۵، ۷
,,	,,	۳	۱	پر روصفائی	اوپر صفائی، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۵	۲	رهیں	اهے، ن ۵، اهیں، ن ۷
,,	,,	۶	۲	جسے	دسے، ن ۲، ۵، ۷
,,	,,	۸	۲	(باغ) کن	میں، ن ۲
,,	,,	۹	۲	پروا	پردا، ن ۲، ۵
,,	,,	۹	۲	پروا اُنن کوں	بے پروائی ان کو، ن ۷ بے پردا، ن ۲، ۵ - وہ تن کوں، ن ۶ -
,,	,,	۱۰	۱	رهے	اهے، ن ۲
,,	,,	۱۱	۱	کسی کوں	اُنهوں کوں، ن ۲
,,	,,	۱۱	۲	قرۃ نہن	قرۃالعین، ن ۲
۳۸۳	,,	۱	۱	هر اک لب هیں سو جیوں	هر اک کے لب هیں جیوں، ن ۷
,,	,,	۲	۲	که جن	اسی، ن ۲، ۷ - که جس، ن ۶ -
,,	,,	۳	۱	سن ان کے بستی جو	بن اس کے نس، ن ۲ جوں (؟) جوں، ن ۲، ۷
,,	,,	۳	۲	هو	جوں، ن ۲، ۷
,,	,,	۴	۱	ان - کام	اس - کار، ن ۲، ۷
,,	,,	۴	۲	تها - آخری	وہ، ن ۷ - تا آخرن ۲،
,,	,,	۶	۱	دکهوں میں	کوں دیکهو، ن ۲، ۷

* ن ۵ میں اس صفحه کے ساتویں شعر تک هے اس سے آگے اوراق نہیں هیں —

صفحہ	مثنوی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۸۳	۳	۶	۲	تجلی کے سمندر کی	سمندر میں تجلی کی ن ۷
"	"	۹	۲	جو	کہ (اس)، ن ۲، ۷
"	"	*۱۰	۱	(باتاں) میں	سوں، ن ۶، ۷
	قطعہ			—— قطعات (۶) ——	
۳۸۴	†۱	۶	۲	شکوب	شکست - ن ۶، ۷
"	"	۸	۱	میں بے قرار ہے مثل	ہے بے قرار مثال، ن ۷
"	"	۹	۲	لہو	کے خوں، ن ۷
۳۸۵	۳	۴	۲	سناں	رکھا، ن ۷
	رباعی			——(رباعیات)——	
۳۸۶	۱	۱	۱	لکھہ	پگ، ن ۷
"	‡۲	۱	۱	جسے	جس نے - جن نے، ن ۳، ۴

---

* یہ دونوں مثنویاں، ن ۲، ۵، ۷ میں بلا فصل ایک ہیں، ن ۵ کا حاشیہ بوسیدہ ہوکر ضائع ہوگیا ہے - اس سے بہت سے اول و آخر مصرع کٹ گئے ہیں -نیز بعض شعر (ن ۲) اور بعض (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ترتیب میں بھی اختلاف ہے —

† پہلا قطعہ صرف ن ۶، ۷ میں ہے- قطعات ۲، ن ۷ کے فردیات میں ہیں - ن ۵ میں رباعیات، فردیات، قطعات بالکل نہیں ہیں - ن ۶، ۷ میں تقریباً کل رباعیات ہیں- ن ۲، ۳، ۴ میں بعض ہیں —

‡ رباعیات ۲، ۵، ۱۷، ن ۲ تا ۴ میں، رباعی ۱۵، ۲۵، ن ۴ میں اور رباعی ۱۸، ن ۳، ۴، میں ہے —

صفحہ	رباعی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۸۶	۲	۱	۱	سر جوش	سر پوش ' (؟) ن ۲ تا ۴
۳۸۷	۲	۲	۲	اور	ہور ' ن ۶ ' ۷
"	۵	۲	۱	یہ (بادام)	دو ' ن ۲ تا ۴ ' ۷
"	"	۲	۱	دوجے (زلف)	دوجے یو ' ن ۳ ' تا ۴ ۶ - ہور دو ' ن ۷
"	"	۲	۲	(مصرعہ)	شش دام لے مجھہ ششدر و نا کام کیا ' ن ۲ تا ۴
۳۸۸	۹	۲	۱	پڑے جوت	پڑیں چونگ ' ن ۲ تا۷
۳۸۹	۱۲	۱	۳	اگن	لگن ' ن ۷
"	"	۲	۱	کہا	کہی ' ن ۲
"	۱۵*	۱	۲	جس داغ کی حسرتاسوں	جس باغ کے دیکھے سوں ن ۴
"	"	۱	۲	ہوا لالہ داغ	جلا لالۂ باغ ' ن ۷
"	"	۲	۱	سہلے ملیں اک	اس باغ میں یک ' ن ۴
۳۹۰+	۱۷+	"	"		کا - بندھا - شہرازہ کے ' ن ۷ - بند ہے ' ن ۲ ' ۴ ' ۶ ' ۷ - شہرازے ن ۷
"	۱۸	۱	۱	عشق سوں	خال نسن ' ن ۴
"	"	۱	۲	زلف سوں بے تاب	زلف نسن محض ' ن ۴
"	۱۹	۱	۱	ہے (مکھہ)	یو ' ن ۶ ' ۷

* ن ۴ میں پہلا مصرعہ یوں ہے :

تجھہ یادسوں سینہ ہے مرا روشن باغ

+ رباعی ۱۶ ' صرف (ن ' ۶) میں ہے —

صفحه	رباعی	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۹۰	۱۹	۱	۲	یه (چاند)	اِس، ن ۷
,,	۲۰	۱	۲	کوں	په، ن ۶، ۷
۳۹۱	,,	۲	۲	شاهنشه بنشرقین- اے بہر شه حسین (؟)	
				کوں	ن ۶-په، ن ۶، ۷
,,	۲۱	۲	۱	دیکهے	دیکهیں، ن ۶، ۷
,,	۲۲	۱	۱	وا (زلف)	دو، ن ۶، ۷
,,	۲۲	۲	۱	(کس) سوں	کے، ن ۷
,,	۲۳	۱	۲	وشک (پری)	نت هے، ن ۷
,,	,,	۲	۱	جمال	خیال، ن ۲
,,	۲۴	۱	۲	اور - بالا	هور - بالا ں، ن ۶، ۷
۳۹۲	,,	۲	۱	کهو	یو، ن ۷
,,	۲۵	۱	۲	قضات	قزاق، ن ۷
,,	,,	۲	۲	ترا - بوجهه	تری، ن ۴-یونچهه، ن ۳
,,	۲۶	۲	۱	ایسوں	ویسیاں، ن ۶، ۷
,,	,,	۲	۲	لاله	لالے کا، ن ۷

فردیات (۴۰)

صفحه	فرد	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
,,	فرد، ۱	۱	کوی	هے کوی، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	کی	کوں، ن ۳
۳۹۳	*۸	۱	هیں	هے، ن ۶
۳۹۴	†۱۵	۲	نگه	نظر، ن ۷
۳۹۵	۱۹	۱	کدهر کوں	سو کس پر، ن ۴
,,	۲۴	۱	هے مجهه	مجهے، ن ۳، ۴
,,	,,	۲	تجهه	اُس، ن ۴

* فرد ۶، ضمیمه میں صفحه ۱۵، پر آگئی هے —

† فرد ۱۲، پر پوری غزل اور خمسه بهی هے - اور فرد ۱۳، کی زمین میں پوری غزل موجود هے —

صفحہ	فرد	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۹۶	۲۸	۲	سبز	تیز ' ن ۶
,,	۲۹*	۱	پی جس نے	پیا جو ' ن ۶ ' ۷
۳۹۷	۳۳	۱	نون	لون ' ۷
,,	۳۴	۲	چھکاتی ہے	چھکایا ہے ، تینوں جگہ) ن ۴
,,	۳۶†	۱	تک	مجھہ ' ن ۲
,,	,,	۲	نہ کچھہ	نکو ' ن ۲
,,	,,	۲	سنا ہے کہ سنا ہے	مجھے سینا ہے ' ن ۲تا۴
,,	۳۸‡	۵	(مصرعہ اول)	اکثر آهن دل رجوع هیں تجھہ طرف ' ن ۲ تا ۴
,,	۳۹	۱	پی کوں	پیو ' ن ۴

:o:

---

* فرد ۳۱ ' ردیف (ت) میں آنا چاهئے (سات) (صلاۃ) کا قافیہ ہے—

† ن ۳ میں یہ شعر یوں ہے—

درزن کوں کہا ' بر میں ترے یو کیا ہے

بولی کہ نکو چھیڑ مجھے سینا ہے

‡ ن ۲ تا ۴ ' ۶ ' ۷ میں ہے؛ اور فرد ۳۷ ن ۴ میں اُس طرح ہے جس طرح فٹ نوٹ میں ہے—

غلط نامہ

مقدمہ کلیات ولی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۵	انباے	ابناے
۴۳	۱۸	مقرض	مقراض
۴۸	۱۱	وقعات	واقعات
۹۰	۲۷	مین	زمین
۹۴	۲۷	بقو	بقول
۹۸	۲۰	۱۹۹۸ھ	۹۹۸ ھ
۷۷	۱۵	غرض کہ	غرض کہ ہو
۹۲	۱۸	زاہد	زہد
۹۷	۱۴	جھہ	تجھہ
"	۲۱	گہے	کہے
۱۰۲	۹	نیں	نین
"	۷	ڈوجا	دوجا
"	۱۳	بجیوں	جیوں کر
"	"	بسونا	بسرنا

کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۲	۲	۰	۰	-۲	(۲) - ۱۱ -
۳	۳	۵	۱	م	کم
۴	۴	۳	۲	کس	اُس
"	"	۴	۱	نیں	نہیں
۵	۵	۶	۱	سوں	توں

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۷	۸	۴	۱	گل	گلی
۹	۱۰	۳	۱	ہوے	ہووے
۱۵	۱۹	۷	۱	نسن*	نسن
۱۸	۲۲	۱	۲	وزن	روزن
۱۹	۲۵	۶	۲	تہمت کا	تہمتکا
,,	,,	۷	۲	ات کا	اتکا
۲۱	۲۸	۵	۲	یک	ایک
۲۳	۳۲	۴	۲	یاب	باب
۲۷	۳۵	مقطع	۲	کر	کوں
۲۷	۳۶	۴	۲	نور بہار	نو بہار
۲۹	۳۸	۷	۲	کا کا	کا
۳۰	۴۰	۱	۱	مجر	حجر
۳۳	۴۵	۵	۱	کمال	کہاں
۴۶	۶۴	۱	۱	آنچھو	انجھو
۴۸	۶۷	۴	۱	مصر	مصرع
۵۰	۷۰	۵	۱	مانی	معنی
۵۳	۷۴	۳	۲	گزار	گداز
۵۸	۸۰	۴	۲	بقضا	بقفا
۶۱	۸۴	۵	۲	بے تا	بے تاب
۶۲	۸۵	۸	۱	سی	سن
,,	حاشیہ*	۰	۰	نکلا	نکالا
۶۵	۸۹	۴	۱	ظلسمات	ظلمات
۶۸	۹۴	۴	۲	سب کی حق	سب حق
۶۹	۹۵	۵	۲	روائے	ردائے
۷۰	۹۷	۴	۱	کاجل	کاجل*
۷۳	۱۰۱	۳	۱	شیریں کے	شیریں
۷۹	۱۰۷	۵	۲	سکمت	سخت

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	غلط	صحیح
۸۶	۱۱۴	۳	۱	مانی	مالی
۸۸	۱۱۵	۱۱	۱	چشماں لی	چشماں کی
۹۱	۱۱۹	۱	۱	باتاں هیں	هیں باتاں
,,	,,	۳	۱	ناهل	نا اهل
۹۲	۱۲۰	,,	,,	ماد	یاد
۹۶	۱۲۶	۱	۲	فرہاد	فرهاد
۹۷	۱۲۹	۱	,,	خبر کو	خبر کر
۹۸	,,	۶	۲	ستھا	سنا
۱۰۰	۱۳۲	,,	۱	حیوں	جیوں
۱۰۶	۱۴۱	۸	۲	د،پے	دریئے
,,	,,	۹	,,	گل فدار	گل مدار
۱۱۰	۱۴۵	۴	,,	گل نرگس	گل و نرگس
۱۱۱	۱۴۷	,,	,,	هوس	حواس
۱۱۷	تا ۱۲۴			صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۳	صفحہ ۱۱۷ تا ۱۲۴
,,	۱۵۴	۱	۲	نمن	یمن
۱۲۵	۱۶۴	۳	۱	میں	هیں
۱۲۶	۱۶۵	۴	۱	راست بازوں	راست بازوں نے
۱۲۸	۱۶۷	۳	۱	دیکھر	دیکھہ کر
۱۳۸	۱۸۱	۱	۲	ورس	درس
,,	,,	۷	۱	نہیں	نہیں هیں
۱۴۰	۱۸۳	۳	۲	حوف	خوف
۱۴۹	۱۹۵	۵	۲	چا	چاه
۱۵۴	۲۰۲	۴	۱	صبح کر	صبح کا کر
۱۵۵	۲۰۳	۳	۲	ترا	تیرا
,,	۲۰۴	۱	۲	پراونه	پروانه
۱۶۱	۲۱۳	۳	۱	سے	لے
۱۶۳	۲۱۶	۲	۱	تذافل	تغافل

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۱۶۳	۲۱۶	۲	۲	کی جادو	کے جادو
,,	,,	۳	۱	مصروع	مصرع
۱۶۴	۲۱۸	۲	۲	میری	مری
,,	,,	,,	,,	رزہ	ذرہ
۱۶۷	۲۲۴	۳	۱	دا‌ررے	داروے
۱۶۸	۲۲۵	۱	۲	خمیر	ضمیر
۱۶۹	۲۲۶	۵	۲	کے شکن	کی شکن
۱۷۰	۲۲۹	۴	۲	کوں	کروں
۱۷۱	,,	۶	۱	سرم	شرم
۱۷۲	۲۳۱	۴	۲	اُس سبب	اس کے سبب
۱۷۴	۲۳۴	۵	,,	سو	سوں
۱۷۵	۲۳۵	۳	۱	کیتک	کتک
۱۷۶	حاشیہ ۱		۱	مس	میں
۱۷۷	۲۳۷	۵	۲	پلند	پسند
۱۸۴	۲۴۷	۳	۲	بھتر	بھیتر
۱۸۶	۲۵۱	۱	۲	سب	سب
۱۸۹	۲۵۵	۲	,,	نہن	نہیں
۱۹۰	۲۵۶	۴	,,	قاضد	قاصد
۱۹۱	۲۵۸	۱	۲	فکرو ناموس	فکر و ناموس
۱۹۲	۲۵۹	۲	۲	سرو	سرو
۱۹۵	حاشیہ سطر		۲	مہفوم	مفہوم
۱۹۶	۲۶۵	۳	۱-۲	سمیں	سیمیں
۱۹۹	۲۶۸	۵	۱	عسق	عشق
,,	,,	,,	,,	باآواز	بآواز
۲۰۳	۲۷۴	۱	۲	ھ	ھو
,,	,,	۳	۱	اوآ	اولا
۲۰۴	۲۷۵	,,	۲	نکلف	تکلف

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۲۰۶	۲۷۸	,,	۱	توجھہ	توجہ
۲۰۷	فٹ نوٹ	سطر ۸		شعوں	شعروں
۲۰۸	۲۸۱	۶	۱	حسن	جن
۲۰۹	۲۸۳	۵	۲	شعو	شر
۲۱۱	۲۸۷	۲	۲	جو ھواں	جوھراں
۲۱۲	,,	۴	,,	مشکل	شکل
۲۱۳	۲۸۹	۳	۲	کیوں	کیونکہ
,,	,,	,,	,,	ھاتھوں	ھاتھوں میں
۲۱۴	۲۹۱	۴	۲	پہنچا	پہنچا ھے
۲۱۵	۲۹۲	۱	,,	جس	جس کے
,,	,,	۷	۱	ان	آن
۲۲۰	۳۰۰	۱	۱	دلبرے	دلبر
۲۲۳	۳۰۵	۱	۲	بلاگروان	بلاگردان
۲۲۶	۳۱۱	۱	,,	دبی	ڈبی
۲۲۸	۳۱۳	۱۰	۱	انکھا	انکھاں
۲۲۹	۳۱۶	۲	۲	رہ	وہ
۲۳۰	۳۲۲	۴	۲	سبلتان	سنبلستان
۲۳۵	۳۲۳	۲	۱	پتلی کا	پتلی
۲۴۱	۳۳۱	۴	۱	ھوے	ھووے
۲۴۲	۳۳۳	,,	,,	اکر	آکر
۲۴۷	۳۴۰	۸	۲	عصا	عصا ھے
۲۴۹	۳۴۳	۶	۱	پر	پہ
۲۵۲	۳۴۶	۳	,,	ملعی	معلی
۲۵۴	۳۴۹	۴	,,	پیام	پیدا ھے
۲۵۵	۳۵۱	۵	,,	ملہ	مکھہ
,,	۳۵۲	۲	,,	قدلے	قد کے
۲۶۰	۳۵۹	۶	۲	دوھڑ	دودھڑ ●

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۲۶۰	۳۵۹	حاشیہ *			دوپارہ،
۲۶۱	۳۶۱	۳	۱	ھ	ھر
"	"	"	"	یوں	کیوں
۲۶۵	حاشیہ			(ن) آگ کا کھرا	آگ کا کھرا
۲۶۹	۳۷۰	۲	۲	جس ی	جس کی
۲۷۰	۳۷۱	۱۰	۱	ولی	ولے
۲۷۴	۳۷۵	۲	۱	اکر	آکر
۲۷۷	۳۷۹	۴	۲	خھیازہ	خمیازہ
۲۸۴	۳۹۰	۳	"	ومن	دمن
۲۸۵	۳۹۱	۵	۲	شریں	شیریں
۲۸۷	۳۹۳	۱	۱	عندیں	عنبریں
"	"	۵	"	لہجہ	تجھہ
۲۹۶	۴۰۵	۴	"	تو نہال	نو نہال
۳۰۱	۴۱۱	"	۲	کھلچتا	کھینچتا
۳۱۶	مستزاد ۷-۲-۳			صبح -	صبح میں
۳۱۸	مخمس ۱ بند ۶-۲			دیکھے	دیکھ کے
"	۲	۱	۲	حجیم	جحیم
۳۱۹	"	۳	۱	کان ہے عزیز	کاں ہے عزیز
۳۲۱	۳	۵	۲	خاں ماں	خان ماں
۳۲۴	۵	۴	۴	وسا	دسا
۳۲۵	"	۵	"	باز ہوش	بار ہوش
۳۲۷	۶	۵	۲	ای	اِن
۳۳۰	۸	۱	۴	پیریں	پیرہن
۳۳۲	۹	۲	۱	چھبیلا	مہ چھبیلا
۳۳۳	"	۶	۵	ہمت چھتا	ہمت چھتا
۳۳۴	۱۰	۲	۱	آ * او	آ او *
"	"	۲	۳	گلزار	گلزار

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۳۳	۱۲	۴	۴	کی خال	کے خال
۳۴	ترا، بلند	۷	۴	صفافی	صافی
۳۵	ق، ۱	۶*	۲	دنیں	دنیا
۳۶	ق، ۲	۱	۲	ساتوں	ساتویں
۳۶	ق، ۲	۴	۲	عقل ا ل	عقل اول
۳۶۱	ق، ۳	۹	۲	ا مفلسی	آ مفلسی
۳۶۱	ق، ۳	۵	۱	انگی	انگلی
,,	ق، ۳	۷	۱	سجم	سہم
۳۶ت	ق، ۳	۹	۱	دں کی	دل کی
۳۸	قطعہ تاریخی	۲	۱	معفول	معقول
۳۸	رباعی ۱	۱	۲	سپ	سب

فرہنگ

		سطر	غلط	صحیح
کالم	اول	۷	انکھوں	انکھوَں
و	,,	۱۳	بمعلی	بمعنی
ح	,,	۱۴	موجود	موجود ہے
س	۲	۱۰	غزل معنی کے میں	غزل کے معنی میں
,,	,,	۱۹	مٹھا پڈی	مٹھائی
ع	۱	۱۵	تو بدا	تو نیا

ضمیمہ نمبر ۱

				غلط	صحیح
۸	۱۰	۴	۲	خطرا ہے	خط ا ہے
,,	,,	۶	۲	کمر ؟	کمر
۹	۱۱	۵	۱	کھیلچے	کھولچنے
,,	,,	۸	ا	مست	مستا
,,	,,	۹	ا	فریاد	فرھاد

---

* قصاید میں اشعار کی تعداد بلحاظ صفحہ ہے—

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۱۸	۲۴	۹	۱	شاق	شائق
۲۲	فٹ نوٹ سطر ۵			یہ نہیں	نہیں
۲۵	۳۴	۳	۱	ابرو ھے	آبرو اھے
۲۵	فٹ نوٹ سطر ۱			دیوان	کسی دیوان
۲۶	۳۶	۳	۲	سنمن ؟	سمن
۲۸	۳۸	۴	۱	پہانی	پانی
۳۰	۴۱	۲	۲	لا	لام
۳۳	۴۵				یہ غزل غلطی سے درج ہوگئی کلیات میں دیکھو غزل (۳۱۲) صفحہ ۲۲۶ —
۳۵	۵۰	۱	۱	تسہم	تہم
۴۹	فرد ۳۰	۱	۱	قیل و قال	قال و قیل